GOALS!
How to Get Everything You Want -- Faster Than You Ever Thought Possible
International Best Seller
حصول مقاصد کے راز
برائن ٹریسی
حمیدی
BOOK HOME
Self Help
Classics

حصول مقاصد کے راز

برائن ٹریسی

ترجمہ: ریاض محمود انجم

حمیدی

BOOK HOME

GOALS!
How to Get Everything You Want -- Faster Than You Ever Thought Possible
By: Brian Tracy

حصول مقاصد کے راز

برائن ٹریسی
ترجمہ: ریاض محمود انجم

اہتمام	رانا عبدالرحمٰن
پروڈکشن	ایم سرور
کمپوزنگ	محمد انور
پرنٹرز	حاجی حنیف پرنٹرز، لاہور
اشاعت	2013ء
قیمت	500 روپے
ناشر	بک ہوم لاہور

بک ہوم
بک سٹریٹ 46- مزنگ روڈ لاہور، پاکستان
فون: 042-37231518-37245072 فیکس: 042-37310854
bookhome1@hotmail.com - bookhome_1@yahoo.com
www.bookhomepublishers.com

معنون

ایک اچھے دوست،
ایک غیر معمولی تاجر،
ایک بہترین سیلز مین،
جو سب کے لیے حوصلہ کا باعث ہے،
رِک میٹ کاف کے نام،
کاش تم میری یہ کتاب پڑھنے کے لیے یہاں موجود ہوتے!
تم ہم سے بہت جلد جدا ہو گئے!!

برائن ٹریسی

فہرست

دیباچہ

بنیادی طور پر یہ کتاب کامیابی کے خواہاں ان افراد کے لیے مفید اور کارآمد ہے جو نہایت تیزی کے ساتھ بڑھنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ اپنے خیالات و محسوسات کے حامل ہیں تو پھر یہ کتاب آپ ہی کے لیے تصنیف کی گئی ہے۔ آئندہ صفحات میں مذکور مختلف اقدامات، عملی طریقے اور لائحہ ہائے عمل آپ کو اپنے اہداف کے حصول کے حوالے سے سالہا سال کی محنت و شفقت سے محفوظ رکھیں گے جو آپ کے لیے انتہائی اہم ہے۔

میں نے 24 ممالک میں 23000 افراد کے سامنے 200 سے زائد مرتبہ اپنے خیالات کا اظہار کیا جو میرے سامعین کی زندگیوں کے لیے انقلاب آفریں ثابت ہوئے۔ میں نے یہ جو سیمینار منعقد کیے اور مختلف ورکشاپس کا اہتمام کیا، وہ پانچ منٹ سے پانچ ایام پر مشتمل ہیں۔ اس دوران میں نے کوشش ہی کی ہے کہ ایک خاص مضمون کے حوالے سے اپنے تجربات کے مطابق بہترین اقدامات اور عملی طریقوں سے سامعین کو آگاہ کروں۔ اگر میں چاہوں کہ محض پانچ منٹ کے اندر میں آپ کے سامنے اپنے تجربات کا خلاصہ پیش کروں جو آپ کی کامیابی کے لیے زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہو تو میرے یہ الفاظ ذہن نشین کر لیجیے۔

> ”اپنے اہداف و مقاصد تحریر کر لیجیے، ان کے حصول کے لیے
> منصوبہ بندی کیجیے اور ہر روز اپنی ترقی کی رفتار تیز کرنے کے لیے
> مزید محنت کریں۔“

میرے تجربات کا نچوڑ یہ ہے کہ اگر آپ ان اقدامات اور عملی طریقوں پر عمل کریں گے تو کامیابی کے حصول کے لیے آپ کو کسی دوسری چیز کی ضرورت محسوس نہیں ہوگی۔ مختلف یونیورسٹیوں کے فارغ التحصیل گریجویٹس نے مجھے بتایا ہے کہ یہ سادہ طریقہ ان کے لیے ان کی چار سالہ پڑھائی سے کہیں زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوا ہے۔ یہ طریقہ میری زندگی کے لیے

انقلاب آفرین ثابت ہونے کے علاوہ لاکھوں دیگر افراد کے لیے بھی نسخۂ کامیابی کے طور پر سامنے آیا ہے۔ اسی طرح آپ بھی اپنی زندگی میں تبدیلی رونما کر سکتے ہیں۔

فیصلہ کن موڑ

کچھ عرصہ قبل شکاگو میں اپنے اپنے پیشوں میں کامیاب لوگ جمع ہوئے اور اس اکٹھ میں شامل افراد نے ایک دوسرے کو اپنے اپنے تجربات سے آگاہ کیا۔ یہ سب لوگ لکھ اور کروڑ پتی تھے۔ اکثر کامیاب افراد کے مانند یہ لوگ بھی منکسر المزاج اور اپنی کامیابیوں کے علاوہ زندگی کی عطا کردہ نعمتوں کے لیے شکرگزار بھی تھے۔ جب یہ لوگ اپنی کامیابیوں کی وجوہات کا اظہار کر رہے تھے تو ان میں سب سے عقلمند شخص نے سب کو خاموش رہنے کے لیے کہا اور اعلان کیا:

"زندگی کے تمام اہداف و مقاصد کا حصول ہی اصل اور حقیقی کامیابی ہے۔"

آپ کا وقت اور آپ کی زندگی دونوں بہت قیمتی ہیں۔ زندگی میں بہت سا وقت ضائع کرنے سے مراد یہ ہے کہ آپ نے اپنے کسی ایسے مقصد کے حصول کے لیے برسوں صرف کر دیے جس کا حصول محض چند ماہ ہی کے دوران ممکن تھا۔ اہداف کے تعین اور حصول کے لیے اس کتاب میں درج آزمودہ عملی طریقے پر عمل پیرا ہو کر آپ اپنے تصور سے بھی کہیں کم اور مختصر وقت میں کامیابی حاصل کر لیں گے۔ جس تیز رفتاری کے ساتھ آپ کامیابی کی طرف بڑھیں گے، وہ آپ کے علاوہ آپ کے ساتھیوں کو بھی حیران کر دے گی۔

ان سادہ اور آسان قابلِ عمل اقدامات اور عملی طریقوں کو اپنانے کے ذریعے آپ سالوں نہیں بلکہ مہینوں میں غربت کے اندھیروں سے نکل کر امارت کی چکاچوند روشنی میں اپنی زندگی منور کر سکتے ہیں، آپ بدحالی سے نجات پا کر خوشحالی کو اپنا مقدر بنا سکتے ہیں، آپ اپنے دوستوں اور افرادِ خانہ سے کہیں زیادہ ترقی اور کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی تقاریر، سیمیناروں اور مشاورت کے دوران میں نے دنیا بھر کے تقریباً دو لاکھ افراد کے ساتھ کام کیا ہے۔ میں نے اپنے ان تجربات کے ذریعے بار بار یہی محسوس کیا ہے کہ واضح اہداف کا حامل اوسط درجے کی صلاحیتوں کا مالک ایک شخص اس ذہین شخص سے کہیں آگے نکل جائے گا جسے اپنے اہداف کے بارے میں خبر ہی نہیں!

میں نے اپنی اس پیشہ ورانہ زندگی کے دوران ہمیشہ اپنے اس مقصد کو پیشِ نظر رکھا ہے اور

اسے اپنی نظروں سے کبھی بھی اوجھل نہیں ہونے دیا:

"جن مقاصد کو لوگ میری غیر موجودگی میں حاصل نہیں کر پائے، یہ لوگ اپنے ان مقاصد کو کہیں زیادہ جلد اور تیز رفتاری کے ساتھ حاصل کر لیں۔"

میں نے اپنی زندگی کامیابی، ترقی اور اہداف کے حصول بارے جس قدر بھی سیکھا ہے، یہ کتاب ان تمام تجربات کا نچوڑ ہے۔ آئندہ صفحات میں مرکوز عملی اقدامات اور طریقوں پر عمل پیرا ہو کر آپ اپنی زندگی کی صفِ اول میں جگہ بنا سکتے ہیں۔ مزید براں یہ کتاب ایک ایسا لائحہ عمل اور راہ نما کتابچہ ہے جو آپ کو آپ کی مطلوبہ منزل تک پہنچانے میں مفید و مددگار ثابت ہوگا۔ علاوہ ازیں یہ کتاب ایک ایسا آزمودہ نظام ہے جس کے تحت آپ اپنی زندگی میں اپنی منزل کی طرف برق رفتاری کے ساتھ سفر کر سکتے ہیں۔

خوش آمدید! آپ کو مبارک ہو! آپ کی زندگی کے نئے اور شاندار باب کا آغاز ہونے کو ہے!!

○

تعارف

یہ زندگی کے وہ شاندار لمحات ہیں جو تخلیقی اور پر عزم افراد کو اپنے زیادہ سے زیادہ اہداف کے حصول کے لیے پہلے سے کہیں زیادہ مواقع مہیا کرتے ہیں۔ اپنی پیشہ وارنہ اور ذاتی زندگی میں چھوٹے چھوٹے نشیب و فراز کے باوجود ہم اپنے آباء و اجداد کی نسبت امن و سکون اور خوش حالی کے دور میں داخل ہو رہے ہیں۔

1900ء کے سال میں امریکہ میں لکھ پتی افراد کی تعداد پانچ ہزار تھی لیکن 2000ء کے اختتام تک یہ تعداد پانچ ملین تک پہنچ چکی تھی جن میں اکثر نے یہ کامیابی اپنی کوششوں کے ذریعے حاصل کی تھی۔ ماہرین کا اندازہ ہے کہ آئندہ دو تین دہائیوں کے دوران یہ تعداد پچیس ملین تک پہنچ جائے گی۔ میری خواہش ہے کہ آپ لکھ پتی کے بجائے کروڑ پتی بننے کی کوشش کریں۔ یہ کتاب آپ کو تمام طریقوں اور تراکیب سے آگاہ کر دے گی۔

سست رفتار آغاز

جب میری عمر اٹھارہ سال تھی تو میں نے گریجویشن کے بغیر ہی سکول چھوڑ دیا۔ میری پہلی ملازمت ایک چھوٹے سے ہوٹل میں تھی جہاں میں گندے برتن دھویا کرتا تھا۔ پھر میں نے کاریں دھونا شروع کیں، اس کے ساتھ ساتھ گھروں کے فرش بھی دھوئے۔ آئندہ چند سالوں تک میں مختلف ملازمتیں کرتا رہا اور روزی روٹی کمانے کے لیے اپنا پسینہ بہاتا رہا۔ میں نے لکڑی چیرنے کے لیے آرا بھی چلایا اور بطور کاریگر مختلف کارخانوں میں بھی مشقت کی۔ میں نے کھیتوں اور مویشیوں کے باڑوں میں بھی کام کیا، میں نے لمبے لمبے درخت کاٹے اور کنویں بھی کھودے۔

میں عمارتوں کی تعمیر کے دوران راج مستری کے علاوہ بحری جہازوں پر انجن میں کوئلہ

جھونکنے پر بھی مامور رہا۔ محنت و مشقت کے بعد اس قدر تھک جاتا کہ اپنی رہائشی کوٹھڑی میں داخل ہوتے ہی چند لمحوں کے اندر خراٹے لینے لگتا۔ 23 سال کی عمر میں ایک کسان کی حیثیت سے کام کر رہا تھا، رات کو کھیت کے پاس درختوں کے جھنڈ کے نیچے سو جاتا اور کھیت کا مالک مجھے کھانا بھی کھلا دیتا۔ میں اس وقت ان پڑھ تھا، کسی بھی کام میں مجھے مہارت حاصل نہ تھی اور فصل کاٹنے کے بعد میں ایک دفعہ پھر بے روزگار ہو جاتا۔

جب مجھے مزید مزدوری کا کام نہیں ملا تو میں نے کمیشن پر اشیا فروخت کرنا شروع کر دیں۔ میں اگرچہ دفتروں اور گھروں کے چکر لگاتا لیکن میں اشیا فروخت کرنے میں ناکام رہتا۔ اکثر اوقات کوئی ایک چیز فروخت کرنے میں ہی میرا تمام دن صرف ہو جاتا تب جا کر اپنی رہائش کی کوٹھڑی کا کرایہ دے پاتا اور رات کی نیند مجھے میسر آتی۔ یہ میری زندگی کا کوئی اچھا آغاز نہ تھا۔

میری زندگی کا انقلاب آفرین دن

بالآخر ایک دن میں نے کاغذ قلم پکڑا اور اپنے لیے ایک نہایت ہی مشکل ہدف تحریر کیا۔ میں نے فیصلہ کیا کہ گھر گھر اور دفتر دفتر اشیا فروخت کر کے میں ایک ہزار ڈالر ماہانہ کماؤں گا۔ میں نے یہ کاغذ تہہ کیا اور ایک طرف رکھ دیا لیکن اس کے بعد یہ کاغذ مجھے پھر کبھی نہیں ملا۔

لیکن ایک ماہ یعنی تیس دن بعد میری زندگی میں انقلاب برپا ہو چکا تھا۔ میں نے اس دوران ایک ایسی ترکیب ڈھونڈ لی تھی جس کے باعث پہلے دن ہی سے میری آمدنی تین گنا ہو گئی۔ اسی اثنا میں میری کمپنی کے مالک نے اپنا کاروبار فروخت کر دیا اور شہر چلا گیا۔ اپنے ہدف کے تعین کے عین تیس دن بعد میری کمپنی کا مالک مجھے ایک طرف لے گیا اور اپنی سیلز فورس کی سربراہی کرنے کے عوض مجھے ایک ہزار ڈالر ماہانہ کی پیشکش کی۔ اس نے مجھے یہ ذمہ داری بھی سونپی کہ میں دیگر لوگوں کو بتاؤں کہ میں نے کسی دوسرے شخص کی نسبت کس طرح زیادہ اشیا فروخت کیں: میں نے اس کی پیشکش قبول کر لی اور اس دن سے ہی میری زندگی ایک عظیم تغیر رونما ہو گیا۔

اٹھارہ ماہ کے اندر میں نے دو تین ملازمتیں تبدیل کیں۔ پہلے میں دوسرے لوگوں کو اشیا فروخت کیا کرتا تھا۔ پھر میں ایک کمپنی میں سیلز منیجر مقرر ہو گیا اور میں نے 95 افراد پر مشتمل

سیلز فورس تشکیل دی۔

پھر میں نے اپنی سیلز فورس میں شامل افراد کو یہ سکھانا شروع کیا کہ سیلز اہداف کس طرح تحریر کیے جاتے ہیں، اشیا کیسے زیادہ موثر طور پر فروخت کی جا سکتی ہیں۔ نہایت مختصر وقت میں ان لوگوں کی سیلز میں دگنا بلکہ تگنا اضافہ ہو گیا اور ان کی آمدنیاں پہلے سے دس گنا بڑھ گئیں۔ ان میں سے اکثر افراد آج لکھ اور کروڑ پتی ہیں۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ میری عمر کے بیسویں سالوں میں میری زندگی کچھ زیادہ اچھے طریقے سے آگے نہیں بڑھ رہی تھی۔ اس دوران میری زندگی بہت سے اتار چڑھاؤ کا شکار رہی جس میں کچھ کامیابیاں اور کچھ عارضی ناکامیاں شامل رہیں۔ اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں میں نے تقریباً 80 ممالک کا سفر کیا اور رہائش بھی اختیار کی، 22 مختلف شعبوں میں کام کیا اور فرانسیسی، جرمن اور اسپینی زبانیں سیکھیں۔

اپنی ناتجربہ کاری اور بعض اوقات اپنی انتہائی بے وقوفی کے باعث مجھے اپنی حاصل کردہ ہر چیز سے محروم ہونا پڑا اور مجھے اپنی تگ و دو دوبارہ شروع کرنا پڑی۔ ہر دفعہ جب یہ صورت حال واقع ہوتی میں کاغذ قلم لے کر بیٹھ جاتا اور اپنے لیے نئے اہداف تحریر کرتا۔ اس مقصد کے لیے جو طریقے میں نے استعمال کیے، ان کا ذکر آئندہ صفحات میں آئے گا۔

اپنی زندگی میں بعض اوقات میں اپنے اہداف کے حصول میں کامیاب رہا اور بعض دفعہ مجھے ناکامی ہوئی۔ بالآخر میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنی سیکھی ہوئی چیزوں کو ایک واحد نظام کے تحت جمع کروں گا۔ ان خیالات، اقدامات اور عملی طرائق کو ایک جگہ مرتب کرنے کے ذریعے میں نے اہداف کے تعین پر مشتمل شروع سے آخر تک ایک طریقہ کار اور لائحہ عمل وضع کیا اور اس پر روزانہ عمل کرنے کے سلسلے کا آغاز کر دیا۔

اپنے اہداف کے تعین پر مبنی اس لائحہ عمل پر عمل کرتے ہوئے ایک سال کے اندر میری زندگی میں ایک بار پھر تبدیلی رونما ہوئی۔ اس وقت میری رہائش کرائے کے ایک مکان میں تھی اور فرنیچر بھی کرائے ہی کا تھا۔ میں اس وقت پینتیس ہزار ڈالر کا مقروض تھا اور ایک پرانی کار میرے زیر استعمال تھی جس کی قسطیں بھی ابھی ادا نہیں کر سکا تھا لیکن سال کے اختتام تک ایک لاکھ ڈالر مالیت کے بنگلے میں میری رہائش تھی، میں نے نئی مرسیڈیز خرید لی تھی، میں نے اپنے تمام قرضے ادا کر لیے تھے اور پچاس ہزار ڈالر نقدی میرے بینک میں موجود تھے۔

تب میں کامیابی کے حصول کے واقعی سنجیدہ ہو گیا۔ میں نے محسوس کیا کہ اہداف کا تعین پر مبنی طریقہ حیرت انگیز طور پر موثر اور مفید تھا۔ میں نے اہداف کے تعین اور حصول بارے تحقیق کے ضمن میں سیکڑوں ہزاروں گھنٹے صرف کیے اور اپنے وضع کردہ بہترین اقدامات عملی طرائق اور تراکیب کو اہداف کے تعین اور حصول کے طریقوں کی حیثیت سے ایک نظام کے تحت مجتمع کیا جو ناقابل یقین حد تک موثر ثابت ہوئے۔

ہر شخص باصلاحیت ہے

1980ء کے سال کے دوران میں مختلف ورکشاپوں اور سیمیناروں میں اپنے نظام بارے لوگوں کو آگاہ کرنا شروع کیا جس سے اب تک 35 ممالک کے دو ملین افراد مستفید ہو چکے ہیں۔ میں نے اپنے مرتب کردہ نصاب کی آڈیو اور ویڈیو تیار کیں تاکہ دور دراز علاقوں میں مقیم افراد بھی فائدہ اٹھا سکیں ہم اس وقت دنیا بھر کی مختلف زبانوں میں لاکھوں افراد کو تربیت فراہم کر چکے ہیں۔

اپنے سالہا سالوں کے تجربے سے میں نے محسوس کیا کہ یہ طرائق اور اقدامات، تعلیم، تجربے یا مختلف اقسام کے پس ہائے مناظر سے قطع نظر، ہر شخص بلکہ ہر ملک کے لیے یکساں طور پر مفید اور کارآمد ہیں۔

مزید برآں ان طرائق اور عملی اقدامات کے ذریعے میرے اور دیگر ہزاروں افراد کے لیے کہ ممکن ہو گیا کہ ہم اپنی زندگیوں کی باگ ڈور مکمل طور پر اپنے ہاتھوں میں تھام سکیں۔ اپنے مقاصد و اہداف کے تعین پر مشتمل نظام پر باقاعدہ عمل کے ذریعے ہمیں غربت سے امارت، مایوسی سے طمانیت، ناکامی سے کامیابی کی طرف مراجعت کرنے کا موقع حاصل ہوا۔ یہ نظام آپ کے لیے بھی اسی قسم کے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔

میں نے اپنی ابتدائی پیشہ وارانہ زندگی میں سب سے پہلے یہ اصول سیکھا:

''نہ ہونے سے کچھ نہ کچھ ہونا بہتر ہے۔''

یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ پہیے کو دوبارہ ایجاد کیا جائے۔ اس دنیا میں ہزاروں بلکہ لاکھوں افراد ایسے ہیں جنہوں نے صفر سے آغاز کیا اور ان اصولوں پر عمل کرتے ہوئے عظیم کامیابی حاصل کی۔ جس طرح دیگر افراد نے اپنی صلاحیتوں کے بل بوتے پر کامیابی حاصل کی، اسی طرح

آپ بھی اپنی صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے لیے عظیم کامیابیاں حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کتاب کے آئندہ صفحات میں آپ ان چیدہ چیدہ اور اہم ایکس طرائق اور عملی اقدامات بارے پڑھیں اور سیکھیں گے جنہیں آپ اپنے مقاصد اور اہداف کے حصول کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کی کامیابیوں کی تو کوئی حد نہیں ہے، بلکہ آپ نے خود اپنی راہ میں بے شمار کانٹے بچھا رکھے ہیں۔ لہٰذا اگر آپ کے تصورات اور وہم وگمان کی کوئی حد نہیں ہے تو پھر آپ کے مقاصد اور اہداف بھی لامحدود ہیں۔ ایک ایسا اصول ہے جو تمام اصولوں کی ماں ہے۔ آیئے اب اپنی زندگی کے نئے باب کا آغاز کرتے ہیں۔

''ہزاروں میل پر مشتمل سفر کے آغاز کے لیے محض ایک قدم درکار ہے''

کنفیوشس

باب:1

اپنی پوشیدہ صلاحیتیں بیدار کیجیے

''اوسط درجے کی صلاحیت کا مالک ایک شخص ایک ایسے ساکن سمندر، ایک نامعلوم براعظم اور مواقع سے بھرپور ایک ایسی دنیا کے مانند ہے جو کسی عظیم مقصد کے حصول کا ذریعہ بننے کی منتظر ہے۔''

برائن ٹریسی

اہداف و مقاصد کا تعین ہی اصل اور حقیقی کامیابی ہے۔ تمام کامیاب لوگ اپنے کسی خاص ہدف کو سامنے رکھ کر کامیابی کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ انہیں اپنے اہداف کا واضح اور غیر مبہم علم ہوتا ہے اور ہر روز وہ اپنے مقاصد واہداف کے حصول کے لیے یکسو ہو کر اپنی توجہ مذکور رکھتے ہیں۔

کامیابی کا بہترین اور بنیادی اصول آپ کی وہ صلاحیت ہے جس کے تحت آپ اپنے اہداف کے متعین کرتے ہیں۔ آپ کے متعین کردہ اہداف آپ کے تخلیقی اور مثبت ذہن کی کھڑکیاں کھول دیتے ہیں اور یہاں سے اہداف کے حصول کے ضمن میں مختلف اقسام کی توانیاں، اقدامات اور عملی طرائق خارج ہوتے ہیں۔ اہداف اور اہداف کے تعین کے بغیر آپ زندگی کے سمندر میں ہچکولے کھاتے رہتے ہیں جبکہ اہداف اور اہداف کے ذریعے آپ تیر کے مانند پرواز کرتے ہیں اور براہ راست اپنی منزل چھو لیتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ شاید آپ کے اندر وہ قدرتی صلاحیتیں بہت زیادہ ہیں جو آپ اپنی سیکڑوں زندگیوں میں کہیں استعمال کر سکتے۔ اب تک آپ نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ اس کامیابی کا عشر عشیر بھی نہیں ہے جو ممکنہ طور پر آپ حاصل کر سکتے ہیں۔ کامیابی کا ایک اصول مندرجہ ذیل ہے:

”اصل بات یہ نہیں کہ آپ کہاں سے آ رہے ہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ آپ کی منزل کون سی ہے۔“

یہ بھی حقیقت ہے کہ آپ اور آپ کے خیالات ہی آپ کے اہداف کا تعین کر سکتے ہیں۔

آپ کے واضح اور غیر مبہم اہداف آپ کے اعتماد میں اضافہ کرتے ہیں، آپ کی استعداد کو جلا بخشتے اور آپ کے حوصلے اور تحریک کو آگے بڑھاتے ہیں۔ ٹام ہاپ کنز نامی ایک سیلز ٹرینر کا قول ہے:

”کامیابی کی بھٹی کو چلانے کے لیے اہداف کی حیثیت ایندھن کی سی ہے۔“

آپ اپنی دنیا خود ہی تخلیق کرتے ہیں

انسانی تاریخ کی شاید سب سے عظیم دریافت آپ کی وہ ذہنی قوت ہے جس کے ذریعے آپ اپنی زندگی کے مختلف پہلو خود ہی تخلیق کرتے ہیں۔ انسانی ہاتھوں کی تشکیل کردہ اس دنیا میں آپ اپنے اردگرد جس چیز کا بھی مشاہدہ کرتے ہیں، وہی چیز پہلے آپ کے ذہن میں ایک خیال اور نظریے کی حیثیت سے نقش ہوئی اور پھر آپ نے اس خیال یا نظریے کو عملی جامہ پہنایا۔ آپ کی زندگی کے ہر پہلو کا آغاز ایک خیال ایک امید یا ایک خواب کی حیثیت سے آپ یا کسی دیگر شخص کے ذہن میں پیدا ہوا۔ آپ کے خیالات تخلیقی نوعیت کے حامل ہیں۔ آپ کے خیالات آپ کی زندگی اور آپ کی زندگی میں پیش آنے والے واقعات وحالات کی تشکیل کرتے ہیں۔

تمام مذاہب، فلسفوں، نفسیاتی اصولوں اور کامیابی کا خلاصہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا جاسکتا ہے:

”اکثر اوقات آپ کے خیالات ہی آپ کی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔“

آپ کی بیرونی اور ظاہری دنیا اور حالات فوری طور پر آپ کی اندرونی دنیا اور خیالات کے عکس میں ڈھل جاتے ہیں اور آپ کے خیالات کا آئینہ ثابت ہوتے ہیں۔ جو خیالات آپ کے ذہن میں مسلسل طاری رہتے ہیں، وہی حقیقت کی شکل میں آپ کے سامنے آتے ہیں۔

ہزاروں کامیاب لوگوں سے یہ سوال پوچھا گیا کہ اکثر اوقات ان کے ذہنوں میں کس قسم کے خیالات جاگزیں ہوتے ہیں۔ ان میں سے اکثر کا جواب ایک ہی تھا کہ اکثر وہ یہی

سوچتے رہتے ہیں کہ انہیں کیا چیز درکار ہے اور وہ اسے کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔

اس کے برعکس ناکام اور ناخوش افراد اکثر اوقات ان چیزوں کے متعلق سوچتے ہیں جو ان کے لیے ضروری نہیں ہوتیں۔ ان کی گفتگو کا موضوع ان کے مسائل اور تفکرات ہیں اور یہ بھی کہ ان مسائل اور تفکرات کے لیے کسے مورد الزام ٹھہرانا جانا چاہیے لیکن کامیاب لوگ اپنے خیالات اور گفتگو میں اپنے مطلوبہ اہداف کو ہی زیر بحث بناتے ہیں۔ اکثر اوقات وہ اسی سوچ میں گم رہتے ہیں کہ ان کے اہداف کیا ہونا چاہئیں۔

بغیر اہداف زندگی بسر کرنے کا عمل گہری دھند میں گاڑی چلانے کے مترادف ہے۔ آپ کی گاڑی کا انجن خواہ کس قدر مضبوط اور طاقتور ہو، آپ گہری دھند میں نہایت آہستہ آہستہ ہچکچاتے ہوئے ہموار سڑک پر بھی سست روی سے گامزن رہتے ہیں۔ اپنے اہداف کے تعین کے ذریعے آپ گہری دھند یعنی اپنی راہ میں حائل مشکلات اور رکاوٹیں دور کر لیتے ہیں اور اپنی توانائیوں اور صلاحیتوں کو استعمال میں لانے کے لیے اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ واضح اور غیر مبہم اہداف کے ذریعے آپ اپنی زندگی استعمال میں لانے کیلیے اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ واضح اور غیر مبہم اہداف کے ذریعے آپ اپنی زندگی کے ایکسلیٹر پر پاؤں رکھتے ہیں اور اپنے حقیقی اہداف کے حصول کی جانب نہایت تیزی کے ساتھ گامزن ہو جاتے ہیں۔

اہداف کے تعین کے لیے آپ کا خودکار نظام

اس مثال پر غور کیجیے: اپنے پالتو کبوتر کو ڈربے سے نکال کر ایک پنجرے میں بند کیجیے، اسے ایک کمبل سے ڈھانپ لیجیے۔ اس پنجرے کو ایک ڈبے میں رکھیے اور پھر اس ڈبے کو ٹرک کے عقبی حصے میں رکھ دیجیے۔ پھر آپ کسی بھی سمت ہزاروں میل ٹرک چلا سکتے ہیں۔ تب اگر آپ ٹرک کے عقبی بند حصے کو کھولیں، ڈبا باہر نکالیں، کمبل اتار لیں اور کبوتر کو پنجرے سے باہر نکالیں، پھر پالتو کبوتر باہر نکل کر فضا میں پرواز کرے گا، تین چکر لگائے گا اور ہزاروں میل دور اپنے گھر کی طرف بغیر غلطی کیے سیدھا روانہ ہو جائے گا۔ انسان کے علاوہ کبوتر دنیا کی واحد مخلوق ہے جس میں اپنے اہداف کے تعین اور تلاش کے لیے خودکار نظام نصب ہے۔

آپ کے پالتو کبوتر کے مانند آپ کے اندر بھی اہداف کے تعین کے لیے ایک خودکار نظام نصب ہے لیکن آپ کے اندر ایک شاندار اضافی خوبی موجود ہے۔ جب آپ کا ذہن

آپ کے ہدف بارے بالکل واضح اور غیر مبہم ہو جاتا ہے تو پھر اس امر کی بھی پروا نہیں کرتے کہ آیا آپ کا یہ ہدف حقیقی طور پر بھی موجود ہے بھی یا آپ اپنے اس ہدف کو کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ محض اپنے ہدف کے تعین کے ہی آپ بغیر کوئی غلطی کیے اپنی منزل کی جانب گامزن ہو جائیں گے اور آپ کی منزل بھی کوئی غلطی کیے بغیر آپ کی طرف کھچی چلی آئے گی۔ پھر عین درست مقام اور وقت پر آپ اور آپ کا ہدف باہم متصل ہو جائیں گے۔

چونکہ یہ حیرت انگیز اور ناقابل یقین خود کار نظام آپ کے ذہن کی گہرائی میں نصب ہے، آپ اپنے مطلوبہ اور متعین کردہ اہداف حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ ان کی طرف بڑھتے ہیں اور وہ آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ گھر پہنچ جائیں اور ٹی وی دیکھیں تو یقینی امکان ہے کہ آپ اپنا یہ ہدف حاصل کر لیں گے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ بہترین صحت کے حامل ہوں اور خوشحالی وخوشی آپ کے ہمراہ ہو تو آپ اپنے اس مقصد کی بھی تکمیل کر سکیں گے۔ کمپیوٹر کے مانند اہداف کے تعین پر مبنی خود کار نظام کسی تبصرے کا محتاج نہیں کیونکہ یہ از خود کام کرتا ہے اور ہر قسم کی رکاوٹوں کے باوجود آپ اپنا ہدف حاصل کر لیتے ہیں۔

قدرت کو قطعی پروا نہیں کہ آپ کے اہداف کا حجم یا شکل کیا ہے۔ اگر آپ اپنے لیے معمولی اہداف کا انتخاب کرتے ہیں تو پھر اہداف کے تعین پر مشتمل خود کار نظام از خود ہی ان معمولی اہداف کے حصول کے لیے کار فرما ہو جاتا ہے۔ اگر آپ اپنے لیے بڑے اہداف کا انتخاب کرتے ہیں تو پھر آپ کے اندر موجود قدرتی صلاحیت آپ کے ان اہداف کی تکمیل کے لیے فعال ہو جائے گی۔ آپ کے اپنے اہداف کے حجم، شکل اور تفصیل کا مکمل طور پر انحصار آپ کے اوپر ہے۔

کیا وجہ ہے کہ لوگ اپنے اہداف متعین نہیں کرتے

اس مرحلے پر ایک اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر اہداف کا تعین خود کار نظام کے تحت ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ صرف چند لوگ ہی اپنے لیے واضح، تحریری، قابل تعین اور مقررہ اوقات کے اندر قابل حصول اہداف منتخب کر سکتے ہیں جن کے حصول کے لیے وہ روزانہ کی بنیاد پر کوشش کرتے ہیں۔ یہ امر زندگی کا ایک بہت ہی عظیم اسرار ہے۔ میرے خیال کے مطابق چار وجوہات کی بنا پر لوگ اپنے اہداف کا تعین نہیں کرتے۔

1۔ اہداف قابل اہمیت نہیں ہوتے

پہلی وجہ تو یہ ہے کہ لوگوں کو اہداف کی اہمیت کا قطعی احساس نہیں ہے۔ اگر آپ ایک ایسے گھر میں رہ رہے ہیں جہاں کوئی بھی شخص ایسا نہیں جس نے اپنے اہداف متعین کیے ہوں، یا پھر ایسے افراد کے ساتھ آپ کا تعلق ہو جنہوں نے نہ کبھی اہداف بارے گفتگو کی اور نہ ان کے نزدیک ان اہداف کی کوئی اہمیت ہے تو آپ کے بڑے ہونے تک آپ اپنی اس صلاحیت سے بے خبر رہیں گے جو اہداف کے تعین کے لیے ضروری ہے اور آپ کو خود ہی یہ صلاحیت پیدا کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت ومشقت کرنا پڑتی ہے۔ اپنے گرد وبیش پر نظر ڈالیے۔ آپ کے کس قدر دوست اور افراد خانہ واضح اہداف کے حامل اور ان کی تکمیل کے لیے پر عزم ہیں۔

2۔ لوگوں کو علم نہیں کہ اہداف کیسے متعین کیے جاتے ہیں

لوگوں کی طرف سے اپنے اہداف کے عدم تعین کی دوسری وجہ یہ ہے کہ انہیں یہ معلوم نہیں کہ اہداف کا تعین کیسے کیا جاتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ بری چیز یہ ہے کہ اکثر لوگ یہ فرض کر لیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اہداف پہلے سے ہی متعین کر رکھے ہیں حالانکہ انہوں نے محض چند خواہشات اور خواب ہی اپنی آنکھوں میں بسائے ہوتے ہیں۔ مثلاً خوش رہو، یا بہت زیادہ دولت کماؤ، یا ایک شاندار گھریلو زندگی گزار دیں۔"

لیکن یہ خواہشات اور خواب اہداف کے زمرے میں شامل نہیں ہیں۔ یہ تو محض افسانوی باتیں ہیں جو ہر شخص سوچتا ہے لیکن ایک ہدف ایک خواہش وخواب سے قطعی مختلف چیز ہے۔ ایک ہدف یا مقصد عین واضح، تحریری اور مخصوص ہوتا ہے اور اسے نہایت تیز رفتاری اور آسانی کے ساتھ بیان کیا جا سکتا ہے۔ آپ اس کا تعین کر سکتے ہیں اور آپ کو علم ہوتا ہے کہ آپ نے اسے کب حاصل کیا یا نہیں کیا۔

یہ تو عین ممکن ہے کہ "اہداف کے تعین" کے موضوع پر ایک گھنٹے پر مشتمل تحصیلِ علم کے بعد ایک مشہور یونیورسٹی سے ایک اعلیٰ ڈگری حاصل کی جا سکے۔ ہمارے ہاں اگر صورت حال ایسا ہوتی ہے کہ جو لوگ اسکولوں اور کالجوں میں تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہوتے ہیں، وہ اپنی زندگی میں اپنے لیے اہداف کے تعین کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے۔ اور بلاشبہ، میرے مانند اپنے بڑے ہونے تک آپ اپنے اہداف کے تعین کی اہمیت سے واقف نہیں ہو

پاتے اور نہ ہی کبھی اس امر سے واقف ہو پائیں گے کہ آپ کے لیے اہداف کا تعین کس قدر اہمیت کا حامل ہے۔

3۔ ناکامی کا خوف

لوگوں کی طرف سے اپنے اہداف متعین نہ کرنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ وہ ناکامی کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ناکامی انسان کے دل کو ٹھیس پہنچاتی ہے۔ ناکامی کا عنصر جذباتی طور پر اور اکثر مالی طور پر بھی تکلیف دہ ہوتا ہے۔ دنیا کا ہر انسان کسی نہ کسی طرح ناکامی سے دوچار رہ چکا ہوتا ہے، اس لیے وہ آئندہ بے حد احتیاط سے کام لینے کا عہد کرتا ہے تاکہ مستقبل میں ناکامی حاصل نہ ہو۔ پھر ایسے لوگ لاشعوری طور پر اپنے اہداف تعین نہ کرنے کی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں اور خود کو تباہ کر ڈالتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی بھرپور صلاحیتوں سے کام لینے کے بجائے عمر بھر تا مک ٹوئیاں مارتے رہتے ہیں۔

4۔ استرداد کا خوف

استرداد کا خوف چوتھی وجہ ہے جس کے باعث اپنے لیے اہداف کا تعین نہیں کر پاتے۔ لوگ خوفزدہ ہوتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اہداف کا تعین کر لینے کے باوجود کامیاب نہ ہوئے تو لوگ ان پر تنقید کریں گے یا ان کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو اپنے اہداف متعین کرتے ہوئے انہیں پوشیدہ رکھنا چاہیے۔ کسی کو بھی اپنے اہداف بارے مت بتائیں۔ جب آپ اپنے متعین کردہ اہداف حاصل کر لیں گے اور کامیاب ہو جائیں گے تو سب لوگ خود بخود آگاہ ہو جائیں گے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ اگر لوگوں کو آپ کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہ ہو تو وہ آپ کو کسی طرح نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

پہلے تین فیصد افراد میں شامل ہو جائیے

1979ء اور 1989ء کے درمیان کیے جانے والے ایک جائزے کے دوران ہارورڈ بزنس اسکول کے ایم بی اے گریجوایٹس سے سوال کیا گیا، کیا آپ نے اپنے مستقبل کے لیے واضح، غیر مبہم اور تحریر اہداف کا تعین کیا ہے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کے لیے منصوبہ بندی کی ہے؟ جوابات سے ظاہر ہوا کہ صرف تین فیصد گریجوایٹس نے اپنے اہداف اور منصوبے تحریر کیے۔ تیرہ فیصد نے تو اپنے اہداف مخصوص کر لیے تھے لیکن انہیں تحریری شکل نہیں دی تھی اور تمام 84 فیصد

گریجوایٹس نے اپنے کسی بھی قسم کے مخصوص اہداف متعین نہیں کیے تھے۔

دس سال بعد 1989 میں ان گریجوایٹس کے بارے میں دوبارہ جائزہ لیا گیا تو معلوم ہوا کہ جن 13 فیصد گریجوایٹس نے اپنے اہداف زبانی طور پر متعین کیے تھے، ان کی آمدن 84 فیصد گریجوایٹس سے اوسطاً دگنی ہے جن کے سرے سے ہی کوئی اہداف و مقاصد موجود نہ تھے۔ اس جائزے کے ذریعے یہ بھی معلوم ہوا کہ جو 3 فیصد گریجوایٹس واضح، غیر مبہم اور تحریر اہداف کے حامل تھے، بقایا کل 97 فیصد گریجوایٹس کی نسبت اوسطاً دس گنا زیادہ آمدن حاصل کر رہے تھے۔ فرق صرف یہ تھا کہ کامیاب گریجوایٹس نے اپنے ساتھیوں کی نسبت واضح، غیر مبہم اور تحریری اہداف متعین کر رکھے تھے۔

اہداف، واضح اور غیر مبہم ہونا چاہئیں

کسی بھی چیز کی واضح اور غیر مبہم نوعیت کی اہمیت بارے ادراک نہایت ہی آسان ہے۔

فرض کریں کہ آپ کسی بڑے شہر کے مضافات میں ہیں اور آپ کو کہا جاتا ہے کہ شہر میں کسی ایک خاص گھر یا دفتر میں پہنچیں۔ لیکن اس مرحلے پر ایک رکاوٹ موجود ہے کہ سڑک پر کسی بھی قسم کے راہ نما اشارے موجود نہیں اور نہ ہی آپ کے پاس شہر کا نقشہ موجود ہے۔ درحقیقت آپ کو اپنی منزل یعنی گھر یا دفتر کے متعلق ایک غیر مبہم اور عمومی تفصیل مہیا کر دی جاتی ہے۔ اس مرحلے پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ شہر میں سڑک پر راہنما اشاروں یا شہر کے نقشے کے بغیر آپ کتنی دیر میں اپنی منزل یعنی اس گھر یا دفتر پہنچتے؟

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ شاید آپ کی تمام عمر اپنی اس منزل یعنی گھر یا دفتر تک پہنچتے ہیں صرف ہو جاتی۔ اگر آپ اس گھر یا دفتر تک پہنچ جاتے تو آپ کی خوش قسمتی ہوتی۔ بدقسمتی کا عالم ہے کہ دنیا میں اکثر لوگ اس قسم کی زندگی گزار رہے ہیں۔

ایک اوسط درجے کا شخص اپنی زندگی میں کسی واضح لائحہ عمل یا راہ نمائی کے بغیر ادھر ادھر بھٹکتا رہتا ہے۔ یہ ایک ایسی زندگی ہے جہاں افراد کسی اہداف و مقاصد سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ افراد یونہی اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ ایسے افراد کے پہلے دس یا بیس برس بغیر کسی کامیابی کے گزر جاتے ہیں اور یہ افراد اب بھی غیر مطمئن، بے سکوں اور ناخوش ہوتے ہیں۔ وہ اپنی

شادیوں سے بھی مطمئن نہیں ہوتے اور اپنی معمولی کامیابی انہیں خوش نہیں کر سکتی اور پھر بھی وہ لوگ ہر رات اپنے گھر جاتے ہیں، ٹی وی دیکھتے ہیں اور سہانے خواب دیکھتے ہیں کہ حالات خود بخود بہتر ہو جائیں گے، لیکن حالات خود بخود کبھی بہتر نہیں ہوتے۔

کامیابی اور خوشی کا انحصار اہداف کے تعین پر ہے

ارل نائٹنگیل نے ایک دفعہ لکھا تھا:

"خوشی ایک اہم خیال یا ہدف کی بتدریج کامیابی کا احساس ہے۔"

جب آپ اپنے لیے کوئی اہم ہدف مقرر کر لیتے ہیں تو اس کے حصول کے ضمن میں مرحلہ وار ترقی اور پیش رفت آپ کو سچی خوشی فراہم کرتی ہے۔ لوگوتھراپی کے بانی وکٹر فرینکل نے لکھا کہ "زندگی کے بامقصد اور بامعنی ہونے کا احساس ہی انسان کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔"

آپ کے اہداف آپ کی زندگی کو مقصد اور معنی عطا کرتے ہیں۔ اہداف آپ کی زندگی کا رخ متعین کرتے ہیں۔ جب آپ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے پیش رفت کرتے ہیں تو آپ کہیں زیادہ خوشی اور راحت محسوس کرتے ہیں۔ آپ میں زیادہ توانائی سرایت کر جاتی ہے اور آپ خود میں زیادہ صلاحیت اور اہمیت محسوس کرتے ہیں۔ آپ کو خود اور اپنی صلاحیتوں پر زیادہ اعتماد محسوس ہوتا ہے۔ جب آپ اپنے اہداف کے حصول کے لیے قدم بہ قدم آگے بڑھتے ہیں تو آپ میں اعتماد پیدا ہو جاتا ہے کہ آپ زیادہ بڑے اور اہم اہداف کی تکمیل بھی کر سکتے ہیں۔

گزشتہ ادوار کی نسبت آج کے دور میں لوگ اپنی زندگی میں کوئی تبدیلی رونما کرنے سے خوفزدہ ہیں اور اپنے مستقبل بارے تفکر میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اپنے لیے اہداف کے تعین کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی کی باگ ڈور خود سنبھال لیتے ہیں۔ جب آپ اپنی زندگی کے اہداف کا تعین کر لیتے ہیں تو پھر آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ آپ کی زندگی میں مطلوبہ تبدیلی آپ کی مرضی کے عین مطابق ہے۔ جب آپ اپنی زندگی میں اپنے لیے اہداف کا تعین کر لیتے ہیں تو آپ کی ہر مصروفیت اور سرگرمی میں مقصدیت پیدا ہو جاتی ہے۔

مشہور یونانی فلسفی ارسطو کا کہنا ہے کہ انسان مقاصد و اہداف کا مجموعہ ہے، ارسطو کے

کہنے سے مراد یہ ہے کہ انسان کے ہر کام اور سرگرمی میں کوئی نہ کوئی مقصد پوشیدہ ہے۔ آپ کو خوشی اور راحت صرف اس وقت حاصل ہوتی ہے جب آپ اپنے اہداف و مقاصد کے تکمیل کے لیے پیش رفت کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر چند سوالات پیدا ہوتے ہیں، آپ کے اہداف کیا ہیں؟ آپ کا مقصد کیا ہے؟ دن کے اختتام پر آپ اپنا کون سا مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

اہداف کی واضح اور غیر مبہم نوعیت ہی سب کچھ ہے

آپ کے اندر پیدائشی طور پر غیر معمولی صلاحیتیں پوشیدہ ہیں۔ اس وقت بھی آپ کے اندر ایسی صلاحیت اور استعداد موجود ہے جس کے ذریعے آپ اپنے مطلوبہ کسی بھی مقصد کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ اپنی زندگی کے بارے آپ کی سب سے اہم ذمہ داری یہ ہے کہ اپنے وقت کو اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے لیے صرف کریں۔ جب آپ کے مطلوبہ اہداف واضح اور غیر مبہم ہوں گے تو پھر اپنی زیادہ سے زیادہ پوشیدہ صلاحیتیں بیدار کر سکیں گے۔

عام طور پر یہی کہا جاتا ہے کہ اوسط درجے کا شخص خود میں موجود صرف دس فیصد صلاحیتیں استعمال کرتا ہے۔ ایک تحقیقی جائزے کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ بدقسمتی سے ایک اوسط درجے کا شخص اپنی ذہنی صلاحیتوں کا صرف 2 فیصد استعمال کرتا ہے۔ باقی صلاحیتیں خوابیدہ رہتی ہیں۔ یہ صورت حال عین اسی طرح ہے کہ اگر آپ کے والدین آپ کے لیے ایک لاکھ ڈالر کا ترکہ چھوڑ کر گئے لیکن آپ نے صرف دو ہزار ڈالر صرف کیے اور باقی 98000 ہزار ڈالر زندگی بھر فضول اور بے کار پڑے رہے۔

شدید خواہش پیدا کیجیے

اپنے متعین اہداف کی تکمیل کا نقطہ آغاز یہ ہے کہ آپ کے اندر اپنے اہداف کی تکمیل بارے شدید خواہش موجود ہو۔ اگر آپ واقعی اپنے اہداف و مقاصد کے خواہاں ہیں تو پھر آپ کو ان کی تکمیل کے ضمن میں بھڑکتی ہوئی اور شدید خواہش پیدا کرنا ہوگی۔ جب آپ خود ایسی خواہش بلکہ حرص پیدا کر لیں گے تو تب ہی آپ اپنے راستے میں حائل رکاوٹیں اور مشکلات

دور کرسکیں گے۔ آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ آپ کی کوئی خواہش جو حسرت میں بھی ڈھل چکی ہو، آپ بالآخر اس کی تکمیل میں کامیاب ہوسکتے ہیں۔

تیل کے کاروبار کے ایک کروڑ پتی ایچ ایل ہنٹ سے جب کامیابی کا راز پوچھا گیا تو اس نے جواب دیا کہ کامیابی کے لیے صرف اور صرف دو چیزیں درکار ہیں۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ آپ کو واضح اور غیر مبہم طور پر اپنے اہداف کے بارے علم ہونا چاہیے۔ اکثر لوگ اس بارے میں فیصلہ نہیں کرپاتے۔ دوسری چیز یہ ہے کہ آپ کو یہ بخوبی علم ہو کہ اس مقصد کے حصول کے لیے آپ کیا قیمت ادا کریں گے اور پھر اس قیمت کی ادائیگی میں مصروف ہوجائیں۔

کامیابی بوفے کی مانند ہے

کامیابی کسی ریستوران کی مانند نہیں بلکہ بوفے اور کیفے ٹیریا کے مانند ہے۔ ریستوران میں آپ مکمل کھانا کھاچکنے کے بعد ہی قیمت ادا کرتے ہیں جبکہ بوفے اور ریستوران میں آپ خود ہی اپنے لیے کھانا لیتے ہیں اور کھانے سے قبل ہی پوری قیمت ادا کرتے ہیں۔ کچھ لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہوجاتے ہیں کہ وہ کامیابی کے بعد اس کی قیمت ادا کریں گے۔ وہ زندگی کے چولہے کے پاس بیٹھ جاتے ہیں اور کہتے ہیں ''پہلے مجھے حرارت اور تپش درکار ہے، پھر میں ایندھن ڈالوں گا۔''

ایک بہت ہی مشہور مقرر زگ زگلر کا کہنا ہے:

''منزل تک پہنچنے کے لیے برقی سیڑھیاں خراب ہیں، لیکن عام سیڑھیوں کا راستہ ہمیشہ کھلا ہوتا ہے۔''

انسانی سرگرمیوں کے مشاہدے کے بعد ارسطو نے ایک اور اہم نتیجہ اخذ کیا کہ انسان کی قطعی کوشش ذاتی کامیابی کے حصول تک محدود ہے۔ آپ کے ہر فعل کا مقصد یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح اپنی خوشیوں میں اضافہ کیا جائے۔ ممکن ہے کہ آپ یہ خوشی حاصل کرلیں یا نہ کرسکیں لیکن خوشی کا حصول ہی آپ کا قطعی اور حتمی مقصد ہے۔

کامیابی کا راز

زندگی میں خوشی و مسرت کے حصول کا راز یہ ہے کہ آپ اپنے اہداف متعین کریں، ان کے حصول کے لیے ہر روز اپنی کوششیں بروئے کار لائیں اور بالآخر اپنا مقصد حاصل کرلیں۔ اہداف کا تعین اس قدر اہم ہے کہ ان اہداف کے حصول کے لیے ایک قدم آگے بڑھنے سے قبل ان اہداف بارے حتمی سوچنے ہی کے ذریعے آپ کے اندر خوشی کی لہر دوڑ جاتی ہے۔

آپ کا یہ معمول ہونا چاہیے کہ اپنی پوشیدہ صلاحیتیں بیدار اور فعال کریں اور روزانہ اپنے اہداف کا تعین کریں اور تمام عمر ان اہداف کے حصول کے لیے کوشش جاری رکھیں۔ آپ کے مطلوبہ اہداف آپ کے ذہن میں اس قدر گہرائی کے ساتھ نقش ہوں کہ آپ غیر ضروری خواہشات کے بجائے اپنے مطلوبہ اور متعین اہداف پر ہی نظر رکھیں اور اپنی سوچ کی تمام توانائیوں کے مانند اہداف کی تعین پر مشتمل ایک خودکار نظام نصب ہوجائے یا پھر ایک ایسا پالتو کبوتر بن جانے کا ارادہ کرلیجیے جو ہزاروں میل دور ہونے کے باوجود کسی راہنمائی کے بغیر اپنی منزل تک پہنچنے کا قصد کرتا ہے۔

زندگی میں پائیدار اور مستحکم خوش کن اور پرمسرت مقاصد کے حصول کے لیے اس سے بڑی ضمانت اور کوئی نہیں ہے کہ آپ اپنے متعین اور مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے مسلسل کوشش جاری رکھیں۔ اپنے سامنے موجود واضح اور غیر مبہم اہداف کے باعث آپ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ کامیابی کے لیے اپنی پوشیدہ صلاحیتیں بیدار اور فعال کرسکتے ہیں۔ جب آپ کے سامنے واضح اور مطلوبہ اہداف موجود ہوں تو آپ اپنی راہ کی ہر مشکل اور رکاوٹ دور کرنے کے علاوہ مستقبل میں لامحدود کامیابیاں حاصل کرسکتے ہیں۔

خلاصہ

1- آپ یہ امر بخوبی طور پر سمجھ لیں کہ اپنے مطلوبہ اور متعین اہداف کے حصول کے لیے آپ کے اندر پیدائشی صلاحیت اور استعداد موجود ہے۔

2- آپ کی وہ سرگرمیاں کیا ہیں جو آپ کو اپنی زندگی کی مقصدیت اور معنی کا احساس مہیا کرتی ہیں؟

3- اپنی ذاتی اور پیشہ وارانہ زندگی پر نظر ڈالیے اور یہ معلوم کیجیے کہ آپ کی اپنی سوچ نے آپ کی اپنی دنیا کس طرح تخلیق کی ہے، آپ اپنی زندگی میں کیا تبدیلی چاہتے ہیں اور کس قسم کی تبدیلی رونما کر سکتے ہیں؟

4- آپ اپنی زندگی میں زیادہ وقت کس چیز بارے سوچتے ہیں۔ آپ کی شدید خواہش کیا ہے اور کس چیز کو اپنے لیے غیر ضروری سمجھتے ہیں؟

5- جو چیز آپ کے لیے بہت اہم ہے، اس کے حصول کے لیے آپ کیا قیمت ادا کریں گے؟

6- مندرجہ بالا سوالات کے جواب میں آپ فوری طور پر کون سی ایک اور مختصر بات کہیں گے؟

○

باب:2

اپنی زندگی کی باگ ڈور سنبھالئے

"عمومی اصول یہ ہے کہ انسان میں پیدائشی طور پر جو صلاحیتیں موجود ہوتی ہیں وہ ان سے وہ بہت کم فائدہ اٹھاتا ہے اور اپنی محنت کے بل بوتے پر ہی اپنی شخصیت کی تشکیل کرتا ہے۔"

الیگزینڈر گراہم بیل

21 سال کی عمر میں میری زندگی ایک ناہموار میدان کی مانند تھی اور سخت ٹھنڈ میں ایک چھوٹی سی کوٹھڑی ہی میری رہائش گاہ تھا۔ دن میں ایک زیر تعمیر عمارت میں مزدور کی حیثیت سے کام کرتا تھا۔ جب کبھی موسم گرم بھی ہوتا تو میں اپنی اس کوٹھڑی سے باہر نکلنے کا متحمل نہیں ہو سکتا تھا، اس لیے میرے پاس سوچنے کے لیے وقت ہی وقت تھا۔

ایک رات جب میں اپنے باورچی خانے کی چھوٹی سی میز کے پاس بیٹھا تھا تو ایک دم مجھے ایک بصیرت افروز آگہی حاصل ہوئی جس نے میری زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ مجھے اچانک یہ ادراک ہوا کہ میری باقی ماندہ زندگی میں جو حالات مجھے پیش آئیں گے، ان کا انحصار صرف اور صرف مجھ پر ہی ہے۔ اس سلسلے میں نہ تو میری کوئی مدد کرے گا اور نہ ہی کوئی مجھے بچانے کے لیے آئے گا۔

میں اس وقت اپنے گھر سے ہزاروں میل دور تھا اور عرصہ دراز تک میرا واپس جانے کا ارادہ بھی نہیں تھا۔ میں نے واضح طور پر یہ دیکھ لیا تھا کہ میری زندگی میں کوئی تبدیلی متوقع ہے تو اس کا آغاز میرے ہی ذریعے ممکن ہے۔ میں بذات خود اپنی زندگی میں تبدیلی رونما نہیں کرتا تو کچھ بھی تبدیل نہیں ہوگا۔ اب اس صورت کا صرف میں ہی ذمہ دار ہوں۔

عظیم آگہی

مجھے وہ لمحہ ابھی تک یاد ہے۔ میری کیفیت یوں تھی کہ جیسے کوئی شخص پہلی بار پیراشوٹ کے ذریعے چھلانگ لگا رہا ہو۔ میں خوف زدہ بھی تھا اور مایوس بھی۔ اس وقت میں اپنی زندگی کے فیصلہ کن موڑ پر کھڑا تھا۔ پھر میں کود جانے کا فیصلہ کرلیا، میں نے تسلیم کرلیا کہ میری زندگی کی باگ ڈور میرے اپنے ہاتھ میں ہے۔ مجھے معلوم ہو چکا تھا کہ اگر میں اپنی زندگی میں انقلاب لانا چاہتا ہوں تو پھر پہلے مجھے خود اپنی ذات میں انقلاب برپا کرنا ہوگا، اب ہر چیز کا انحصار مجھ پر تھا۔

بعدازاں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ جب آپ اپنی زندگی کی مکمل ذمہ داری اٹھا لیتے ہیں تو پھر آپ بچپن سے بلوغت تک مراجعت پر مشتمل ایک طویل جست لگاتے ہیں۔ مقام افسوس ہے کہ اکثر لوگ ایسا نہیں کرتے۔ میں اس وقت 40 اور 50 برس کے ان بے شمار خواتین اور مردوں سے مل چکا ہوں جو اپنی زندگی کے ابتدائی ناخوشگوار حالات بارے شکایت کرتے رہتے ہیں اور دیگر افراد اور حالات کو اپنے مسائل کا قصوروار سمجھتے ہیں۔ اکثر لوگ اپنے والدین سے ابھی تک ناراض ہیں کہ تیس چالیس برس قبل انہوں نے ان کے لیے کچھ نہیں کیا۔ وہ ابھی تک اپنے ماضی میں ہی کھوئے ہوئے ہیں اور وہاں سے آزادی ان کے لیے ممکن نہیں۔

آپ کا بدترین دشمن

منفی خیالات، احساسات اور جذبات، آپ کی کامیابی اور خوشی کے بدترین دشمن ہیں۔ انہی منفی خیالات، احساست اور جذبات کے باعث ہی آپ شکست کھا جاتے ہیں اور آپ کو مُردہ کرکے آپ کی زندگی سے خوشیاں چھین لیتے ہیں۔ انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی منفی خیالات، احساسات اور جذبات انسانی زندگی کو دیمک کی مانند چاٹ رہے ہیں۔

اگر آپ واقعی خوشی اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کا سب سے اہم مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آپ منفی خیالات، احساسات اور جذبات سے نجات حاصل کریں۔ خوش قسمتی سے آپ یہ طریقہ سیکھ سکتے ہیں بشرطیکہ آپ تیار ہوں۔

خوف، خودرحمی، رشک، حسد، احساس کمتری اور پھر غصہ اور ناراضی، عام طور پر یہ عناصر

آپ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ جب آپ ان عناصر کی نشاندہی کے بعد ان سے نجات حاصل کرلیتے ہیں تو پھر منفی خیالات، احساسات اور جذبات خود بخود غائب ہو جاتے ہیں جس کے نتیجے میں محبت، پیار، امن وسکون، خوشی اور جوش وخروش جیسے مثبت احساسات آپ پر طاری ہو جاتے ہیں اور آپ کی زندگی میں بہتری پیدا ہو جاتی ہے۔

بہانہ بازی مت کیجیے

منفی احساسات، خیالات اور جذبات پیدا ہونے کی سب سے پہلی وجہ آپ کی طرف سے بہانہ بازی ہے۔ جب آپ یہ سمجھتے رہیں گے اور بہانہ بناتے رہیں گے کہ آپ ان منفی احساسات کے مستحق ہیں، تو اُس وقت تک آپ کی منفی سوچ ختم نہیں ہوسکتی۔ یہی وجہ ہے کہ منفی احساسات وخیالات کے مالک لوگ مسلسل شکوہ شکایت میں مصروف رہتے ہیں۔ لہٰذا، جب آپ اپنی منفی سوچ کو قائم رکھنے کے لیے بہانے نہیں بنائیں گے، تب آپ شکوہ شکایت سے بھی نجات حاصل کرلیں گے۔

مثال کے طور پر ایک شخص کی کساد بازاری اور کمپنی کی کم سیلز کے باعث بے روزگار ہو جاتا ہے۔ بہر حال یہ شخص اپنے افسر کے ساتھ ناراض ہو جاتا ہے اور اسے بتاتا ہے کہ اسے ناجائز طور پر نکالا گیا ہے۔ وہ اس قدر مایوس ہو جاتا ہے کہ خوشی کرنے کے متعلق سوچنے لگتا ہے۔ لہٰذا جب تک وہ اپنے افراد و کمپنی بارے میں منفی احساسات اور خیالات سے مغلوب رہتا ہے۔ اس کے منفی خیالات، احساسات اور جذبات اس پر غالب رہتے ہیں اور اس کی زندگی سوچ کو دیمک کی مانند چاٹ لیتے ہیں۔

پھر جب یہ شخص یہ کہتا ہے۔ کوئی بات نہیں کہ مجھے نوکری سے نکال دیا گیا ہے۔ اس دنیا میں اس طرح تو ہوتا ہی رہتا ہے۔ یہ میرے ساتھ ہی نہیں مگر اکثر دوسرے افراد بھی اس صورت حال کا شکار ہو جاتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ میں جلد ہی ایک بہتر ملازمت تلاش کرلوں گا۔ اس وقت منفی خیالات، احساسات اور جذبات غائب ہو جاتے ہیں۔ وہ پرسکون ہو جاتا ہے اور وہ اپنی تمام تر توجہ اپنے اہداف پر مرکوز کرلیتا ہے۔ اور پھر وہ اس طرح ملازمت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ جیسے ہی یہ شخص بہانے بازی سے نجات حاصل کرتا ہے تو پھر وہ ایک مثبت اور موثر شخصیت کا مالک بن جاتا ہے۔

استدلال اور منطق بازی

منفی خیالات، احساسات اور جذبات کی دوسری وجہ استدلال اور منطق بازی ہے۔ جب آپ استدلال اور منطق بازی سے کام لیتے ہیں تو پھر آپ سماجی طور پر غلط کام کے لیے سماجی طور پر قابل مقبول استدلال اور منطق پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

آپ اپنے برے اور غلط طرز عمل کو درست ثابت کرنے کے لیے استدلال اور منطق کا سہارا لیتے ہیں۔

آپ اپنے رویے اور طرز عمل کی ایک ٹھوس وجہ بیان کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ یہ برا رویہ اور طرز عمل صرف آپ کا شاخسانہ ہے۔ آپ خود کو درست ثابت کرنے کے لیے عجیب وغریب استدلال پیش کرتے ہیں۔ اس استدلال اور منطق بازی کے باعث آپ کے منفی خیالات، احساسات اور جذبات زندہ رہتے ہیں۔

استدلال اور منطق بازی کا تقاضا ہے کہ آپ اپنے مسائل کا ذمہ دار کسی دوسرے کو سمجھیں۔ آپ خود کو مظلوم ظاہر کرتے ہیں اور دوسرے شخص کو ظالم یا ''برا آدمی'' گردانتے ہیں۔

لوگوں کے رویوں کی پرواہ مت کیجیے

منفی خیالات، احساسات اور جذبات غالب آنے کی تیسری وجہ یہ ہے کہ آپ اپنے لیے لوگوں کے رویوں سے بہت زیادہ حساسیت محسوس کرتے ہیں۔ بعض لوگ، دوسرے لوگوں کے رویوں کے مطابق اپنی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔ انہیں اپنی ذاتی قدر و قیمت کا ذرا بھی خیال نہیں ہوتا۔ اگر لوگ اس شخص کے متعلق کسی بھی قسم کے خیالات کا اظہار کریں، تو فوری طور پر اس کے اندر غصے، خوف، شرم، کمتری، مایوسی، خودرحمی اور مایوسی کے احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ماہر نفسیات کہتے ہیں کہ ہم میں سے اکثر لوگ صرف اس لیے محض اپنے کام میں مصروف ہوتے ہیں کہ دوسرے ان کی عزت کریں یا کم از کم لوگ انہیں قابل تحقیر نہ سمجھیں۔

دوسروں کو الزام مت دیں

منفی خیالات، احساسات اور جذبات کی چوتھی اور بدترین وجہ دوسروں پر الزام تراشی

ہے۔ جب میں نے اپنے سیمیناروں میں ''منفی احساسات کا درخت'' کی تصویر بنائی تو میں نے اس درخت کے تنے کو دوسروں پر الزام تراشی کی شدت کے لحاظ سے ظاہر کیا۔ جب آپ اس درخت کا تنا کاٹ دیتے ہیں۔ اس درخت کے تمام پھل یعنی تمام قسم کے منفی خیالات، احساسات اور جذبات اسی طرح فوراً غائب ہو جاتے ہیں جیسے بٹن بند کرنے سے بلب فوراً بجھ جاتا ہے۔

ذمہ داری کا احساس ہی تریاق ہے

منفی خیالات، احساسات اور جذبات کا تریاق اور علاج یہ ہے کہ آپ اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات اور حالات کا خود کو ہی ذمہ دار سمجھیں۔ جب آپ اپنے ساتھ پیش آنے والی کسی بھی صورت حال کے لیے خود کو ذمہ دار سمجھتے ہیں تو پھر آپ شکوہ شکایت اور ناراضگی محسوس نہیں کرتے۔ اپنی ذمہداری قبول کرنے کے ذریعے اب اپنے منفی خیالات، احساسات اور جذبات سے نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

''میں اپنی زندگی کا خود ذمہ دار ہوں'' کا اصول اپنانے کے ذریعے اپنے منفی احساسات اور خیالات سے نجات کا وہ لمحہ میری زندگی کا ایک فیصلہ کن موڑ تھا، اور یہی صورت حال میرے لاکھوں شاگردوں کے ساتھ بھی درپیش رہی۔

ایک لمحے کے لیے تصور کریں کہ ''میں اپنی زندگی کا خود ذمہ دار ہوں'' کے ذریعے آپ خود پر غالب تمام منفی خیالات، احساسات اور جذبات سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

جب آپ اپنی زندگی کی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے، خود پر مسلط منفی خیالات، احساسات اور جذبات سے نجات حاصل کر لیں تو پھر تب ہی آپ اپنے اہداف کا تعین کرنے کے علاوہ ان کے حصول کی کوشش بھی کر سکتے ہیں۔ جب آپ ذہنی اور جذباتی طور پر مطمئن اور پرسکون ہوتے ہیں تو پھر آپ اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے اپنی توانائیاں مجتمع کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی زندگی کی مکمل ذمہداری قبول کرنے کے بغیر آپ ترقی اور کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ اس کے برعکس جب آپ اپنی زندگی کی مکمل ذمہ داری قبول کرتے ہیں تو اپنی مرضی کے مطابق مطلوبہ اہداف و مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔

الزام تراشی سے رک جایئے

ابھی اور اسی لمحے اپنے ماضی، حال یا مستقبل بارے دوسروں پر الزام تراشی سے رک جایئے۔ الی نور روز ویلٹ نے کہا تھا "آپ کی رضا مندی کے بغیر کوئی شخص آپ کو احساس کمتری میں مبتلا نہیں کرسکتا۔" مزاحیہ اداکار ریڈی سکٹ کا قول ہے "میں اپنے دل میں نفرت اور کینہ نہیں رکھتا اور جب آپ اپنے دل میں نفرت اور کینہ پال لیتے ہیں تو پھر وہ آپ پر غالب آجاتے ہیں۔"

ابھی اور اسی وقت اپنے رویے اور طرز عمل کے لیے دوسروں پر الزام تراشی سے رک جایئے۔ اگر آپ سے کوئی غلطی سرزد ہو جاتی ہے تو اپنے رویے پر معذرت کیجیے اور اپنی اصلاح میں مصروف ہو جایئے۔ جب آپ اپنی غلطی کے لیے دوسروں کو مورد الزام ٹھہراتے ہیں تو آپ اپنی طاقت اور ذمہ داری سے دستکش ہو جاتے ہیں۔ آپ خود کو کمزور اور شکست خوردہ محسوس کرتے ہیں۔ آپ خود کو منفی اور غصیلا سمجھتے ہیں۔ اس رویے سے اجتناب کیجیے۔

اپنے احساسات و جذبات اپنے قابو میں رکھیے

اپنے ذہن کو مثبت اور تعمیری رویے کا حامل بنانے کے لیے لوگوں پر نشتر زنی اور تنقید کے علاوہ ان کی مذمت کرنے سے باز رہیے۔ جب آپ کسی شخص پر تنقید کرتے ہیں، کسی کے غلط رویے کی شکایت کرتے ہیں یا پھر کسی شخص کے مخصوص رویے کے باعث اس کی مذمت کرتے ہیں تو پھر آپ کے اندر منفی اور غصیلے جذبات اور احساسات پیدا ہو جاتے ہیں۔ آپ کے اس رویے کا نقصان صرف آپ کو ہی ہوتا ہے۔ آپ کے اندر موجود منفی اور غصیلے احساسات، دیگر لوگوں کے لیے قطعی مضر نہیں ہوتے۔ جب آپ کسی کے سامنے غصے یا منفی احساسات کا اظہار کرتے ہیں تو آپ اپنی زندگی کی ذمہ داری اسے سونپ دیتے ہیں اور آپ کا یہ رویہ قطعی بے وقوفانہ ہے۔

یاد رکھیے! مثبت خیالات، احساسات اور جذبات آپ کے اندر توانائی، ہمت، حوصلہ اور جوش و جذبہ پیدا کر دیتے ہیں جبکہ منفی خیالات، احساسات اور جذبات آپ کو ان خوبیوں سے محروم کر دیتے ہیں۔ خوشی، جوش و خروش، پیار اور عزم جیسے مثبت احساسات آپ کو پراعتماد

بنا دیتے ہیں اور آپ خود کو توانا محسوس کرتے ہیں۔ جبکہ منفی احساسات مثلاً غصہ، غم اور الزام تراشی آپ کے اعتماد میں کمی کا باعث بنتے ہیں اور آپ جارحانہ اور ناخوشگوار رویے کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

جب آپ اپنی زندگی میں پیش آنے والے تمام حالات کے علاوہ اپنی ذات کے بارے مکمل ذمہ داری اٹھا لیتے ہیں تو پھر آپ نہایت اعتماد کے ساتھ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کے فرائض سرانجام دے سکتے ہیں۔ آپ اپنی قسمت کے مالک اور اپنی ذات کے نگران بن جاتے ہیں۔

اپنے آپ کو ادارے کا سربراہ سمجھئے

ایک جائزے کے ذریعے یہ حقیقت سامنے آئی کہ ہر شعبہ سے منسلک کامیاب ترین 3 فیصد افراد ایک خاص قسم کے رویے اور طرز عمل کے مالک ہوتے ہیں۔ جس کے باعث وہ اوسط درجے کے اشخاص سے کہیں الگ اور علیحدہ نظر آتے ہیں۔ یوں وہ خود کو اپنے ہی ارادے کا ملازم "سمجھتے ہیں قطع نظر اس کے کہ انہیں آمدن کہاں سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ خود کو "اپنے اداروں" کا اسی طرح سربراہ سمجھتے ہیں کہ جس طرح وہ اپنے ذاتی اداروں کے مالک ہیں۔ آپ کو بھی یہی رویہ اور طرز عمل اپنانا چاہیے۔

اسی لمحے سے آپ خود کو اپنے ذاتی تجارتی ادارے کا سربراہ سمجھنا شروع کر دیجیے۔ یہ سمجھئے کہ آپ نے اپنے ادارے میں ملازمت حاصل کر لی ہے۔ خود کو اپنی ذاتی اور پیشہ وارنہ زندگی کے ہر شعبے کا سربراہ سمجھئے۔ خود کو یاد کرایئے کہ آپ نے اپنی ہی کوششوں سے یہ کامیابی حاصل کی ہے ورنہ آپ ناکام ہو جاتے۔ اس طرح آپ ہی اپنی قسمت کے مالک ہیں اور آپ نے اپنی یہ قسمت خود بنائی ہے۔

آپ اپنے لیے خود فیصلے کرنے کے مجاز ہیں

عمر بھر آپ نے اپنے فیصلوں کے ذریعے ہی اپنی زندگی بسر کی ہے قطع نظر اس کے کہ آپ نے کامیابی حاصل کی یا ناکام ہوئے۔ اگر آپ کے حالات خوشگوار نہیں ہیں تو آپ ہی ذمہ دار ہیں۔ اگر آپ ایسی زندگی سے خوش نہیں ہیں تو پھر آپ ہی اپنے حالات تبدیل کر سکتے ہیں کہ آپ کے حالات اچھے ہو جائیں اور آپ خوشی و مسرت محسوس کریں۔

اپنے ذاتی ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے آپ اپنے تمام فیصلوں اور ان کے نتائج کے بھی خود ذمہ دار ہیں۔ آپ اپنے رویے کے طرز عمل کے باعث پیدا ہونے والے حالات کے بھی ذمہ دار ہیں۔ اپنی کامیابیوں اور ناکامیوں کے لیے آپ کو اپنی ذمہ داری قبول کر لینا چاہیے۔

اگر وسیع النظری کے تحت مشاہدہ کیا جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ آپ کی موجودہ آمدن آپ کے فیصلوں اور رویوں ہی کی مرہون منت ہے۔ اگر آپ اپنی موجودہ آمدن سے مطمئن ہیں تو پھر فیصلہ کر لیجیے کہ آپ زیادہ آمدن حاصل کریں گے۔ اپنی اس خواہش کے لیے اپنے اہداف مقرر کیجیے، منصوبہ بندی کیجیے اور پھر کوشش میں مصروف ہو جائیں۔

اپنے ذاتی اور پیشہ وارنہ ادارے کے سربراہ اور اپنی قسمت کے معمار کی حیثیت سے آپ اپنے لیے اپنی مرضی کے مطابق فیصلے کر سکتے ہیں۔ آپ ہی اپنے ادارے کے سربراہ اور نگران ہیں۔

اپنی حکمت عملی خود وضع کیجیے

اپنے ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے آپ ادارے کی سرگرمیوں اور حکمت عملیوں کے بھی ذمہ دار ہیں۔ آپ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں کے لیے ہر قسم کی حکمت عملیوں اور منصوبوں کو وضع کرنے کے ذمہ دار ہیں۔ آپ اپنے ادارے کی انتظامی سرگرمیوں، اہداف کے تعین، منصوبہ بندی کے ذمے دار ہیں اور آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ کن طریقوں کے ذریعے مطلوبہ نتائج حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

آپ اپنے ادارے کی سرگرمیوں کی مقدار اور معیار کے خود ذمہ دار ہیں۔ اپنے ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے آپ مارکیٹنگ بارے فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں۔ اپنے لیے مزید کامیابی اور ترقی کے حصول کے لیے بھی آپ خود ہی ذمہ دار ہیں۔ علاوہ ازیں آپ کو چاہیے کہ آپ وہ فیصلے کریں جس کے ذریعے آپ اپنی مصنوعات دیگر حریف اداروں کی نسبت زیادہ سے زیادہ قیمت پر فروخت کر سکیں۔

آپ اپنے ادارے کی مالیاتی حکمت عملی کے بھی ذمہ دار ہیں کہ آپ اپنی خدمات اور مصنوعات کس حد تک فروخت کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کس قدر آمدن حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ کس قدر تیزی کے ساتھ سال بہ سال اپنی آمدن میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں، آپ کی

بچت کیا ہونا چاہیے اور آپ کتنی رقم سرمایہ کاری میں صرف کریں اور اپنے ادارے کی سربراہی سے سبکدوشی کے بعد آپ کے پاس کس قدر دولت موجود ہونا چاہیے۔ ان اعداد و شمار کا انحصار کلی اور قطعی طور پر آپ پر ہے اور آپ ہی ذمہ دار ہیں۔

آپ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں میں لوگوں کے ساتھ باہمی میل جول اور تعلقات کے بھی ذمہ دار ہیں۔ اسی ضمن میں ایک نصیحت بہت کارآمد ہے۔ ''اپنے افسر کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیجیے۔'' اپنے لیے اپنے افسر کا انتخاب ایک ایسا فیصلہ ہے کہ آپ کی آمدن آپ کی ترقی کی رفتار اور کام سے طمانیت پر نہایت اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

نئے فیصلے کیجیے، نئی حکمت عملیاں اپنایئے

جس طرح آپ اپنی پیشہ ورانہ ذاتی زندگی میں کامیابی اور ترقی کے لیے نئی حکمت عملیاں اپناتے ہیں، اسی طرح اپنے دوستوں کے انتخاب بارے بھی نئے فیصلے اور نئی حکمت عملیاں اپنائیں۔ اگر آپ کے موجود فیصلے آپ کو خوشی مہیا نہیں کر سکتے تو پھر نئے فیصلے کریں اور نئی حکمت عملیاں اپنائیں تا کہ آپ اپنی مرضی کے مطابق حالات تبدیل کر سکیں۔

اور پھر بعد ازاں اپنے ادارے بارے تحقیق و ترقی تربیت کے بھی مکمل نگران ہیں۔ آپ کو ہی صرف علم ہے ایک مخصوص آمدن حاصل کرنے کے لیے آپ کو کس قدر اور کس قسم کی صلاحیتیں، مہارتیں اور استعدادیں درکار ہیں تا کہ مستقبل میں آپ اپنی مرضی کے مطابق آمدن حاصل کر سکیں۔ آپ کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ مختلف مالیاتی منصوبوں میں سرمایہ کاری کریں اور اپنے کاروبار میں اضافے کے لیے مختلف صلاحیتیں اور مہارتیں حاصل کریں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے کوئی دوسرا شخص آپ کی مدد کو نہیں آئے گا۔ تلخ سچ تو یہ ہے کہ جس طرح آپ اپنی اور اپنے کاروبار کی دیکھ بھال اور حفاظت کر سکتے ہیں، کسی دوسرے شخص کے لیے ایسا ممکن نہیں۔

ترقی پذیر سرمایہ بنیئے

آپ کو چاہیے کہ اپنی کمپنی کو وہ ترقی پذیر سرمایہ سمجھیں جس سے آپ حصص کی منڈی میں کاروبار کر سکیں۔ آپ کا ادارہ ایک ایسا ادارہ ہونا چاہیے جہاں لوگ زیادہ منافع کے لیے سرمایہ

کاری کرنے کے لیے بے تاب ہوں اور انہیں اعتماد اور یقین ہو کہ مستقبل میں ان کے منافع اور رقم کی مقدار میں اضافہ ہوگا۔

اگر آپ ''ترقی پذیر سرمایہ'' ہیں تو پھر اس میں 25 فیصد اضافہ کرنے کے لیے آپ کس قسم کے منصوبے اور حکمت عملیاں اختیار کر رہے ہیں۔ مزید براں سال بہ سال اس شرح میں مزید اضافہ کرنے کے لیے آپ نے کون سے اقدامات کیے ہیں۔ اپنی زندگی کے نگران کی حیثیت سے آپ کو چاہیے کہ ان لوگوں سے کام لیں جو آپ کے کاروبار کے لیے مفید اور کارآمد ہیں۔ خود کو اپنے ادارے کا سربراہ سمجھئے اور یہ بھی سمجھئے کہ اس ادارے کی ترقی اور کامیابی کا تمام تر انحصار آپ پر ہی ہے۔

ماضی کے واقعات وحالات پر ماتم کرنا ترک کر دیجیے کیونکہ ماضی میں تبدیلی ناممکن ہے۔ ماضی کو یاد کرنے اور ماتم کرنے پر اپنی توانائیاں اور صلاحیتیں ضائع کرنے کے بجائے مستقبل کے لیے خود کو تیار کیجیے اور غور کیجیے کہ آپ کے اہداف کیا ہیں۔ اور ان کا حصول کس طرح ممکن ہے۔ جب آپ اپنے اہداف اور ان کے حصول بارے منصوبہ بندی کرتے ہیں تو آپ پر اعتماد اور بامقصد زندگی کے حامل ہو جائیں گے۔

اپنی ارتکاز توجہ کا محور متعین کیجیے

بے شمار ماہرین نفسیات نے گہری تحقیق کے ذریعے یہ کارآمد اور مفید کلیہ وضع کیا ہے کہ ''اپنی ارتکاز توجہ کا محور'' متعین کیجیے۔ یہ ایک ایسا عنصر ہے جو آپ کی زندگی میں خوشی اور غم دونوں کا ذمہ دار ہے۔

جب ایک انسان واقعی یہ سمجھ لیتا ہے کہ وہ خود اپنی ارتکاز توجہ کا محور ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کی زندگی مکمل طور پر اس کے اختیار میں ہے۔ اس رویے اور طرز عمل کے باعث وہ خود کو پر اعتماد اور مضبوط محسوس کرتا ہے۔ یہ شخص عام طور پر رجائیت پسند اور روشن نظر ہوتا ہے۔ یہ شخص اپنے بارے نہایت احتیاط کے ساتھ منصوبہ بندی کرتا ہے اور خود کو اپنی قسمت کا مالک سمجھتا ہے۔

اس کے برعکس اگر ایک شخص خود کو اپنی ارتکاز توجہ کا محور نہیں سمجھتا تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ بیرونی حالات واثرات کے زیر اثر ہیں۔ اس کا افسر اس کے اخراجات، اس کی ازدواجی

زندگی، اس کے بچپن کے مسائل اور موجودہ حالات، اسے اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں۔ وہ خود کو بے قابو محسوس کرتے ہیں اور اس طرح ان کے اندر اعتماد کا فقدان، خوف، منفی احساسات، جارحانہ پن اور بے بسی کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ ذمہ داری کے احساس اور خود پر ارتکاز توجہ کے درمیان براہ راست اور گہرا تعلق ہے۔ جس قدر زیادہ آپ خود کو اپنی زندگی کا ذمہ دار سمجھتے ہیں، اسی قدر آپ خود کو اپنی ارتکاز توجہ کا محور بنا لیتے ہیں۔ یوں آپ کے اندر زیادہ سے زیادہ اعتماد اور توانائی پیدا ہو جاتی ہے۔

سنہری تکون

حقیقت یہ ہے کہ ذمہ داری اور خوشی کے درمیان براہ راست اور گہرا تعلق ہے۔ اپنی زندگی کی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری قبول کرنے کے باعث آپ کی زندگی کہیں زیادہ خوشگوار اور پر مسرت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح یہ تین عناصر، ذمہ داری، خود پر ارتکاز توجہ اور خوشی ایک ہی تکون کے متصل ضلعے ہیں۔

جب آپ اپنی زندگی بارے زیادہ سے زیادہ احساس ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہیں، آپ خود پر زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کر پاتے ہیں۔ جب آپ خود کو اپنی توجہ کا محور بناتے ہیں تو آپ کی زندگی پہلے سے کہیں خوشگوار اور مسرت سے بھرپور ہو جاتی ہے۔ جب آپ کے احساسات اور خیالات مثبت اور تعمیری ہو جاتے ہیں اور خود کو اپنی توجہ کا محور بنا لیتے ہیں تو پھر آپ اپنے لیے مشکل اور بڑے اہداف متعین کر سکیں گے۔ ان کے حصول کے لیے آپ میں پختہ ارادہ اور عزم پیدا ہوگا۔ آپ کو ہی محسوس ہوگا کہ آپ کی زندگی آپ کے ہاتھ میں ہے اور اسے آپ اپنی مرضی کے مطابق بسر کر سکتے ہیں۔

آپ باصلاحیت ہیں

اہداف کے تعین کا نقطۂ آغاز آپ کا یہ احساس ہے کہ آپ بے شمار صلاحیتوں اور خوبیوں کے مالک ہیں اور اپنی مرضی کے مطابق اپنے مطلوبہ اہداف قطعی طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔ اس امر کا انحصار مراد آپ پر ہے کہ آپ اپنے مقاصد بآسانی حاصل کرتے ہیں یا آپ کو مشکلات

پیش آتی ہیں۔

اپنے لیے اہداف کے تعین کا دوسرا حصہ یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں پیش آنے والے واقعات، حالات بارے خود کو مکمل طور پر ذمہ دار سمجھیں، کسی پر الزام تراشی مت نہ کریں اور نہ ہی کوئی بہانہ بنائیں۔

جب آپ یہ دونوں تصورات اپنے ذہن میں نہایت واضح طور پر جاگزیں کر لیں گے کہ آپ میں بے شمار صلاحیتیں موجود ہیں اور آپ مکمل طور پر اپنی زندگی کے ذمہ دار ہیں تو پھر آپ اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے پہلا قدم اٹھا چکے ہیں۔

خلاصہ

1- ابھی اور اسی وقت اپنی زندگی کے سب سے اہم مسئلے یا اپنے منفی خیالات کی ماخذ کی نشاندہی کریں اور یہ بھی آگہی حاصل کریں کہ کس اعتبار سے آپ اس صورت حال کے ذمہ دار ہیں۔

2- خود کو اپنے ادارے (کمپنی کا سربراہ/صدر) سمجھیے۔ اگر آپ سو فیصد حصص کے مالک ہوتے تو آپ کا رویہ اور طرز عمل کس قدر مختلف ہوتا۔

3- اپنی زندگی میں اپنے ہر پہلو کے لحاظ سے ذمہ داری قبول کیجیے اور دوسروں پر الزام تراشی کا سلسلہ فوری طور پر بند کر دیجیے۔ اس ضمن میں آپ کون سے اقدامات اٹھا رہے ہیں؟

4- بہانے بنانے کا سلسلہ موقوف کر دیجیے اور ترقی و کامیابی کا سلسلہ شروع کیجیے۔ تصور کیجیے کہ درحقیقت آپ کے یہ بہانے بے بنیاد ہیں اور اسی کے مطابق عمل کریں۔

5- اپنی زندگی میں خود کو بنیادی تخلیقی قوت تصور کریں۔ آپ کی موجودہ شخصیت، آپ کی کامیابی آپ کی ناکامی آپ کے اپنے فیصلوں کا نتیجہ ہیں۔ آپ کو اس وقت کیا تبدیلی رونما کرنا چاہیے؟

6- جس شخص نے بھی کبھی آپ کو نقصان پہنچایا ہو، اسے معاف کرنے کا عہد کر لیں۔ اس کی غلطی سے درگزر کریں۔ اس بارے مزید گفتگو مت کریں۔ اپنی توانائی اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے صرف کریں جو آپ کے لیے نہایت اہم ہو۔

o

باب 3

اپنا مستقبل خود بنائیے

"آپ پر مسلط اور غالب خواہشات ہی آپ کی شخصیت تعمیر کرتی ہیں۔"

جیمز ایمن

گزشتہ کئی سالوں کے دوران مختلف شعبہ ہائے زندگی سے منسلک قائدین بارے ایک جائزے کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ ان سب میں ایک خوبی مشترکہ طور پر موجود ہے۔ یہ خوبی "بصیرت" ہے۔ دنیا کے کامیاب ترین خاندان بصیرت اور شعور سے مزین ہوتے ہیں جبکہ عام لوگ اس خوبی سے محروم ہوتے ہیں۔

میں پہلے بھی آپ کو بتا چکا ہوں کہ انسانی تاریخ کی سب سے اہم دریافت یہ ہے کہ "انسان اپنے خیالات کا عکس" ہوتا ہے۔ اس اصول کے تحت قائدین زیادہ وقت کئی خیالوں میں گم رہتے ہیں؟ اس سوال کا جواب یہ ہے کہ قائدین اکثر اوقات اپنے مستقبل بارے غور و فکر کرتے رہتے ہیں اور یہی سوچتے ہیں کہ ان کی منزل کون سی ہے اور وہاں تک کیسے پہنچا جا سکتا ہے۔

اس کے برعکس ایک عام شخص مستقبل کے بجائے "حال" ہی میں گم رہتا ہے۔ وہ موجودہ خوشیوں اور دکھوں بارے میں سوچتا رہتا ہے۔ مزید براں یہ شخص ہمیشہ اپنے ماضی کے بارے متفکر رہتا ہے حالانکہ ماضی کو کسی طرح بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا۔

مستقبل بارے غور و فکر کیجیے

اس قائدانہ صلاحیت کو "مستقبل بارے غور و فکر" کہتے ہیں۔ قائدین تو ہمیشہ اپنے مستقبل اور اپنے مطلوبہ اہداف کے حصول بارے ہی سوچتے رہتے ہیں۔ قائدین یہ سوچتے ہیں

کہ ان کے متعین اہداف کون سے ہیں اور ان کا حصول کس طرح ممکن ہے۔ آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ جب آپ اپنے مستقبل بارے غور وفکر کرنا شروع کرتے ہیں تو آپ کی سوچ اور رویہ ایک قائد کے مانند ہو جاتا ہے اور پھر جلد ہی آپ وہ نتائج حاصل کر لیں گے جو قائدین حاصل کرتے ہیں۔

ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ایڈورڈ نے اپنے ایک جائزے کے ذریعے بتایا کہ ''مستقبل کے متعلق غور وفکر'' زندگی میں مالی اور ذاتی کامیابی کا ضامن ہے۔ اس کے مطابق ''مستقبل کے متعلق غور وفکر'' سے مراد یہ ہے کہ موجودہ حالات بارے فیصلہ کرتے ہوئے مستقبل کے تقاضوں کو مدنظر رکھا جائے۔ انسانی تاریخ کی یہ ایک بہت ہی اہم دریافت ہے۔ آپ اپنی بصیرت اور شعور کے دروازے کھول دیجیے۔ آپ اپنے مستقبل بارے جس قدر زیادہ غور وفکر کریں گے تو پھر آپ موجود لمحات میں مستقبل کے لیے بہتر فیصلے کر سکیں گے تا کہ مستقبل آپ کے لیے حقیقت بن جائے۔

لکھ پتی بنئے

مثال کے طور پر اگر آپ بیس برس کی عمر سے ہی سو ڈالر ماہانہ بچت کرتے ہیں اور اسے دس فیصد منافع پر جمع کرواتے رہتے ہیں تو پھر آپ اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے اختتام پر 11,18000 ڈالر کے مالک ہوتے۔

اگر کوئی شخص واقعی لکھ پتی بننا چاہتا ہے تو پھر ماہانہ دس ڈالر تو ضرور بچا سکتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو شخص ابھی اپنے کام کا آغاز کر دے تو پھر وہ لازمی طور پر لکھ پتی بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ تسلسل کے ساتھ رقم بچائے اور مالی خود اختیاری حاصل کرنے کے طویل المدت ہدف پر نظر رکھے۔

پانچ سالہ منصوبہ تیار کیجیے

اپنے لیے کامیابی اور ترقی کے حصول کے لیے آپ کو چاہیے کہ طویل المدت حکمت عملیاں اپنائیں۔ اپنے ہر فیصلے اور سرگرمی میں بصیرت اور شعور سے کام لیں۔ اس ضمن میں اپنے لیے ایک پانچ سالہ منصوبہ تیار کریں اور غور کریں کہ اس منصوبہ بندی پر آپ نے درست

طور پر اور من وعن عمل کر لیا تو پانچ سال بعد آپ کی زندگی کیسی ہوگی۔

اپنے اہداف کے تعین کے سلسلے میں سب سے بڑی رکاوٹ آپ کے وہ اپنے خیالات ہیں جن کے ذریعے آپ خود میں اعتماد کے فقدان اور صلاحیتوں کی عدم موجودگی کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے بے شمار شعبے اور پہلو ہیں جن کے متعلق آپ اپنی نااہلی اور نالائقی کا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ ذہانت، صلاحیت، استعداد، تخلیقیت، شخصیت یا مزید کسی پہلو کے لحاظ سے خود کو کم تر یا نالائق سمجھتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ اپنی قدر و قیمت کا غلط اندازہ لگاتے ہیں۔ جب آپ خود کو کم تر، بے اعتماد اور ناقابل اہمیت تصور کرتے ہیں تو پھر نتیجے کے طور پر یا تو آپ اپنے لیے اہداف متعین نہیں پاتے یا پھر معمولی اور کم سطحی اہداف مقرر کرتے ہیں جو آپ کی صلاحیتوں کے مقابلے میں گھٹیا ہوتے ہیں۔

رکاوٹیں اور مشکلات خاطر میں مت لائیے

جب آپ اپنے مقاصد کے تعین اور ان کے حصول کے لیے اپنی بصیرت اور شعور کو کام میں لاتے ہوئے اپنے مستقبل بارے غور وفکر کرتے ہیں تو آپ بجا طور پر سمجھنے لگتے ہیں کہ اب آپ کے سامنے کسی بھی قسم کی کوئی مشکل اور رکاوٹ موجود نہیں۔ آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ آپ کے اندر وہ تمام صلاحیتیں اور استعدادیں موجود ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے متعین کردہ اہداف حاصل کر سکتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ آپ زندگی کے کس مقام پر ہیں آپ کو یہ علم ہوتا ہے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے درکار آپ کے تمام دوست، تعلقات اور مددگار آپ کے پاس موجود ہیں۔ آپ کو کامل اعتماد حاصل ہوتا ہے کہ آپ ہر قسم کی رکاوٹوں اور مشکلات کو عبور کرتے ہوئے اپنے مطلوبہ اہداف حاصل کر لیں گے۔

''نیلے آسمان کی سوچ'' اپنائیے

''کامیاب ترین'' افراد کے بارے تجربے کے ذریعے ایک بہت ہی دلچسپ دریافت سامنے آئی۔ اس کے تحت ان خواتین وحضرات کا تجزیہ کیا گیا جو کئی سالوں تک معمولی کارکردگی کے حامل رہے لیکن اچانک انہوں نے اپنے لیے عظیم کامیابی حاصل کر لی۔ یہ حقیقت معلوم ہوئی کہ اپنی کامیابی کی طرف پرواز کرنے کے مرحلے پر انہوں نے ''نیلے آسمان کی سوچ'' کو اپنا

معمول بنایا۔

"نیلے آسمان کی سوچ" کے تحت آپ یہ تصور کرتے ہیں کہ جس طرح نیلا آسمان بے کراں اور وسیع ہوتا ہے، اسی طرح آپ کے اہداف بھی لامحدود ہیں اور اپنے تمام اہداف آپ بآسانی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے مستقبل میں جھانکتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ آپ کی زندگی ہر پہلو کے لحاظ سے مکمل ہے۔ پھر آپ موجودہ مقام کی طرف نظر دوڑاتے ہیں اور خود سے یہ سوال پوچھتے ہیں۔ "اپنے محفوظ مستقبل کے لیے آپ کو کیا کرنا چاہیے، پھر آپ ذہنی طور پر زمانہ حال میں آتے ہیں اور خود سے یہ سوال پوچھتے ہیں "مستقبل میں اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے مجھے کیا حکمت عملیاں اپنانا چاہئیں؟"

اپنے خوابوں بارے سمجھوتا کرنے سے انکار کر دیجیے

جب آپ اپنے مطلوبہ مقاصد اور متعین کردہ اہداف کے حصول کے ضمن میں بصیرت اور شعور کے استعمال کے ساتھ ساتھ مستقبل پر غور وفکر پر مبنی طرزِ عمل اپناتے ہیں تو پھر آپ اپنے مستقبل بارے خوابوں بارے سمجھوتا کرنے سے انکار کر دیتے ہیں۔ آپ معمولی اہداف اور معمولی کامیابی تک اکتفا نہیں کرتے بلکہ عظیم اہداف اور عظیم کامیابی کو ہی اپنی نگاہ میں رکھتے ہیں۔ آپ اونچے اونچے خواب دیکھتے ہیں اور خود کو اس روئے زمین کا سب سے طاقتور اور باصلاحیت انسان سمجھتے ہیں۔ آپ اپنا محفوظ مستقبل خود تخلیق کرتے ہیں۔ آپ اپنے حقیقی مقاصد اور اہداف کا تعین کر لیتے ہیں اور ان مقاصد اور اہداف کے حصول کے لیے ہر قسم کے حالات کے باوجود اپنی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

اس مرحلے پر تصور کیجیے کہ آپ کی پانچ سالہ منصوبہ بندی کے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

پھر اپنے کاروبار اور مستقبل کو پیش نظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

1- آپ کس مقام پر ہوتے؟

2- آپ کس کاروبار سے منسلک ہوتے؟

3- آپ یہ کاروبار کیسے انجام دے رہے ہوتے؟

4- آپ کس کے ساتھ کام کرتے ہوتے اور آپ کی ذمہ داری کی سطح کیا ہوتی؟

5- آپ کے پاس کس قسم کی صلاحیتیں اور مہارتیں موجود ہوتیں؟

6- آپ کس قسم کے اہداف کی تکمیل کر رہے ہوتے؟

7- آپ اپنے پیشے کے لحاظ سے کس حیثیت کے مالک ہوتے؟

ہر چیز آپ کے لیے ممکن ہے!

جب آپ ان سوالات کا جواب دے چکیں تو سمجھیے کہ آپ کے لیے ہر چیز کے لیے ہر ممکن ہے۔ ایک دفعہ پیٹر ڈرکر نے کہا تھا:

"ہم اس عظیم خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہم اپنا مقصد ایک سال میں حاصل کر سکتے ہیں لیکن ہم اس غلط فہمی میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ہم اپنا مقصد پانچ سال میں حاصل کر سکتے ہیں۔"

اس قسم کی صورت خود پر طاری مت ہونے دیجیے۔

اب اپنے مستقبل کے لحاظ سے اپنی مالی حالت بارے اندازہ لگائیے:

1- آپ آئندہ پانچ سالوں میں کس قدر آمدن حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

2- آپ آئندہ پانچ سالوں کے اندر کس قسم کا طرز زندگی اختیار کرنا چاہتے ہیں اور کس قسم کے گھر میں رہنا چاہتے ہیں؟

3- آپ کون سی کار چلانا چاہتے ہیں؟

4- آپ اپنے اور اپنے خاندان کے لیے کون سی آسائشات حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

5- آپ کے بینک میں کس قدر رقم موجود ہونا چاہیے؟

6- آپ ہر ماہ اور ہر سال کس قدر رقم بچانا اور کس قدر رقم سرمایہ کاری میں صرف کرنا چاہتے ہیں؟

7- آپ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے اختتام پر کس قسم کی مالی حیثیت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

تصور کیجیے کہ آپ ایک "طلسمی سلیٹ Magic Slate" ہیں۔ اپ اپنی مرضی کے مطابق اس پر تحریر کر سکتے ہیں اور اپنے ماضی کا ہر نقش بتا سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کی تصویر تخلیق کر سکتے ہیں۔ آپ اس سلیٹ پر تحریر کردہ ہر نقش مٹا بھی سکتے ہیں اور دوبارہ تحریر لکھ سکتے ہیں، آپ پر کوئی پابندی نہیں۔

آپ کی بھرپور خوشگوار گھریلو زندگی

پہلے اپنی موجودہ گھریلو زندگی پر نظر ڈالیے اور پھر اندازہ لگائیے کہ پانچ سال بعد آپ کی گھریلو زندگی کیسی ہوگی؟

1- پانچ سال بعد آپ کی بھرپور خوشگوار زندگی کیسے ہوتی؟
2- آپ کا شریک حیات کون ہوتا؟
3- آپ کہاں رہ رہے ہوتے؟
4- آپ کے طرز زندگی کا معیار کیسا ہوتا؟
5- اپنی زندگی کے اہم لوگوں کے ساتھ آپ کے تعلقات کیسے ہوتے؟

جب آپ اپنی گھریلو زندگی بارے اپنے محفوظ مستقبل کا اندازہ لگا چکے ہوتے تو پھر صرف یہی سوال خود سے پوچھیے کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوتا۔ یہ تمام سوالوں سے کہیں اہم اور زبردست سوال ہے۔ اس سوال کے مسلسل پوچھنے کے باعث آپ میں موجود تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہو جاتی ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے مطالبہ مقاصد کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ ناکام لوگ ہمیشہ حیران ہوتے ہیں کہ کیا ایک مخصوص ہدف ان کے لیے ممکن ہے۔ اس کے برعکس کامیاب ترین لوگ خود سے سوال پوچھتے ہیں کہ اپنے متعین اہداف کا حصول کیسے ممکن ہے۔ اس کے بعد وہ اپنی حکمت عملی وضع کرتے ہیں تاکہ ان کے متعین کردہ اہداف مکمل ہو سکیں۔

اچھی صحت اور تندرستی

اپنی زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے اپنی صحت اور تندرستی کا جائزہ لیجیے:

1- اگر آئندہ پانچ سال تک آپ اچھی صحت اور تندرستی کے مالک ہوتے تو پھر آپ کیا محسوس کرتے اور کیا نظر آتے؟
2- اچھی صحت اور تندرستی کے لحاظ سے آپ کا وزن کیا ہوتا؟
3- آپ ہر ہفتے کس قدر ورزش کرتے؟
4- آپ کی مجموعی صحت کیسی ہوتی؟
5- آپ ابھی سے اپنی خوراک اور ورزشی معمول میں کون سی تبدیلیاں رونما کرتے کہ

مستقبل میں آپ بہترین صحت کے مالک ہوتے؟

پھر آپ تصور کریں کہ آپ معاشرے کی ایک اہم اور بارسوخ شخصیت ہیں اور آپ اس کائنات میں بہت ہی اہم خدمات انجام دے رہے ہیں۔ آپ اپنی اور اپنے خاندان کے علاوہ دیگر افراد کی زندگیوں میں انقلاب برپا کر رہے ہیں۔ اگر اس وقت آپ کی سماجی حیثیت اور کردار بہترین ہوتا تو پھر:

1- آپ کی سرگرمیاں کیا ہوتیں؟
2- آپ کس ادارے کے لیے خدمات انجام دیتے ہوتے؟
3- کن وجوہ کی بنا پر آپ یہ سمجھتے کہ آپ اپنی زندگی کے مخصوص شعبوں میں کامیاب ہیں؟

ابھی اور اسی وقت

کامیاب اور ناکام افراد کے درمیان فرق ''عملی آغاز'' کا ہے۔ جو خواتین و حضرات اپنی زندگیوں میں بہترین کامیابیاں حاصل کرتے ہیں۔ وہ ''عمل'' کے قائل ہوتے ہیں، وہ بروقت کامیابی کے لیے عملی جدوجہد میں مصروف رہتے ہیں۔ اگر ان کے ذہن میں کوئی نیا خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ فوراً کارروائی شروع کر دیتے ہیں۔

اس کے برعکس، معمولی کارکردگی کے حامل افراد اگرچہ کامیابی کی خواہش کے حامل ہوتے ہیں لیکن عملی قدم اٹھانے کے ضمن میں ہمیشہ پس و پیش کا اظہار کرتے ہیں اور بہانہ بازی کرتے ہیں۔ اس حوالے سے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔ ''جہنم کا راستہ خواہشات ہی کے ذریعے ہموار ہوتا ہے۔''

مختلف مہارتوں، صلاحیتوں، علم، قابلیت، صلاحیت، تعلیم اور استعداد کے لحاظ سے اپنے آپ کا جائزہ لیجیے۔ اگر آپ خود میں ان خوبیوں کے لحاظ سے کہیں زیادہ بہتر معیار پیدا کرنا چاہتے تو پھر مندرجہ ذیل سوالات کا جواب دیجیے:

1- آپ کو آئندہ پانچ سالوں میں کون سی اضافی مہارتیں اور صلاحیتیں حاصل کرنا ہوتیں؟
2- کس شعبے میں آپ ماہر خاص کی حیثیت سے جانے پہچانے جاتے؟
3- مستقبل میں بہترین کامیابی کے لیے خود میں بہترین صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا کرنے کے لیے آپ پھر اور کون سے عملی اقدامات اٹھاتے؟

جب آپ ان سوالات کا جواب دے چکیں تو پھر یہی سوال پوچھیں کہ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہے، مستقبل کے لحاظ سے اپنے شعبے میں قائدانہ کردار ادا کرنے کے لیے آپ اضافی صلاحیتیں اور مہارتیں کس طرح حاصل کرتے؟

تاریخ وار عملی پیش رفت وضع کیجیے

اس ضمن میں خاص طور پر یہ فیصلہ کیجیے آپ اپنی خوشگوار اور بہترین زندگی ایام اور ماہ و سال کے حوالے سے کیسے بسر کرنا چاہتے ہیں۔ یکم جنوری سے 31 دسمبر تک تاریخ وار عملی پیش رفت کا خاکہ وضع کیجیے:

1- ہفتہ وار تعطیلات اور دیگر چھٹیوں پر آپ کی مصروفیات کیا ہوتیں؟
2- آپ ہر ہفتے، ماہ و سال کس قدر وقت چھٹیوں میں گزارتے؟
3- سیر و تفریح کے لیے آپ کہاں جانا پسند کرتے؟
4- جب آپ کی زندگی کی باگ ڈور آپ کے اپنے ہاتھ میں ہوتی تو اپنے ایک سال میں اپنی مصروفیات کی ترتیب کیا رکھتے؟

انجیل مقدس میں یہ درج ہے بصیرت اور شعور کے بغیر لوگ تباہ ہو جاتے ہیں۔ اس فرمان سے مراد یہ ہے کہ اگر اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کے لئے آپ کے اندر جذبہ و جوش موجود نہیں ہے تو پھر آپ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اس کے برعکس جب اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کی خاطر آپ کے اندر ترغیب و تحریک موجود ہوتی ہے تو پھر آپ روزانہ عملی اقدامات اٹھاتے ہیں اور تاریخ وار عملی پیش رفت کیلئے کوشش میں مصروف رہتے ہیں۔ اپنے دل میں پختہ ارادہ کر لیں کہ اپنے مستقبل کو محفوظ بنانے کی خاطر زیادہ سے زیادہ وقت غور و فکر میں صرف کریں۔ یاد رکھیں کہ آپ کی بہترین اور شاندار زندگی ابھی آنے والی ہے۔ آپ کی زندگی کے خوشگوار ترین لمحات مستقبل میں پوشیدہ ہیں۔ آئندہ سالوں آپ زیادہ سے زیادہ آمدن حاصل کر سکیں گے۔ ماضی کی نسبت مستقبل نہایت ہی شاندار ہوگا اور آپ کو لامحدود کامیابیاں حاصل ہوں گی۔

جب طویل المدت مستقبل بارے آپ کے اہداف متعین اور غیر مبہم ہوں گے تو پھر آپ ان اہداف کے حصول کے لئے زیادہ سے زیادہ افرادی قوت اور تعلقات فوری طور پر حاصل کر سکیں گے۔ جب آپ اپنی ذات اور اپنے مقاصد بارے واضح رویہ اور طرز عمل اختیار کریں گے تو آپ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں مطلوبہ کامیابی حاصل کر پائیں گے۔

خلاصہ

1- یاد رکھیے کہ ہر مسئلے کا کوئی نہ کوئی حل موجود ہوتا ہے۔ کسی بھی رکاوٹ پر قابو پانے کے لئے ایک طریقہ موجود ہوتا ہے اور آپ اپنے لامحدود اہداف اور مقاصد بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ اس ضمن میں کون سا مختلف طریقہ اختیار کرتے۔
2- مستقبل کے متعلق غور و فکر کا معمول اپنایئے اور مستقبل کے لحاظ سے پانچ سالہ منصوبہ بندی کیجیے۔ بہترین کامیابی کے حصول کے لئے آپ کا لائحہ عمل کیا ہوتا۔
3- تصور کریں کہ آپ کی مالی زندگی بھرپور اور خوشگوار ہے۔ آپ کی آمدن کس قدر ہوتی، آپ کی مالی حیثیت اور قدر و قیمت کیا ہوتی۔ ان اہداف کی تکمیل کے لئے آپ آج ہی سے کن اقدامات سے شروعات کرتے؟
4- تصور کریں کہ آپ کی ذاتی اور گھریلو زندگی بہترین اور شاندار تھی۔ آئندہ پانچ سالوں میں اس کا انداز کیا ہوتا۔ اس مقصد کے حصول کیلئے آپ آج سے کون سا نیا معمول اختیار کرتے؟
5- تاریخ وار پیشرفت کا نظام وضع کیجیے۔ یکم جنوری سے 31 دسمبر تک تاریخ وار مصروفیات وضع کیجیے۔ آج سے ہی آپ کون سے نئے طریقے اپناتے؟
6- تصور کریں کہ ہر لحاظ سے آپ مکمل طور پر صحت مند اور تندرست ہیں۔ آئندہ سالوں میں اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے آپ آج سے کون سا نیا معمول اختیار کرتے؟

○

باب:4

اپنی اقدار کی توضیح وتشریح کیجیے

"یہ کائنات ایک واحد عنصر پر مشتمل ہے۔ خدا بھی اسی شکل میں متشکل ہے۔ زندگی کا راز بھی یہی ہے، قانون بھی ایک ہی ہے، اور یہ چیز تمام جانداروں کی زندگی کا اسرار ہے، اور یہ واحد چیز "سچائی" ہے۔"

مارکوئیس آریلوئیس

زندگی کے تمام شعبہ جات میں کامیاب ترین افراد کی ایک بہت اہم مشترکہ خصوصیت یہ ہے کہ انہیں یہ بخوبی علم ہوتا ہے کہ ان کی شخصیت کی نوعیت کیا ہے، ان کے اہداف و مقاصد کیا ہیں اور ان کی زندگی کی مقصدیت کس چیز میں پوشیدہ ہے۔ معمولی کارکردگی اور کامیابی کے حامل افراد عام طور پر اپنے اہداف، اقدار، مقاصد بارے واضح اور مبہم طرز عمل اختیار کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ نہایت معمولی کامیابی حاصل کر پاتے ہیں۔ اس کے برعکس کامیاب ترین افراد جنہیں عام افراد کی مانند چند مواقع حاصل ہوتے ہیں اور ان میں تھوڑی بہت صلاحیتیں بھی موجود ہوتی ہیں، اپنی کوشش کے ذریعے بڑے بڑے اہداف حاصل کر لیتے ہیں۔

زندگی بسر کرنے کا ہنر آپ کے اندر موجود ہوتا ہے۔ آپ کی شخصیت کی بنیاد آپ کی اقدار ہیں۔ آپ کی اقدار وہ عناصر ہیں جن کے ذریعے آپ کی شخصیت کی تشکیل ہوتی ہے۔ آپ کے بیرونی حالات آپ پر مسلط ہو جاتے ہیں لیکن آپ کی اقدار آپ کے اندر سے ابھرتی ہیں۔ آپ کی یہ اقدار جس قدر واضح اور غیر مبہم ہوں گی، آپ کے عملی اقدامات اس قدر موثر اور واضح ہوں گے۔

آپ کی شخصیت کے پانچ پہلو

آپ اپنی شخصیت کا تعین اندرونی اور بیرونی دونوں عناصر کے ذریعے کرتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کے پانچ پہلو ہیں جن میں آپ کی اقدار اور اعتقادات بھی شامل ہیں اور یہ آپ کی شخصیت کے پہلے دو پہلو ہیں۔

آپ کی اقدار کے ذریعے آپ کی ذات اور گردوپیش بارے آپ کے اعتقادات متعین ہوتے ہیں۔ اگر آپ پیار و محبت، ہمدردی اور فیاضی جیسی مثبت اقدار کے حامل ہیں تو پھر آپ یہ سمجھ لیں گے آپ کے گردوپیش میں موجود لوگ بھی انہی اقدار کے مستحق ہیں، لہٰذا آپ اسی استحقاق کو مدنظر رکھتے ہوئے ان کے ساتھ مناسب رویہ اور طرز عمل اپنائیں گے۔

بہتری کی امید رکھیں

آپ کے اعتقادات کے باعث آپ کی توقعات تشکیل پاتی ہیں۔ اگر آپ مثبت اقدار کے حامل ہیں تو پھر آپ خود کو بھی ایک اچھا انسان سمجھیں گے، جب آپ خود کو اچھا سمجھیں گے تو پھر آپ اپنی زندگی میں اچھی توقعات رکھیں گے۔ جب آپ اچھی توقعات سے مزین ہوں گے تو پھر آپ کا رویہ مثبت، خوشگوار اور رجائیت پسند ہوگا۔ آپ اپنے گردوپیش میں موجود افراد اور حالات کو بھی مثبت انداز سے دیکھیں گے۔

آپ کی توقعات کے ذریعے آپ کی شخصیت کا چوتھا پہلو یعنی آپ کا رویہ اور طرز عمل تشکیل پاتا ہے۔ آپ کا رویہ اور طرز عمل، آپ کی اقدار، اعتقادات اور توقعات کا عکاس ہوگا۔ مثال کے طور پر اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ دنیا رہنے کے لیے ایک اچھی جگہ ہے اور آپ کا یقین ہے کہ آپ اس دنیا میں بہت زیادہ کامیابی حاصل کر لیں گے تو پھر آپ ہر قسم کے حالات میں بہتری کی امید رکھیں گے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ لوگوں کے بارے اچھی سوچ رکھیں گے اور لوگ بھی آپ کے ساتھ مثبت طرز عمل اپنائیں گے۔ پھر آپ کی شخصیت زیادہ سے زیادہ پرکشش اور رجائیت پسند ہو جائے گی۔ آپ ایک ایسی شخصیت کا روپ دھار لیں گے جس کے ساتھ ہر شخص کام کرنے، آپ سے اشیا خریدنے اور آپ کو اشیا فروخت کرنے کا خواہشمند ہوگا۔ جس کے باعث آپ زیادہ سے زیادہ کامیابی سے سرفراز ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ

کا یہ مثبت ذہنی رویہ اور طرز عمل آپ کی زندگی کے ہر شعبے میں کامیابی کا باعث ثابت ہوتا ہے۔

آپ کی زندگی کا پانچواں پہلو آپ کا "عمل" ہے۔ آپ کے عملی اقدامات بالآخر آپ کی اندرونی اقدار، اعتقادات اور توقعات کا عکاس ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ زندگی میں آپ کی کامیابیاں دوسرے عناصر کے بجائے آپ کی اندرونی کیفیات کے ذریعے متعین ہوں گی۔

آپ کی بیرونی کیفیات آپ کی اندرونی کیفیات کا عکاس ہیں

عام طور پر آپ کی بیرونی کیفیات، آپ کی اندرونی کیفیات کا عکاس ہوتی ہیں۔ جب ایک شخص اندرونی طور پر مثبت، رجائیت پسند، اہداف اور مستقبل بارے سوچ پر مشتمل رویہ اور طرز عمل اپناتا ہے تو پھر اس کی زندگی بھی عام طور پر خوشگوار کامیاب اور خوشحال ہوگی۔

ارسطو کا کہنا ہے کہ انسانی زندگی کا حتمی اور قطعی مقصد اپنے لیے خوشی کا حصول ہے۔ آپ اس وقت بہت خوشی اور مسرت محسوس کرتے ہیں جب آپ کے بیرونی حالات آپ کی اندرونی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتے ہیں۔ جب آپ ان چیزوں کے ساتھ عین منطبق ہو جاتے ہیں جو آپ کے نزدیک سچی اور درست ہیں تو پھر آپ اپنی ذات اور دوسرے کے لیے ازخود ہی خوشگوار اور مثبت رویہ اپنائیں گے۔

آپ کے اہداف لازمی طور پر آپ کی اقدار اور آپ کی اقدار لازمی طور پر آپ کے اہداف سے منطبق ہونا چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنی اقدار کی وضاحت و تشریح، آپ کی اعلی کامیابی اور بہترین کارکردگی کا نقطہ آغاز ہوتا ہے۔ اقدار کی وضاحت اور تشریح اس امر کی متقاضی ہے کہ آپ ان امور بارے غور کریں جو آپ کے لیے بہت اہم ہیں۔ تب آپ اپنی تمام زندگی کو ان اقدار کے گرد منتظم کر سکتے ہیں۔

جب آپ ایک ایسی زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں گے جو آپ کے اندر موجود اقدار کے متضاد ہو تو پھر آپ کی زندگی دباؤ اور تناؤ منفیت، دکھ، مایوسی حتیٰ کہ غصہ اور بے بسی کا شکار ہو جائے گی۔ اپنی زندگی کو شاندار اور بہترین بنانے کے ضمن میں آپ کی بنیادی اور اہم ذمہ داری یہ ہے کہ آپ زندگی کے ہر پہلو میں اپنی اقدار کی بخوبی وضاحت اور تشریح کر سکیں اور ان کے متعلق آپ کو بخوبی علم ہو۔

اپنے حقیقی اہداف سے آگہی حاصل کیجیے

سٹیفن کووے کا قول ہے۔ "جب آپ کامیابی کی سیڑھی پر چڑھ رہے ہوتے تو یقین کر لیجیے کہ یہ درست عمارت کی طرف جا رہی ہے۔" اکثر لوگ اپنی زندگی میں بہت محنت کرتے ہیں تاکہ وہ اپنے متعین اہداف حاصل کر سکیں لیکن اپنی زندگی کے اختتام پر انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی تمام محنت اکارت چلی گئی۔ یہ صورت حال اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ان کی کارکردگی ان کی بنیادی اقدار سے ہم آہنگ نہیں ہو پاتی۔ ایسا کبھی نہیں ہونے دیجیے۔

سقراط کا قول ہے۔ "ایک غفلت بھری زندگی بے وقعت ہے۔" یہ اصول آپ کی اقدار کے علاوہ آپ کی زندگی کے کسی بھی دوسرے شعبے میں لاگو ہوتا ہے۔ اپنی اقدار کی وضاحت اور تشریح ایک ایسا اصول ہے جو آپ اپنی زندگی میں آگے بڑھنے کے لیے اپناتے ہیں۔ اس عمل کے دوران آپ گزرتے وقت کر روک لیتے ہیں اور پوچھتے ہیں۔ "اس شعبے میں میری اقدار کیا ہیں؟"

انجیل مقدس میں مذکور ہے "اگر ایک شخص تمام کائنات حاصل کر لے لیکن اپنی روح سے محروم ہو جائے تو اس کی زندگی قطعی بے کار ہے۔" اس دنیا میں آج خوش ترین لوگ وہ ہیں جو اپنی اندرونی اقدار اور یقین کے ہم آہنگ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اس کائنات میں سب سے ناخوش لوگ ہیں جو اپنی اقدار اور یقین کے مطابق زندگی بسر نہیں کر دیے۔

اپنے وجدان پر بھروسا کیجیے

خود پر اعتماد اور بھروسا، آپ کی عظیم کامیابی کی بنیاد ہے، خود پر اعتماد اور بھروسا، اپنے وجدان کی آواز پر عمل کرنا ہے۔ خواتین اور حضرات اس وقت کامیابی کی طرف گامزن ہوتے ہیں جب وہ اپنے وجدان کی آواد سنتے ہیں اور اپنے وجدان پر کلی اور قطعی بھروسا کرتے ہوئے کامیابی کی طرف قدم بہ قدم بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

اپنی حقیقی اقدار کے مطابق زندگی بسر کرنے کا عمل خود پر بھروسے، عزت نفس اور ذاتی فخر تک پہنچے کا شاہی راستہ ہے۔ درحقیقت، زندگی کا ہر مسئلہ اپنے اقدار کو اپنانے کے ذریعے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب بھی آپ کسی بھی قسم کی پریشانی محسوس کریں، اپنے اندر جھانکیں اور پوچھیں کہ اس صورت حال میں میں اپنی کونسی اقدار پر مصلحت کوشی اختیار کر رہا ہوں۔

اپنے رویے اور طرز عمل کا جائزہ لیجیے

آپ اس امر کا کس طرح اظہار کر سکتے ہیں کہ آپ کی حقیقی اقدار کون سی ہیں؟ اس کا جواب نہایت سادہ اور آسان ہے۔ آپ کی حقیقی اقدار کا اظہار ہمیشہ آپ کے عملی اقدامات خاص طور پر مشکل صورت حال میں آپ کی طرف سے اٹھائے جانے والے عملی اقدامات کے ذریعے ہوتا ہے۔ جب بھی آپ کو آپ کے رویوں کے درمیان انتخاب کے لیے کہا جاتا ہے تو پھر آپ وہ طرز عمل اپنائیں جو اس وقت آپ کے نزدیک سب سے اہم ہدف اور مقصد کے ہم آہنگ ہوتا ہے۔

درحقیقت، آپ کی اقدار آپ کو ورثے میں ملتی ہیں۔ آپ مختلف اقسام کی اقدار کے حامل ہوتے ہیں جن میں سے بعض اوقات بہت ہی مضبوط اور اہم اور بعض بہت سی کمزور اور غیر اہم ہوتی ہیں۔ اس ضمن میں آپ کی طرف سے کیا جانے والا اہم کام یہ ہے کہ یہ یقین کریں کہ آپ کی حقیقی اقدار کون سی ہیں اور آپ کے حقیقی اہداف کون سے ہیں۔ مزید یہ کہ آپ کو چاہیے کہ اپنی اقدار اور اہداف کو ترجیح کے لحاظ سے ترتیب دیں۔ جب آپ یہ فیصلہ کر لیں گے کہ کون سے اہداف آپ کی اقدار سے ہم آہنگ ہیں تو پھر آپ اپنے حالات کو اس طرح ترتیب دے سکتے ہیں کہ وہ آپ کی اقدار کی ساتھ منطبق ہو جائیں۔

اپنے سابقہ رویے اور طرز عمل کا جائزہ لیں

اپنے لیے حقیقی اقدار کے تعین کے لیے کچھ ادراکی طریقے موجود ہیں۔ سب سے پہلا طریقہ تو یہ ہے کہ آپ اپنے ماضی کا جائزہ لیں کہ مشکل حالات میں آپ نے کیسا رویہ اور طرز عمل اپنایا؟ جب آپ پر حالات کا دباؤ تھا تو پھر آپ نے اپنے وقت اور رقم کا کس طرح استعمال کیا؟ آپ کا جواب آپ کو بتا دے گا کہ اس وقت کس قسم کی اقدار آپ پر غالب تھیں۔

ڈیل کارنیگی نے ایک دفعہ لکھا "مجھے یہ بتا دیجیے کہ ایک انسان کو اپنی اہمیت کا عظیم احساس کس طرح ہوتا ہے تو پھر میں آپ کو اس انسان کی تمام زندگی کا فلسفہ بتا دوں گا۔" کیا وجہ ہے کہ آپ خود کو اہم محسوس کرتے ہیں؟ آپ کے اعتماد اور عزت نفس میں کس طرح اضافہ ہوتا

ہے؟ آپ اپنی عزت نفس اور فخر کو کس طرح بلند کرتے ہیں؟ ماضی میں آپ کے کون سی کامیابی حاصل کی جو آپ کے لیے عظیم فخر اور طمانیت کا باعث بنی؟ ان سوالات کے جوابات کے ذریعے آپ اپنی حقیقی اقدار کا تعین کر سکیں گے۔

اپنی دلی خواہش کا تعین کیجیے

زندگی میں کامیابی کے لیے اپنی دلی خواہش کا تعین ایک بہت سی اہم امر ہے۔ آپ کی دلی خواہش کیا ہے؟ آپ کا دل کس تمنا سے مغلوب ہے؟ آپ زندگی میں کیا بننا چاہتے ہیں؟ آپ شہرت کیوں حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

جب آپ اس دنیا میں نہیں ہوں گے تو آپ کس طرح کے الفاظ لوگوں کے منہ سے سننا چاہیں گے؟ آپ اپنی تدفین پر اپنے دوستوں سے کون سی بات کی توقع رکھتے ہیں؟ آپ کی کیا خواہش ہے کہ آپ کے افراد خانہ، دوست اور بچے آپ کو کس طرح یاد رکھیں۔ آپ کی ان سے کیا توقع ہے کہ اس دنیا سے آپ کے جانے کے بعد وہ آپ کے متعلق کس طرح گفتگو کریں؟

آج آپ کس وجہ سے مشہور ہیں؟ مستقبل میں آپ کو کس طرح کی شہرت چاہیے ہوگی؟ اپنی مطلوبہ شہرت حاصل کرنے کے لیے آپ آج سے کیا اقدامات اٹھائیں گے؟

آپ کا ماضی آپ کا مستقبل نہیں ہے

اکثر لوگوں کے ساتھ پرورش کے دوران مختلف قسم کے حالات اور واقعات پیش آتے ہیں۔ جب وہ مشکلات میں گھر جاتے ہیں تو غلط افراد کے ہتھے چڑھ جاتے ہیں، پھر انہوں نے غیر قانونی اور سماجی طور پر ناقابل قبول رویہ بھی اپنایا ہوتا ہے بعض اوقات اپنے کسی جرم کے باعث اپنوں نے قید بھی بھگتی ہوتی ہے۔ لیکن پھر زندگی کے ایک خاص موڑ پر انہوں نے خود کو تبدیل کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ انہوں نے سنجیدگی کے ساتھ فیصلہ کیا کہ ان کی آئندہ شخصیت کیا ہوگی۔ انہوں نے اپنی اقدار میں تبدیلی رونما کرنے کے ذریعے اپنی زندگیوں میں تبدیلی رونما کرنے کا فیصلہ کر لیا۔ اس قسم کے فیصلے کرنے اور ان پر قائم رہنے کے باعث انہوں نے اپنی زندگیوں میں انقلاب برپا کیا۔ یہ سب کچھ آپ کے لیے بھی عین ممکن ہے۔

''یاد رکھیے یہ امر قطعی قابل اہمیت نہیں کہ آپ کا ماضی کیا ہے بلکہ اہم امر یہ ہے کہ آپ کا مستقبل کیا ہوگا؟''

اگر آپ ہر لحاظ سے ایک بہت ہی کامیاب شخص ہوتے تو آپ لوگوں کے ساتھ کیسا رویہ اور طرز عمل اپناتے؟ ان سے ملاقات اور گفتگو کے بعد آپ ان پر کس قسم کا تاثر ثبت کرتے؟ تصور کریں کہ آپ ایک قطعی کامیاب شخص ہو سکتے تھے، آپ کی شخصیت آج سے کس قدر مختلف ہوتی؟

آپ کو اپنی شخصیت کس قدر پسند ہے؟

ماہرین نفسیات کے مطابق آپ کی خود اعتمادی، آپ کی خوشی کا معیار مقرر کرتی ہے، خود اعتمادی سے مراد یہ ہے کہ آپ کو اپنی شخصیت کس قدر پسند ہے؟ اسی طرح آپ کی خود اعتمادی کا اظہار آپ کی اپنی شخصیت پر ہے۔ یہ ایک ایسا طرز عمل ہے جس کے ذریعے آپ روزمرہ معاملات کے لحاظ سے اپنی شخصیت متعین کرتے ہیں اور اپنے متعلق غور و فکر کرتے ہیں۔ آپ کو اپنے وجود اور ذات کی جو چیز پسند ہے اسی کے ذریعے آپ کی شخصیت تشکیل پاتی ہے۔ اسی طرح آپ کا وجود اور آپ کی ذات آپ کی خوبیوں، اقدار، اہداف، توقعات، خوابوں اور خواہشات کے ذریعے تشکیل پاتی ہے۔

ماہرین نفسیات کی ایک اہم دریافت یہ ہے کہ آپ کا رویہ اور طرز عمل جس قدر زیادہ آپ کے پسندیدہ رویے اور طرز عمل سے ہم آہنگ ہوگا، اسی قدر آپ اپنی شخصیت کو پسند کریں گے اور خوش رہیں گے۔

اس کے برعکس جب آپ کا رویہ اور طرز عمل آپ کے پسندیدہ رویے اور طرز عمل کے مطابق نہیں ہوتا، آپ کی شخصیت آپ کے نزدیک منفی نوعیت کی حامل ہوتی ہے۔ آپ محسوس کرتے ہیں کہ آپ کی کارکردگی آپ کی بہترین صلاحیتوں کے مطابق نہیں ہے۔ نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ آپ کی خود اعتمادی اور خوشی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

اپنی بہتری کارکردگی کا مظاہرہ کیجیے

جس لمحے آپ اپنی پسندیدہ اور بہترین شخصیت کے مطابق اپنی چال وڈھال اور گفتگو

اختیار کر لیتے ہیں، آپ کی خود اعتمادی میں اضافہ ہو جاتا ہے، آپ کی عزت نفس بلند ہو جاتی ہے اور آپ اپنی شخصیت کے علاوہ اپنے ماحول بارے خوشی محسوس کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر جب کوئی شخص آپ کی تعریف کرتا ہے یا آپ کو انعام و اکرام سے نوازتا ہے۔ تو پھر آپ کی خود اعتمادی اور عزت نفس میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔ آپ بہت زیادہ خوشی محسوس کرتے ہیں۔ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کی زندگی آپ کی پسندیدہ اقدار کے عین مطابق ہے۔ آپ خود کو کامیاب اور قابل قدر سمجھتے ہیں۔

اس مرحلے پر آپ کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آپ شعوری طور پر ایسے حالات پیدا کریں جو ہر شعبہ زندگی میں آپ کے اعتماد میں اضافہ کریں۔ آپ کو اپنی زندگی ایسے بسر کرنا چاہیے جیسے آپ مستقبل میں کہیں بسر کرنا چاہتے ہیں۔

اپنی پسند سے آگہی حاصل کریں

اپنی ملازمت اور اپنے پیشے بارے آپ کی موجودہ اقدار کیا ہیں؟ کیا آپ ایمانداری، محنت، انحصاری، تخلیقیت، تعاون، پیش رفت، خواہش، تمنا اور لوگوں کے ساتھ میل جول پر مبنی اقدار پر یقین رکھتے ہیں؟ جو لوگ اپنی ملازمت اور پیشے کے لحاظ سے یہ اقدار اپناتے ہیں، وہ ان لوگوں کی نسبت زیادہ کامیاب اور پر اعتماد ہوتے ہیں جو ایسا طرز عمل نہیں اپناتے۔

اپنے خاندان بارے آپ کی اقدار کیا ہیں؟ کیا آپ غیر مشروط پیار و محبت، مسلسل حوصلہ افزائی، صبر و تحمل، درگزر، فیاضی، گرم جوشی اور توجہ پر یقین رکھتے ہیں؟ جو لوگ اپنی زندگیوں میں موجود اہم افراد کے ساتھ میل جول کے ضمن میں یہ اقدار اپناتے ہیں۔ وہ ان لوگوں سے زیادہ خوش رہتے ہیں جو یہ اقدار اپنی زندگیوں میں نہیں اپناتے۔

دولت اور مالی کامیابی بارے آپ کی اقدار کیا ہیں؟ کیا آپ کی ایمانداری، تعلیم، شاندار کارکردگی، معیار اور ثابت قدمی اور جوش و جذبے کی اہمیت پہ ایمان ہے؟ جو لوگ ان اقدار کی پاسداری کرتے ہیں، وہ اپنے مالی معاملات میں ان لوگوں سے کہیں زیادہ کامیاب ہیں جو یہ اقدار نہیں اپناتے۔

صحت اور تندرستی بارے آپ کا رویہ اور طرز عمل کیا ہے؟ کیا آپ کو اپنی خوراک، ورزش اور آرام و سکون بارے نظم و ضبط کی اہمیت کا احساس ہے؟ کیا آپ اپنی صحت اور تندرستی بارے

اعلیٰ معیار قائم رکھتے ہیں اور روزمرہ طور پر ان معمولات کو اپناتے ہیں؟ جو لوگ یہ اقدار کی پاسداری کرتے ہیں، زیادہ عمر پاتے ہیں اور صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔

صرف اپنے مفاد کو مدنظر رکھیے

یاد رکھیے، آپ کے خیالات، آپ کی شخصیت کے ترجمان ہیں۔ کامیاب اور خوش لوگ اپنی اقدار بارے غور و فکر کرتے ہیں اور یہ بھی سوچتے ہیں کہ آپ اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اپنی اقدار کی پاسداری کیسے کر سکتے ہیں۔ اس رویے اور طرز عمل کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ جب آپ اپنی اقدار کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں تو پھر آپ اسی قدر زیادہ خوش، صحت مند، روشن خیال، توانا، حوصلہ مند، اور مثبت رویے کے مالک ہوں گے۔

اپنے آپ سے مخلص رہیے

شاید، ایمانداری اور خلوص، تمام اقدار سے زیادہ اہم ہے۔ ایک دفعہ ایک لکھ پتی نے کہا ''ایمانداری اور خلوص، بذات خود اس قدر اہم نہیں ہے بلکہ ایمانداری اور خلوص، دیگر تمام اقدار کی ضامن ہے۔'' یہ اصول میرے لیے ایک نہایت بصیرت افروز آگہی ہے۔ جب آپ اپنی اقدار کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کا فیصلہ کر لیتے ہیں، تو پھر آپ کی ایمانداری اور خلوص کا معیار اس امر کا تعین کرتا ہے کہ کیا آپ اپنی اقدار پر قائم رہیں گے۔ جب آپ اپنی بہترین اقدار کے ساتھ زندگی بسر کرنے کا عہد کر لیتے ہیں تو پھر آپ کی ذاتی ایمانداری اور خلوص کا معیار بھی بہت زیادہ ہوگا۔ اسی طرح جب آپ کی ایمانداری اور خلوص کا معیار جس قدر زیادہ بلند ہوگا، آپ اپنی زندگی کے ہر شعبے کے لحاظ سے اس قدر زیادہ خوش اور کامیاب ہوں گے۔

جو لوگ حقیقی معنوں میں عظیم ہوتے ہیں، ان میں ایمانداری اور خلوص کی سطح بہت زیادہ بلند ہوتی ہے۔ وہ اپنی زندگیاں اپنی اعلیٰ اقدار کے مطابق بسر کرتے ہیں۔ اس کے برعکس ناکام اور معمولی کارکردگی کے حامل افراد، متواتر اور مسلسل اپنی ایمانداری اور خلوص کی قربانی دیتے رہتے ہیں۔

اپنے اور دیگر افراد کے ساتھ مخلص ہو کر زندگی بسر کیجیے

آج ہی سے فیصلہ کر لیجیے کہ آپ اخلاص اور عزت کی زندگی بسر کریں گے۔ آج ہی سے

عزم مصمم کر لیجیے کہ اپنے اور دیگر افراد کے ساتھ مخلص ہو کر زندگی بسر کریں گے۔ اپنی زندگی کے ہر پہلو میں اپنی اقدار داخل کریں۔ اپنی یہ اقدار تحریر کر لیں۔ غور کریں کہ اگر آپ ان اقدار سے آہنگ ہو کر زندگی بسر کرتے تو آپ کا رویہ اور طرز عمل کیا ہوتا اور پھر ان اقدار کے حوالے کسی مصلحت کا شکار نہ ہوں۔

جب آپ اپنی زندگی اور اپنے ساتھ پیش آنے والے واقعات و حالات کی مکمل ذمہ داری قبول کر لیتے ہیں اور پھر اپنے بہترین اور شاندار مستقبل کی تصویر کھینچتے ہیں اور اپنی اقدار کی وضاحت و تشریح کرتے ہیں تو پھر آپ اپنے لیے واضح اہداف کا تعین کرنے کے لیے تیار ہیں۔ اب آپ کامیابی کی طرف چھلانگ لگانے کے لیے بالکل تیار ہیں۔

خلاصہ

1- اپنی زندگی کے لیے اہم ترین تین سے پانچ اقدار کی فہرست تیار کریں۔ آپ کی زندگی کا حقیقی مقصد کیا ہے؟

2- آپ کے شناسا افراد میں وہ کون سی خوبیاں اور اقدار موجود ہیں جن سے آپ بخوبی طور پر واقف ہیں؟

3- دوسرے افراد کے ساتھ تعلقات کے ضمن میں آپ کی اہم ترین اقدار کون سی ہیں؟

4- دولت اور مالی کامیابی بارے آپ کی اقدار کیا ہیں؟ کیا یہ اقدار آپ کے روزمرہ معمولات میں شامل ہیں؟

5- اپنی پسندیدہ شخصیت کی تصویر بنایئے۔ یہ وہ شخصیت ہوگی جو آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں؟

6- اپنے بارے ان خیالات کو تحریر کر لیجیے جو آپ اپنی وفات کے بعد دیگر افراد کے منہ سے سننا چاہتے ہیں۔

7- آپ اپنے رویے اور طرز عمل میں کیا تبدیلی لا سکتے تھے جس کے ذریعے آپ اپنی اقدار کے ساتھ ہم آہنگی کے ساتھ رہ سکتے؟

باب 5:

اپنے حقیقی مقاصد متعین کیجیے

''اپنے حقیقی مقاصد کا ادراک کیجیے، اس کے ذریعے آپ سنہری خواب دیکھنے کے بجائے سونے کی کان تک پہنچ سکتے ہیں۔''

ولیم مولٹن مارسڈن

اپنے اہداف کے تعین اور عمومی طور پر اپنی کامیابی کے حوالے سے میرا پسندیدہ لفظ ''واضح اور غیر مبہم'' ہے۔ آپ کے اہداف کی واضح اور غیر مبہم نوعیت اور آپ کی کامیابی کے درمیان ایک براہ راست تعلق موجود ہے۔

کامیاب ترین لوگ اپنا زیادہ تر وقت اپنی شخصیت اور اپنے حقیقی اہداف یعنی عمارت کی تعمیر سے قبل عمارت کے تفصیلی خاکے کی تشکیل بارے واضح اور غیر مبہم رویہ اور طرز عمل اپنانے کے لیے صرف کرتے ہیں۔ معمولی درجے کے لوگ اپنی زندگی اسی طرح بے کار گزار دیتے ہیں جس طرح آوارہ کتے گاڑیوں کے پیچھے بھاگتے ہوئے ہلکان ہو جاتے ہیں اور پھر گاڑیوں تک نہ پہنچنے کے باعث محض بھونکنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

ہنری ڈیوڈ نے ایک دفعہ کہا تھا ''کیا آپ نے اپنے قلعے ہوا میں تعمیر کیے ہیں، بہت خوب! اگر ایسا ہی ہے تو پھر آپ ان کے نیچے بنیادیں تعمیر کیجیے۔''

اس مرحلے پر آپ اپنی اقدار اور سوچوں کو اپنے روزمرہ مستحکم اہداف اور مقاصد میں داخل کرنے کی ابتدا کر لیتے ہیں۔

اپنے اہداف کو اپنے ذاتی اہداف بنا لیجیے

اس سے پہلے میں آپ کو یہ بتا چکا ہوں کہ ہر قسم کی مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پانے اور

اپنے متعین کردہ بڑے بڑے اہداف کے حصول کے لیے آپ کے اندر ایک شدید خواہش یا خواہش کا الاؤ ہونا ضروری ہے۔ اپنی خواہش میں شدت پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ آپ کے اہداف آپ کے ذاتی اہداف ہوں۔ یہ اہداف وہ ہونا چاہئیں جو دوسروں کے لیے نہیں بلکہ صرف اور صرف آپ کی اپنی ذات کے لیے ہونا چاہئیں۔ اہداف کے تعین پر مشتمل مرحلے کو موثر بنانے کی خاطر آپ کو قطعی خودغرض بن جانا چاہیے اور صرف اپنے مفاد کے مطابق اپنے اہداف متعین کرنا چاہئیں۔

اس سے مراد یہ نہیں کہ آپ دوسرے لوگوں مثلاً اپنے خاندان یا دفتری ساتھیوں کے لیے ساتھ غفلت کا سلوک اپنائیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ اپنے اہداف کے تعین کر مرحلے کے دوران اپنی ذات اور اپنے کام کو مقدم رکھیں۔

اہم سوال

اہداف کے تعین کے ضمن میں ایک بہت ہی اہم سوال یہ ہے۔ ''میری زندگی میں میرے حقیقی اہداف کیا ہیں؟'' اگر آپ نے اپنی زندگی میں اگر کوئی کام کیا تو اس کا مقصد کیا تھا۔ یاد رکھیے، آپ کسی ایسے نشانے پر تیر نہیں چلا سکتے جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہو۔ آپ کو چاہیے کہ اس سوال کو مسلسل اپنے ذہن میں رکھیں اور آئندہ ماہ و سال میں اسے دہراتے رہیں ''میری زندگی میں میرے حقیقی اہداف کیا ہیں؟''

اپنے حقیقی اہداف متعین کرتے ہوتے آپ کا نقطہ آغاز آپ کی سوچ آپ کی اقدار اور آپ کی پسند ہوتی ہے۔ جب آپ اپنے مقاصد کے تعین اور ان کے حصول پر مشتمل مرحلے کا آغاز کرتے ہیں تو یہ عناصر آپ کو افسانوی اور حقیقت سے کہیں دور معلوم ہوتے ہیں۔ بہر حال اب آپ کا کام یہ ہے کہ آپ انہیں حقیقت کا روپ دیں جیسے آپ ایک کاغذ پر خواب گھر بنا رہے ہیں۔

اپنے حقیقی اہداف بارے فیصلہ کیجیے

ابتدائی طور پر آپ اپنے لیے عمومی اور پھر مخصوص اہداف کا تعین کر سکتے ہیں:

1- اس وقت آپ کے کاروبار اور پیشے کے لحاظ سے اہم ترین تین اہداف کون سے ہیں؟

2- اس وقت مالیاتی لحاظ سے آپ کے تین اہم ترین اہداف کون سے ہیں؟
3- اس وقت خاندانی یا لوگوں کے ساتھ تعلقات کے حوالے سے آپ کے تین اہم ترین اہداف کون سے ہیں؟
4- اس وقت صحت وتندرستی کے لحاظ سے آپ کے تین اہم ترین اہداف کون سے ہیں؟

اپنی تین اہم مشکلات کی نشاندہی کیجیے

اگر ہم مندرجہ بالا سوالات کو دوسرے پہلو کے لحاظ سے پوچھیں تو یہ سوال سامنے آتا ہے ''اس وقت آپ کی زندگی میں تین اہم ترین مشکلات اور رکاوٹیں کون سی ہیں؟'' ''آپ کو کون سی چیز پریشان کرتی اور طیش دلاتی ہے؟'' ''کسی بھی دیگر چیز کی نسبت کون آپ کو خوشیوں سے محروم کر رہا ہے؟''

جب آپ اپنے متعلق اپنی اہم ترین مشکلات کی نشاندہی کرلیں تو خود سے یہ سوال پوچھیں۔''

1- ان مشکلات کا بہترین حل کیا ہے؟
2- میں ان مشکلات سے فوری طور پر کس طرح نجات حاصل کرسکتا ہوں؟
3- اس مسئلے کے حل کیلئے تیز ترین اور براہ راست طریقہ کون سا ہے؟

عظیم اندازِ فکر

1142ء میں ایک عظیم مفکر ولیم آف اوخم کے مسائل کے حل کے لیے ایک طریقہ دریافت کیا جسے "Ockham's Razor" کہا جاتا تھا۔ زمانے کے گزرنے کے ساتھ یہ انداز فکر مشہور و مقبول ہوتا گیا۔ اس طریقے کے مطابق سادہ اور زیادہ سے زیادہ براہ راست حل جو چند اقدامات اٹھانے کا متقاضی ہے، عام طور پر کسی مسئلے کا درست حل ہوتا ہے۔''

بعض لوگ اپنے اہداف اور مسائل کو بہت زیادہ پیچیدہ بنانے کی غلطی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن حل جس قدر پیچیدہ ہوگا، اس کے نفاذ کا امکان اسی قدر کم ہوگا اور نتائج سامنے آنے کے لیے ایک طویل عرصہ درکار ہوگا۔ آپ کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ ایک سادہ حل ڈھونڈیں اور فوری طور پر اپنے متعین اہداف کی طرف براہ راست متوجہ ہوں۔

اپنی آمدن دگنی کیجیے

مثال کے طور پر بہت سے لوگ مجھ سے یہ پوچھتے ہیں کہ وہ اپنی آمدن کو دگنا کیسے کر سکتے ہیں۔ میں ان سے پوچھتا ہوں ''آمدن دگنا کرنے کے لیے تیز رفتار اور براہ راست طریقہ کیا ہے؟'' جب وہ مجھے مختلف طریقے بتاتے ہیں تو پھر میں انہیں اپنے خیال کے مطابق بہترین حل بتاتا ہوں۔ ''اپنے اہداف کے حصول کے لیے کوشش کے لیے مطلوبہ وقت کو دگنا کر لیجیے''

اسی طرح اپنی سیلز میں دگنا اضافہ کرنے کا طریقہ بھی یہی ہے۔ جو گاہک آپ کی اشیا خریدنے کے لیے زیادہ خواہش مند ہوں، ان کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت صرف کیجیے۔ اگر آپ اپنے پیشے کے لحاظ سے اپنی مہارت میں اضافہ نہیں کرتے یا اپنا طریقہ کار تبدیل نہیں کرتے تو پھر اپنے متوقع گاہک کے ساتھ پہلے سے دگنا وقت صرف کیجیے اور ممکنہ طور پر آپ کی آمدن میں دگنا اضافہ ہو جائے گا۔

حال ہی میں کیے گئے ایک تحقیقی جائزے کے مطابق ایک اوسط درجے کا سیلز پرسن اپنے متوقع گاہک کے لیے ہر روز نوے منٹ صرف کرتا ہے۔ جو سیلز پرسن زیادہ آمدن کے حامل ہوتے ہیں، وہ اس وقت سے دگنا تگنا وقت اپنے متوقع گاہک کے ساتھ صرف کرتے ہیں۔ وہ اپنے دن کے اوقات کو اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ وہ اپنے متوقع گاہکوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ صرف کرسکیں۔ جب وہ متوقع گاہکوں کے ساتھ زیادہ سے زیادہ وقت صرف کرتے ہیں تو انہیں سیلز میں زیادہ مہارت حاصل ہو جاتی ہے۔ پھر وہ کم از کم وقت میں زیادہ سے زیادہ آمدن حصال کرتے ہیں۔

اپنی کارکردگی دگنا کیجیے

اگر آپ نے کبھی اپنی کارکردگی کا جائزہ لیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ آپ کی اپنی 20 فیصد کوشش کے ذریعے 80 فیصد کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ہم اپنے تربیتی پروگرام میں اپنے گاہکوں کو بتاتے ہیں کہ وہ اپنی ان 20 فیصد سرگرمیوں کی نشاندہی کریں اور پھر ان کی مقدار دگنا کریں۔

ہم انہیں بتاتے ہیں کہ اپنے وقت کی تقسیم اور اپنے متعدد کام سرانجام دینے کے لیے اپنی ذہانت کا استعمال کرنے کے بجائے چند ایسے مزید کام کریں جو بہت زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ ہمارے کچھ گاہک اپنی کارکردگی کو دگنا کر لیتے ہیں اور اس طریقے کے ذریعے ان کی آمدن محض 30 ایام کے مطابق ہوتی ہے حالانکہ وہ سالہا سال سے اپنے اس منصب پر کام کر رہے ہوتے ہیں۔

اپنے اہداف کے حصول کے لیے سادہ ترین اور سب سے براہ راست طریقہ اختیار کریں۔ وہ حل منتخب کریں جو چند مراحل پر مشتمل ہو، اور سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ عملی قدم اٹھائیں، آگے بڑھیں، کوشش شروع کر دیں۔ سمجھیں کہ ہنگامی صورت حال پیدا ہو چکی ہے۔ ایک شاعر کے الفاظ کس قدر برمحل ہیں: ''ایک چوہیا اور ایک انسان کے افسوسناک ترین الفاظ یہ ہیں: کاش ایسا ہوتا۔''

اپنے آپ میں جادوئی لہر پیدا کیجیے

اپنے اہداف متعین کرتے ہوئے ''جادو کی چھڑی'' کی ترکیب استعمال کیجیے۔ تصور کریں کہ آپ کے ہاتھ میں جادو کی ایک چھڑی موجود ہے جسے آپ اپنی زندگی کے کسی شعبے میں لہرا سکتے ہیں۔ جب آپ جادو کی یہ چھڑی لہراتے ہیں، آپ کی خواہشات حقیقت میں ڈھل جاتی ہیں۔

اپنے کاروبار اور اپنے پیشے پر بھی جادو کی چھڑی لہرایئے۔ اپنے کام کے سلسلے میں آپ کی تین اہم ترین خواہشات کیا ہوتیں؟ اپنی مالی زندگی پر جادو کی چھڑی لہرائیں۔ آپ کی مالی زندگی کی اہم ترین تین خواہشات کیا ہوتیں؟

اپنے خاندان اور اپنے رشتوں پر جادو کی چھڑی لہرائیں۔ اس سلسلے میں آپ کی تین اہم خواہشات کیا ہوتیں؟ اگر آپ کی خاندانی زندگی ہر لحاظ سے خوشگوار ہوتی تو یہ کیسے ہوتی؟

اپنی صحت اور تندرستی پر یہ جادو کی چھڑی لہرائیں۔ اپنے بدن کی تندرستی بارے آپ کی تین اہم ترین خواہشات کیا ہوتیں؟ اگر آپ کی صحت شاندار ہوتی تو آج سے مختلف کیسے دکھائی دیتی؟

اپنی مہارتوں اور صلاحیتوں پر جادو کی چھڑی لہرائیں۔ اس سلسلے میں آپ کی اہم ترین

تین خواہشیں کیا ہوتیں۔ آپ اپنی کن مہارتوں اور صلاحیتوں میں آگے بڑھنا چاہتے؟

جادو کی چھڑی کی ترکیب ایک طرف تو بہت ہی دلچسپ ہے لیکن بہت کارآمد بھی ہے۔ جب آپ محسوس کرتے ہیں کہ جادو کی چھڑی آپ کے ہاتھ میں ہے تو آپ کے حقیقی اہداف آپ کے سامنے آ جاتے ہیں۔ آپ یہ ترکیب ان افراد کے لیے بھی استعمال کر سکتے ہیں جو اپنے حقیقی اہداف سے غافل ہیں۔

آپ کی زندگی کے صرف چھ ماہ باقی ہیں

اپنے اہداف کے تعین کے ضمن میں ایک مزید سوال ابھرتا ہے جو آپ کی حقیقی اقدار کا عکاس ہے۔ فرض کریں کہ آپ اپنے ڈاکٹر کے پاس گئے اور اپنا مکمل طبی معائنہ کروایا۔ آپ کے ڈاکٹر نے چند دن بعد آپ کو بلایا اور کہا ''آپ کے لیے خوش خبری بھی ہے اور ایک بری خبر بھی ہے۔ خوش خبری یہ ہے کہ آئندہ چھ ماہ اپنی توقعات سے بھی بڑھ کر صحت مند اور توانا زندگی بسر کریں گے لیکن بری خبر یہ ہے کہ 180 دن بعد آپ ایک بیماری کے باعث مر جائیں گے جو ناقابل علاج ہے۔''

اگر آپ کو آج معلوم ہو جائے کہ آپ کی زندگی کے چھ صرف ماہ باقی ہیں تو پھر آپ اس دنیا میں چھ ماہ کیسے بسر کرتے؟ آپ یہ وقت کس کے ساتھ صرف کرتے؟ آپ کا مقصد کیا ہوتا؟ آپ کون سی کامیابی کے لیے کوشش کرتے؟ اور کون سے کام کرتے اور کون سے کام نہ کرتے؟

جب آپ خود سے یہ سوال پوچھتے ہیں تو پھر آپ کے ذہن میں سب سے پہلے کون سا خیال آتا ہے جو آپ کی حقیقی اقدار کا عکس ہو۔ آپ کا جواب عام طور پر اپنی زندگی میں شامل اہم افراد پر مشتمل ہوتا۔ اس صورت حال میں بہت سے لوگ یہ فقرہ کہتے ''ٹھیک ہے، میں اب اپنے دفتر جاؤں گا اور کچھ لوگوں کو جوابی فون کروں گا۔''

اپنے خوابوں کی فہرست تیار کریں

اپنی لامحدود صلاحیتوں اور مہارتوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے لیے حقیقی اہداف متعین کرتے ہوئے اپنے خوابوں کی ایک فہرست تیار کریں، یہ فہرست ان تمام اہداف پر مشتمل ہے

جوآپ آج اور مستقبل میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

"Chicken Soup for the Soul" کے قلمی رفیق مارک وِکٹر ہینسن کہتا ہے کہ آپ کاغذ قلم لے کر بیٹھ جائیں اور کم ازکم ان ایک سو اہداف کی فہرست بنائیں جو آپ اپنی زندگی میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ پھر آپ فرض کریں کہ ان مقاصد کے حصول کے لیے مطلوبہ وقت، دولت، دوست، مہارتیں، صلاحیتیں، وسائل، سب کچھ موجود ہے۔ پھر ان اہداف کو اپنے خوابوں میں بسا لیجیے۔ اگر آپ کو کسی بھی قسم کی مشکلات درپیش نہیں ہیں کہ ان اہداف و مقاصد کو تحریر کر لیجیے۔

آپ حیرت انگیز طور پر محسوس کریں گے کہ جب ان ایک سو "خوابوں" کو تحریری شکل میں لانے کے بعد آپ کی زندگی میں حیرت انگیز واقعات رونما ہونا شروع ہو جائیں گے اور آپ کی توقعات کے برعکس نہایت تیزی کے ساتھ آپ کے اہداف کی تکمیل کے سلسلے کا آغاز ہو جائے گا۔ یہ صورت حال اس وقت پیش آتی ہے جب آپ اپنے کم ازکم ایک سو اہداف تحریری شکل میں لے آتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے، نتائج آپ کے لیے حیرت انگیز ہوں گے۔

اگر آپ فوری طور پر لکھ پتی بن جاتے؟

اپنے اہداف کے تعین کے ضمن میں ایک اور سوال یوں ہے "اگر آپ فوری طور پر لکھ پتی بن جاتے تو آپ کی زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوتی؟" آپ کون سے نئے اقدامات کرتے؟ آپ کون سی نئی کوششیں کرتے، آپ سب سے پہلا کیا کام کرتے؟

مندرجہ ذیل سوال ایک دوسرے طریقے سے بھی پوچھا جا سکتا ہے۔ "اگر آپ کے پاس اپنی مرضی کے انتخاب کا حق ہوتا تو آپ اپنی زندگی میں کیا تبدیلی لے کر آتے؟" ہم مشکل حالات میں محض اس لیے گھرے رہتے ہیں کیونکہ ہم خود اور حالات میں تبدیل رونما کرنے سے خوف زدہ ہیں لیکن جب آپ محسوس کرتے ہیں کہ اپنے حقیقی مقاصد کے حصول کے لیے آپ کے پاس مطلوبہ سامان موجود ہے تو پھر عام طور پر آپ کے حقیقی اہداف تکمیل پا جاتے ہیں۔

مثال کے طور پر اگر اس وقت آپ کی ملازمت آپ کی پسند کے مطابق نہیں ہے تو پھر

ایک بڑی رقم کمانے کا خیال آپ کو ملازمت چھوڑ دینے بارے سوچنے پر مجبور کر دے گا لیکن اگر آپ کی ملازمت آپ کی پسند کے مطابق ہے تو پھر بھاری رقم کمانے کا خیال آپ کی ملازمت پر قطعی اثر انداز نہ ہوتا۔ لہٰذا خود سے پڑھیئے "اگر میں فوری طور پر لکھ پتی بن جاتا تو میری زندگی میں کیا تبدیلی رونما ہوتی؟"

ناکامی کا عدم خوف

اس مرحلے پر ایک اور سوال پیدا ہوتا جس کے ذریعے آپ اپنے حقیقی اہداف کی واضح طور پر تشریح اور وضاحت کر سکتے ہیں۔ "آپ کے متعین اہدف کون سے رہے ہیں لیکن آپ انہیں عملی جامہ پہنانے سے ہمیں کتراتے ہی رہے اور ناکامی کے خوف ہی میں مبتلا رہے؟" جب آپ اپنے گردو پیش نظر ڈال کر ان لوگوں کا مشاہدہ کرتے ہیں جو آپ کے پسندیدہ کام انجام دے رہے ہیں جو ہمیشہ سے ہی آپ کے مطلوبہ اہداف رہے ہیں لیکن آپ ناکامی کے خوف میں مبتلا ہو کر عملی قدم اٹھانے سے ہچکچاتے رہے؟

کیا آپ اپنا کاروبار شروع کرنا چاہتے تھے؟ کیا آپ ایک نئی ملازمت حاصل کرنا چاہیے تھے؟ کیا آپ ایک نیا پیشہ اختیار کرنا چاہتے تھے؟ آپ کے کون سے اہداف تھے لیکن ناکامی کے خوف میں مبتلا رہے؟

اپنا پسندیدہ پیشہ اختیار کریں

جب آپ اپنے لیے مختصر اور طویل المدتی اہداف متعین کرنے کا ارادہ کر لیں تو پھر خود سے مسلسل پوچھتے رہیں "میری زندگی کے ہر پہلو کے لحاظ سے میرا پسندیدہ کام کیا ہے؟" مثال کے طور پر اگر آپ دن بھر صرف ایک ہی کام انجام دے سکتے تھے تو وہ کون سا کام ہوتا؟ اگر آپ تمام دن ایک ہی کام بغیر معاوضے کے انجام دیتے تو ہو کام کیا ہوتا؟ کس قسم کا کام آپ کو زیادہ سے زیادہ خوشی اور مسرت مہیا کرتا ہے؟

ماہر نفسیات ابراہیم اسلو نے ان لمحات کو "انتہائی خوش کن" کہا جن لمحات میں جب ایک شخص بہت خوش اور مطمئن ہوتا ہے۔ آپ کی زندگی کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ آپ اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ انتہائی خوش کن لمحات سے مستفید ہوں۔ آپ کو اپنا یہ مقصد اس وقت

حاصل ہوتا ہے جب آپ اپنے ماضی پر نظر ڈالتے ہیں اور گزرے ہوئے خوش کن لمحات سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور پھر غور کرتے ہیں کہ آپ ان لمحات کو اپنی موجودہ اور آئندہ زندگی میں کس طرح داخل کر سکتے ہیں۔ زندگی میں اس وقت تک آپ کے انتہائی خوشگوار ترین لمحات کون سے رہے ہیں؟ ان میں سے زیادہ تر لمحات آپ اپنے مستقبل میں داخل کر سکتے ہیں؟ آپ کے حقیقی پسندیدہ کام کون سے ہیں؟

انقلاب آفرین تبدیلی لائیے

آپ کو چاہیے کہ سماجی فلاح و بہبود کے لحاظ سے بھی آپ اپنے اہداف متعین کریں۔ غور کریں کہ آپ اپنی زندگی میں کس قسم کی انقلاب آفرین تبدیلی رونما کر سکتے ہیں۔ کون سے سماجی مسائل اور معاملات بارے آپ خدمات مہیا کرتے؟ آپ کس قسم کی تبدیلی رونما کرتے؟ کون شخص آپ سے زیادہ مستحق ہے جس کی آپ مدد کرنا چاہتے؟

اگر آپ بذات خود دولت مند ہوتے تو آپ کس طرح کی سماجی خدمات بجالاتے؟ اور سب سے اہم امر تو یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں انقلاب آفرین تبدیلی لانے کے لیے آج کیا قدم اٹھاتے؟ آئندہ حالات کے درست ہونے کا انتظار مت کیجیے بلکہ ابھی سے ہی عملی قدم اٹھائیے۔

واضح مالیاتی اہداف متعین کیجیے

اپنے لیے اہداف متعین کرنے کے ضمن میں ایک بہت ہی اہم شعبہ مالیاتی شعبہ ہے۔ اگر آپ اپنے لیے مطلوبہ دولت حاصل کرنے میں کامیاب ہو جاتے تو پھر عین ممکن ہے کہ آپ اپنے غیر مالیاتی اہداف بھی اپنے توقعات سے کہیں جلد اور تیز رفتاری سے حاصل کر لیتے۔

اگر آپ کی زندگی ہر لحاظ سے شاندار ہوتی تو پھر آپ ہر ماہ اور ہر سال کس قدر رقم کما سکتے؟ آپ کس قدر رقم بچا سکتے اور ہر ماہ اور سال کس قدر رقم سرمایہ کاری میں صرف کرتے؟ آپ مستقبل میں کس قدر مالیاتی حیثیت کے مالک بننا پسند کرتے؟ آپ کس وقت اپنے کام سے سبکدوش ہونا پسند کرتے اور کیسی جائیداد کا مالک بننا پسند کرتے؟ اگر لوگ اپنے مالیاتی

اہداف بارے ناامیدی کی حد تک پریشان ہو جاتے ہیں لیکن جب آپ کا ذہن ان کے متعلق صاف ہو جاتا ہے تو پھر ان اہداف کے حصول پر بھی آپ کی صلاحیت میں غیر معمولی اضافہ ہو جاتا ہے۔

خوابوں کی وضاحت اور تشریح کے باعث یہ خواب حقیقت میں تبدیل ہو جاتے ہیں:

جب آپ کے متعین اہداف آپ کے ذہن میں واضح ہو جاتے ہیں تو پھر زیادہ تر وقت اپنے اہداف بارے غور فکر کر سکتے ہیں اور آپ اپنے اہداف بارے جس قدر زیادہ غور فکر کریں گے تو پھر آپ انہیں اسی قدر تیزی کے ساتھ عملی جامہ پہنا سکیں گے۔

جب آپ اپنی زندگی کے ہر پہلو بارے اہداف کی وضاحت اور تشریح بارے سوالات پوچھنے کے لیے اپنے ذہن کو مطمئن کرتے ہیں تو پھر اپنے اہداف بارے مزید مرتکز ہو جاتے ہیں۔ اس حوالے سے Zig Zag کا قول ہے۔

> ''جب آپ اپنے لیے اہداف کا تعین کر لیتے ہیں اور ان کے بارے آپ کا ذہن ایک واضح اور غیر مبہم طرز عمل اختیار کرتا ہے تو آپ ایک تھکے ہوئے راہی سے ایک بامقصد انسان کی حیثیت اختیار کر لیتے ہیں۔''

سب سے بڑھ کر اہم بات یہ ہے کہ آپ اپنی زندگی کے اس مقام تک پہنچ جاتے ہیں جہاں آپ اپنے اہداف کا تعین کر سکیں۔ یہ ایک ایسا مقام ہے جہاں سے آپ کامیابی و کامرانی کی طرف جست لگا سکتے ہیں:

خلاصہ

1- ابھی اور اسی وقت اپنی زندگی کے لیے متعین اہم اہداف تحریر کیجیے۔
2- اس وقت آپ کو کونسی شدید مشکلات اور خدشات کا سامنا ہے؟
3- اگر فوری طور پر دس لاکھ ڈالر کا انعام جیتنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو پھر آپ فوری طور پر اپنی زندگی میں کس قسم کی تبدیلی رونما کرتے؟

4- درحقیقت آپ کو کون سا پیشہ پسند ہے۔ کون سا کام آپ کو خود قدری، اہمیت اور طمانیت کا شدید احساس مہیا کرتا ہے؟

5- اگر آپ جادو کی چھڑی لہرا کر اپنی ہر خواہش کی تکمیل کر سکتے تو پھر آپ کی سب سے پہلی خواہش کیا ہوتی؟

6- اگر آپ کی زندگی کے صرف چھ ماہ باقی ہوتے تو پھر آپ اپنا وقت کس طرح صرف کرتے؟

7- اگر آپ اپنی مرضی اور خواہش سے کام لے سکتے، تو پھر آپ کی زندگی کے حقیقی اہداف کیا ہوتے؟

○

باب 6:

اپنے قطعی واحد مقصد بارے فیصلہ کیجیے

چونکہ آپ اپنے خیالات کا عکس ہیں، اس لیے اپنے لیے قطعی واحد اہم مقصد کا تعین آپ کو اپنے مقصد کی جانب ارتکاز توجہ پر مجبور کرتا ہے۔ اس سلسلے میں پیٹر ڈکر کا قول ہے:

"جب آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے کوئی کام کامیابی کے ساتھ انجام دے لیا ہے تو پھر آپ پر کامیابی کا جنون سوار ہو جاتا ہے۔"

جب آپ اپنے قطعی واحد مقصد اور اس کے حصول کے ضمن میں زیادہ سے زیادہ غور و فکر کرتے ہیں تو پھر آپ کی زندگی میں "قانون کشش" زیادہ سے زیادہ داخل ہو جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ لوگ مواقع، خیالات اور وسائل آپ کی مدد کے لیے آپ کی طرف کھچے چلے آتے ہیں تا کہ آپ اپنے متعین اہداف کی طرف تیزی سے گامزن ہو جائیں اور آپ کے متعین مقاصد بھی آپ کے پاس دوڑے چلے آئیں۔

جب آپ کے بیرونی خیالات اور ماحول آپ کے اندرونی خیالات اور ماحول کے ساتھ ہم آہنگ ہو جاتا ہے تو پھر آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کے ضمن میں پہلا قدم اٹھا لیتے ہیں۔ جب آپ اپنے لیے قطعی واحد اور اہم مقصد کا تعین کر لیتے ہیں کہ جس پر آپ غور و فکر کر سکیں، اپنی تمام تر گفتگو میں اس کا ذکر کر سکیں اور اس کی تکمیل بارے منصوبہ بندی کر سکیں تو پھر ایک آئینے کے مانند آپ کا بیرونی ماحول آپ کی کوششوں اور خیالات کا عکس منعکس کرتا ہے۔

جب آپ اپنے لیے ایک قطعی اور اہم مقصد کا تعین کر لیتے ہیں تو پھر آپ کی مدد کے لیے آپ کا تحت الشعور بھی بیدار اور فعال ہو جاتا ہے۔ جب آپ اپنے کسی خیال، منصوبے یا ہدف کو اپنے شعور میں غیر مبہم انداز میں داخل کرتے ہیں تو پھر آپ کا شعوری ذہن آپ کے اس

خیال، منصوبے یا ہدف کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار ہو جائے گا اور تحت الشعور اپنی طرف سے تمام تر مدد فراہم کرے گا۔

اپنے Reticular Cortex کو فعال کیجیے

انسانی دماغ کے اندر ایک خاص عضو موجود ہوتا ہے جسے "Reticular Cortex" کہتے ہیں۔ ایک چھوٹی انگلی کے مانند دماغ کا یہ حصہ ایک وسیع عمارت میں نصب ٹیلیفون، سوئچ بورڈ کے مانند کام کرتا ہے۔ جس طرح تمام آمدہ ٹیلیفون مرکزی سوئچ بورڈ کو موصول ہوتے ہیں اور پھر متعلقہ وصول کنندہ تک پہنچا دیے جاتے ہیں۔ اس طرح آپ کے تمام خیالات کے ذریعے وصول شدہ تمام معلومات اسی Reticular Cortex کے ذریعے آپ کے دماغ کے تمام متعلقہ اعضا تک پہنچ جاتی ہیں۔

آپ کے دماغ میں نصب Reticular Cortex اس نظام پر مشتمل ہے جو آپ کی تمام حسیات کو بیدار کر دیتا ہے۔ جب آپ اپنے ہدف بارے کوئی پیغام اپنے Reticular Cortex کو بھیجتے ہیں تو پھر آپ کا Reticular Cortex آپ کے ماحول اور آپ سے متعلقہ افراد کو ہوشیار اور بیدار کر دیتا ہے جو آپ کے اہداف کے حصول کے لیے آپ کے لیے مددگار ہوں گے۔

سرخ سپورٹس کار

مثال کے طور پر فرض کریں کہ آپ نے یہ فیصلہ کرلیا ہے کہ آپ ایک سرخ سپورٹس کار حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ آپ اسے اپنے ہدف کے طور پر تحریر کر لیتے ہیں۔ آپ اس کے متعلق غور و فکر کا آغاز کرتے ہیں اور نگاہ تصور سے ایک سرخ سپورٹس کار دیکھتے ہیں۔ آپ کا یہ تصور آپ کے Reticular Cortex کو پیغام بھجواتا ہے کہ اب سرخ سپورٹس کار آپ کے لیے بہت اہم ہے۔ پھر یہی تصویر فوری طور پر آپ کے ذہنی راڈار کی سکرین تک پہنچ جاتی ہے۔

اسی لمحے سے ہی آپ جہاں بھی جاتے ہیں، آپ کو ہر جگہ سرخ سپورٹس کار ہی نظر آتی ہے۔ آپ یہ بھی دیکھتے ہیں کہ آپ اسے چلا رہے ہیں اور موڑ کاٹ رہے ہیں۔ آپ دیکھیں گے کہ آپ کی سرخ سپورٹس کار مختلف مقامات اور دکانوں کے پاس کھڑی ہے۔ آپ یہاں

کہیں بھی جاتے ہیں تو پھر آپ کو اپنی تمام دنیا سرخ سپورٹس کاروں سے بھرپور نظر آئے گی۔

اگر آپ نے ایک موٹر سائیکل خریدنے کا فیصلہ کیا ہوتا تو آپ کو ہر طرف موٹر سائیکلیں ہی نظر آتیں۔ اگر ایک نے کسی تفریح مقام پر جانے کا فیصلہ کیا ہوتا تو پھر آپ کو اس جگہ بارے اشتہارات وغیرہ میں نظر آتے۔ آپ اپنے ہدف سے متعلقہ جس قسم کا بھی پیغام اپنے Reticular Cortex کو بھیجیں گے تو پھر Reticular Cortex پر مشتمل نظام آپ کو اپنے ہدف کے حصول کے سلسلے میں درکار اور موجود تمام افراد، وسائل اور مواقع سے آگاہ کر دیتا ہے۔

مالی خودمختاری حاصل کیجیے

اگر آپ مالی خودمختاری حاصل کرنے بارے فیصلہ کر لیتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے مالی اہداف کی تکمیل کے لیے درکار تمام افراد و وسائل اور مواقع اپنے اردگرد دکھائی دیں گے۔ آپ جہاں بھی جائیں گے آپ کو اپنے مقصد سے متعلقہ کہانیاں، کتابیں اور اخبارات پڑھنے کو ملیں گے۔ آپ کو ڈاک کے ذریعے بھی متعلقہ معلومات حاصل ہوں گی۔ آپ کی تمام تر گفتگو دولت کمانے اور سرمایہ کاری کرنے کے بارے ہوگی۔ ایسے معلوم ہوگا کہ آپ کے اردگرد وہ تمام قسم کی معلومات اور مواد موجود ہے جو مالی خودمختاری کے حصول کے لیے درکار ہے۔

اس کے برعکس اگر آپ اپنے Reticular Cortex اور تحت الشعور کو واضح اور غیر مبہم پیغام نہیں بھجواتے تو پھر آپ کی زندگی ایسے ہوگی جیسے آپ دھند میں چلے جا رہے ہیں اور آپ اپنے اردگرد موجود تمام مواقع وسائل اور افراد سے بے خبر ہوں گے اور آپ ان کے بارے کبھی کبھار ہی جان سکیں گے۔

ایک مشہور کہاوت ہے کہ "ارتکاز توجہ زندگی کی کلید ہے" آپ جس چیز کی طرف اپنی توجہ مرکوز کرتے ہیں، آپ کی زندگی بھی وہی رخ اختیار کرتی ہے۔ جب آپ اپنے لیے ایک قطعی واحد اور اہم مقصد کا تعین کر لیتے ہیں تو پھر آپ کی ارتکاز توجہ کی حس آپ کے اردگرد موجود آپ کے لیے مددگار تمام اشیا کی طرف مرتکز ہو جائے گی۔

آپ کا قطعی، واحد اور اہم مقصد

آپ کا قطعی، واحد اور اہم مقصد آپ کے اس مقصد کو کہا جا سکتا ہے جو موجودہ لمحات میں

آپ کے لیے انتہائی اہم ہے۔ عام طور پر یہ آپ کا ایک ایسا مقصد ہوتا ہے جو آپ کے مطلوبہ دیگر مقاصد کے حصول کے لیے مددگار اور مفید ثابت ہوتا ہے۔ آپ کے قطعی واحد اور اہم مقصد کی مندرجہ ذیل خصوصیات ہونا چاہئیں:

1- یہ ایک ایسا مقصد ہونا چاہیے جو آپ کے لیے انتہائی ناگزیر ہو۔ اس ہدف کے لیے آپ کی خواہش اس قدر شدید ہونا چاہیے کہ اس قطعی واحد اور اہم مقصد کے حصول کے ضمن میں تمام ترغیبات آپ کو جوش و جذبہ اور خوشی و مسرت عطا کریں۔

2- آپ کا یہ مقصد واضح اور غیر مبہم ہونا چاہیے کہ آپ اسے الفاظ میں بیان کرسکیں اور اس وقت وضاحت کے ساتھ تحریر کرسکیں کہ ایک بچہ بھی اسے پڑھ کر آپ کے مطلوبہ مقصد سے واقف ہوسکے اور اسے معلوم ہوجائے کہ آپ اسے حاصل کرنے کے لیے پرعزم ہیں یا نہیں۔

3- آپ کا قطعی واحد اور اہم مقصد قابل یقین اور مقدار میں ہونا چاہیے۔ ''مجھے بہت زیادہ دولت چاہیے'' کے بجائے آپ کا مقصد ''میں ہر سال ایک لاکھ ڈالر کمانا چاہتا ہوں'' ہونا چاہیے۔

4- آپ کا یہ قطعی واحد اور اہم مقصد قابل یقین اور قابل حصول ہونا چاہیے۔ آپ کا یہ مقصد اس قدر مبالغہ آمیز یا مضحکہ خیز نہیں ہونا چاہیے کہ یہ مکمل طور پر ناقابل حصول ہو۔

اپنے پاؤں مضبوطی سے زمین پر جمائے رکھیں

ایک سیمینار کے موقع پر ایک خاتون میرے پاس آئی اور مجھے بتایا کہ اس نے اپنے لیے ایک اہم مقصد کا تعین کیا ہے۔ میں نے پوچھا یہ مقصد کیا ہے تو اس نے بتایا ''میں ایک سال کے اندر اندر لکھ پتی بننا چاہتی ہوں۔''

مارے تجسس کے میں نے اس سے یہ پوچھ لیا کہ اس وقت اس کی مالی حیثیت کیا ہے۔ میرا سوال سن کر وہ بہت دل شکستہ ہوئی۔ میں نے اس سے پوچھا کہ وہ کیا کام کر رہی تھی۔ اس نے مجھے بتایا کہ مہارت کے فقدان کے باعث اسے ملازمت سے فارغ کردیا گیا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ ان حالات میں اس نے لکھ پتی بننے کا کیسے ارادہ کرلیا؟

اس نے مجھے بتایا کہ میں نے کہا تھا کہ آپ اس وقت تک اپنے لیے ایک قطعی واحد اور

اہم ہدف متعین کرسکتے ہیں جب تک آپ کا ذہن اپنے اس ہدف و مقصد بارے واضح اور غیر مبہم طرز عمل اختیار کرتا ہے، اس لیے اسے یقین ہوگیا کہ کامیابی کے لیے محض یہی سب کچھ درکار ہے۔ میں اسے بتانا چاہتا تھا کہ اس کا یہ ہدف ان حالات میں اس قدر غیر حقیقی اور ناقابل حصول ہے کہ جب وہ اس مقصد کے حصول میں ناکام ہوجائے گی تو اسے دکھ ہوگا۔ اپنے اس مقصد کے ذریعے اسے حوصلہ ملنے کی نسبت اس کی حوصلہ شکنی ہوتی اور وہ آئندہ سالوں میں اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے درکار لوازمات اختیار نہ کرپاتی۔

اپنے آپ سے مخلص اور ایماندار رہیے

ایک سیمینار کے موقع پر ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اس کا سب سے بڑا مقصد یہ ہے کہ ''دنیا میں امن قائم ہو'' میں نے اسے بتایا کہ جب تک وہ کسی عظیم اور مضبوط ترین طاقت کا سربراہ نہیں بن جاتا، دنیا میں قیام امن کے لیے وہ کسی اثر و رسوخ کا باعث نہیں بن سکتا۔ اس قسم کا مقصد اسے اپنی ذاتی مقصد کے حصول سے بھی دور رکھے گا۔ میری بات سن کر وہ بہت ناراض ہوا اور چل دیا۔

یہ دونوں افراد اپنے ہی خلاف کام کر رہے ہیں۔ اپنے آپ کے ساتھ خلوص اور ایمانداری کا مظاہرہ نہیں کر رہے ہیں، وہ اپنے لیے اس قسم کے اہداف کے تعین کے ذریعے اپنے لیے ناکامی کا سامان پیدا کر رہے ہیں کیونکہ ان اہداف کے ناقابل حصول ہونے کے باعث وہ جلد ہی دل شکستہ اور مایوس ہوجائیں گے اور مزید کوشش ترک کردیں گے۔

جب آپ اپنے لیے بڑے بڑے اہداف مقرر کرلیتے ہیں تو پھر حقیقی خطرہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کہیں ناکام نہ ہوجائیں اور آپ کو اس صورت حال سے اجتناب کرنا چاہیے۔ بڑے مبالغہ آمیز اہداف کا تعین ایک ایسی اندھی گلی ثابت ہوسکتی ہے جو آپ کو حوصلے اور جوش کے بجائے حوصلہ شکنی اور شکست خوردگی مہیا کرے۔

اپنے آپ کو تباہ مت کریں

جب میں ابھی نوعمر ہی تھا تو میں اس غلطی کا مرتکب ہوا۔ جب میں نے پہلی دفعہ اپنے اہداف متعین شروع کیے تو میں نے ایک دفعہ اپنی آمدن کا ایک ایسا ہدف مقرر کیا ہو جو میری

زیادہ سے زیادہ آمدن کا دس گنا تھا۔ کئی ماہ گزر جانے کے اور کسی بھی قسم کی پیش رفت میں ناکامی کے بعد میں نے محسوس کیا کہ میرا یہ ہدف تو میرے لیے مفید نہیں ثابت ہوا۔ چونکہ میرا یہ ہدف میرے بس سے باہر تھا لہٰذا اس میں میرے لیے ترغیبی قوت موجود نہ تھی۔ حالانکہ دلی طور پر میری یہی خواہش تھی لیکن مجھے واقعی یقین تھا کہ یہ ممکن نہیں ہے۔ چونکہ مجھے یقین نہیں تھا کہ میرا یہ ہدف ممکن ہے اس لیے میرے تحت الشعور نے اسے مسترد کر دیا اور میرے Reticular Cortex نے تو کام کرنا ہی بند کر دیا۔ آپ کو چاہیے کہ اپنی ساتھ ایسی صورت حال مت پیدا ہونے دیں۔

5- آپ کے قطعی واحد اور اہم مقصد کی کامیابی کا ایک مناسب امکان ہونا چاہیے۔ اگر آپ نے اس سے پہلے اپنے لیے کبھی بھی ہدف مقرر نہیں کیا تو اپنے لیے وہ ہدف مقرر کریں جس کی کامیابی کا امکان 80 سے 90 فیصد ہو۔ کم از کم ابتدائی مرحلے میں اسے اپنے لیے قدرے آسان بنا لیجیے۔ بعد ازاں آپ اپنے لیے بڑے اہداف مقرر کر سکتے ہیں جن کی کامیابی کا امکان بہت کم بھی ہو سکتا ہے لیکن آپ میں ہدف کی تکمیل کے لیے تحریک موجود ہوگی۔ بہر حاصل ابتدا میں اپنے لیے اہداف متعین کریں جو ممکنہ طور پر قابل حصول اور ان کی کامیابی کا امکان زیادہ سے زیادہ ہوتا کہ آپ شروع ہی سے کامیابی کے جذبے سے سرشار ہوں۔

6- آپ کا قطعی واحد اور اہم مقصد آپ کے دیگر اہداف سے ہم آہنگ ہونا چاہیے۔ آپ کی تو یہ خواہش ہو کہ آپ اپنے پیشے میں مالی طور پر کامیاب ہوں اور دوسری طرف آپ ایسا زیادہ تر وقت گولف کھیلنے میں صرف کر دیں۔ آپ کے قطعی اور بڑے اہداف آپ کے معمولی اہداف اور آپ کی اقدار سے ہم آہنگ ہونا چاہئیں۔

ایک اہم سوال

اپنے لیے ایک قطعی واحد مقصد کے تعین کے سلسلے میں ایک اہم سوال یوں ہے:

"اگر آپ کو علم ہوتا کہ آپ ناکام ہو سکتے تو پھر آپ کس مقصد کے حصول کے لیے خواب دیکھتے؟"

اگر آپ کو اپنے کسی معمولی یا بڑے، طویل المدتی یا مختصر المدتی ہدف کی کامیابی کا یقین

دلا دیا جاتا تو پھر آپ اپنے لیے کون سے واحد مقصد کا انتخاب کرتے؟ اس سوال کا آپ کے پاس کیا جواب ہوتا؟ اگر آپ اس مقصد کو تحریر کر سکتے تو پھر شاید آپ اسے حاصل کر سکتے۔ اس کے بعد خود سے پوچھیے کہ "یہ کیسے ممکن ہے؟" اس وقت اس کی تکمیل کے ضمن میں صرف ایک رکاوٹ موجود ہے کہ آپ اپنے مقصد کے حصول کے لیے کس قدر بے تاب ہیں اور آپ کب تک اس کے حصول کے لیے کوشش کر سکتے ہیں؟

فاتح نوبل پرائز

ایک دفعہ میرے ایک سیمینار میں کیمسٹری کے ایک مشہور پروفیسر نے شرکت کی جس نے اپنے دو ساتھیوں کی معیت پر نوبل پرائز حاصل کیا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ جب اس نے اپنی عمر کی دوسری دہائی میں یونیورسٹی میں ملازمت شروع کی تو اس نے فیصلہ کیا کہ وہ علم کیمیا کے میدان میں ایک بہت ہی عظیم معرکہ سرانجام دے گا۔ یہ اس کا واحد قطعی ہدف تھا۔ اس نے 25 سال تک اپنے اس ہدف پر اپنی توجہ مرکوز رکھی اور بالآخر اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔

اس نے مجھے بتایا کہ مجھے شروع سے ہی اپنے ہدف کی مقصدیت پر یقین تھا۔ مجھے ذرہ بھر بھی شک نہیں تھا کہ میں علم کیمیا میں ایک بہت ہی بڑی دریافت کروں گا اور بالآخر نوبل انعام جیت لوں گا۔ جب میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا تو مجھے بہت خوشی ہوئی لیکن میں حیران نہیں ہوا۔"

قیمت ادا کرنے کے لیے تیار رہیے

ہر شخص لکھ پتی بلکہ کروڑ پتی بننے کا خواہش مند ہے۔ اس ضمن میں صرف یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا وہ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے مطلوبہ لوازمات اور وقت صرف کر سکتا ہے۔ اگر آپ اس کے لیے تیار ہیں تو کوئی بھی چیز آپ کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن سکتی۔

دس اہداف پر مشتمل مشق

اس مرحلے پر ایک مشق یوں کیجیے کہ ایک کاغذ لیں اور اس کے اوپر ان دس اہداف کی فہرست تحریر کریں جو آپ آئندہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان اہداف کو "زمانہ حال" میں تحریر کیجیے گویا کہ آپ ان کی تکمیل پہلے ہی کر چکے ہیں۔ مثال کے طور پر "میرا وزن ...... پاؤنڈ ہے"

یا ”میں ہر سال......ڈالر کماتا ہوں۔“

اپنے دس اہداف کو کاغذ پر تحریر کرنے کے بعد اس فہرست کا جائزہ لیجیے اور خود سے یہ سوال پوچھئے: ان میں سے واحد مقصد کون سا ہے جس کی تکمیل میں فوری طور پر کرنا چاہتا، اور اس مقصد کے میری زندگی پر انتہائی مثبت اثرات مرتب ہوتے؟

تقریباً ہر شخص کے لحاظ سے یہی واحد مقصد آپ کا قطعی واحد اور اہم مقصد ہوتا ہے۔ یہی وہ واحد مقصد جس کے آپ کی زندگی پر گہرے اثرات مثبت ہوتے ہیں اور زندگی کے دیگر اہداف کی تکمیل کے ضمن میں بھی یہ قطعی واحد مقصد اپنے اثرات مرتب کرتا ہے۔

بہر حال آپ اپنے لیے جس مقصد کا بھی تعین کریں، اسے کاغذ پر تحریر کر لیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے آپ اپنی مطلوبہ تمام کوششوں کی بھی ایک فہرست تیار کیجیے اور پھر اپنے اس مقصد کی تکمیل کے لیے عملی اقدام اٹھائیں۔ اپنے اس مقصد کو گتے کے ایک چھوٹے سے ٹکڑے پر تحریر کر لیں جسے آپ اپنے پاس رکھ لیں اور آپ اس کا باقاعدگی کے ساتھ جائزہ لیتے رہیں۔ اپنے اس مقصد کے حصول کے لیے دن رات غور و فکر کریں اور اس کی تکمیل کے لیے مطلوبہ حکمت عملیاں اور بارے میں مسلسل سوچتے رہیں۔ اور پھر خود سے یہ سوال پوچھیں کہ ”یہ کیسے ممکن ہے؟“

اپنے مقصد بارے غور و فکر کریں

اپنے لیے ایک قطعی واحد اور اہم مقصد کا تعین، اس پر اپنی تمام تر توجہ مرکوز کرنے کا آپ کا فیصلہ، تمام مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پانے کا عزم، یہ تمام فیصلے اور اقدامات آپ کے دیگر کسی بھی فیصلے اور قدم کی نسبت آپ کی زندگی میں مثبت تبدیلی رونما کرنے کے لیے مفید اور کارآمد ثابت ہوں گے۔ لہٰذا آپ اپنے مطلوبہ قطعی واحد مقصد کو کاغذ پر تحریر کر لیجیے اور اس کی تکمیل کے لیے زبانی اور عملی منصوبہ بندی شروع کر دیجیے۔

خلاصہ

1- اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ناکام نہیں ہو سکتے تو پھر آپ کا سب سے اہم اور بڑا خواب کون سا ہے جس کی آپ تکمیل چاہتے ہیں۔

2- ”زمانہ حال“ میں تحریر کرتے ہوئے اپنے ان دس اہم اہداف کی فہرست تیار کیجیے جو آپ مستقبل میں مکمل کرنا چاہتے ہیں۔ ان میں سے ایک ایسے اہم ترین ہدف کا انتخاب کیجیے جو آپ کے دیگر اہداف پر انتہائی مثبت اثرات مرتب کرتا۔

3- اب یہ فیصلہ کر لیجیے کہ آپ اس مقصد کے حصول کے لیے پیش رفت اور کامیابی کا تعین کیسے کریں گے۔

4- اپنے اس مقصد کے لیے مطلوبہ کوششوں کی ایک فہرست تیار کیجیے اور کم از کم ایک مقصد کے حصول کے لیے عملی اقدام اٹھائیے۔

5- اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے درکار وقت اور کوششوں کا تعین کر لیجیے اور پھر عملی جدوجہد میں مصروف ہو جائیے۔

○

باب:7

اپنے اعتقادات کا تجزیہ کیجیے

"انسانی خواہشات کی تکمیل کا مکمل انحصار محض اپنے ارادوں پر یقین و اعتقاد پر ہے۔"

رچرڈ ایم ڈی ووس

انسانی ذہنی رویوں میں شاید سب سے زیادہ اہم رویہ اور اصول "اصول یقین و اعتقاد ہے۔"

"آپ کا اپنے جن خیالات پر کامل یقین اور اعتماد ہوتا ہے، وہی خیالات عملی صورت میں آپ کے سامنے آجاتے ہیں۔"

جو چیز آپ کے سامنے ہوتی ہے، اس پر آپ یقین نہیں کرتے بلکہ جس چیز پر آپ کو یقین ہوتا ہے وہی چیز آپ کو نظر آتی ہے۔ آپ اپنی زندگی کا اپنے خیالات، اعتقادات، تعصبات کی عینک کے ذریعے جائزہ لیتے ہیں۔

"آپ خود کو جو کچھ سمجھتے ہیں، آپ وہ نہیں ہیں بلکہ آپ کے خیالات ہی آپ کی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں۔"

ہارورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر ولیم جیمز نے 1905 میں کہا تھا:

"یقین و اعتقاد کے ذریعے اصلی حقیقت تشکیل پاتی ہے۔ ایک انسان اپنے ذہنی رویے میں تبدیلی کے ذریعے اپنی زندگی کے ماحول کو قبول کر سکتا ہے۔"

اپنے اندازِ فکر میں تبدیلی کے ذریعے اپنی زندگی میں تبدیلی رونما کیجیے

آپ کی زندگی میں ہر قسم کی اصلاحات، اپنی ذات اور اپنی ذات بارے مواقع اور

امکانات بارے یقین اور اعتقادات میں تبدیلی کے ذریعے رونما ہوتی ہیں۔ آپ کا جو بھی مقصد ہے، اور آپ جو کام بھی انجام دینا چاہتے ہیں، اس حوالے آپ کے ذہنی رویوں میں تبدیلی کے ذریعے ہی آپ کی شخصیت کی نشوونما ہوتی ہے۔ کیا آپ اپنی آمدن دگنا کرنا چاہتے ہیں؟ بے شک ایسا ہی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ کو یقین ہے کہ ایسا ممکن ہے؟ آپ اپنی آمدن تگنی کیسے کرنا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ ایسا بھی ممکن ہے؟

بہرحال آپ کو جس قسم کے بھی شکوک ہوں، میرا آپ سے سوال یہ ہے کہ جب سے آپ نے اپنی ملازمت شروع کی ہے، تب سے آپ نے اپنی آمدن دگنی یا تگنی نہیں کی ہے۔ کیا آپ کی آمدن پہلے ہی سے زیادہ نہیں ہے؟ کیا آپ نے ابھی تک یہ صلاحیت محسوس نہیں کی کہ آپ اپنی آمدن دگنی اور تگنی کر سکتے ہیں؟ اور جو کچھ اس سے قبل آپ کامیابی حاصل کر چکے ہیں، آپ دوبارہ وہی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ بار بار حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ کو صرف یہ یقین کامل اور مکمل اعتقاد ہونا چاہیے کہ آپ کے لیے یہ سب کچھ ممکن ہے۔

نپولین کا قول ہے:

"انسانی ذہن جو کچھ سوچ سکتا ہے اور جس پر اسے یقین و اعتماد ہے، اسے حاصل بھی کیا جا سکتا ہے۔"

کامیابی کے لیے آپ کا کلیدی منصوبہ

بیسوی صدی میں انسانی تاریخ کی شاید اہم ترین دریافت انسانی تصورات ہیں۔ اپنی زندگی میں آپ جو کچھ بھی سرگرمیاں انجام دیتے ہیں۔ آپ کے خیالات، احساسات، یا عملی قدم آپ کے تصورات ہی کے ذریعے متعین و مقرر ہوتے ہیں۔

"آپ کی زندگی میں آپ کی کارکردگی اور افادیت کا انحصار آپ کے تصورات پر ہی ہے۔"

آپ کے یہ تصورات آپ کے ذہنی کمپیوٹر کے کلیدی نظام کی حیثیت رکھتے ہیں اور یہ ایک ایسا بنیادی نظام ہے جس پر آپ کے تمام افعال کا انحصار ہے۔ آپ کی زندگی کا بیرونی ماحول آپ کے تصورات کا عکاس ہوتا ہے۔

ماہرین نفسیات کہتے ہیں کہ آپ کا تصور اپنی ذات اور دنیا کے بارے آپ کے

اعتقادات، رویوں، احساسات اور طرز ہائے عمل کا مجموعہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں تمام افعال اپنے تصور کے مطابق ہی انجام دیتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ آپ کے تصور کی نوعیت حقیقی ہے یا منطقی ہے۔

فضول اور بے کار تصورات

انسانی تصورات بارے ایک دلچسپ نظریہ یوں ہے کہ اگرچہ آپ کے تصورات، اپنی ذات اور دنیا کے بارے میں آپ کے فضول اور بے کار اعتقادات پر مشتمل ہوتے ہیں لیکن یہ تصورات حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور آپ ان کے متعلق سوچتے، محسوس کرتے اور ان کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

اس قسم کی صورت حال میں اپنی ذات بارے آپ کے اعتقادات کافی حد تک آپ کے محتاج ہیں۔ اکثر اوقات، یہ اعتقادات مکمل طور پر حقائق پر مبنی نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ اعتقادات ان معلومات پر مشتمل ہوتے ہیں جو آپ کو زندگی بھر حاصل ہوتی ہیں۔ آپ کے بچپن کے واقعات و حالات، آپ کے دوست، آپ کی تعلیم، آپ کے تجربات (منفی اور مثبت) اور متعدد دیگر حقائق کے ذریعے آپ کے اعتقادات تشکیل پاتے ہیں۔

آپ کے اعتقادات میں سے بے کار اور فضول وہ اعتقادات ہیں جو آپ کے راستے کی رکاوٹ بن جاتے ہیں، خواہ یہ درست ہوں یا نہ ہوں لیکن آپ ان پر ایسے عمل کریں گے کہ جیسے آپ کسی بھی قسم کی صلاحیت اور مہارت سے محروم ہیں۔ اپنے بے کار اور فضول اعتقادات آپ اور آپ کے مقاصد کی تکمیل کی راہ میں اکثر بہت بڑی رکاوٹ ثابت ہوتے ہیں۔

ماہرین کو نظر انداز کر دیجیے

آئن سٹائن کو پڑھنے کی عدم صلاحیت کی بنا پر سکول سے واپس گھر بھجوا دیا گیا۔ اس کے والدین کو بتایا گیا کہ وہ تعلیم حاصل کرنے کے قابل ہی نہیں ہے لیکن انہوں نے یہ توجیہ قبول کرنے سے انکار کر دیا اور پھر بالآخر اس کے لیے بہترین تعلیم کے حصول کا بندوبست کر دیا۔

ایک طالب علم کی حیثیت سے سکول میں ڈاکٹر البرٹ شوئٹزر کو بھی یہی مسئلہ درپیش تھا۔ اس کے والدین کو کہا گیا کہ اسے کسی جفت ساز کے پاس کام سیکھنے کے لیے بھجوا دیا جائے تاکہ

بڑے ہونے پر اسے ایک اچھی ملازمت مل سکے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں اصحاب نے بیس سال کی عمر سے پہلے ہی ڈاکٹریٹ کر لیا تھا۔ انہوں نے بیسوی صدی کی تاریخ پر اپنے انمنٹ نقوش چھوڑے۔

پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کی عدم صلاحیت کے موضوع پر بے شمار مضامین کے مطابق آج کے انتہائی کامیاب ترین کاروباری اداروں کے سربراہان کو ان کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کرنے کی صلاحیت سے نابلد قرار دیا گیا تھا۔ لیکن اپنی محنت اور عزم صمیم کی بدولت انہوں نے اپنے اپنے پیشوں میں عظیم کامیابیاں حاصل کیں۔

تھامس ایڈیسن کو چھٹی جماعت میں ہی سکول سے خارج کر دیا گیا تھا۔ اس کے والدین کو بتایا گیا تھا کہ تھامسن کی تعلیم پر مزید رقم خرچ کرنے سے مراد یہ ہے کہ رقم ضائع کر دی جائے کیونکہ اس میں تحصیل علم کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔ ایڈیسن جدید دنیا کا ایک عظیم موجد ثابت ہوا۔ تاریخ میں ایسی کہانی ہزاروں مرتبہ دہرائی جا چکی ہے۔

بعض اوقات کسی شخص کی ایک معمولی بات بھی آپ کو آپ کی کامیابی سے سالوں پیچھے دھکیلے رکھتی ہے۔ عام طور پر تقریباً ہر شخص نے اپنی اس صلاحیت میں مہارت حاصل کی جس کے متعلق یہی سمجھا جاتا تھا کہ وہ اس صلاحیت سے محروم ہے اور وہ خود بھی اس صورت حال کے باعث بہت حیران ہوئے۔ شاید آپ بھی کبھی ایسی صورت حال سے دوچار ہوتے ہوں کہ آپ کو اچانک محسوس ہو کہ آپ کے راستے کی رکاوٹ آپ کے اعتقادات حقیقت پر مبنی نہیں تھے۔

آپ اپنے تصور سے بھی زیادہ باصلاحیت ہیں

لوئیس نامی مصنف کہتا ہے کہ ہماری زندگی کے اکثر مسائل کی بنیادی وجہ ہمارا یہ احساس ہے کہ:

"مجھ میں صلاحیت نہیں ہے۔"

ایڈلر نے کہا تھا کہ ایک انسان کی پیدائشی فطرت کم تری کے احساس پر مبنی ہے۔ جو عام طور پر بچپن سے لے کر بڑے ہونے تک جاری رہتا ہے۔

اکثر لوگ اپنے منفی خیالات کے باعث جن میں سے اکثر غلط ہوتے ہیں، ذہانت، صلاحیت، خاصیت، تخلیقیت یا مہارت کے اعتبار سے خود کو بے صلاحیت سمجھتے ہیں۔ عام طور پر

یہ اعتقادات غلط ہوتے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آپ اپنے متعلق اپنے تصور سے بھی زیادہ باصلاحیت ہیں۔ کوئی شخص بھی آپ سے زیادہ باصلاحیت اور ذہین نہیں ہے۔ لوگ تو اپنے اپنے پیشوں کے لحاظ سے باصلاحیت اور ذہین ہوتے ہیں۔

آپ بھی غیر معمولی ذہین ہو سکتے ہیں

ہارورڈ یونیورسٹی کے ڈاکٹر ہاورڈ گارنر کے ایک تجربے کے مطابق ایک انسان میں کم از کم دس اقسام کی ذہانتیں پائی جاتی ہیں اور ان میں سے کوئی ایک سے زیادہ غیر معمولی ذہانت کے مالک ہو سکتے ہیں۔

بدقسمتی کا عالم یہ ہے کہ اسکول اور یونیورسٹی میں زیر تعلیم رہتے ہوئے ایک طالب علم کی محض دو صلاحیتوں کا تعین کیا جاتا ہے اور ان کے متعلق بتایا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک ذہانت ذہنی ہے اور دوسری ذہانت علم ریاضی سے متعلق ہے۔ لیکن آپ دیگر مختلف شعبوں مثلاً آرٹ، ڈیزائن، کاروبار، جسمانی سرگرمیوں، موسیقی، ذاتی تحلیل نفسی، درست چیز کی سمجھ بوجھ، تخلیقیت کے علاوہ سائنس میں بھی غیر معمولی ذہانت کے مالک ہو سکتے ہیں۔

"خدا تعالیٰ نے اس کائنات میں کوئی بھی چیز بے مقصد پیدا نہیں کی"

ہر انسان کسی نہ کسی شعبۂ زندگی میں غیر معمولی ذہانت حاصل کرنے کا اہل ہے۔ آپ میں اس وقت بھی کم از کم ایک اور زیادہ سے زیادہ شعبوں میں غیر معمولی ذہانت کے حصول کی صلاحیت موجود ہے۔ آپ کا کام محض یہ ہے کہ اپنی اس غیر معمولی ذہانت کو فعال کریں۔

اب آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ آپ اپنے منفی اعتقادات سے نجات حاصل کریں اور یہ حقیقت قبول کرلیں کہ آپ ایک غیر معمولی ذہانت کے مالک ہیں۔ آپ پیدا ہی اس لیے ہوتے ہیں کہ آپ غیر معمولی عظمت اور عظیم تر کامیابی حاصل کریں۔ آپ میں اس قدر صلاحیتیں اور استعداد ہائے کار موجود ہیں جن کا اس سے پہلے آپ کو علم نہیں تھا۔ آپ میں اس وقت بھی اس قدر صلاحیت اور ذہانت موجود ہے۔

آپ کے اعتقادات آپ کے اپنے نہیں بلکہ ماحولیاتی ہیں

آپ کے اعتقادات بارے خوش خبری یہ ہے کہ یہ تمام اعتقادات آپ کے اپنے نہیں

بلکہ آپ کے بیرونی ماحول کے باعث آپ پر مسلط ہو جاتے ہیں لیکن اگر وہ آپ کے لیے مفید نہیں تو ان سے اجتناب بھی کیا جا سکتا ہے۔ جب آپ نے اس دنیا میں آنکھ کھولی تو اپنی ذات، مذہب، سیاسی جماعت، دیگر افراد یا پھر مجموعی طور پر اس کائنات بارے آپ کسی بھی قسم کے اعتقادات سے محفوظ تھے۔ لیکن آج معلومات کا خزانہ آپ کے پاس ہے۔

اپنی ذات کے متعلق آپ کو بہت ایسی معلومات حاصل ہیں جو درست نہیں ہیں اور تمام طور پر یہ معلومات منفی نوعیت کی ہوتی ہیں۔ اپنی خوابیدہ صلاحیتوں کو بیدار اور فعال کرنے کا نقطہ آغاز یہ ہے کہ اپنے منفی اعتقادات کی نشاندہی کریں اور پھر خود سے پوچھیں "اگر یہ اعتقادات قطعی طور پر درست نہ ہوتے تو کیا ہوتا؟"

فرض کیا کہ اگر کسی ایسے شعبہ زندگی میں مثلاً کاروبار، تقریر یا دولت کمانے کے حوالے سے آپ غیر معمولی ذہانت اور صلاحیت کے مالک ہوتے کہ آپ کو اپنی اس صلاحیت کا علم نہ ہوتا تو پھر کیا صورت حال واقع ہوتی؟

اپنے متعلق زیادہ بہتر اور مختلف انداز میں سوچئے

اس دنیا کے جن ممالک میں، میں جہاں جہاں گیا ہوں، میں نے یہ ایک اصول لاکھوں افراد کو بتایا ہے۔ میرے پاس ان لوگوں کے بے شمار خطوط موجود ہیں جنہوں نے پہلے کبھی اپنی ذاتی منفی خیالات بارے معلوم نہیں کیا۔ لیکن جب انہیں اپنے ان منفی اعتقادات بارے علم ہوا۔ انہوں نے اپنے متعلق اپنا رویہ ہی تبدیل کر لیا۔ انہوں نے خود کو پہلے سے کہیں باصلاحیت اور ذہین سمجھنا شروع کر دیا۔

بغیر کوئی تاخیر کیے انہوں نے اپنی زندگیوں کو بدلنے اور مثبت نتائج حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ان کی آمدنوں میں دگنا، تگنا اور چگنا اضافہ ہو گیا۔ ان میں سے کئی افراد لکھ پتی بلکہ کروڑ پتی بن گئے۔ وہ اپنے اداروں کی ادنیٰ ملازمت سے ترقی کرتے ہوئے اپنے اداروں کے اعلیٰ عہدوں تک پہنچ گئے۔

جب انہوں نے اپنی ذات اور اپنی صلاحیتوں بارے میں اعتقادات میں تبدیلی رونما کی تو انہوں نے کئی مہارتیں اور صلاحیتیں حاصل کیں اور مشکل کام انجام دینے کے لیے تیار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے لیے بڑے بڑے اہداف متعین کیے اور ان کے حصول کے لیے دل و

جان سے کوشش کی۔ اپنے منفی اعتقادات سے گریز اور اپنی عدم صلاحیت کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہوئے انہوں نے اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں کی باگ ڈور سنبھال لی اور اپنے لیے نئے مواقع تخلیق کیے جس طرح دیگر بے شمار افراد نے یہ معرکہ انجام دیا۔ آپ بھی کسی صورت ان سے کم نہیں۔

اپنے اعتقادات کا خود انتخاب کیجیے

فرض کیجیے کہ ''اعتقادات کی ایک دکان'' تھی جو عین ایک کمپیوٹر سافٹ ویر کے مانند تھی۔ جہاں آپ جا کر ایک ایسا پسندیدہ پروگرام خرید سکتے تھے جو آپ اپنے تحت الشعور میں داخل کر سکتے۔ اگر آپ اس دکان سے اپنے لیے اپنے اعتقادات کا انتخاب کر سکتے تو کون سے اعتقادات آپ کے لیے انتہائی مفید ہوتے؟

اس مرحلے پر میں تو آپ سے یہ کہوں گا کہ مندرجہ ذیل اعتقاد کو منتخب کیجیے:

''میں اپنی زندگی میں بہت بڑی کامیابی کا مستحق ہوں''

اگر آپ کو قطعی یقین ہے کہ آپ اس دنیا میں ایک عظیم کامیابی کے مستحق ہیں تو پھر آپ کا چلنا پھرنا اور باتیں کرنا ایسے ہوگا کہ آپ کی زندگی میں پیش آنے والا ہر واقعہ ایک ایسی عظیم منصوبہ بندی ہے جو آپ کو کامیابی کی طرف لے جاتا ہے۔ اور جب ایسی صورت حال واقع ہوتی ہے تو پھر یہی انداز فکر ہے جو کامیاب ترین افراد ہر شعبہ زندگی بارے اپناتے ہیں۔

کامیابی کی امید اور تلاش میں رہیے

کامیاب ترین لوگ ہر قسم کے حالات میں کامیاب کی امید رکھتے ہیں اور کامیابی کی تلاش میں رہتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ انہیں کس قدر مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ انہیں امید ہوتی ہے کہ وہ اپنے لیے کامیابی کا کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر ہی لیں گے۔ انہیں یہ یقین کامل ہے کہ انہیں پیش آنے والی ہر مشکل اور رکاوٹ اس عظیم منصوبے کا حصہ ہے جو انہیں ناگزیر طور پر کامیابی کی طرف لے جا رہا ہے۔

اگر آپ کے اعتقادات مناسب حد تک مثبت اور تعمیری ہیں تو پھر آپ اپنی ہر ناکامی، مشکل اور رکاوٹ میں اپنے لیے ایک سبق ڈھونڈیں گے۔ آپ نہایت پراعتماد طور پر یہ سمجھ لیں

گے کہ کامیابی کی راہ میں پیش آنے والے بے شمار واقعات آپ کے لیے سبق آموز ہیں۔ لہٰذا آپ ہر مشکل اور رکاوٹ کو اپنے لیے کامیابی کا ایک سبق اور راستہ تصور کرتے ہیں۔ نپولین ہل نے لکھا تھا:

''ہر مشکل اور رکاوٹ میں ایک عظیم کامیابی کا بیج پوشیدہ ہے۔''

جب آپ اس قسم کا انداز فکر اختیار کر لیتے ہیں تو پھر آپ اپنی کامیابی کے راستے کے دوران پیش آنے والی منفی یا مثبت صورت حال سے سبق آموز فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اپنے احساسات کے مطابق عمل کیجیے

نفسیات اور علم مابعد الطبیعات میں ''قانون ذمہ داری'' کی یوں تعریف کی گئی ہے:

''فطری لحاظ سے ایک انسان بہت حد تک اپنے احساسات کے مطابق عمل کرتا ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ کامیابی کے سفر کے آغاز کے موقع پر ممکن ہے آپ کو یہ محسوس نہ ہو کہ آپ عظیم کامیابی کی طرف جا رہے ہیں۔ ممکن ہے آپ کے پاس وہ اعتماد موجود نہ ہو جو بے شمار عظیم کامیابیوں کے بعد حاصل ہوتا ہے۔ آپ اکثر اپنی صلاحیتوں پر شک کریں گے اور ناکامی سے خوفزدہ ہوں گے۔ آپ یہ محسوس کریں گے کہ آپ کم از کم اس وقت خود کو پراعتماد اور کامیابی کا مستحق نہیں سمجھ رہے۔

لیکن اگر آپ اس شخص کے مانند طرز عمل اپنائیں جس طرح آپ اپنی شخصیت کی تشکیل کے خواہش مند ہیں اور آپ اپنی پسندیدہ صلاحیتوں اور خامیوں کے مالک بننا چاہتے ہیں تو پھر آپ اپنے اندر وہ احساسات پیدا کریں گے جو ان خوبیوں اور صلاحیتوں کے ہم آہنگ ہوں۔ پھر آپ از خود اپنے احساسات کے مطابق طرز عمل اختیار کریں گے۔

اگر آپ اپنے پیشے میں عظیم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو پھر کامیاب ترین افراد کے مانند لباس پہنیے۔ ان کے مطابق اپنی شخصیت کی نشوونما کیجیے۔ اپنے کام کی انجام دہی کے ضمن میں ان جیسا طرز عمل اپنائیں۔ اپنے پیشے کے اعتبار سے کامیاب ترین افراد کا انتخاب کیجیے اور انہیں اپنے لیے مثال بنا لیجیے۔ اگر ممکن ہو تو ان سے ملاقات کیجیے اور ان سے ان کی کامیابی کا راز پوچھیے تا کہ آپ تیزی کے ساتھ ترقی کر سکیں۔ بعد ازاں آپ ان کے مشورے پر فوری طور

پر عمل کریں۔

جب آپ کامیاب ترین افراد کے مانند چلتے پھرتے، باتیں کرتے، لباس پہنتے اور طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں تو پھر جلد ہی آپ اپنی کامیاب ترین افراد کے مانند محسوس کرنا شروع کر دیں گے۔ آپ کا دیگر افراد کے ساتھ طرزِ عمل وہی ہوگا جو کامیاب ترین افراد اختیار کرتے ہیں۔

آپ کا رویہ بھی کامیاب ترین لوگوں جیسا ہوگا۔ آپ کے کام کرنے کا انداز بھی اسی طرح ہوگا جیسے کامیاب ترین افراد کام کرتے ہوئے انداز اپناتے ہیں۔

آپ وہی نتائج حاصل کرنا شروع کر دیں گے جو کامیاب ترین افراد کو حاصل ہوتے ہیں اور پھر پلک جھپکنے ہی میں آپ بھی بذاتِ خود ایک کامیاب ترین فرد بن جائیں گے۔ اس ضمن میں ایک کہاوت بہت مشہور ہے:

''جب تک کام شروع نہیں کیا جاتا، اس کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی۔''

سیلز منیجر کی کامیابی کا راز

میرا ایک دوست بہت ہی کامیاب سیلز منیجر ہے۔ جب وہ اپنے نئے سیلز مین کا نہایت احتیاط کے ساتھ انٹرویو کرنے کے بعد اس کا انتخاب کرتا تو اسے کیڈلک کاروں کی دکان پر لے جاتا اور اسے کہتا کہ وہ اپنی پرانی کیڈلک فروخت کر کے نئی کیڈلک خرید لے۔ عام طور پر سیلز مین یہ بات سنتے ہی ہکا بکا رہ جاتا۔ وہ کار کی قیمت اور دیگر ماہانہ اخراجات کا سن کر خوفزدہ ہو جاتا۔ لیکن سیلز منیجر کا اصرار ہوتا کہ ملازمت کے لئے شرط یہی ہے کہ سیلز مین اپنی پرانی کیڈلک فروخت کر کے نئی کیڈلک خرید لے۔

آپ کے خیال کے مطابق بعد ازاں کیا صورت حال پیدا ہوتی؟ پہلے تو سیلز مین کار چلاتا ہوا اپنے گھر پہنچتا اور اس کی بیوی کو یہ معلوم کر کے تقریباً ہارٹ اٹیک ہو جاتا کہ اس کے خاوند نے نئی کیڈلک خریدی ہے لیکن جب بیوی کی طبیعت سنبھل جاتی تو سیلز مین اسے کیڈلک میں بٹھا کر اپنے ہمسائیوں کے گھروں کے پاس گزرتا۔ اب پڑوسی دیکھتے کہ سیلز مین وہی کیڈلک چلا رہا ہے جس کی حسرت اسے عرصہ دراز سے تھی۔ وہ اپنی کیڈلک کو اپنے گھر کے سامنے یا گاڑی کے لئے مخصوص جگہ پر کھڑا کر دیتا۔ لوگ آتے دیکھتے اور تعریف کرتے۔ اس طرح آہستہ آہستہ اور غیر محسوس طور پر تحت الشعور کی سطح پر اپنی ذات اور اپنے لیے دولت کمانے کی اپنی

صلاحیت بارے رویے میں تبدیلی کا آغاز ہو جاتا۔

چند ہی دنوں کے اندر اندر یہ سیلز مین اپنے آپ کو ایک ایسا شخص سمجھنے لگتا جس نے نئی کیڈلک چلائی تھی۔ وہ خود کو ایک بہت ہی دولت مند انسان کی حیثیت سے دیکھتا۔ وہ خود کو اپنے پیشے کے لحاظ سے کامیاب ترین فرد کے طور پر دیکھتا۔

پھر آہستہ آہستہ ایک اوسط درجے کا سیلز مین نہایت کامیابی کے ساتھ اپنے ادارے کا سیلز سُپر سٹار بن جاتا، اس کی کارکردگی میں یک دم اضافہ ہو جاتا اور اس کی آمدن پہلے سے کہیں زیادہ ہو جاتی۔ اب اسے کیڈلک کی حیثیت اور ماہانہ اخراجات کی کوئی پروانہ ہوتی کیونکہ اب اس کی آمدن کہیں زیادہ ہے۔

ذہنی مترادف پیدا کیجیے

ایک روحانی پیشوا ایمٹ فوکس نے لکھا تھا:

''آپ کی مرکزی ذمہ داری ہے کہ آپ اپنا جو بھی مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں اس کا ذہنی مترادف تخلیق کریں۔''

آپ کی تمام تر توجہ آپ کے ان اعتقادات کی جانب ہونا چاہیئے جو آپ کے متعین اہداف کے ہم آہنگ ہوں۔ آپ اپنے یہ اہداف اپنے خود ساختہ اعتقادات کو دور کر کے حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ اپنے پیشے کے لحاظ سے خود میں اس قدر مہارتیں اور صلاحیتیں پیدا کر لیتے ہیں کہ جن کے ذریعے آپ اپنی کامیابی کے راستے میں حائل رکاوٹوں اور مشکلات کا توڑ کر لیتے ہیں۔ آپ اپنے متعلقہ ہر شعبے میں نئے اور بڑے اہداف مقرر کر کے اپنے نئے اور مثبت اعتقادات کو نکھار اور جلا بخشتے ہیں۔ بالآخر آپ ایک ایسا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں جس طرح ایک کامیاب ترین انسان کا طرزِ عمل ہونا چاہیے تھا۔

آپ کا مقصد یہی ہے کہ آپ اپنے عمل اور قول کے لحاظ سے ایک ایسا مترادف ذہنی رویہ پیدا کریں تاکہ کامیابی کے لیے اپنے تحت الشعور میں مطلوبہ پروگرام نقش کر سکیں۔

اپنی نئی شخصیت کے عین مطابق عمل کیجیے

آپ اپنے اعتقادات کے مطابق طرزِ عمل اپنانے کے ذریعے اپنے لیے نئے اعتقادات

تخلیق کرتے ہیں۔ آپ ایسا طرزِ عمل اختیار کرتے ہیں کہ جیسے آپ کو پہلے ہی سے یہ علم تھا کہ آپ کے پاس پہلے ہی سے یہ صلاحیتیں اور قابلیتیں موجود ہیں۔ آپ دوسروں کے ساتھ مثبت، رجائیت پسند اور خوشگوار رویہ اپناتے ہیں۔ آپ کا طرزِ عمل ظاہر کرتا ہے کہ آپ کو خفیہ طور پر پہلے ہی سے کامیابی کی ضمانت دی جا چکی ہے اور یہ راز صرف آپ ہی کے علم میں ہے۔

آپ کو یہ ادراک ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے ہر فعل اور عمل کے لحاظ سے بذاتِ خود ایک اپنا ذاتی کردار تخلیق کر رہے ہیں۔

چونکہ آپ کی شخصیت آپ کے خیالات کے مطابق تشکیل پاتی ہے تو پھر آپ کا ہر قول و فعل آپ کی اپنی پسندیدہ شخصیت کے مطابق ہونا چاہیے۔ یہ آپ کی اپنی وہ شخصیت ہے جو آپ کو بہت پسند ہے اور آپ مستقبل میں بھی ایک ایسی ہی شخصیت کو پسند کریں گے۔ آپ کو چاہیے کہ آپ صرف ان سرگرمیوں کے متعلق سوچیں اور گفتگو کریں جو آپ کو اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

فیصلہ کیجیے

ابھی اور اسی وقت فیصلہ کیجیے کہ آپ اپنے ان خیالات اور اعتقادات کو مسترد کر دیں گے جو آپ کے کامیابی کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔ اپنی شخصیت کا جائزہ لیجیے اور خود سے پوچھیے کہ آپ کو اپنی کون سی صلاحیتوں اور استعدادوں پر شک ہے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ ابھی بھی آپ کے اندر منفی خیالات اور اعتقادات موجود ہیں تو آپ اس امر کی تصدیق اپنے دوستوں سے کر سکتے ہیں۔

عام طور پر آپ کے دوست آپ کی شخصیت میں موجود ان منفی خیالات اور اعتقادات سے بخوبی آگاہ ہوتے ہیں جن سے آپ بذاتِ خود واقف نہیں ہوتے۔ جب ہر دفعہ آپ کو اپنے ان منفی خیالات اور اعتقادات کے بارے علم ہوتا جاتا ہے تو پھر خود سے سوال پوچھیے ”اگر اس کے برعکس صورت حال سچی ہوتی تو پھر کیا حالات ہوتے؟“

جس شعبے میں اپنی صلاحیتوں اور استعدادوں کے متعلق شک تھا، اگر آپ اس شعبے میں غیر معمولی طور پر کامیاب ہوتے تو پھر کس قسم کی صورت حال نمودار ہوتی؟ اس وقت کی صورت حال موجود ہوتی جب آپ کو علم ہو جاتا کہ آپ کو تو پیدائشی طور پر ہی غیر معمولی ذہانت عطا

کر دی گئی ہے۔ مثال کے طور پر اگر اس وقت آپ کے اندر اپنے وہم و گمان سے بھی زیادہ دولت کمانے کی صلاحیت موجود ہوتی تو پھر کیسے حالات پیدا ہوتے؟ آپ دولت کے معاملے میں ”سنہری لمس“ کے مالک ہوتے تو پھر کیسی صورت حال پیش آتی؟

اگر آپ کو ان چیزوں کی صداقت پر قطعی یقین ہے تو پھر آپ کون سا نیا طرزِ عمل اپناتے؟

اپنے قول و فعل میں مطابقت رکھیے

آپ کے اعتقادات ہمیشہ آپ کے اقوال و افعال کا مظہر ہوتے ہیں۔ ابھی سے یہ کوشش کیجیے کہ آپ کے قول و فعل میں تضاد نہ ہو۔ اسی دوران آپ کے منفی خیالات، آپ کے مثبت خیالات میں تبدیل ہوتے جائیں گے۔ اس طرح آپ آہستہ آہستہ مکمل طور پر کامیابی کے لیے وقف ہوتے جائیں گے۔ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی بیرونی دنیا میں جو تبدیلی رونما ہوگی، وہ آپ اور آپ سے منسلک دیگر افراد کو حیران کر دے گی۔

خلاصہ

1- ایسا طرزِ عمل اپنائیے کہ آپ اپنے شعبے کے لحاظ سے انتہائی باصلاحیت اور قابلِ عزت شخص ہیں، لہٰذا آپ آج ہی سے کون سا مختلف طرزِ عمل اپنائیں گے؟

2- فرض کیجیے کہ دولت کے معاملے میں آپ ”سنہری لمس“ سے مزین ہیں۔ اگر آپ انتہائی باصلاحیت منی منیجر ہوتے تو پھر آپ اپنے شعبہ مالیات کو کیسے سنبھال پاتے؟

3- اپنے ان منفی خیالات اور اعتقادات کی نشاندہی کریں جو آپ کے راستے کی رکاوٹ بن سکتے ہیں۔ اگر یہ قطعی طور پر غلط ہوتے تو پھر آپ کا ردِ عمل کیا ہوتا؟

4- اپنے اس ایک اعتقاد کو منتخب کر لیجیے جو آپ اپنی پسند کے مطابق اپنانا چاہتے ہوں۔ ایسا طرزِ عمل اپنائیے کہ آپ اسے پہلے ہی سے اپنے لیے درست سمجھتے ہیں۔

5- اسی لمحے جس مشکل میں صورت حال سے دوچار ہیں اس کا جائزہ لیجیے۔ اس میں آپ کے لیے کون سا بہتر سبق پوشیدہ ہے جو آپ کے لیے بہتر مستقبل کے لیے مفید ہے۔

باب 8:

شروع سے آغاز کیجیے

''آپ کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ اپنے اور اپنے لیے متعین اہداف کے درمیان موجود خلا کو پر کر لیں۔''

ارل نائٹنگیل

فرض کیجیے کہ آپ ملک کے ایک طویل تفریحی دورے پر جا رہے ہیں۔ سب سے پہلا آپ یہ کام انجام دیتے کہ اپنی منزل کا انتخاب کرتے اور پھر ایک ایسا لائحہ عمل اختیار کرتے جس کے ذریعے آپ اپنی منزل پر نہایت آسانی کے ساتھ پہنچ جاتے۔ ہر روز سفر کی ابتدا کرنے سے پیشتر آپ اپنی منزل کے نقشے کے مطابق اپنے مقام کا تعین کرتے اور پھر یہ بھی سوچتے کہ آگے کیسا بڑھا جائے۔ زندگی بھی کم و بیش ایسی صورت حال کے مترادف ہے۔

جب آپ اپنی اقدار، مقاصد، اہداف کا انتخاب کر چکے ہیں تو پھر اگلا مرحلہ یہ ہے کہ آپ اپنے نقطۂ آغاز کا جائزہ لیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ آپ اس وقت کس مقام پر ہیں اور اپنے اہداف کے حصول سے متعلقہ سرگرمیوں کے لحاظ سے آپ کی کارکردگی کیسی ہے؟

حقیقت پسندانہ طرزِ عمل اختیار کیجیے

کامیاب ترین افراد کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ وہ حقیقت پسند ہوتے ہیں۔ ان میں وہ صلاحیت موجود ہوتی ہے کہ یہ بخوبی دیکھ سکیں کہ انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے ضمن میں کہاں تک کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ لوگ جب بھی اپنے اہداف یا مشکلات بارے سوچتے یا گفتگو کرتے ہیں تو پہلے زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہیں۔

کامیاب ترین افراد کی اس خصوصیت کو ادا کی ایمانداری کا نام دیا جاتا ہے۔ یعنی کسی

مسئلے کو حل کرنے یا فیصلہ کرتے وقت حقائق کو مدنظر رکھا جائے۔ ابراہیم ماسلو کا قول ہے کہ کامیاب افراد کی نشانی یہ ہے کہ وہ اپنے آپ سے مخلص اور ایماندار ہوتے ہیں، لہٰذا آپ کو بھی اسی خصوصیت کا حامل ہونا چاہیے۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ ایک اچھے اور کامیاب انسان بنیں اور ان اہداف کو حاصل کر لیں جو واقعی آپ کے لیے قابل حصول ہیں تو پھر خود اپنی ذات اور نقطۂ آغاز کے بارے بے لچک اخلاص اور ایمانداری اپنائیے۔ آپ کو پرسکون ہو کو نہایت اطمینان کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیے کہ آپ اپنی منزل کے کس قدر قریب ہیں۔

ابتدا سے شروعات کیجیے

مثال کے طور پر اگر آپ اپنا وزن کم کرنے کے خواہشمند ہیں تو پھر آپ پہلا کام یہ کرتے کہ یہ یقین کرتے کہ آپ کا موجودہ وزن کتنا ہے۔ بعد ازاں آپ اس وزن کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ طے کرتے کہ آپ اپنے ہدف کے حصول کی طرف گامزن ہیں یا نہیں۔

اگر آپ نے اپنے لیے ورزشی معمولی اپنانے کا ارادہ کر لیا ہے تو پھر سب سے پہلے یہ طے کرنے کی ضرورت ہے کہ موجودہ حالات میں آپ کیا ورزش کر رہے ہیں۔ آپ روزانہ کتنے منٹ اور ہفتہ وار کتنے دن ورزش کر رہے ہیں؟ آپ کس قسم کی ورزش کر رہے ہیں؟ آپ کا جو بھی جواب ہو لیکن یہ جواب زیادہ سے زیادہ درست ہونا چاہیے۔ پھر آپ اپنے جواب کو اپنے ورزشی معمولی کی شروعات کے لیے نقطۂ آغاز کے طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔

اپنے اہداف کے حصول کے لیے کم از کم شرح کامیابی متعین کیجیے

اگر آپ زیادہ آمدن حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں تو پھر یہ فیصلہ کیجیے کہ اس وقت کس قدر دولت کما رہے ہیں؟ آپ نے گزشتہ سال کس قدر آمدن حاصل کی اور اس سے پہلے سال آپ کی آمدن کیا تھی؟ آپ اس سال کس قدر دولت حاصل کریں گے؟ آپ ہر ماہ کس قدر آمدن حاصل کر رہے ہیں؟ اس ضمن میں سب سے بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ یہ یقین کر لیں کہ آپ فی گھنٹہ کیا آمدن حاصل کر رہے ہیں؟

اکثر کامیاب کاروباری افراد ہر ہفتے اپنی فی گھنٹہ آمدن کا تعین کرتے ہیں اور پھر اس کا

تقابل گزشتہ ہفتوں کے ساتھ کرتے ہیں کہ گزشتہ ہفتوں میں انہوں نے فی گھنٹہ کس قدر آمدن حاصل کی۔ پھر وہ اپنی فی گھنٹہ آمدن میں اضافہ کرنے کیلیے اپنے ہدف کا تعین کرتے ہیں۔ آپ بھی یہی طرزِ عمل اختیار کر سکتے ہیں۔

مختلف مالیاتی تراکیب آزمائیں

جب آپ اپنی زندگی کے کسی بھی شعبے یا اپنی آمدن بارے بالکل صحیح طور پر حساب کتاب کر کے اپنے اہداف متعین کریں گے، آپ کی کارگردگی اسی قدر زیادہ تیز رفتار اور بہتر ہو سکتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک اوسط درجے کا شخص اپنی آمدن کا تصور ماہانہ اور سالانہ بنیادوں پر کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا ہدف ہے جو بہت مشکل ہے۔ اس کے برعکس اگر آپ اپنا مالیاتی ہدف فی گھنٹہ مقرر کرتے ہیں تو پھر آپ زیادہ بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتے ہیں جو لمحہ بہ لمحہ پیش رفت کے مترادف ہے۔

چونکہ آپ اپنے تجارتی ادارے کے خود صدر ہیں، تو پھر آپ خود کو اس ادارے کا ایک ملازم سمجھئے۔ تصور کیجیے کہ آپ اپنا معاوضہ خود کو فی گھنٹہ کے حساب سے ادا کر رہے ہیں، لہٰذا اپنے معاوضے کے لیے اسی طرح سخت محنت کیجیے جس طرح آپ کسی دوسرے ادارے کے لیے محنت سے کام کر رہے ہیں۔ کوئی بھی ایسا کام کرنے سے انکار کر دیجیے جس کے ذریعے آپ کو فی گھنٹہ آمدن آپ کی مرضی سے کم حاصل ہو۔

آپ کی موجود خالص مالیاتی حیثیت

اگر آپ نے اپنے لیے ایک طویل المدتی مالیاتی ہدف مقرر کر لیا ہے تو پھر اپنی موجودہ خالص مالیاتی حیثیت کا تعین کیجیے۔ اگر آپ کا مقصد یہ ہے کہ آئندہ سالوں میں لکھ پتی بن جائیں تو پھر اس امر کا تعین کریں کہ آج تک آپ نے کس قدر رقم جمع کی ہے۔

اکثر لوگ اس حساب کتاب اور شمار کے ضمن میں پریشان ہو جاتے ہیں یا اپنے آپ سے ایمانداری پر مبنی رویہ نہیں اپناتے۔ آپ کی خالص مالیاتی حیثیت وہ ہو گی جو آپ اپنے تمام اثاثے فروخت کر کے بچا پائیں گے اور پھر ملک چھوڑنے سے پہلے اپنے تمام اخراجات بھی ادا کر دیں گے۔

اکثر لوگ اپنے ذاتی اثاثوں کی بہت زیادہ قیمت لگاتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے لباس، کاریں اور فرنیچر کی بہت زیادہ قیمت ہے لیکن ان اشیا کی اصلی قیمت آپ کی طرف سے ادا کی گئی رقم سے دس یا بیس فیصد زیادہ نہیں ہوتی۔

طویل المدت مالیاتی منصوبے وضع کیجیے

ایک درست مالیاتی منصوبہ بندی کے لیے پہلے اپنی موجودہ خالص حیثیت کا تعین کیجیے اور پھر اس مقام سے اپنے لیے طویل المدت مالی اہداف متعین کیجیے اور پھر ان اہداف کو ان سالوں پر تقسیم کر دیجیے جن سالوں کے دوران آپ یہ اہداف حاصل کرنے کے خواہشمند ہیں۔ اس طریقے کے ذریعے آپ کو بالکل صحیح طور پر علم ہو جائے گا کہ آپ کو ہر سال کس قدر رقم بچانا ہے، کس قدر رقم سرمایہ کاری پر صرف کرنا ہے تاکہ آپ مالیاتی طور پر مکمل طور پر خود انحصاری حاصل کر سکیں۔

کیا آپ کا مالیاتی ہدف آپ کی موجودہ مالی یا آئندہ مالی حیثیت کے مطابق بالکل درست ہے؟ آپ کا یہ ہدف اگر حقیقت پر مبنی نہیں ہے تو پھر اپنے آپ کے ساتھ سختی کیجیے اور اپنے حساب اور اہداف کا دوبارہ جائزہ لیجیے۔

صفر پر مبنی اندازِ فکر اپنائیے

اپنے لیے طویل المدت مالی اہداف مقرر کرتے ہوئے آپ "صفر پر مبنی اندازِ فکر" اپنا سکتے ہیں جو بہت ہی اہم اور مفید طریقہ ہے۔ اس اندازِ فکر کے تحت آپ خود سے سوال کرتے ہیں "تمام معلوم صورتِ حال سے باخبر رہتے ہوئے کیا کوئی کام ایسا ہے جو میں آج کر رہا ہوں جو میں آج تک شروع نہ کرتا، لیکن اگر مجھے دوبارہ کام کرنا پڑے تو پھر یہ صورتِ حال کیسی معلوم ہو گی؟"

قطع نظر اس کے کہ آپ کون ہیں اور کس پیشے سے آپ کا تعلق ہے اور آپ کو وہ تمام صورتِ حال معلوم ہے جسے آپ جانتے ہیں تو پھر اگر یہ کام آپ کو دوبارہ کرنا ہوتا تو پھر آج آپ اس کام کو دوبارہ سرانجام نہ دیتے۔

اگر آپ اپنے ماضی میں کئے گئے فیصلوں کے باعث زندگی کی دوڑ میں پیچھے رہ گئے ہیں

تو پھر بھی آپ کے لیے یہ مشکل تو ضرور ہے لیکن ناممکن نہیں کہ آپ اپنی زندگی میں پیشرفت کرسکیں۔ اگر آپ کی زندگی میں کوئی ایسی چیز ہے جو آج آپ دوبارہ نہیں سرانجام دیتے تو پھر آپ کا اگلا سوال ہونا چاہیے "میں اپنی زندگی میں کیسے آگے بڑھوں اور کس قدر تیزی کے ساتھ آگے بڑھوں؟"

اپنی ذاتی اور کاروباری زندگی میں لوگوں کے ساتھ "صفر پر مبنی انداز فکر" اپنایئے۔ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا تعلق موجود ہے کہ آپ جانتے پوچھتے بھی اس تعلق کو قائم نہیں رکھ سکتے؟ کیا آپ کی زندگی میں کوئی ایسا شخص موجود ہے جسے آپ نے ملازم رکھا، اسے کام سونپا یا اس کی ترقی کی، تو یہ سب کچھ جانتے پوچھتے آپ اسے دوبارہ ملازم نہ رکھتے؟ کیا کوئی ایسا شخص موجود ہے جو آپ کے پاس کام کر رہا ہے تو یہ سب جانتے بوجھتے بھی آپ اس کے ساتھ دوبارہ کام نہ کرتے؟ یہ سوال پوچھتے اور ان کا جواب دیتے ہوئے اپنے ساتھ قطعی مخلص اور ایماندار رہیے۔

اپنے ہر شعبہ زندگی کا جائزہ لیجیے

اپنی پیشہ وارانہ زندگی کے ہر پہلو کا جائزہ لیجیے۔ کیا آپ نے یہ جانتے بوجھتے کوئی ایسی ملازمت اختیار کی ہے جو آپ کو پسند نہیں ہے؟ کیا آپ کی پیشہ وارانہ زندگی کا کوئی حصہ ایسا ہے جس کے متعلق جانتے بوجھتے بھی آپ اس کا آغاز نہ کرتے؟ کیا آپ کی زندگی میں کوئی مصروفیت، کوئی چیز کوئی خدمت یا خرچ ایسا ہے جس کے متعلق جانتے بوجھتے بھی آپ اس پر عمل نہیں کرتے؟

لوگوں کے ساتھ تعلقات اور اپنے کاروبار کے بعد اپنی سرمایہ کاری کی طرف نظر کیجیے۔ کیا کوئی آپ کا وقت، رقم اور جذباتی سرمایہ کاری ایسی ہے جو آپ جانتے بوجھتے بھی آج شروع نہ کرتے؟ اگر آپ کا جواب نفی میں ہے تو آپ کیسے اس کام میں آگے بڑھتے اور کس قدر تیزی کے ساتھ آگے بڑھتے؟

ضروری تبدیلیاں رونما کرنے کے لیے تیار رہیے

میرا ایک بہت ہی اچھا دوست ہے جو اپنے اسکول یونیورسٹی کے زمانوں میں گولف

بہت اچھی کھیلتا تھا۔ جب وہ کنوارہ تھا تو ہفتے میں کئی بار وہ گولف کھیلنے جایا کرتا تھا۔ اس نے گولف کو ہی اپنا اوڑھنا بچھونا بنا رکھا تھا اور حتیٰ کہ وہ موسم سرما میں جنوبی علاقے کی طرف چلا جاتا تھا جہاں گولف کے میدانوں میں برف موجود نہیں ہوتی تھی۔

اسی اثنا میں اس نے اپنا کاروبار شروع کرلیا، اس کی شادی ہوگئی اور بچے بھی ہوگئے، لیکن وہ اب بھی مہینے میں کئی مرتبہ گولف کھیلنے کے خیال میں گم رہتا ہے، بالآخر اس کا کاروبار متاثر ہونا شروع ہوگیا، اس کی شادی اور بچوں کے ساتھ تعلقات میں رخنہ پیدا ہونے لگا۔

جب وہ بہت زیادہ پریشان ہوگیا تو وہ ایک دن بیٹھ گیا اور اپنی سرگرمیوں کو صفر پر لے آیا۔ اسے احساس ہوگیا کہ سب کچھ جانتے بوجھتے ہوئے بھی اگر اس نے اپنی زندگی دیگر اہم امور کی طرف توجہ مبذول کرنا ہے تو پھر اسے گولف کے لیے مخصوص وقت میں قابل قدر کمی کرنا ہوگی۔ اس طرح گولف پر مبنی سرگرمیوں کو کم کرنے کے ذریعے چند ہی ہفتوں کے اندر اس نے اپنی زندگی کو متوازن کرلیا۔ یہ اصول آپ کے اوپر کس قدر لاگو ہوسکتا ہے؟ کیا کسی سرگرمی پر صرف کیے جانے والے زیادہ وقت میں کمی کی جانا چاہیے یا اس سرگرمی کو بالکل ترک کر دینا چاہیے؟

حالات اور واقعات مسلسل تغیر پذیر ہیں

آپ کے ستر فیصد سے زائد فیصلے آئندہ دنوں میں غلط ثابت ہوں گے۔ جب آپ نے کوئی فیصلہ کیا یا پھر کرنے کا ارادہ کیا تو پھر یہ اس وقت کے حالات کے مطابق اچھا فیصلہ تھا۔ اب صورت حاصل تبدیل ہوچکی ہے لہٰذا اب پھر دوبارہ سے حالات کا جائزہ لے کے آپ کو فیصلہ کرنا ہوگا۔

آپ ہمیں اکثر بتاتے ہیں کہ حالات کے ہاتھوں تنگ آ کر آپ "صفر پر مبنی انداز فکر" اپناتے ہیں۔ جب آپ کبھی ایسے حالات سے دوچار ہوتے ہیں تو آپ جانتے بوجھتے بھی ان حالات میں ملوث نہیں ہوتے۔ کیونکہ اس صورت میں آپ کو پریشانی اور مایوسی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوتا۔

بعض اوقات لوگ اپنے کاروباری یا ذاتی تعلق کو کامیاب بنانے کے لیے کثیر وقت صرف کرتے ہیں لیکن اگر آپ "صفر پر مبنی انداز فکر" اپنالیں تو آپ اس مشکل صورت حال سے

باہر نکل سکتے ہیں۔اس مرحلے پر صرف ایک حقیقی سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ میں اس قدر حوصلہ موجود ہے کہ اپنی غلطی تسلیم کر کے حالات میں اصلاح کے لیے مناسب قدم اٹھائیں۔

آپ کے راستے کی رکاٹ کیا ہے؟

اگر آپ رقم کی ایک مخصوص مقدار کمانا چاہتے ہیں تو پھر خود سے یہ سوال پوچھیے۔ میں یہ رقم اس سے پہلے کیوں نہیں کما رہا تھا؟'' اس مقصد کے حصول کے راستے میں کون سی چیز رکاوٹ ہے؟ وہ اہم وجہ کیا ہے جس کی باعث آپ اپنے لیے مطلوبہ رقم اس سے پہلے کیوں نہیں کما رہے تھے؟ اور پھر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ کو اپنے ساتھ مخلص اور ایماندار طرز عمل اختیار کرنا ہوگا۔

اپنے اردگرد نظر ڈالیے اور ان لوگوں کو نشاندہی کیجیے جو آپ کے متعین کردہ ہدف کے مطابق رقم کما رہے ہیں۔انہوں نے آپ سے مختلف کون سا طریقہ اپنا رکھا ہے؟ انہوں نے خود میں کون سی خاص صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا کر لی ہیں جو آپ کو بھی خود میں پیدا کرنا چاہئیں تاکہ آپ اس قدر رقم کما سکیں جس قدر رقم دوسرے لوگ کما رہے ہیں؟ اگر آپ کسی شک میں مبتلا ہیں تو ان سے پوچھ لیجیے اور ان سے یہ طریقہ اگلوا لیں۔آپ کے لیے یہ قدم نہایت ضروری ہے۔

اپنی مہارتوں اور صلاحیتوں کی سطح متعین کیجیے

خود میں موجود مہارتوں اور صلاحیتوں کی ایک فہرست تیار کیجیے۔سب سے پہلے آپ اپنے لیے ان شعبوں کی نشاندہی کریں جہاں آپ اپنی صلاحیتیں اور مہارتیں استعمال کرنے کے خواہش مند ہیں۔اس ضمن میں ایسے کام بھی ہیں جو آپ کو اپنے فرائض بخوبی طور پر انجام دینے کے حوالے سے نہایت صراحت کے ساتھ انجام دینا ہوں گے۔یہ کام کون سے ہیں؟

ہر پیشے میں پانچ سات ایسے شعبے موجود ہوتے ہیں جہاں آپ اپنی مہارت وصلاحیت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔آپ کو ہر شعبے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا جس کے لیے آپ کو معاوضہ ادا کیا جا رہا ہے۔جو رقم آپ کمانے کے قابل ہیں اس رقم کے حصول کے لیے آپ کو تمام شعبوں میں اپنی بہترین صلاحیتیں استعمال کرنا ہوں گی تاکہ آپ بہترین نتائج دے سکیں۔

ابھی ابھی ایک بہت ہی مفید کلیے کا انکشاف ہوا ہے۔آپ کی سب سے کمزور صلاحیت اور مہارت اس وقت بھی اس قدر زیادہ قوت موجود ہے کہ آپ اس کے سہارے اپنی تمام مہارتیں استعمال میں لا سکتے ہیں۔ بہرحال، آپ کی یہ مہارت جو بھی ہے، اس کے ذریعے ہی اس شعبے میں آپ کی آمدن کا تعین ہوتا ہے۔یہ بھی ممکن ہے کہ آپ میں تمام بہترین صلاحیتیں اور مہارتیں موجود ہوں لیکن محض ایک صلاحیت اور مہارت سے آپ محروم ہوں جو آپ کو ہر قدم پر کامیابی سے دور رکھے گی۔

آپ کس شعبہ زندگی میں، کس مہارت میں اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے ہیں؟ آج تک آپ کے پیشے میں آپ کی کامیابی کا انحصار کس خاص مہارت یا صلاحیت پر رہا ہے؟ کیا وجہ ہے کہ آپ دوسرے لوگوں کو نسبت زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

اپنی کمزوریوں کی نشاندہی کیجیے

ان سوالات کا جواب دینے کے بعد آئینے میں اپنے آپ کا جائزہ لیجیے اور سوال پوچھیے:
''مجھ میں کون سی کمزوریاں اور خامیاں موجود ہیں؟'' کس شعبے میں آپ کی کارکردگی اوسط سے کم یا گھٹیا ہے؟ آپ کی وہ کون سی کمزوری اور خامی ہے جو آپ کی دیگر مہارتوں کو بھی متاثر کرتی ہے؟ خاص طور پر آپ میں کس مہارت اور صلاحیت کا فقدان ہے جو آپ کی کامیابی کے لیے اشد ضروری ہے۔آپ کی کمزوریاں اور خامیاں کون سی ہیں کہ جن کے بارے آپ کو اخلاص اور ایمانداری کے ساتھ نشاندہی کرتے کی ضرورت ہے۔اس کے بعد اپنی ان خامیوں اور کمزوریوں کی اصلاح کے لیے عملی منصوبہ بندی کیجیے۔

اپنے سفر کا دوبارہ آغاز کیجیے

جب آپ اپنے کسی مقصد کے حصول کے لیے اپنے سفر کا آغاز کرتے ہیں تو پھر یہ سمجھ لیجیے کہ آپ کسی وقت بھی اپنے اس سفر کا دوبارہ آغاز کر سکتے ہیں۔اپنے آپ کو ماضی میں کیے گئے کسی فیصلے کا پابند مت بنائیے بلکہ اپنے مستقبل پر نظر رکھیے۔

موجودہ دور میں اکثر لوگ اپنی تعلیم، کاروبار، صنعت اور اپنے سالہا سال کے تجربے سے کنارہ کشی کر کے ایک قطعی مختلف راستے میں چل رہے ہیں۔انہیں یہ حقیقت بخوبی معلوم

ہے کہ جس سمت میں وہ جا رہے ہیں، اس طرف ان کا مستقبل محدود ہے لیکن پھر بھی وہ پرعزم ہیں کہ وہ اس مستقبل کی طرف بڑھ رہے ہیں جہاں ان کی کامیابی کے لیے وسیع مواقع موجود ہیں۔ آپ بھی یہی طرزِ عمل اختیار کر سکتے ہیں۔

اپنی ذات اور اپنی زندگی کا بنیادی تجزیہ کرنے کی خاطر آپ کو ہر قسم کے حقائق پر نظر رکھنا ہوگی۔ ایک کہاوت ہے کہ ''حقائق کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے۔'' لہٰذا آپ کو چاہیے کہ اصلی اور حقیقی حقائق کی نشاندہی کریں نہ کہ بے سود اور مبہم حقائق کے پیچھے بھاگیں۔ اصلی حقائق وہ ہیں جو آپ کو اچھے فیصلے کرنے کے لیے درکار ہیں۔

اپنی شخصیت کو دوبارہ تعمیر کے لیے تیار رہیے

اپنے موجود، کاروباری ادارے پر ایک تنقیدی اور کڑی نظر ڈالیے، اپنے حریف اداروں کا بغور جائزہ لیجیے۔ اپنی شخصیت کی دوبارہ تعمیر کے وقت ایک قدم پیچھے ہٹائیے اور سب حالات پر نظر رکھتے سفر سے دوبارہ آغاز بارے غور کیجیے۔

فرض کریں کہ آپ کی ملازمت اور صنعت راتوں رات غائب ہو چکے ہیں۔ تصور کیجیے کہ آپ کے اپنے لیے قطعی نئی ملازمت کا انتخاب کرنا ہے۔ اگر آپ نے اپنی خاص صلاحیتوں اور مہارتوں کے سہارے اپنے کاروبار/ ملازمت کو دوبارہ شروع کرنا ہوتا تو پھر آپ کون سا مختلف طریقہ اختیار کرتے؟

آپ کا سب سے قیمتی اثاثہ

آپ کا سب سے قیمتی اثاثہ آپ کی وہ صلاحیت اور مہارت ہے جس کے ذریعے آپ دولت کماتے ہیں۔ آپ اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کے ذریعے ہی اپنے لیے آمدن حاصل کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ اپنے تن پر موجود کپڑوں کے علاوہ اپنے گھر، کار، بینک میں جمع شدہ رقم اور فرنیچر سے محروم ہو سکتے ہیں لیکن جب تک آپ میں دولت کمانے کی صلاحیت اور مہارت موجود ہے، آپ فوری طور پر اپنے لیے دوبارہ دولت کمانے کے لیے منصوبہ بندی کر سکتے ہیں۔

آپ میں موجود دولت کمانے کی صلاحیت و مہارت آپ کے لیے انتہائی قیمتی ہے۔ یہ

بھی حقیقت ہے کہ آپ کی یہی صلاحیت اور مہارت زیادہ یا کم بھی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی اس صلاحیت کو مسلسل استعمال کرتے ہیں، اس میں مزید بہتری پیدا کرتے ہیں تو آپ کی اس صلاحیت و مہارت کی قدر و قیمت میں اضافہ ممکن ہے لیکن اگر آپ اسے بے کار چھوڑ دیتے ہیں اور اس میں بہتری پیدا نہیں کرتے تو اس کی قدر و قیمت میں کمی بھی ممکن ہے۔

وسائل اور ذرائع کی کثیر تعداد

اپنے آپ کو وسائل اور ذرائع کا ذخیرہ تصور کیجیے۔ اس طرح آپ سمجھئے کہ آپ کوئی بھی نیا طریقہ استعمال اور اختیار کر سکتے ہیں۔ آپ انواع و اقسام کی مہارتوں، صلاحیتوں، علم، خوبیوں، تعلیم اور تجربات سے مالا مال ہیں۔ بہت سے ایسے کام ہیں جنہیں آپ بخوبی طور پر انجام دے سکتے تھے۔ خود کو کسی ایک فیصلے یا لائحہ عمل کا پابند مت سمجھئے۔

اپنا کاروبار یا ملازمت دوبارہ شروع کرتے ہوئے اپنے آپ کا گہری نظر سے جائزہ لیجیے۔ آپ میں وہ کون سی خوبیاں اور مہارتیں موجود ہیں جن کے سہارے آپ اپنے اہداف کی جانب بڑھ رہے ہیں؟ آپ میں کون سی خامیاں اور کمزوریاں پیدا ہو چکی ہیں جو آپ کو اپنے اہداف سے دور لے جا رہی ہیں۔ آپ کے کردار اور شخصیت کی بہترین خوبیاں کون سی ہیں؟ آپ کی کمزوریاں اور خامیاں کون سی ہیں؟ آپ اپنے اندر کون سی نئی مہارتیں، صلاحیتیں اور خوبیاں پیدا کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے لیے آپ کا لائحہ عمل کیا ہے؟ آپ اپنی کمزوریوں اور خامیوں سے نجات حاصل کر کے خود میں خوبیاں اور صلاحیتیں پیدا کرنے کے خواہاں ہیں؟

معمولی کامیابی سے عظیم کامیابی کی طرف گامزن رہیے

جم کولنز اپنی بہترین فروخت ہونے والی کتاب ''معمولی کامیابی سے عظیم کامیابی کا سفر'' میں لکھتا ہے کہ اگر آپ اپنے راستے کی رکاوٹوں کو دور کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو خود سے ''بے رحمانہ سوالات'' پوچھنے ہوں گے۔ خلوصِ دل اور نیک نیتی کے ساتھ اپنے اہداف کے حصول کے لیے آگے بڑھنے سے پہلے وہ ''بے رحمانہ سوال'' کون سے ہیں جو آپ کو خود سے پوچھنا چاہئیں۔

جب بھی ہم کسی تجارتی یا کاروباری ادارے کے لیے منصوبہ بندی کرتے ہیں تو اس عمل کا

آغاز چار سوالوں کے ذریعے کرتے ہیں۔ سب سے پہلا سوال یہ ہے کہ ہم اس وقت کہاں کھڑے ہیں۔ ہم موجودہ صورت حال کی واضح اور شفاف تصور حاصل کرنے کے لیے اعداد و شمار اکٹھا کرتے ہیں۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ مستقبل میں ہم کس مقام پر پہنچنے کی تمنا کرتے ہیں؟ ہم مستقبل کے متعلق تصویر بناتے ہیں، ہمیں یقین ہوتا ہے کہ ہم مستقبل میں اپنے ادارے کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق لے جاسکیں گے اور ہمارے ذہن میں اپنے ادارے کے مستقبل کے متعلق ایک واضح سوچ اور تصور موجود ہوتا ہے۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ ہم نے اپنا یہ موجودہ مقام کیسے حاصل کیا؟ ہم نے کون سا درست لائحہ عمل اختیار کیا؟ ہم نے کون سا نیا اور مختلف طریقہ اپنایا؟ ہماری عظیم کامیابیاں کیا تھیں اور ہم نے ان کا حصول کس طرح ممکن بنایا؟ ہماری ناکامیاں کیا تھیں اور ہمارے ناکام ہونے کی وجوہ کیا تھیں؟ اس ضمن میں جارج سنٹیانا نے لکھا تھا:

"جو لوگ تاریخ سے سبق حاصل نہیں کرتے، وہ دوبارہ انہی غلطیوں کے مرتکب ہوتے ہیں۔"

چوتھا سوال یہ ہے کہ ہم آگے بڑھنے کے لیے اس وقت کون سا طریقہ اختیار کر رہے ہیں؟ اپنے تجربات کی بنیاد پر ہمیں مزید کیا اقدامات اٹھانا چاہئیں؟ ہمیں کون سا نیا طریقہ اپنانا چاہیے؟ ہمیں فوری طور پر کس کام سے رک جانا چاہیے؟

اپنا عملی منصوبہ وضع کیجیے

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ اگر آپ نے پہلے تین سوالوں کے جواب درست دیے ہیں تو پھر اپنے اہداف کے حصول کے لیے آپ کہیں زیادہ واضح اور درست حکمت عملی اختیار کر سکتے ہیں اور نہایت آسانی کے ساتھ اپنے متعین اہداف تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

ایک قدیم کہاوت ہے:

"جس کام کا آغاز اچھا ہو، سمجھیں کہ آپ نے نصف کام انجام دے لیا۔"

ڈاکٹر کہتے ہیں:

"درست تشخیص نصف علاج ہے۔"

جب آپ اپنے ہدف کی طرف روانہ ہونے سے قبل اپنا بخوبی طور پر جائزہ لیں گے تو پھر آپ اپنا یہ سفر نہایت تیزی کے ساتھ طے کر سکیں گے۔ اکثر مقامات پر آپ کو اپنے اہداف کے دوبارہ تعین کی ضرورت محسوس ہوگی اور پھر آپ اپنے مقصد کے حصول کے لیے ڈرامائی انداز میں آگے بڑھ جائیں گے۔

خلاصہ

1- اپنے بڑے اور اہم اہداف کے حوالے سے اپنے موجودہ مقام اور صورت حال بارے حقیقی نوعیت کا تعین کیجیے کہ آپ اس وقت کہاں کھڑے ہیں اور آپ کی منزل کون سی ہے؟

2- اپنی زندگی کے ہر شعبے میں صفر پر مبنی انداز فکر اپنائیے کہ آپ آج کونسا کام انجام دے رہے ہیں اور آپ جانتے بوجھتے یہ کام دوبارہ انجام نہیں دینا چاہیں گے۔

3- اپنی زندگی کے حوالے سے ایک مکمل مالیاتی تجزیہ کیجیے۔ اس وقت آپ کی آمدن کیا ہے اور موجودہ حالات میں آپ کس مالی قدر و قیمت کے مالک ہیں؟ اس شعبہ میں آپ کے اہداف کیا ہیں؟

4- اپنے اور اپنے کام بارے میں اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کا مکمل جائزہ لیں۔ آپ میں کون کون سی مفید مہارتیں اور صلاحیتیں موجود ہیں اور آپ کو کن مہارتوں میں اصلاح درکار ہے؟

5- اس امر کا تعین کریں کہ ایک گھنٹے میں آپ کس قدر آمدن حاصل کر سکتے ہیں اور آپ کو اس ضمن میں کس قسم کی کوشش کرنا پڑتی ہے۔ یہ بھی بتائیے کہ آئندہ سالوں آپ کو اپنی فی گھنٹہ آمدن میں اضافے کے لیے کیا اقدامات اٹھانے چاہئیں؟

6- فرض کریں کہ آپ کا مستقبل ہر پہلو کے لحاظ سے درست تھا۔ اس تصور کو حقیقت میں تبدیل کرنے کے لیے آپ کو کیا اقدامات اٹھانے پڑتے؟

باب:9

اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے

"جو شخص شعور و ادراک اور صبر و تحمل کے ساتھ اپنی منزل کی جانب پیش قدمی کرتا ہے، اس کے لیے راستہ ہرگز طویل نہیں ہے، اور اسی طرح اس شخص سے اس کی کامیابی دور نہیں ہے جو نہایت صبر و تحمل کے ساتھ اس کامیابی کے حصول کے لیے تیاری کرتا ہے۔"

جین ڈی لابرٹر

آپ حیرت انگیز اور ناقابل یقین ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں جنہیں آپ مکمل طور پر استعمال میں نہ لانے کے عادی ہو چکے ہیں۔ جب آپ ایک منظم طریقے کے ذریعے اپنی زندگی کے اہداف مقرر کرتے ہیں اور ان کے حصول کے لیے تفصیلی منصوبہ بندی کرتے ہیں تو پھر آپ کامیابی کی وہی سطح حاصل کرنے کے لیے برسوں کی محنت و شفقت سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ جب آپ اپنے اہداف متعین کر لیتے ہیں تو ایک اوسط درجہ کے شخص کی نسبت اپنی ذہنی صلاحیتیں کہیں زیادہ استعمال کر سکتے ہیں۔

آپ کا شعور میں ذہن آپ کی زندگی کا "صدر دفتر" ہے۔ اس کا کام آپ کے گردوپیش موجود علم و معلومات کا جائزہ اور دیگر معلومات کے ساتھ ان کا تقابل کرنے کے بعد یہ فیصلہ کرنا ہے کہ اب کون سا عملی قدم اٹھایا جانا چاہیے۔

لیکن اب آپ کا تحت الشعوری ذہن ان عظیم صلاحیتوں سے مالا مال ہے جن کے باعث آپ ماضی سے کہیں زیادہ اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ کی نوے فیصد سے زائد صلاحیتیں ابھی خوابیدہ اور غیر فعال ہیں۔ اب آپ کے لیے اشد ضروری ہو چکا ہے کہ ان خوابیدہ اور غیر فعال صلاحیتوں کو بیدار اور فعال کریں اور ان کے ذریعے اپنی منزل کی جانب پیش قدمی کریں۔

اپنے اہداف کے مطابق اپنے معمولات ترتیب دیں

جب آپ اپنے لیے واضح اہداف مقرر کر لیتے ہیں، ان کے حصول کے لیے جامع منصوبہ بندی، مقررہ اوقات اور عملی طریقے وضع کر لیتے ہیں تو پھر آپ کا تحت الشعوری ذہن اپنی کارکردگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔ آپ اپنی ان سرگرمیوں کو جس قدر زیادہ اپنے تحت الشعوری ذہن کے کمپیوٹر کے ساتھ ہم آہنگ کر لیں گے تو پھر آپ کا تحت الشعور ہی اس قدر زیادہ فعال ہو جائے گا اور آپ نسبتاً مختصر وقت میں اپنے زیادہ سے زیادہ اہداف حاصل کر لیں گے۔

جب آپ اپنے اہداف کے تعین کے بعد ان کے حصول کے لیے اقدامات اٹھاتے ہیں تو پھر آپ کے لیے ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ متعدد سنگ میل قائم کریں جن کے ذریعے آپ اپنی ترقی کی رفتار کا دن بہ دن اور گھنٹہ بہ گھنٹہ جائزہ لے سکیں۔ آپ کے یہ سنگ ہائے میل اور طریقے جس قدر واضح اور غیر مبہم ہوں گے تو پھر اسی قدر درستگی کے ساتھ آپ اپنے اہداف کی جانب پیش قدمی کر سکیں گے۔

آپ کے تحت الشعوری ذہن کو ایک ایسا "سخت گیر" نظام درکار ہے جو آپ کے اہداف کی تکمیل کی مقررہ تاریخوں پر مشتمل ہو۔ اس "سخت گیر نظام" کے بغیر آپ کے لیے سستی اور تاخیری حربوں کی اپنائیت آسان ہو جائے گی حتیٰ کہ آپ اپنے اہم فرائض اور ذمہ داریاں بھی ملتوی کرنا شروع کر دیں گے۔

اعلیٰ ترین کامیابی کے لیے تین مفید طریقے

اپنے اہداف میں کامیابی کے ضمن میں بہتری کارکردگی کے اظہار کے لیے تین طریقے بہت مفید ہیں، عزم، تکمیل اور اختتام۔

جب آپ ایک متعین ہدف کے حصول کے لیے پختہ عزم کر لیتے ہیں اور تمام بہانوں اور سستیوں کو ایک طرف رکھ دیتے ہیں تو پھر آپ کا یہ قدم ایسا ہی ہے کہ پہلے آپ نے اپنے تحت الشعوری ذہن کے ایکسلیٹر پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ آپ کا ذہن پہلے سے کہیں زیادہ تخلیقی ہو جائے گا اور اپنے ہدف کی طرف آپ کی توجہ پہلے سے کہیں زیادہ ہو جائے گی۔

اعلیٰ ترین کارکردگی کے ضمن میں "تکمیل" دوسرا عنصر ہے۔ درحقیقت کسی بھی کام کو مکمل

طور پر انجام دینے اور اسے قدرے ادھورا چھوڑنے کے درمیان فرق موجود ہے۔ لہٰذا، اپنا کام ادھورا چھوڑ دینے کے باعث لوگ سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور اپنے اس کام کو التوا میں ڈال دیتے ہیں۔ یہی تو ایک ایسی ترغیب ہے کہ آپ اپنے اس رویے کے خلاف جنگ کریں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے اس مظہری رجحان کی مسلسل مزاحمت کریں اور اپنے کام کو سو فیصد مکمل کریں۔

قدرتی حیرت انگیز دوا

جب بھی آپ اپنا کوئی بھی کام مکمل کرتے ہیں تو پھر آپ کے دماغ سے Enolorphins کی ایک قلیل مقدار خارج ہوتی ہے۔ یہ قدرتی سکون اور احساس اور دوا آپ کو طمانت کا احساس مہیا کرتی ہے۔ آپ خوشی و مسرت اور سکون محسوس کرتے ہیں۔ یہ احساس آپ کی تخلیقی صلاحیتوں کو مزید فعال کرتا ہے اور آپ کی شخصیت کی بھی اصلاح کرتا ہے۔ یہ ایک قدرتی حیرت انگیز دوا ہے۔

درحقیقت آپ اپنا جس قدر اہم کام مکمل کر لیتے ہیں تو پھر اسی قدر زیادہ آپ کے دماغ سے Endorphin خارج ہوتی ہے جیسے آپ کو اپنی کامیابی کا انعام ملا ہو۔ بعدازاں آپ اپنے احساس طمانیت میں مثبت اضافی احساس اطمینان میں شامل کر سکتے ہیں۔

جب آپ اپنا کوئی معمولی کام بھی کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیتے ہیں تو پھر بھی آپ کو خوشی کا احساس ہوتا ہے لیکن جب آپ اپنا کوئی نہایت اہم کام مکمل کر لیتے ہیں تو پھر بھی آپ کہیں خوش ہوتے ہیں۔ مزید براں جب ایک بڑے کام کے تکمیلی مراحل یکے بعد دیگرے مکمل ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کے دماغ سے Endorphin بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہے۔ جب آپ اپنے کسی بڑے یا اہم کام کی جانب نہایت کامیابی کے ساتھ پیش قدمی کرتے ہیں تو آپ بہت ہی خوشی اور طمانیت محسوس کرتے ہیں۔

کامیابی کا احساس پیدا کیجیے

ہر شخص خود کو ”کامیاب اور فاتح“ محسوس کرنا چاہتا ہے اور کامیابی اور فتح کا یہ احساس کامیاب ہونے اور فتح حاصل کر لینے کے بعد ہی حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جب آپ اپنا کام مکمل

طور پر ختم کر لیتے ہیں تو آپ خود کو کامیاب اور فاتح محسوس کرتے ہیں۔ جب آپ اپنے اس رویے کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو پھر آپ میں اپنے کام مکمل کرنے کی عادت پیدا ہو جائے گی۔ جب آپ کی یہ عادت پختہ ہو جاتی ہے تو پھر آپ کے وہم و گمان کے برعکس آپ کی زندگی میں بہتری کا عمل شروع ہو جائے گا۔

نفسیاتی لحاظ سے اس کا الٹ ہمیشہ درست ثابت ہوتا ہے مثلاً آپ کا ادھورا اور نامکمل کام ہمیشہ آپ کے لیے بہت ہی زیادہ پریشانی اور ذہنی دباؤ کا باعث ثابت ہوتا ہے۔ درحقیقت ایک انسان کے لیے ناخوشگوار اور پریشانی کا علم وہ ہوتا ہے جب وہ اپنے لیے تفویض شدہ کام کو مکمل کرنے کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہیں کر پاتا اور اس کا یہ کام ادھورا رہ جاتا ہے۔

اپنے کام کو ادھورا اور نامکمل چھوڑنے پر پریشانی

جب کبھی آپ کو کوئی اہم ذمہ داری سونپی گئی اور آپ نے اسے ادھورا چھوڑ دیا تو پھر آپ کو حاصل ہونے والی پریشانی کا تو اندازہ ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اپنے کام کی تکمیل کے لیے آپ جس قدر تاخیر سے کام شروع کریں اور جیسے جیسے مقررہ تاریخ نزدیک آتی جائے گی تو پھر آپ کہیں زیادہ پریشان اور ذہنی دباؤ میں گرفتار ہوتے جائیں گے۔ آپ راتوں کو سو نہیں سکیں گے اور اس طرح آپ کی صحت اور شخصیت دونوں متاثر ہوں گی۔ اس کے برعکس جب آپ بالآخر اپنا کام مکمل کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں تو پھر آپ کو بہت زیادہ خوشی اور طمانیت کا احساس ہوتا ہے۔

یہ صورت تو کچھ ایسی ہے کہ جب آپ مثبت اور زندگی بخش انداز میں اپنا کوئی بھی کام کرتے ہیں تو قدرت آپ کو انعام و اکرام سے نوازتی ہے۔ اس کے برعکس جب آپ اپنے متعین کردہ اہداف کے حصول کے لیے ادھوری کوشش کرتے ہیں تو قدرت آپ کو پریشانی اور ذہنی دباؤ کی صورت میں سزا دیتی ہے۔

متوازن رویہ

جدید 'انتظام کاری'' یعنی ماڈرن مینجمنٹ میں ایک بہت ہی اہم عنصر ''متوازن رویہ'' ہے۔ اس رویے کو اپناتے ہوئے زندگی کے ہر شعبے میں انسان وہ تمام مفید طریقے اپنا سکتا ہے

جس کے ذریعے کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے اور پھر دن بہ دن اور ہفتہ وار ترقی کی رفتار کا جائزہ بھی لیا جاسکتا ہے۔

ایک اہم کلیہ یہ ہے کہ جب آپ اپنے کام کے توجہ طلب مراحل پر مطلوبہ توجہ مرکوز کرتے ہیں تو پھر آپ کی کارکردگی میں اضافہ ہو جائے گا۔ مثال کے طور پر اگر کسی نے آپ کو بتایا کہ اجلاس شروع ہونے سے قبل آپ کی صلاحیت سماعت کا جائزہ لیا جائے گا تو پھر آپ کی صلاحیتِ سماعت میں فوری طور پر غیر معمولی اضافہ ہو جاتا۔ آپ اجلاس کے دوران نہایت احتیاط اور مکمل توجہ کے ساتھ کاروائی سماعت کرتے کیونکہ آپ کو علم ہے کہ آپ کا جائزہ لیا جارہا ہے۔

اسی طرح جب آپ اپنے لیے کسی ہدف کا انتخاب کرتے ہیں تو پھر اس ہدف کے حصول کے لیے مطلوبہ طریقہ یا لائحہ عمل منتخب کر لیجیے اور اس پر اپنی ارتکاز توجہ کی پیش رفت کا لمحہ بہ لمحہ جائزہ لیجیے۔ آپ کی کارکردگی میں ازخود اضافہ ہوتا جائے گا۔

اپنی زندگی میں اپنی کامیابیوں کے لیے سنگ ہائے میل اور مقررہ تواریخ مقرر کرنے کے ذریعے آپ ایک ایسا بہترین اور مفید طریقہ اختیار کرتے ہیں کہ آپ کے لیے اپنے ہدف کی تکمیل آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل بن جاتا ہے۔ اس طرح آپ اپنے تحت الشعور میں موجود تحریکی نظام کو فعال کر لیتے ہیں۔ یہ تحریکی نظام آپ کو لاشعوری طور پر یہ ہدایت کرے گا کہ آپ اپنے ہدف کے حصول کے لیے محنت و مشقت سے کام کریں اور اس ہدف کی تکمیل کریں۔

اختتام

اپنے ہدف کے حصول کے لیے پختہ ارادے اور تکمیل کے بعد تیسرا عنصر ''اختتام'' ہے۔ یہ مرحلہ ایک کھلے اور بند پھندے میں فرق پر مبنی ہے۔ اپنی زندگی میں اپنے کسی کام کا بخوبی اختتام آپ کے لیے خوشی اور طمانیت کے لیے اشد ضروری ہے۔

اپنے لیے تفویض کردہ کام کی تکمیل میں تاخیر، ادھورا پن، آپ کو زندگی کے تمام مصائب اور مشکلات سے دوچار کر دیتا ہے اور آپ کی جسمانی اور ذہنی توانائی ضائع ہو جاتی ہے۔

اہم صلاحیت

شاید اس دنیا میں انسان کی سب سے بڑی اور اہم صلاحیت ''خود انحصاری'' ہے۔ اس کے علاوہ دیگر کوئی ایسی صلاحیت موجود نہیں جو آپ کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید ثابت ہو اور لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ آپ ہمیشہ اپنا کام مقررہ وقت پر ختم کر لیتے ہیں۔

آپ کے اپنے لیے جو بھی اہداف مقرر کیے ہوں۔ آپ کو چاہیے کہ ان کاموں کی ایک فہرست تیار کریں جو ایک خاص ہدف کی تکمیل کے لیے درکار ہیں۔ اپنے اس ہدف کی تکمیل کے لیے مقرر وقت کا تعین کیجیے اور پھر اس مقررہ تاریخ تک کام ختم کرنے کے لیے دن رات کام کیجیے۔ اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے۔ بوقت ضرورت اپنی رفتار تیز یا آہستہ کر لیجیے۔ لیکن یاد رکھیے کہ آپ کسی ایسے نشانے پر وار نہیں کر سکتے جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہو۔ اپنے اہداف کی تکمیل کی مقررہ مدت کی اہمیت جس قدر آپ کے ذہن میں غیر مبہم ہوگی، آپ اسی قدر تیزی کے ساتھ اپنے اہداف کی تکمیل کر سکیں گے۔

مقررہ تاریخ کے بغیر کوئی بھی ہدف یا فیصلہ محض لفظی ہے۔ یہ فیصلہ یا مدت کسی بھی قسم کی توانائی اور پختہ ارادے سے محروم ہوتا ہے۔ یہ بندوق کی ایک ایسی گولی ہے جس میں بارود موجود نہیں ہوتا۔ جب تک آپ اپنے منتخب شدہ ہدف کی تکمیل کے لیے مقررہ وقت متعین نہیں کرتے، آپ اپنی زندگی میں ''خالی خولی فائر'' ہی کرتے رہیں گے۔

بعض لوگ پوچھتے ہیں ''اگر میں اپنے ہدف کی تکمیل کے لیے مقررہ وقت کا تعین کر لوں لیکن مقررہ وقت تک میں اپنا ہدف نہ حاصل کر سکوں تو پھر کیا کیا جائے؟''

اس سوال کا جواب نہایت آسان اور سادہ ہے۔ اس کام کی تکمیل کے لیے ایک اور مقررہ وقت منتخب کیجیے۔ دراصل مقررہ وقت کا تعین کام کی تکمیل کا بہترین تخمینہ ہے۔ آپ اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے جس قدر زیادہ مقرر اوقات متعین کریں گے۔ آپ کو اسی قدر زیادہ معلوم ہوتا جائے گا کہ آپ کے اہداف کب تک تکمیل پا جائیں گے۔ آپ میں مقررہ اوقات پر اپنے اہداف کے حصول کی صلاحیت میں دن بدن اضافہ ہوتا جائے گا۔

ہاتھی کھا جایئے

ہم نے یہ سوال کئی دفعہ سنا ہے" آپ ہاتھی کس طرح کھاتے ہیں؟" اس کا جواب یہ ہے میں ایک ہی لقمے میں پورا ہاتھی کھا جاتا ہوں۔" یہ مثال آپ کے کسی بھی ہدف کے حصول کے ضمن میں درست ثابت ہوتی ہے۔ آپ اپنا ایک اہم ہدف کس طرح حاصل کرتے ہیں؟ آپ اپنا یہ ہدف ایک ہی جست میں حاصل کر لیتے ہیں۔

اپنے طویل المدت اہداف کو مختلف وقفوں یعنی سالانہ، ماہانہ، ہفتہ وار حتیٰ کہ گھنٹوں میں تقسیم کر لیجیے۔ اگر آپ کا ہدف مالی خودمختاری کا حصول بھی ہے تو پھر بھی اسے چھوٹے سے چھوٹے وقفوں اور اکائیوں میں تقسیم کر لیجیے کہ اس ہدف کا حصول آپ کے لیے قریب تر ہو جائے۔

اگر آپ اپنی آمدن میں اضافہ کے خواہش مند ہیں تو پھر آپ کو یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ آپ کی یہ زائد آمدن "اضافی قدر و قیمت" پر مشتمل ہے۔ اس ضمن میں اپنے تمام متعلقہ کاموں کا جائزہ لیجیے اور خود سے پوچھیے کہ آپ ان کاموں کی قدر و قیمت میں کس طرح مزید اضافہ کر سکتے ہیں۔

اپنے سے اہم کام کی نشاندہی کیجیے

اپنے دفتر کے افسر کے پاس جایئے اور اس سے پوچھیے "میرے لیے سب سے اہم کام کون سا ہے؟" آپ کے افسر کا جو بھی جواب ہو اس کام کی تکمیل کے لیے تمام وسائل و ذرائع استعمال کریں تاکہ آپ اپنے اس کام کو مکمل کرنے میں زیادہ سے زیادہ کامیاب ہو سکیں۔

اگر آپ اپنے ہدف کے حصول کے لیے مقررہ مدت کو چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر لیتے ہیں اور پھر مرحلہ وار کام شروع کرتے ہیں تو پھر حیرت انگیز نتائج برآمد ہوں گے۔ آپ نے یہ قدیم کہاوت تو ضرور سنی ہوگی۔

"ایک گز کا فاصلہ طے کرنا بہت ہی مشکل ہے لیکن اسی گز کو انچ انچ
کر کے عبور کیا جائے تو یہ ہدف آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

مسلسل اور بے رکاوٹ پیش رفت

اگر فی گھنٹہ کی شرح کے حساب سے اس کی قدر و قیمت اور اپنی آمدن میں اضافہ کرنا

چاہتے ہیں تو پھر اپنے لیے اہم کاموں میں مزید بہتری پیدا کرتے جائیں۔ اپنے شعبہ سے متعلق ایک گھنٹہ معلوماتی مواد کا مطالعہ کیجیے۔ اپنے کام پر جاتے ہوئے اور واپس گھر آتے ہوئے گاڑی ہی میں آڈیو پروگرام سنئے: مزید معلومات حاصل کریں۔ آپ کی یہ تمام سرگرمیاں آپ کی جدوجہد اور کوشش کو مزید تیز کر دیں گی۔ جب آپ خود میں بہتری لانے کے لیے ایک گھنٹہ زائد صرف کریں تو پھر آپ کو مجموعی کارکردگی میں بے پناہ اضافہ ہو جائے گا۔

صحت مند اور تندرست رہیے

اگر آپ اپنا وزن کم کرنا چاہتے ہیں تو مندرجہ ذیل سادہ اور آسان نسخہ استعمال کیجیے:

"کم کھایئے اور زیادہ ورزش کیجیے۔"

اگر آپ غذائیت سے بھرپور خوراک قدرے کم بھی کھاتے ہیں اور ہر روز ورزش بھی قدرے زیادہ کرتے ہیں تو پھر دن بدن آپ کا وزن کم ہونا شروع ہو جائے گا۔ اس وقت آپ کا وزن کچھ بھی ہو، ہر ماہ آپ کا وزن کم ہوتا جائے اور بالآخر آپ اپنا مطلوبہ وزن حاصل کر لیں گے۔

اپنا پیسہ پیسہ بچائیں

اگر آپ دولت مند بننا چاہتے ہیں تو پھر اپنا پیسہ پیسہ بچائیں۔ ہر روز اپنے لیے ہدف مقرر کریں کہ آپ ہر روز کتنی رقم بچانا چاہتے ہیں۔ یہ رقم گلے میں ڈالتے جائیں اور اسے ہاتھ تک نہ لگائیں۔ جب اس رقم میں قابل قدر اضافہ ہو جائے تو پھر اسے کسی اچھے کاروبار میں سرمایہ کاری کے لیے دے دیں۔ اپنے لیے ہر روز ہفتہ وار اور ماہانہ رقم بچائیں اور اسے محفوظ رہنے دیں۔

ایک مختصر مدت میں آپ موجودہ اخراجات سے بھی کم رقم کے ذریعے ایک خوشحال زندگی بسر کرنا شروع کر دیں گے۔ جیسے ہی آپ کی آمدن میں اضافہ ہو اپنی بچت میں بھی اضافہ کر دیں۔ پھر چند ہفتوں، مہینوں اور چند ہی سال بعد آپ اپنے تمام قرضوں سے نجات پا جائیں گے اور ایک کثیر تعداد میں بچت آپ کو منافع دے رہی ہوگی۔ بعدازاں چند ہی سال بعد آپ مالی طور پر خود انحصار اور خود مختار ہو جائیں گے۔

باخبر اور باعلم شخص بن جائیے

اگر آپ ہر شام کو ٹی وی دیکھنے کے بجائے پندرہ منٹ کسی مفید مواد کا مطالعہ کریں تو آپ سالانہ تقریباً پندرہ کتب مکمل پڑھ سکیں گے۔ اگر آپ روزانہ پندرہ منٹ کے لیے کسی اچھی کتاب کا مطالعہ کرتے ہیں تو پھر آپ سات سال میں تقریباً ایک سو بہترین کتب کا مطالعہ کر لیں گے اور آپ ایک باخبر اور باعلم شخص میں تبدیل ہو جائیں گے۔ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ آپ اپنا یہ مقصد رات کو سونے سے پہلے صرف پندرہ منٹ کے مطالعے کے ذریعے ہی حاصل کر پائیں گے۔

اپنی آمدن میں اضافہ کریں

اگر آپ کا تعلق کسی بھی پیشے سے ہے اور آپ اپنی آمدن میں اضافے کے خواہش مند ہیں تو پھر محتاط انداز میں یہ جائزہ لیجیے کہ آپ نے ہر روز، ہر ہفتے، ہر ماہ کون سے اقدامات کیے ہیں۔ پھر اپنی آمدن میں اضافہ کے لیے واضح ہدف مقرر کیجیے۔ پھر ہر روز اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے۔

اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے اور اسے قائم رکھیے

اپنی زندگی سے منسلک ہر شعبے میں کامیابی کے لیے کی جانے والی اپنی کوششوں اور سرگرمیوں کا تجزیہ کیجیے اور نہایت احتیاط کے ساتھ کامیابی کا تناسب مقرر کیجیے۔ پھر آپ اپنی تمام تر توجہ اس کی طرف مبذول کر لیجیے۔ اپنے مقصد کی طرف ارتکاز توجہ کے باعث آپ کی کارکردگی زیادہ سے زیادہ بہتر ہوتی جائے گی۔

اگر آپ کا مقصد تندرستی کا حصول ہے تو پھر اس امر کا جائزہ لیجیے کہ آپ ہر ہفتے کتنے منٹ ورزش کے لیے مختص کرتے ہیں یا ہر ہفتے آپ کس قدر کلیوریز کھاتے ہیں۔

اگر آپ مالی طور پر کامیابی کے خواہاں ہیں تو پھر آپ اس امر کی طرف اپنی توجہ کریں کہ آپ فی گھنٹہ کس قدر رقم بچاتے ہیں یا پھر ماہانہ آپ کس قدر رقم سرمایہ کاری میں صرف کرتے ہیں۔

اگر آپ سیلز میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو پھر اس امر کی طرف اپنی توجہ مرکوز کیجیے کہ آپ

ہر روز کتنے گاہکوں سے ملاقات کرتے ہیں، یا آپ ہر روز کتنی رقم کی اشیا فروخت کرتے ہیں۔

اگر آپ تعلقات عامہ میں کامیاب شخص کا روپ دھارنا چاہتے ہیں تو پھر اس امر پر اپنی توجہ مرکوز کیجیے کہ آپ ہر روز، ہر ہفتے اور ہر ماہ کس قدر وقت اہم افراد کے ساتھ ملاقاتوں میں صرف کرتے ہیں۔

ہم سب نے یہ کہاوت سن رکھی ہے ''جس چیز کا تعین ہو سکے اس کی تکمیل کی جا سکتی ہے۔'' اس طرح ایک اور کہاوت یوں ہے ''اگر آپ کسی چیز کا تعین نہیں کر سکتے تو اس کے حصول کے لیے کوشش بھی نہیں کر سکتے۔'' جب آپ اپنے متعین مقاصد کے حصول کے لیے اپنی کوششوں اور اقدامات کا مسلسل جائزہ لیتے رہتے ہیں تو یقینی امر ہے کہ آپ اپنے مطلوبہ اہداف اپنی مرضی کے مطابق حاصل کر لیں گے۔

خلاصہ

1- اپنی کامیابی کی رفتار کا جائزہ لینے کے لیے کم از کم اکائی منتخب کیجیے۔ مثلاً روزانہ کی بنیاد پر اپنی پیش رفت کا جائزہ لیجیے۔

2- اپنی ملازمت/کام کا وہ سب سے موثر حصہ متعین کیجیے جس کے اثرات آپ کی آمدن پر مرتب ہوتے ہوں اور پھر روزانہ کی بنیاد پر اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لیجیے۔

3- اپنے لیے روزانہ، ہفتہ وار اور ماہانہ بچت اور سرمایہ کاری کی مقدار مقرر کیجیے اور اپنے اس معمول کو برقرار رکھیے۔

4- اپنے طویل المدت ہدف کو قابل تعین چھوٹی چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر لیجیے اور پھر ہر اکائی کی مقررہ وقت پر تکمیل پر اپنی توجہ مرکوز کر لیجیے۔

5- اپنے متعین اہداف کے حصول کے لیے سنگ ہائے میل، مقررہ تاریخیں مقرر کرنے کو اپنی عادت اور کھیل بنا لیجیے اور پھر ان مقررہ تواریخ پر اپنی توجہ مرکوز کر دیجیے۔ آپ کے متعین اہداف از خود تکمیل پاتے جائیں گے۔

6- پختہ ارادہ کر لیں کہ اپنے کسی بڑے ہدف کا کم از کم ایک حصہ روزانہ مکمل کریں گے، پھر اسے اپنا معمول بنا لیجیے۔

○

باب 10:

مشکلات و رکاوٹیں دور کیجیے

''کامیابی کے خواہاں شخص کو یہ حقیقت ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ عظیم کامیابی کے حصول کے ضمن میں ناکامی ایک مثبت اور ناگزیر عمل ہے۔''

جوائس برادرز

آپ کتنی مرتبہ اس امر بارے غور کرتے ہیں کہ لوگ اپنے نئے اہداف کرنے سے پیشتر ان کے حصول کے لیے کتنی دفعہ کوشش کرتے ہیں؟ اوسطاً ایک مرتبہ سے بھی کم ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اکثر لوگ اپنے ہدف کے حصول کے لیے پہلی مرتبہ کوشش کرنے سے قبل ہی حوصلہ ہار بیٹھتے ہیں۔ اس کی وجہ وہ مشکلات اور رکاوٹیں ہیں جن کا سامنا انہیں اس سے قبل کبھی نہیں ہوا۔

یہ بھی حقیقت ہے کامیاب لوگ، ناکام لوگوں سے کہیں زیادہ ناکامی سے دوچار ہوتے ہیں۔ کامیاب لوگ زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہیں، ناکام ہو جاتے ہیں، پھر ہمت باندھتے ہیں، دوبارہ کوشش کرتے ہیں، کوشش کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑتے اور بالآخر کامیاب ہو جاتے ہیں۔

درحقیقت کامیاب لوگ ناکام لوگوں سے کہیں زیادہ ناکام رہتے ہیں تو دوبارہ سہ بارہ کوشش کرتے ہیں جبکہ ناکام لوگ ناکامی کے بعد ہمت ہار بیٹھتے ہیں اور دوبارہ کوشش ہی نہیں کرتے۔

عارضی ناکامی، ہمیشہ کامیابی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے

اپنی کامیابی کے حصول سے قبل آپ توقع رکھیں کہ آپ ناکام بھی ہو سکتے ہیں۔ آپ کو

چاہیے کہ اپنی اس عارضی شکست اور ناکامی کو اپنی کامیابی کی وہ قیمت سمجھیں جو آپ کو ناگزیر طور پر ادا کرنا ہوتی ہے۔ ہنری نے ایک دفعہ کہا:

''ناکامی تو محض ایک ایسا موقع ہے کہ آپ دوبارہ دل جمعی سے کوشش کریں۔''

جب آپ اپنے لیے ہدف کا تعین کر لیں تو خود سے سوال پوچھیں ''میں یہ ہدف پہلے کیوں نہیں حاصل کر سکا ہوں؟'' آپ کو اپنے اس مقصد سے کون پیچھے دھکیل رہا ہے؟ آپ اب تک اپنا یہ مقصد کیوں نہیں حاصل کر پائے ہیں؟

ان تمام مشکلات اور رکاوٹوں کا ادراک اور ان کی نشاندہی کیجیے جو آپ اور آپ کے مقصد کے درمیان حائل ہیں۔ اس ضمن میں ہر ممکنہ مشکل اور رکاوٹ کو اپنے پاس درج کر لیجیے۔

مشکلات کے حل کی طرف توجہ دیجیے

یاد رکھیے، آپ اپنے خیالات کا عکس ہیں۔ آپ جو کچھ سوچتے ہیں، آپ وہی بن جاتے ہیں۔ کامیاب لوگ ہر وقت یہی سوچتے رہتے ہیں کہ خود کو درپیش مشکلات اور رکاوٹیں کیسے دور کی جائیں۔ یہ لوگ اپنی توجہ اس امر پر مرکوز کرتے ہیں کہ ایسے طریقے وضع کیے جائیں کہ انہیں کسی بھی قسم کی مشکلات اور رکاوٹیں پیش نہ آئیں۔ یہ لوگ اپنی گفتگو میں بھی اسی بات کا ذکر کرتے ہیں کہ ان مشکلات کی وجہ کیا ہے اور انہیں کس طرح ختم کیا جا سکتا ہے۔ ناکام لوگ اپنے راستے میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو اپنی بدقسمتی سے تعبیر کرتے ہیں؟ اور مقدر کا رونا روتے ہیں جبکہ کامیاب لوگ ہمیشہ ان رکاوٹوں اور مشکلات کو دور کرنے کے لیے کوشاں رہتے ہیں۔

آپ اور آپ کی کامیابی کے راستے میں مشکلات اور رکاوٹوں کی موجودگی ناگزیر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بعض اوقات یہ کہا جاتا ہے کہ کامیابی، مشکلات پر قابو پانے کا کام ہے۔ کامیاب قیادت، رکاوٹوں پر قابو پانے کا نام ہے، باصلاحیت ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ مشکلات سے نبرد آزما ہونے کا ہنر جانتے ہیں۔ جو لوگ کامیابی کے راستے پر گامزن ہو جاتے ہیں، ان میں مسائل حل کرنے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہوتی ہے۔

مسائل ومشکلات کے حل کی صلاحیت بھی ایک ہنر ہے

جس طرح سائیکل چلانا یا ٹائپ رائٹر پر ٹائپ کرنا ایک ہنر ہے۔ خوش قسمتی سے مسائل و مشکلات کی صلاحیت بھی ایک ہنر ہے جسے آپ سیکھ سکتے ہیں۔ جب آپ اپنی مشکلات و مسائل کے حل کے لیے جس قدر زیادہ توجہ مرکوز کریں گے، تو پھر زیادہ سے زیادہ بہتر اور مفید حل آپ کے ذہن میں آئیں گے۔

جب آپ کسی بھی مسئلے یا مشکل کو جس قدر جلد حل کر پاتے ہیں تو پھر باقی مسائل بھی اسی قدر تیزی سے حل ہوتے جائیں گے تو پھر مزید پیچیدہ مسائل آپ کے روبرو آتے جائیں گے۔ بالآخر آپ ان مسائل کو بھی حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے اور آپ اور دوسروں کے لیے مالی فائدے کا باعث بنیں گے۔ اسی انداز میں تمام کاروبار حیات رواں دواں ہے۔

اگر آپ اپنے متعین اہداف کے حصول بارے پر خلوص اور پر عزم ہیں تو درحقیقت آپ میں مسائل حل کرنے اور مشکلات پر قابو پانے کی صلاحیت بدرجہ اتم موجود ہے۔ یہ بھی امر واقعی ہے کہ آپ میں وہ تمام صلاحیتیں اور ذہانتیں موجود ہیں جو کسی بھی قسم کے مسائل حل کرنے یا مشکلات پر قابو پانے کے لیے درکار ہیں۔

مشکلات اور مسائل کی کہانی

گذشتہ چند سالوں کے اندر مشکلات اور مسائل بارے ایک نیا انداز فکر سامنے آیا ہے جس کے مطابق آپ اور آپ کے متعین اہداف کے درمیان ایسی مشکلات اور رکاوٹیں پیش آجاتی ہیں جو اس امر کا تعین کرتی ہیں کہ آپ کس قدر تیزی کے ساتھ ان متعین مقاصد کو حاصل کرلیں گے۔

مثال کے طور پر آپ ایک سڑک پر کار چلا رہے ہیں اور ٹریفک کے ازدھام کے باعث تمام کاریں ایک ہی قطار میں آجاتی ہیں تو ایسی صورت حال ایک ایسی رکاوٹ کی صورت میں آپ کے سامنے آجاتی ہے جو اس امر کا تعین کرتی ہے کہ آپ کس قدر بہتری کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچ سکیں گے۔

درحقیقت کسی بھی اہم ہدف کے حصول کے راستے میں کوئی نہ کوئی مشکل اور رکاوٹ ضرور

موجود ہوتی ہے۔ اب آپ کا نام یہ ہے کہ اس مشکل اور رکاوٹ سے آگاہ ہو جائیں اور اسے دور کرنے کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کردیں۔ اس مشکل صورت حال اور رکاوٹوں سے نبرد آزما ہونے کی آپ کی صلاحیت اس امر کا تعین کردے گی کہ آپ کس قدر تیزی کے ساتھ اپنے متعین ہدف کو حاصل کرلیں گے۔

اندرونی اور بیرونی مشکلات اور رکاوٹیں

آپ اور آپ کے درمیان مشکلات اور رکاوٹوں پر 80/20 کا اصول لاگو ہوتا ہے۔ اس اصول کے مطابق 80 فیصد مشکلات اور رکاوٹیں آپ کے اندر موجود ہوں گی اور 20 فیصد مشکلات، آپ کے ماحول اور دیگر افراد میں موجود ہوں گی۔ دوسرے الفاظ میں آپ کی شخصیت ہی وہ بڑی رکاوٹ اور مشکل ہے جو آپ کو اپنے متعین اہداف کے حصول سے روکتی ہے۔

اکثر لوگ یہ حقیقت تسلیم نہیں کرتے کہ ان کی شخصیت عام طور پر ان کی کامیابی کے راستے کی دیوار بن جاتی ہے۔ لیکن کامیاب اور عقلمند افراد اس امر پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتے ہیں کہ کیا چیز صحیح ہے اور وہ کس شخصیت کے صحیح ہونے پر اپنی توجہ مرکوز نہیں کرتے۔ کامیاب اور عقلمند لوگ زمینی حقائق بارے زیادہ متفکر ہوتے ہیں اور اس بات کے لیے کوشش کرتے ہیں کہ ان کو درپیش مسائل اور مشکلات کس طرح حل ہو جائیں۔

اپنے آپ کا جائزہ لیجیے

اپنے آپ سے سوال پوچھیے ''مجھ میں وہ کون سی ایسی چیز موجود ہے جو میری کامیابی کے راستے کی رکاوٹ ہے؟ اپنی شخصیت کا گہری نظر سے جائزہ لیجیے اور خود میں موجود قوت برداشت مہارتوں، صلاحیتوں، عادات، تعلیم یا تجربے پر نظر ڈالیے جو آپ کو اپنے متعین اہداف کے حصول میں رکاوٹ ہے۔ اس قسم کے لیے چند سوال خود سے پوچھیے اور اپنے ساتھ ایماندار اور پر خلوص رویہ اپنایئے۔

عام طور پر آپ اور آپ کے متعین اہداف کے درمیان رکاوٹ کی نوعیت ذہنی ہوتی ہے۔ یہ رکاوٹ نفسیاتی اور جذباتی قسم کی ہوتی ہے۔ یہ مشکل اور رکاوٹ آپ کے ماحول میں

نہیں بلکہ آپ کی شخصیت کے اندر موجود ہوتی ہے۔ اگر آپ اپنی زندگی میں اپنی مرضی کی خواہشات کا حصول چاہتے ہیں تو پھر اس قسم کی ذہنی رکاوٹ اور مشکل کو اپنے رویے کا مت حصہ بننے دیں۔

دو اہم مشکلات اور رکاوٹیں

آپ کی کامیابی کے راستے میں دو اہم رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہیں جنہیں خوف اور شک کہتے ہیں۔ سب سے پہلے تو ناکامی کا خوف ایک شخص کو کامیابی کے راستے سے دور لے جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ لوگ اپنے اہداف کے حصول کے لیے بہت کم کوشش کرتے ہیں۔ یہ لوگ جیسے ہی اپنے متعین اہداف کے حصول کے متعلق سوچتے ہیں تو اس قسم کے خدشات اور خوف انہیں اس طرح گھیر لیتے ہیں جیسے پانی بھڑکتی ہوئی آگ کو چشم زدن میں بجھا دیتا ہے۔

ناکامی کے خوف سے جڑی ایک اور اہم رکاوٹ اپنی شخصیت پر بے اعتمادی ہے۔ ہم خود میں موجود مہارتوں اور صلاحیتوں کو شک کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم اپنے مشکل حالات کا دوسروں کے ساتھ مقابلہ کرتے ہیں اور یہی سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگ ہم سے بہتر ہیں اور ہم سے زیادہ باصلاحیت ہیں۔ ہم تو محض یہی سوچتے ہیں ’’مجھ میں اس قدر صلاحیت اور مہارت موجود نہیں ہے۔‘‘ ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ ہم اپنے متعین کردہ اہداف کے حصول کے مستحق اور قابل نہیں ہیں۔

منفی احساسات اور خیالات کو دور کیا جاسکتا ہے

خوش قسمتی تو یہ ہے کہ اپنے آپ ہر شک اور ناکامی کا خوف ایسے احساسات اور محسوسات ہیں جنہیں دور کیا جاسکتا ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی شخصیت ہر قسم کے شکوک اور خوف سے بے نیاز ہوتی ہے۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ مشق اور کوشش کے ذریعے کسی بھی عادت کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

شک اور خوف کے تدارک کے لیے بنیادی نسخہ حوصلے اور اعتماد پر مشتمل ہے۔ آپ میں جس قدر زیادہ حوصلہ اور اعتماد موجود ہوگا، تو خوف اور شک کی شرح اسی قدر کم ہوگی اور آپ کی کارکردگی پر کم از کم منفی احساسات اثر انداز ہوں گے۔

حوصلہ اور اعتماد پیدا کرنے کے طریقے

اپنی شخصیت میں حوصلہ اور اعتماد پیدا کرنے کے لیے سب سے بہترین طریقہ علم اور مہارت کا حصول ہے۔ زیادہ اقسام کے خوف اور شہادت، اپنی شخصیت میں موجود نااہلی اور بے اعتمادی کے باعث پیدا ہوتے ہیں۔ اپنے اہداف کے حصول کے لیے درکار آپ جس قدر زیادہ لوازمات ہائے علم حاصل کریں گے تو پھر آپ ناکامی کے خوف سے بھی محفوظ رہیں گے اور دوسرے آپ میں حوصلہ اور اعتماد بھی زیادہ پیدا ہوجائے گا۔

اس لمحے کو یاد کیجیے جب آپ پہلی مرتبہ کار چلانا سیکھ رہے تھے۔ آپ بہت ہی زیادہ پریشان اور مضطرب تھے اور ممکنہ طور پر آپ نے بے شمار غلطیاں بھی کیں، آپ اپنی ذات کے علاوہ دوسروں کے لیے خطرے کا باعث بھی ثابت ہوئے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ جب آپ کو کار چلانے میں مہارت حاصل ہوگئی تو آپ کی کارکردگی بہتر سے بہتر ہوتی گئی اور آپ کے اعتماد میں مزید اضافہ بھی ہوگیا۔

آج آپ نہایت اعتماد کے ساتھ کار میں بیٹھ کر بغیر کسی خوف اور شک کے تمام ملک کا چکر لگا لیتے ہیں۔ آپ اس قدر زیادہ اچھی گاڑی چلا لیتے ہیں کہ آپ کے ذہن میں اس کے متعلق خیال بھی پیدا نہیں ہوتا۔ یہی اصول آپ کی ان مہارتوں اور صلاحیتوں پر لاگو ہوتا ہے جو آپ اپنے متعین اہداف کے حصول کے لیے حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

ہمت اور بے بسی

جدید تحقیق کے ذریعے یہ حقیقت دریافت ہوتی ہے کہ 80 فیصد لوگ کسی نہ کسی حد تک فطری طور پر بے بسی محسوس کرتے ہیں اور بعض اوقات ان میں بے بسی کی شرح بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔

ایک بے بس اور مایوس شخص یہ محسوس کرتا ہے کہ اپنے ہدف کے حصول کے لیے اس میں مطلوبہ صلاحیت نہیں ہے، اپنی زندگی میں خوشحالی لانے کے لیے اس میں کوئی قابلیت موجود نہیں۔ اس بے بسی کا اظہار ’’میں یہ کام نہیں کرسکتا‘‘ میں پوشیدہ ہوتا ہے۔ جب بھی اس بے بس انسان کو کوئی موقع ہاتھ آتا ہے تو وہ خود ہی کہتا ہے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ وہ پھر اپنے اس موقف کو سچ ثابت کرنے کے لیے بے شمار دلائل دیتا ہے اور کہتا ہے۔ ’’مجھے ایک اچھی ملازمت

نہیں مل سکتی، پڑھائی کے لیے میرے پاس وقت نہیں ہے، میں رقم بچا نہیں سکتا، میں اپنا وزن کم نہیں کرسکتا، میں اپنا کاروبار شروع نہیں کرسکتا۔ میں جز وقتی ملازمت نہیں کرسکتا۔ میں اپنے تعلقات تبدیل نہیں کرسکتا، مجھے اپنے دوست پر کوئی اختیار نہیں ہے۔"

بہرحال جو بھی حالات ہوں، اس قسم کا شخص اپنے احساس کم تری پر مشتمل بے شمار بہانے بناتا ہے جو اس کے اندر موجود ہمت اور حوصلے کو ختم کر دیتے ہیں۔ کسی بھی مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش سبوتاژ ہو جاتی ہے۔ ایک دفعہ ہنری فورڈ نے کہا تھا:

"اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ ایک کام انجام دے سکتے ہیں یا ایک کام نہیں کر سکتے تو شاید آپ ٹھیک ہی کہتے ہیں۔"

اپنی بے بسی دور کیجیے

اپنی ذات میں بے بسی اور کم ہمتی کا یہ احساس عام طور پر بچپن میں بڑوں کی طرف سے تباہ کن تنقیدی رویوں اور بالغ ہونے پر ناکامی کے احساس کے باعث پیدا ہوتا ہے۔ اپنی اس بے بسی اور کم ہمتی کو دور کرنے کا واحد اور بہتری طریقہ ہے یہ ہے کہ اپنے لیے معمولی اور چھوٹے اہداف مقرر کریں اور ان میں کامیابی حاصل کریں۔ اس طرح آپ کے اندر آہستہ آہستہ ہمت و حوصلہ کے علاوہ اعتماد بھی پیدا ہو جائے گا۔ یہ عمل بالکل اسی طرح ہے جیسے آپ اپنے بدن کے پٹھے تیار کرتے ہیں۔ جب آپ میں خود اور اپنی صلاحیتوں پر زیادہ اعتماد پیدا ہوگا تو پھر آپ بڑے اور اہم اہداف متعین کرسکیں گے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ آپ کے اندر خوف اور شکوک ختم ہو جائیں گے اور آپ کی سوچ میں اعتماد اور یقین پیدا ہو جائے گا۔ بالآخر چھوٹی چھوٹی کامیابیاں حاصل کرنے کے بعد آپ کی بڑی کامیابیاں آپ کے پاس بھاگم بھاگ موجود ہوں گی۔

آرام و آسائش کا جال

دوسری ذہنی مشکل اور رکاوٹ یہ ہے کہ آپ کو "آرام و آسائش کا جال" سے نجات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ اکثر لوگ اپنے موجودہ حالات پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ وہ اپنی ملازمت، تعلق، تنخواہ یا ذمہ داری پر اس قدر قناعت کر لیتے ہیں کہ وہ اپنے لیے مزید بہتری اور

اصلاح کے لیے کوشش کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔

ان کا یہ رویہ ان کی خواہش، تمنا، عزم اور کامیابی کے راستے کی رکاوٹ بن جاتا ہے۔ جو لوگ معمولی کامیابی پر تکیہ کر لیتے ہیں اور آگے بڑھنے کی ہمت نہیں کرتے، ان کے لیے کامیابی تقریباً ناممکن ہو جاتی ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اس صورت حال سے اجتناب کریں۔

مشکل اہداف مقرر کریں

آرام و آسائش کے جال سے نجات حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے کہ آپ اپنے لیے مشکل اور بڑے اہداف مقرر کریں۔ پھر آپ ان مشکل اہداف کو چھوٹی اکائیوں میں تقسیم کر لیں اور پھر ہر روز اپنی ترقی کی پیش رفت کا جائزہ لیں۔ جلد ہی آپ پر طاری سستی اور آرام و آسائش کا خول اترنا شروع ہو جائے گا اور آپ اپنے متعین مقاصد کے حصول کی جانب نہایت تیزی کے ساتھ گامزن ہو جائیں گے۔

اپنی مشکلات کی ترجیحات مقرر کر کے ان کا مقابلہ کریں

جب آپ کو علم ہو جائے کہ آپ کی کامیابی کے راستے میں کون سی مشکلات حائل ہیں تو ترجیحات کے لحاظ سے ان کی فہرست تیار کیجیے کہ ان میں سے کون سی مشکل زیادہ اہم اور بڑی ہے۔ اگر آپ جادو کی چھڑی لہرا کر اس بڑی اور اہم مشکل سے نجات حاصل کر سکتے ہیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ آپ باقی ماندہ مشکلات کو بھی جادو کی چھڑی لہرا کر نہایت تیزی کے ساتھ حل کرسکیں۔

اپنی کامیابی کے راستے میں حائل مشکلات دور کرنے کا ایک اور مفید طریقہ ہے کہ اپنے سامنے موجود کسی ایک مشکل کا جائزہ لیجیے اور اس کے حل کیلیے ایک سے زیادہ خیالات پر غور کیجیے، اس طرح اس مشکل کو احسن طریقے سے حل کرسکیں گے۔ درحقیقت آپ کو مشکلات کے حل کے لیے اس وقت دقت پیش آتی ہے جب آپ ان مشکلات کے صرف ایک حل کی طرف اپنی توجہ مرکوز کر لیتے ہیں۔

جب آپ خود سے یہ سوال پوچھتے ہیں کہ میں یہ کامیابی پہلے کیوں نہیں حاصل کرسکا تو آپ کے ذہن میں اس سوال کا کیا جواب پیدا ہوتا ہے؟ آپ کے راستے میں کون سی رکاوٹ

حائل ہے؟ آپ کے راستے میں کون سی دیوار ہے؟ یہی ایک ایسا فیصلہ کن موڑ ہے کہ آپ یہ فیصلہ کریں کہ آپ کو کون سی مشکل زیادہ پریشان کر رہی ہے۔

سیلز کا جائزہ

جب ہم کسی بھی تجارتی ادارے یا ایک فرد بارے جائزہ لیتے ہیں تو پھر سب سے پہلے ہمارا یہی موقف ہوتا ہے کہ اپنے منافع یا آمدن کو دگنا کیا جائے۔ پھر میں سوال پوچھتا ہوں ”یہ منافع یا آمدن پہلے ہی دگنی کیوں نہیں ہے؟“ اس سوال کو مسلسل دہرانے کے ذریعے ہمیں عام طور پر جو جواب ملتا ہے وہ ظاہری جواب سے بالکل مختلف ہوتا ہے۔

سوال و جواب کے اس مرحلے کی مثال یوں ہے:

”ہماری سیلز اس قدر زیادہ نہیں ہے؟“

اس کی کیا وجہ ہوسکتی تھی؟

”ہماری انفرادی سیلز کے گاہک زیادہ نہیں ہیں؟“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہمارے اشتہار ہمارے گاہکوں کے لیے پرکشش نہیں ہیں؟“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

جیسا کہ آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان رکاوٹوں میں سے جو رکاوٹ حقیقی ثابت ہوتی ہے، اس سے نمٹنے کے لیے قطعی مختلف لائحہ عمل درکار ہے۔ اگر ہماری سیلز زیادہ نہیں ہے تو پھر اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ہم سیلز میں اضافہ کریں۔ اگر ہماری سیلز فی گاہک زیادہ نہیں ہے تو ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی سیلز فی گاہک میں اضافہ کریں۔ اگر ہماری اشتہار سازی متعدد گاہکوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی تو پھر اس مسئلے کا حل یہ ہے کہ ہمیں اپنی اشتہار سازی کے معیار میں اضافہ کرنا چاہیے۔

مزید گہرا جائزہ لیجیے

آپ کہہ سکتے ہیں ”ہمارے گاہک ہم سے زیادہ مصنوعات نہیں خرید رہے ہیں۔“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہمارے گاہک ہم سے اکثر خریداری نہیں کرتے ہیں۔“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہمارے سیلز پرسن ہمارے گاہکوں کو زیادہ مصنوعات فروخت نہیں کر رہے ہیں۔“

اس مسئلے کا حل یہ ہوسکتا تھا کہ اس سیلز فورس کو ہٹا کر ایک معیاری اور مستعد سیلز فورس بھرتی کر لی جاتی۔ اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہمارے گاہک ہمارے حریف اداروں سے زیادہ خریداری کر رہے ہیں۔“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہمارے حریف ادارے ہمارے گاہکوں کو ہم سے کہیں زیادہ مصنوعات فروخت کر رہے ہیں۔“

اس کا جواب دینے کے لیے آپ خود سے سوال کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں: ”جب ہمارے گاہک ہمارے حریف اداروں سے مصنوعات خریدتے ہیں تو انہیں کیا فوائد حاصل ہوتے ہیں؟ یہ فوائد ہم اپنے گاہکوں کو کیسے بہم پہنچا سکتے تھے؟“

اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟ ہم اپنی سیلز کے باعث زیادہ منافع نہیں کما رہے۔“ اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟

”ہر سیل پر بہت زیادہ اخراجات اٹھتے ہیں“ اس کی وجہ کیا ہوسکتی تھی؟ وغیرہ وغیرہ۔ جب بھی کوئی نیا مسئلہ اٹھتا ہے تو اس کا حل لامحالہ یہی ہوتا ہے کہ سیل میں اضافہ کیا جائے، اس طرح منافع میں بھی اضافہ کیا جا سکتا تھا۔

حقیقی مسئلے کے لیے درست حل تلاش کریں

ماہرین کے نزدیک اس وقت بہت زیادہ وقت اور رقم ضائع ہوتی ہے جب ایک غلط اور غیر ضروری مسئلے کے لیے غلط حل تلاش کیا جاتا ہے۔ یہی اصول آپ اپنی مشکلات اور رکاوٹوں پر بھی منطبق کر سکتے ہیں۔

جب آپ اپنی آمدن بارے اپنے متعین کردہ اہداف کے عدم حصول کی وجوہ سے واقف ہو جاتے ہیں تو پھر ان وجوہ کے ایک سے زیادہ حل دستیاب ہوتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ مختلف انداز میں غور و فکر کریں۔

آپ کی گھریلو اور ذاتی زندگی پر بھی یہی اصول لاگو ہوتا ہے۔ جب آپ اپنے سامنے موجود مشکلات اور رکاوٹوں کی درست نوعیت کی نشاندہی کر لیتے ہیں تو پھر آپ کو وہ مناسب حل بھی معلوم ہو جائیں گے جن کے ذریعے آپ ان مشکلات اور رکاوٹوں سے نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی آمدن میں اضافہ

جب آپ کے سامنے اپنی آمدن میں اضافہ جیسی مشکل پیش آتی ہے تو پھر آپ اس مشکل کو حل کرنے کا آغاز یوں کر سکتے تھے: ”اس وقت میری آمدن زیادہ نہیں ہے۔“

اس کی کیا وجہ ہے؟

”میں اپنی کمائی ہوئی رقم کی زیادہ مقدار مقرر کرنے کے لیے زیادہ کوشش نہیں کر رہا ہوں۔“

اس کی کیا وجہ ہے؟

”میں اپنی آمدن زیادہ کرنے کے لیے مطلوبہ صلاحیتوں سے محروم ہوں۔“

اس کی کیا وجہ ہے؟

میں اپنے اوقاتِ کار میں اپنے وقت کا درست استعمال نہیں کرتا۔“

اس کی کیا وجہ ہے؟

”میں روزانہ شام کو ٹی وی دیکھتا ہوں، دوستوں سے گپ شپ کرتا ہوں اور اپنی پیشہ وارانہ زندگی میں اصلاح کرنے کے لیے کبھی کبھار ہی کوئی چیز پڑھتا ہوں یا سیکھتا ہوں۔“

بہت خوب اب آپ کو حقیقی مسئلہ معلوم ہو چکا ہے۔ اب آپ کو واضح طور پر علم ہو چکا ہے کہ آپ کو اپنا بنیادی مسئلہ حل کرنے کے لیے کون سا نیا قدم اٹھانا چاہیے جس کے ذریعے آپ زیادہ سے زیادہ آمدن حاصل کر سکیں۔

اپنی مشکلات کو اپنے مقاصد واہداف کی حیثیت سے لیجیے

جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ آپ کی کامیابی کے راستے میں کون سی چیز حائل ہے تو پھر اس چیز کو ایک مثبت ہدف ومقصد کی حیثیت سے اپنے پاس تحریر کر لیجیے۔ مثال کے طور پر اب آپ کہہ سکتے تھے ”میرا مقصد یہ ہے کہ میں اپنی مہارتوں اور صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کرتا

رہوں تاکہ میں اپنے شعبے کے کامیاب ترین دس فیصد افراد میں سے ہوں۔“

اب آپ اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں میں اضافہ کرنے، اپنے وقت کی بہترین تقسیم کرنے، اپنی استعدادِ کار اور قابلیت میں اضافہ کرنے کے لیے جو اقدام اختیار کر سکتے تھے، انہیں اپنے پاس درج کر لیجیے۔

اپنے شعبے میں زیادہ سے زیادہ مہارت اور صلاحیت حاصل کرنے کے لیے مقررہ وقت کا تعین کیجیے۔ تب پھر آپ ترجیحاً ایک کام منتخب کریں اور اس حوالے سے ضروری عملی کارروائی کا آغاز کر دیں۔ اب آپ ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ اپنے معاملات کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیں۔ اپنی کوشش اور محنت کے ذریعے ایسے حالات پیدا کریں کہ آپ کو وہ تمام مطلوبہ لوازمات میسر ہو جائیں کہ آپ ایک ایسے شخص کا روپ دھار لیں کہ اپنے مقررہ اہداف حاصل کر سکیں۔

جب آپ اپنے راستے میں موجود مشکلات اور رکاوٹوں کی نشاندہی کر لیتے ہیں اور ان سے نجات حاصل پر مشتمل ایک واضح ہدف کا تعین کر لیتے ہیں تو پھر آپ اپنے اس عمل کے ذریعے اپنی زندگی کی باگ ڈور اپنے ہاتھ میں لے لیتے ہیں۔

جب آپ اپنے ہدف کے حصول کے لیے پختہ ارادہ کر لیتے ہیں تو پھر یہ امر یقینی ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے مقررہ اہداف نہایت کامیابی کے ساتھ حاصل کر لیں گے۔

کوشش کریں کہ آپ اپنے حقیقی مسئلے کی نشاندہی کر سکیں

اگر آپ کو اپنے مسئلے کی حقیقت بارے کوئی شک یا خدشہ ہے تو پھر اس کے متعلق اپنے کسی قابلِ اعتماد دوست سے بات کریں۔ اپنی انا کو ایک طرف رکھ دیں اور لوگوں کی طرف سے تنقید کا خیر مقدم کریں۔ اپنی کمزوریوں اور خامیوں کو کھلے دل سے قبول کریں جن کے باعث آپ اپنے اہداف حاصل نہیں کر سکتے۔ اپنے آپ سے بے رحمانہ طور پر ایمانداری پر مبنی رویہ اپنائیے۔

جب آپ کو واضح طور پر علم ہو جاتا ہے کہ آپ کی کامیابی کے راستے کے حقیقی مسائل کون سے ہیں تو پھر ان کے حل کے لیے مختلف اقسام کے خیالات، تراکیب، مواقع اور متبادلات آپ کے سامنے آجاہیں گے۔ آپ کو وہ تمام وسائل و ذرائع حاصل ہو جائیں گے جن کے باعث آپ اپنی کامیابی کے راستے میں حائل تمام مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پا لیں گے اور اپنی منزل کی جانب نہایت تیزی کے ساتھ روانہ ہو جائیں گے۔

تقریباً ہر مسئلہ قابل حل ہے

اس دنیا میں تقریباً ہر مسئلے کا حل موجود ہے اور آپ کو چاہیے کہ اس کا حل تلاش کریں، اگر آپ کو کسی مسئلے کا حل نہیں ملتا تو پریشان مت ہوں۔

آپ اور آپ کے متعین اہداف کے درمیان جو بھی مشکلات و رکاوٹیں حائل ہیں، ان سے نجات کے لیے متعدد حل موجود ہیں لیکن شرط صرف یہ ہے کہ آپ اپنی بصیرت اور ادراک استعمال کریں۔ آپ کا کام یہ ہے کہ اپنے اہداف کی تکمیل کے ضمن میں رفتار ترقی کا ایک معیار اور حد مقرر کریں اور اپنے سامنے موجود مشکلات اور رکاوٹیں دور کرنے کے لیے اپنا وقت اور توجہ صرف کریں۔ جب آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کی راہ میں حائل مشکلات اور رکاوٹیں دور کر لیتے ہیں تو پھر سالوں کے بجائے آپ اپنے مقاصد چند ماہ میں حاصل کر لیتے ہیں۔

خلاصہ

1- اپنے لیے ایک بڑے ہدف کا انتخاب کریں اور پھر خود سے پوچھیں "میں یہ ہدف پہلے کیوں نہیں حاصل کر پایا ہوں؟ مجھے کون سی مشکل پیش آ رہی ہے؟ اس ضمن میں آپ کے ذہن میں جو بھی خیال آئے، اسے اپنے پاس درج کر لیں۔

2- اپنے آپ کا جائزہ لیجیے اور اس امکان کو پیش نظر رکھیے کہ آپ میں موجود ناکامی کا خوف، خدشات اور شکوک ہی دراصل آپ کی کامیابی کے راستے میں رکاوٹ ہیں۔

3- اپنی شخصیت یا اپنے ماحول میں موجود رکاوٹوں، مشکلات، خامیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کیجیے اور پھر اپنے متعین اہداف کی تکمیل کے لیے رفتار ترقی مقرر کیجیے۔

4- اپنے سب سے بڑے اور اہم مسئلے یا مشکل کی مختلف انداز میں تشریح کیجیے اور پھر خود سے پوچھیے: "دراصل یہ مسئلہ ہے کیا؟"

5- اپنے سامنے موجود بڑے اور اہم مسئلے کے حل کو اپنا ہدف بنا لیجیے۔ مقررہ تاریخ طے کیجیے، منصوبہ بندی کیجیے اور اس پر عمل پیرا ہو جائیے۔ پھر مسئلے کے حل تک اپنی کارگزاری کا روزانہ جائزہ لیجیے۔

○

باب 11:

اپنے پیشے میں خاص مہارت حاصل کیجیے

"ایک غیر معمولی انسان اس لحاظ سے ایک عام انسان ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شعبہ ہائے زندگی میں کامیابی کے لیے ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔"

میلون پاورز

اپنی زندگی میں کامیابی کے لیے اپنی تمام کوشش بروئے کار لائیں کیونکہ اس دنیا میں وہی لوگ کامیاب ہوتے ہیں جو سخت محنت کرتے ہیں۔ اسی طرح اس دنیا میں معمولی کارکردگی کے حامل افراد کو معمولی اور گھٹیا کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

اس دنیا میں رائج معاشی نظام کے مطابق آپ کی آمدن کا تعین مندرجہ ذیل عناصر کے ذریعے ہوتا ہے۔

1- آپ کے کام کی نوعیت۔

2- آپ اپنے کام کو کس حد تک بخوبی طور پر سرانجام دیتے ہیں۔

3- آپ اپنے سامنے موجودہ مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کیسے کرتے ہیں؟

کامیاب ترین افراد کی ایک نشانی یہ ہے کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے ایک خاص مرحلے پر فیصلہ کر لیتے ہیں کہ انہوں نے بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنا ہے۔ وہ شاندار کارکردگی کے لیے پرعزم ہو جاتے ہیں۔ وہ اپنا ہر کام بہترین انداز میں انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ پختہ ارادہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیابی کے لیے ہر قیمت ادا کریں گے، ہر قسم کی قربانی دیں گے اور اس سلسلے میں درکار وقت صرف کریں گے۔ اپنے اس فیصلے اور پختہ ارادے کی بدولت ان کی آمدن تگنی، چوگنی سے بھی بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس دو افراد جو اپنی

کامیابی کے لیے پرعزم نہیں ہوتے، کسی بھی قسم کی قیمت ادا کرنے کیلیے تیار نہیں ہوتے، کوئی قربانی نہیں دیتے، انہیں کامیابی نصیب نہیں ہوتی۔

80/20 کا اصول اپنایئے

جب میں نے اپنے سیلز کے پیشے کا آغاز کیا تو کسی نے بتایا کہ 80/20 کے اصول کا اطلاق سیلز پر بھی ہوتا ہے۔ اس نے بتایا کہ 20 فیصد سیلز پرسن 80 فیصد آمدن حاصل کرتے ہیں۔ اس سے یہ بھی مراد ہے کہ 80 فیصد سیلز پرسن صرف 20 فیصد آمدن حاصل کرتے ہیں۔ پھر میں نے فیصلہ کرلیا کہ میں ان 20 فیصد افراد میں شامل ہوں گا جو 80 فیصد آمدن حاصل کرتے ہیں۔ میرے اس فیصلے کے میری زندگی میں انقلاب برپا کردیا۔

چونکہ میرا بچپن بہت مشکلات پر مشتمل تھا اور سکول میں بھی میری کامیابی اوسط درجے کی تھی، مجھ میں احساس کمتری موجود تھا اور مجھ میں اعتماد بھی کچھ زیادہ نہ تھا، اس لیے مجھے کبھی بھی محسوس نہیں ہوا کہ میں کسی بھی قسم کی کامیابی حاصل کرسکتا ہوں۔ جب کبھی مجھ سے کوئی اچھا کام سرزد ہوگیا تو اسے محض اتفاق یا خوش قسمتی کا نام دیا گیا۔ سالہا سال تک میں اپنے پیشے میں اوسط یا اوسط سے نیچے کارکردگی کا حامل رہا۔

عظیم ادراک

پھر ایک دن مجھے ایک عظیم ادراک حاصل ہوا۔ میں نے محسوس کیا کہ جس شخص نے بھی اپنے پیشے میں صف اول کے دس فیصد افراد میں اپنے لیے جگہ بنائی، وہ اس سے قبل دس فیصد اوسط درجے کی فہرست میں شامل تھا۔ اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ اس وقت شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کررہے ہیں، کسی زمانے میں ان کی کارکردگی زیادہ اچھی نہ تھی۔ جو لوگ اس وقت اپنی زندگی کی صف اول میں ہیں، کسی زمانے میں کہیں پیچھے کھڑے تھے۔ اس سے بھی اہم بات یہ ہے کہ یہ حقیقت مجھ پر منکشف ہوئی کہ جن افراد نے کسی نہ کسی وجہ سے شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، میرے لیے بھی ایسا ممکن تھا اور یہ اصول تقریباً ہر شخص پر صادق آتا ہے۔

اس دنیا میں کوئی بھی شخص آپ سے بہتر نہیں نہ ہی آپ سے باصلاحیت ہے۔ لوگ تو مختلف پیشوں کے لحاظ سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ مزید براں تمام کاروباری امور

ایسے ہیں جنہیں ہر کوئی سیکھ سکتا ہے۔ جن افراد نے اپنے کسی بھی پیشے میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کیا، انہوں نے اپنے پیشے کے لحاظ سے ضروری مہارتیں اور صلاحیتیں حاصل کیں۔ اگر آپ دوسرے افراد کی مانند ابھی کامیاب نہیں ہوتے تو اس سے مراد ہے کہ آپ نے ابھی تک اپنی کامیابی کے لیے درکار ضروری مہارتیں نہیں حاصل کیں۔

اپنی ترقی کے لیے عزم کیجیے

اپنی کامیابی کے راستے پر چلتے ہوئے مجھ پر ایک اور بصیرت افروز انکشاف ہوا:

"اپنے متعین ہدف کے حصول کے لیے درکار آپ ہر قسم کی مہارتیں سیکھ سکتے ہیں۔"

آپ کی کامیابی کے راستے میں آپ کے اپنے گھٹیا خیالات اور تصورات کے علاوہ کوئی دوسری رکاوٹ موجود نہیں ہے۔ اگر آپ کامیاب ترین دس فیصد افراد میں شامل ہونا چاہیے تو اس روئے زمین پر آپ کے اپنے سوا اور کوئی رکاوٹ موجود نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ آسان ہوگا؟ بلاشبہ نہیں۔ اب بڑے اور اہم ہدف کے حصول کے لیے طویل عرصہ اور محنت شاقہ درکار ہوتی ہے اور اس ضمن میں آپ کی کوشش کی ہر اکائی قابل قدر ہے۔

"اپنا مطلوبہ مقصد حاصل کرنے کے لیے آپ کو پہلے سے کہیں مختلف انسان بن جانا چاہیے۔"

جرمن فلسفی گوئٹے کا قول ہے:

"عظیم کامیابی کے حصول کے لیے آپ کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنا ہوگی۔"

جب آپ یہ فیصلہ کرچکیں کہ آپ اپنے شعبہ میں کامیاب ترین فرد بنیں گے تو پھر خود سے صرف ایک سوال پوچھئے: "یہ کیسے ممکن ہے؟" اصل حقیقت تو یہ ہے کہ اس دنیا میں بے شمار افراد نے معمولی کامیابی سے عظیم ترین کامیابی کا سفر طے کیا ہے، اور آپ کے لیے بھی یہ سفر ممکن ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ ان میں سے اکثر افراد آپ میں موجود قدرتی صلاحیتوں سے محروم ہوں۔ زندگی کے اکثر شعبہ ہائے جات میں زیادہ سے زیادہ محنت و مشقت کے باعث ہی انسان میں موجود قدرتی صلاحیتیں عظیم کامیابی کی طرف لے جاتی ہیں۔

کیا کامیابی کے لیے تعلیم ضروری ہے؟

کچھ عرصہ پہلے اپنے اپنے پیشوں میں امیر ترین افراد کے بارے ایک تجزیاتی رپورٹ تیار کی گئی جس میں بتایا گیا کہ جو افراد اپنے سکول کی تعلیم مکمل نہ کر سکے، ان کی آمدن ان افراد سے کہیں زیادہ تھی جنھوں نے کالج یا یونیورسٹی کی تعلیم مکمل کی۔

میرے نزدیک اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ لوگ یہ سوچتے ہیں کہ وہ سکول میں زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہر نہیں کر سکے، وہ اپنی زندگی کے اہداف بھی مکمل کر پائیں گے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہے کیونکہ دنیا بھر میں کچھ دولت مند ترین اور بہت ہی کامیاب افراد ایسے ہیں جن کی سکول میں تعلیمی حالت زیادہ اچھی نہ تھی۔

اسی سوال کو پھر یاد کریں ''آپ ایک ہاتھی کیسے کھاتے ہیں؟'' اور اس کا جواب تھا ایک وقت میں ایک لقمہ۔ یہی طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنے پیشے میں شاندار اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، آپ اپنی زندگی میں قدم بہ قدم، ایک ایک مہارت حاصل کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

بڑھنے والا یا کم ہونے والا اثاثہ

حقیقت یہ ہے کہ آپ کی موجودہ صلاحیت اور مہارت نہایت تیزی کے ساتھ دن بدن کم ہوتی جا رہی ہے۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا کہ آپ اپنی کارکردگی کی صلاحیت میں جدت پیدا نہیں کرنے یا اس کارکردگی کی اصلاح کر لیتے ہیں تو پھر آپ کی اس صلاحیت میں کمی پیشی واقع ہو سکتی ہے۔ یہ سب آپ پر منحصر ہے کہ آپ اپنی کوشش میں ناکام ہوتے یا کامیاب!

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ جب آپ عظیم ترین کامیابی حاصل کرنے کی خاطر اپنی مہارت اور صلاحیت میں خاطر خواہ اضافہ کرتے ہیں تو پھر ایسے ہی ہے کہ جیسے آپ مقابلے میں حصہ لے رہے ہیں اور واقعی آپ ہی ہیں جس کے مقدر میں جیت لکھی ہے۔ آپ جلد ہی اپنے حریفوں سے آگے نکل جائیں گے اور وہ سب آپ کے پیچھے ہوں گے۔ اسی اثنا میں آپ کے بہت سے حریف محض اپنی معمولی کامیابی پر ہی اکتفا کر کے بیٹھے ہوتے ہوں گے۔ ان کے دل میں عظیم ترین کامیابی حاصل کرنے کا خیال کبھی بھی پیدا نہیں ہوا لیکن آپ تو اپنے اپنے عظیم ترین کامیابی کے لیے کوشاں ہیں۔

اپنے لیے درکار مطلوبہ مہارت و صلاحیت کی نشاندہی کیجیے

آپ اپنے لیے عظیم کامیابی کے سفر کا آغاز یہ سوال پوچھنے کے ذریعے کرتے ہیں ''آئندہ مجھے کن صلاحیتوں اور مہارتوں کی ضرورت ہوگی؟'' خود کو اپنی موجودہ حالت سے تین تا پانچ سال آگے پیچھے اور تصور کیجیے کہ آپ اپنے شعبہ کے لحاظ سے صف اول کے افراد میں سے ہیں۔ ''پھر کیا ہوتا؟'' آپ کو اس مقام تک پہنچنے کے لیے کس صلاحیت اور مہارت کی ضرورت ہوتی؟ خود کو کامیاب ترین افراد میں شامل کرنے کے لیے آپ کو کیا چیز سیکھنے کی ضرورت محسوس ہوتی؟

اپنا پیشہ تبدیل کر لیجیے

میرا ایک دوست ایک چھوٹے سے ادارے میں وکیل تھا۔ اس کا باپ بھی وکیل تھا، اس لیے یونیورسٹی میں اس نے قانون کے مضمون کا انتخاب کیا۔ جب وہ عملی میدان میں داخل ہوا تو اس نے اپنے دوستوں اور ساتھیوں کے ساتھ مل کر وکالت شروع کر دی۔ لیکن جلد ہی اس نے فیصلہ کر لیا کہ وکالت اس کے لیے مناسب نہیں ہے۔ پھر اس نے اپنا پیشہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کیا۔

اسی اثنا میں اس کا عمر 26 سال ہو چکی تھی۔ اس نے اپنے ساتھیوں اور دوستوں کی شدید مخالفت کے باوجود اپنے تمام وسائل و ذرائع اکٹھا کیے اور ہارورڈ یونیورسٹی کے ایم بی اے اور پھر مزید دو سال کے اندر اس کے لیے مزید امتحانات پاس کیے اور گریجویشن کر لی۔

وہ اپنے آبائی شہر واپس آیا اور ملازمتوں کے لیے مختلف اداروں میں انٹرویو دیے۔ بالآخر ایک اچھے ادارے میں اسے منیجر کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ اپنے پیشے میں تبدیلی کا یہ فیصلہ اس کے لیے بہت مناسب ثابت ہوا۔ دس سال کے اندر اندر وہ اس ادارے کا صدر بن گیا اور اب اس کی آمدنی ایک گریجوایٹ وکیل سے دس گنا زائد تھی۔

آپ کو انواع و اقسام کی ملازمتیں حاصل ہوں گی

اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ جب ایک اوسط شخص آج اپنی ملازمت کا آغاز کرتا ہے تو پھر اسے اپنے پیشے سے کہیں مختلف پیشوں میں دو سال تک جاری رہنے والی 14 کل وقتی ملازمتیں یا پھر چار یا پانچ کل وقتی ملازمتیں حاصل ہوں گی۔ جو لوگ جز وقتی ملازمت کرتے ہیں، وہ لوگ

کسی ایک ادارے کے لیے طویل مدت تک کام نہیں کرتے اور مناسب ملازمت حاصل کرنے کے لیے مختلف اداروں میں جاتے رہتے ہیں۔

جب آپ مسلسل کامیابی حاصل کرتے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ آپ صرف ایک ہی پیشے سے منسلک رہیں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنی آمدن کے متوقع اہداف کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنی صلاحیت اور مہارت میں اضافہ کریں۔

اپنے خاص شعبہ مہارت کی نشاندہی کیجیے

میں پہلے بھی ذکر کر چکا ہوں کہ ہر پیشے میں پانچ سے سات شعبے ایسے ہوتے ہیں جن میں سے کسی ایک میں خاص مہارت آپ کے لیے ضروری ہے۔

مثال کے طور پر سیلز کے پیشے میں سات شعبے ایسے ہیں جن میں مہارت درکار ہے۔

1- متوقع گاہک کی نشاندہی۔

2- متوقع گاہک سے ملاقات۔

3- متوقع گاہک کی ضروریات کی نشاندہی۔

4- ضروریات کے حل کی طرف پیش رفت۔

5- اعتراضات کے جواب۔

6- گاہک کے ساتھ معاہدہ فروخت۔

7- اسی گاہک کو اشیا کی دوبارہ فروخت اور مطمئن گاہکوں کی طرف سے طمانیت بھرے خطوط/حوالے۔

اگر آپ سیلز کے پیشے سے منسلک ہیں تو پھر مندرجہ بالا سات مخصوص شعبوں میں مہارت کے حوالے سے اپنے آپ کی درجہ بندی کریں یعنی پہلا درجہ نہایت گھٹیا کارکردگی کے برابر اور دسواں درجہ اعلیٰ ترین کارکردگی کے برابر ہو۔

جب آپ ان ساتوں شعبوں میں خاص مہارت کے لحاظ سے خود کی درجہ بندی کر لیں۔ تو پھر اس فہرست کو اپنے افسر کے پاس لے جائیں۔ بہتر تو یہی ہے کہ آپ یہ فہرست اپنے کسی گاہک کو دکھائیں اور اسے درجہ بندی کرنے کے لیے کہیں۔ یہ مرحلہ آپ کی آنکھیں کھول دے گا۔ اکثر اوقات اپنی شخصیت یا کارکردگی بارے آپ کا اپنا جائزہ، دوسروں کے ذریعے

جائزے سے بہت مختلف ہوتا ہے۔

بہر حال جس شعبے میں آپ بہت ہی زیادہ کمزور ہیں تو پھر اس کی اصلاح کے لیے کوشش شروع کر دیجیے تاکہ اس شعبے میں آپ کی درجہ بندی دیگر شعبوں میں درجہ بندی کے برابر ہو جائے۔ آپ کی صلاحیت اور مہارت کی سب سے کمزور نوعیت آپ کی افضل ترین آمدن متعین کرتی ہے اور اس امر کا فیصلہ ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے پیشے میں کس رفتار سے ترقی کرتے ہیں۔

تیزی سے پیش رفت کیجیے

اپنی زندگی میں تیزی کے ساتھ پیش رفت کرنے کی خاطر سوال آپ کے سامنے موجود ہے۔

"آپ کی وہ واحد صلاحیت اور مہارت کیا تھی جسے آپ خود میں پیدا کر لیتے تو اس کا آپ کے پیشے پر بہت ہی زیادہ مثبت اثر مرتب ہوتا؟"

یہ سوال آپ کی گھریلو اور کاروباری زندگی کا فیصلہ کن موڑ ثابت ہوتا ہے۔ اپنے پیشے میں عظیم ترین کامیابی حاصل کرنے کی خاطر یہ سوال آپ کے لیے اشد ضروری ہے۔

"میری وہ واحد صلاحیت اور مہارت کیا تھی جسے میں خود میں پیدا کر لیتا اور اس سے زبردست طور پر کام لیتا تو میری آمدنی اور میری موجودہ ملازمت میں ترقی کے لیے اس کے شاندار مثبت اثرات مرتب ہوتے؟"

اگر آپ کو اس سوال کا جواب صحیح طور پر معلوم نہیں تو پھر اپنے افسر کے پاس جائیے اور اس سے اس سوال کا جواب پوچھیے، اس سوال کا جواب اپنے ساتھیوں سے پوچھیے، اپنے ماتحتوں سے پوچھیے، اپنے/اپنی شریک حیات، اپنے دوستوں سے اس سوال کا جواب پوچھیے اور پھر اپنی اصلاح کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کر دیجیے۔ آپ کا یہ عمل آپ کی گھریلو اور کاروباری زندگی کا ایک قطعی ہدف بن جاتا ہے۔ اب اسے تحریر کر لیجیے، مقرر تاریخ کا تعین کیجیے، منصوبہ بندی کیجیے، عملی قدم اٹھائیے اور اس خاص مہارت اور صلاحیت کی اصلاح کے لیے روزانہ کی بنیاد پر کوشش کیجیے۔

جب آپ کو قطعی طور پر علم ہو جاتا ہے کہ آپ اپنے پیشے کے کس پہلو کے لحاظ سے کمزور ہیں اور آپ میں مطلوبہ مہارت اور صلاحیت کی کمی ہے تو پھر آپ خود سے یہ سوال دوبارہ پوچھیں۔ ''اب کون سی صلاحیت اور مہارت میرے لیے زیادہ سے زیادہ مفید اور کارآمد ہے؟'' اس سوال کا آپ کی طرف سے جو بھی جواب ہو، تو پھر آپ اسی وقت سے ہی اس شعبے میں مکمل صلاحیت اور مہارت حاصل کرنے کے لیے کوشاں ہو جاتے ہیں۔

اپنے پیشوں میں کامیاب ترین افراد اپنے پیشے سے منسلک مختلف شعبوں میں مہارت کے لحاظ سے 8، 9 یا 10 نمبر پر ہوتے ہیں۔ لازمی ہے کہ آپ بھی اسے اپنا مقصد بنا لیں۔

قابل ترین افسر

اگر آپ اپنے ادارے میں کسی انتظامی عہدے پر فائز ہیں تو پھر مندرجہ ذیل سات (7) عناصر آپ کی کامیابی یا ناکامی کے ذمہ دار ہیں۔''

1- منصوبہ بندی۔
2- انتظام و انصرام۔
3- عملے کی بھرتی۔
4- اختیارات کی تفویض۔
5- نگرانی۔
6- رفتار ترقی کا تعین۔
7- اطلاعاتی جائزہ۔

کامیاب ترین تمام منتظمین ان میں سے ہر شعبہ میں مہارت کے حامل ہوتے ہیں، اسی طرح تمام ناکام منتظمین ان میں ایک یا دو شعبوں میں مہارت سے محروم ہوتے ہیں۔ ان میں سے کسی ایک یا تمام شعبوں میں آپ کی عدم صلاحیت اور عدم مہارت آپ کی کامیابی کے لیے مہلک ثابت ہو سکتی ہے۔

مثال کے طور پر اگر آپ مندرجہ بالا تمام شعبوں میں ایک یعنی اختیارات کی تفویض کے سوا مکمل مہارت کے حامل ہیں تو پھر آپ دن بدن اپنے کاروبار میں پیچھے رہ جاتے ہیں۔ ایسے منتظمین بھی موجود ہیں جو اس شعبے میں قطعی طور پر مہارت و صلاحیت سے محروم ہیں۔ اپنی اس

کمزوری کے باعث وہ ادارے کے بقایا شعبہ جات کو جس قدر نقصان پہنچاتے ہیں، اس کے بعد بالآخر انہیں ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے۔

اپنے پیشے میں کامیابی سے منسلک ہر شعبے میں اپنی مہارت اور صلاحیت کے لحاظ سے خود کی ایک سے دس تک درجہ بندی کیجیے۔ پھر اپنے آپ سے مخلص رہیے اور اپنے ساتھی کے ذریعے حقیقی جواب حاصل کیجیے۔

سچا اور ایماندارانہ جائزہ لیجیے

انتظامی طریقوں میں سے ایک مقبول طریقہ ''سچا اور ایماندارانہ جائزہ'' کہلاتا ہے۔ اس قسم کے جائزے کے تحت ان تمام افراد کو ایک تجزیاتی سوال نامہ دیا جاتا ہے۔ جو ایک مخصوص منیجر کو جواب دہ ہوتے ہیں۔ یہ تجزیاتی سوال نامہ خفیہ طریقے سے پُر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ سوال نامہ پُر کرنے والے افراد اپنا نام ظاہر نہیں کرتے۔ بعد ازاں اس سوالنامے کو ایک غیر جانبدار ثالث کے پاس بھجوا دیا جاتا ہے جو اس سوالنامے کے جوابات کا خلاصہ تیار کرتا ہے، پھر یہ خلاصہ متعلقہ منیجر کو دیا جاتا ہے۔ جو دوسروں کی رائے کی روشنی میں اپنی کارکردگی کا مشاہدہ کرتا ہے اور اکثر اوقات منیجر کے لیے صدمے کا باعث ہوتا ہے۔

مثال کے طور پر منیجر کہے گا ''میں تو بہت ہی ادراکی اور پُر تفکر فیصلے کرتا ہوں۔'' لیکن اس کا عملہ کہے گا ''اس میں قوت فیصلہ کی کمی ہے!''

انتظامی افراد بارے ایک حالیہ جائزے اور تجزیے کے مطابق 75 فیصد منیجر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی اثر پذیری اور افادیت کے لحاظ سے صف اول کے 25 فیصد منیجروں میں شامل ہیں۔ اکثر منیجروں نے شخصیت اور ذہانت کے لحاظ سے خود کو صف اول کے بیس فیصد انتظامی افراد میں شامل کیا۔ یہ ایک فطری عمل ہے کہ انسان اپنی خصوصیت وار کردار کے قطع نظر خود کو بہت بہتر سمجھتا ہے۔ اس لیے اشد ضروری ہے کہ انسان اپنے جائزے کے لیے اپنے کسی ساتھی یا غیر جانبدار شخص کے ساتھ رابطہ کرے۔

اپنی شخصیت میں اصلاح کو اپنا ہدف مقرر کر لیجیے

جب آپ کو معلوم ہو جائے کہ اپنی کامیابی کے حوالے سے آپ میں کس صلاحیت اور

مہارت کی کمی ہے تو پھر اس کی اصلاح کو اپنا ہدف مقرر کر لیجیے۔ اس ہدف کے حصول کے لیے مقررہ مدت متعین کیجیے، منصوبہ بندی کیجیے اور پھر دنوں کی بنیاد پر اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے۔ پھر ایک ہفتے، ایک ماہ اور ایک سال بعد جب آپ اپنا جائزہ لیں گے تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ اس مخصوص شعبے میں قطعی مہارت حاصل کر چکے ہیں۔

اپنی شخصیت کو جوں کا توں قبول کر لیجیے

حالیہ سالوں میں ایک بہت ہی اچھی کتاب منظر عام پر آئی ہے جس میں کاروباری امور بیان کیے گئے ہیں۔ جس کا نام ''اپنی صلاحیتیں اور مہارتیں بیدار کریں'' ہے۔ اس سلسلے میں ایک اور کتاب بھی منظر عام پر آئی ہے جس کا عنوان ہے۔ ''سب سے پہلے تمام اصول وقوانین توڑ دیجیے!'' یہ دونوں کتب بہترین فروخت ہونے والی کتب میں شامل تھیں اور ان دونوں کتب کے ذریعے یہی ایک عمومی اور مشترکہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ ''لوگ تبدیل نہیں ہوتے۔''

انسان کے اندر پیدائشی طور پر ہی مختلف صلاحیتیں، مہارتیں، رجحانات، خوبیاں، کمزوریاں اور نقائص موجود ہوتے ہیں۔ یہ تمام عناصر تمام طور پر انسان کے بچپن ہی میں اس کی شخصیت میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ اور پھر بعد کی زندگی میں یہ عناصر آپ کی شخصیت کا مستقل حصہ بن جاتے ہیں اور عام طور پر زندگی بھر ان میں کسی بھی قسم کی تبدیلی رونما نہیں ہوتی۔

جب آپ کوئی پیشہ اختیار کرتے ہیں تو ایک اہم کام یہ کرتے ہیں کہ آپ خود میں موجود بہترین صلاحیت و مہارت کی نشاندہی کرتے ہیں، یا پھر آپ اس مہارت اور صلاحیت کی نشاندہی کرتے ہیں جس میں آپ عملی طور پر ماہر ہو سکتے ہیں اور پھر اس صلاحیت اور خوبی میں کامل مہارت حاصل کرنے کے لیے دل وجان سے کوشش شروع کر دیتے ہیں۔

1920ء کی دہائی کے زمانے میں میری بیکر فلٹ نامی ایک مینجمنٹ کنسلٹنٹ نے کہا تھا:

''گھوڑے کو لے جانے کے لیے بہترین سمت وہی ہے جس سمت میں گھوڑا جا رہا ہے۔''

اسی طرح اپنی شخصیت کی بہترین نشوونما کرنے کا اچھا اور آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنی قدرتی صلاحیتوں اور خوبیوں کے مطابق اپنی شخصیت میں نکھار پیدا کیا جائے۔ ایک اور مفکر جم کیتھ کارٹ کا کہنا ہے:

''اپنی قدرتی صلاحیتوں اور خوبیوں کی نشوونما کیجیے۔''

یہ ایک ایسا اچھا اور بہترین اصول ہے جس پر آپ کو اپنی تمام عمر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ آپ کو اس دنیا میں ان خاص صلاحیتوں اور خوبیوں کے ساتھ بھیجا گیا جس کی وجہ سے آپ دوسروں سے بہت مختلف ہیں۔ اپنی زندگی میں آپ نے اکثر محسوس کیا ہوگا کہ آپ میں کچھ ایسی صلاحیتیں خوبیاں اور مہارتیں موجود ہیں جن کے باعث آپ اپنے مقصد کے حصول میں کامیاب ہوئے اور آپ اپنے کام سے دیگر کسی کام کی نسبت زیادہ لطف اندوز ہوئے۔ آپ کی زندگی کے بڑے اور اہم مقاصد یہ بھی ہیں کہ آپ خود میں موجود وہ صلاحیتیں اور مہارتیں شناخت کر سکیں جن کے ذریعے آپ اپنے بعض معاملات نہایت احسن طریقے سے انجام دے سکیں اور ان صلاحیتوں اور خوبیوں میں مہارت کامل حاصل کرنے کے ذریعے زیادہ سے زیادہ طمانیت اور خوشی محسوس کر سکیں۔

اپنی صلاحیتوں کی نشوونما کیجیے

ایک مشہور کھلاڑی کا قول ہے:

''ہر انسان میں صلاحیت موجود ہے لیکن اس صلاحیت کا اظہار سخت محنت کا متقاضی ہے۔''

اسی طرح لائنگ فلیو نامی ایک شاعر کا قول ہے:

''ایک اوسط درجے کے انسان کا عظیم المیہ یہ ہے کہ جب وہ قبر میں جاتا ہے تو اس کے اندر موجود صلاحیت اس کے ساتھ ہی دفن ہو جاتی ہے۔''

آپ ایک ایسے پیشے میں جان کھپاتے رہے جو آپ کے لیے مناسب نہیں تھا لیکن پھر آپ نے ایک ایسا پیشہ اختیار کر لیا جس میں آپ نے ایک دو سال ہی میں اس قدر ترقی کی جو آپ گزشتہ بیس برس میں نہیں کر سکے تھے۔

ایک دفعہ نپولین ہل نے لکھا:

''اپنے لیے وہ پیشہ ڈھونڈیے جو واقعی آپ کو پسند ہو اور پھر منصوبہ بندی کے ذریعے اس پیشے کے ذریعے اپنی لیے خوشحال زندگی حاصل کریں۔''

اکثر کامیاب ترین افراد عام طور پر یہی کہتے ہیں:

"میں نے اپنی زندگی میں ایک دن بھی کام نہیں کیا۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ انہوں نے اپنے لیے وہ کام تلاش کرلیا جو انہیں واقعی پسند تھا اور پھر اس کے ذریعے انہوں نے زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کی۔

خود میں موجود خاص صلاحیتیں تلاش کیجیے

آپ میں جو بھی خاص صلاحیتیں موجود ہیں، اور جو آپ کے پیشے اور کامیابی کے لیے انتہائی مناسب نہیں، انہیں تلاش کرنے اور ان کی نشاندہی کرنے کے لیے آٹھ طریقے موجود ہیں۔

پہلے تو یہ کہ آپ کو اپنے لیے جو کام بھی پسند ہے، اس میں آپ کو مہارت حاصل ہوگی اور اس کے ذریعے آپ کو زیادہ سے زیادہ خوشی وطمانیت حاصل ہوگی۔ اگر آپ اس کام کو انجام دینے کے متحمل ہوسکتے تو پھر آپ اسے بغیر کسی معاوضے کے بھی انجام دیتے۔ اس عمل کے ذریعے آپ میں موجود آپ کی بہترین صلاحیتیں اور خوبیاں آپ پر عیاں ہوجاتی ہیں اور آپ اپنے پسندیدہ کام کو انجام دیتے ہوئے انتہائی خوشی وطمانیت محسوس کرتے ہیں۔

دوسرا یہ ہے کہ آپ اپنے کام کو نہایت احسن انداز میں انجام دیتے ہیں۔ آپ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں یہ کام کرنے کے لیے فطری صلاحیت اور مہارت موجود ہے۔

تیسرا یہ کہ ایک خاص اہلیت اور صلاحیت کی بنا پر آپ اپنی زندگی میں زیادہ سے زیادہ کامیابی اور خوشی حاصل کر پاتے ہیں۔ اور پھر اپنی آئندہ زندگی میں آپ اپنی صلاحیت اور مہارت کے ذریعے عظیم کامیابیاں اور خوشیاں حاصل کر پائیں گے اور لوگ آپ پر رشک کریں گے۔

چوتھا یہ کہ ایک ایسی چیز ہے جو آپ کے سیکھنے اور عملی طور پر انجام دینے میں بہت آسان ہے۔ درحقیقت یہ کام آپ کے لیے اس وقت آسان ثابت ہوا کہ آپ کو محسوس بھی نہیں ہوا کہ آپ کے آپ اسے سیکھ لیا۔ آپ نے محض یہ محسوس کیا کہ آپ نے ایک دن اس کام کو بہت آسانی کے ساتھ انجام دے لیا۔

پانچواں یہ کہ آپ کی تمام تر توجہ اس کام کی طرف مبذول ہوتی ہے۔ یہ چیز آپ کو اپنے سحر میں گرفتار کرلیتی ہے۔ آپ اسی کے متعلق سوچتے، اسی کے متعلق مطالعہ کرتے، اسی کے

متعلق باتیں کرتے اور اسی کے متعلق سیکھنے اور تربیت حاصل کرتے ہیں۔ یہ کام آپ کو ایسے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے جسے مقناطیس لوہے کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔

چھٹا یہ کہ آپ اس کام کو سیکھنے میں خوشی اور لذت محسوس کرتے ہیں اور اسی ہی میں مہارت حاصل کرتے ہیں۔ آپ کی شدید اور گہری خواہش ہوتی ہے کہ اسی کام میں مزید کامیابی حاصل کریں۔

ساتواں یہ کہ جب آپ اس کام کو انجام دیتے ہیں تو آپ کو وقت گزرنے کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ اپنا پسندیدہ کام بہت زیادہ دیر تک بغیر کچھ کھائے یا سوئے کرتے رہتے ہیں کیونکہ آپ اس کام کو انجام دیتے ہوئے ہوش وحواس سے بیگانہ ہوجاتے ہیں۔

آٹھواں یہ کہ آپ ان افراد کی دلی طور پر تعریف کرتے ہیں، جو وہی کام کرتے ہیں جو آپ کے پسندیدہ ہوتے ہیں۔ آپ انہیں پسند کرتے ہیں اور ان کا ساتھ دینا پسند کرتے ہیں۔

اگر مندرجہ بالا تفصیل اور علامات اس کام پر منطبق میں جو آپ انجام دے رہے ہیں یا آپ جو کام ماضی میں انجام دے رہے تھے، تو پھر اس کام کے ذریعے آپ اپنی دلی خواہشات کی تکمیل کرسکتے ہیں۔

آپ تو پیدا ہی ترقی کے لیے ہوئے ہیں

آپ کی قدرتی صلاحیتیں پیدائشی طور پر آپ کے اندر موجود ہیں اور ان کی نشوونما بہت آسان ہے۔ یہ قدرتی صلاحیتیں اور مہارتیں آپ کے تحت الشعوری ذہن میں نصب کردی گئی ہیں۔ یہی تو آپ کا مقصد حیات ہیں۔ اب آپ کی ذمہ داری ہے کہ ان صلاحیتوں کو بیدار کریں، انہیں فعال کریں اور پھر انہیں مزید نکھاریں۔

بہت سی مہارتیں اور صلاحیتیں ایک دوسرے کے لیے لازم وملزوم ہوتی ہیں، ان کا ایک دوسرے پر انحصار ہوتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے اندر ایک ایسی صلاحیت اس قدر موجود ہونا چاہیے کہ آپ اپنی دوسری صلاحیت کو زیادہ سے زیادہ استعمال کرسکیں۔ بعض اوقات آپ کو خود میں وہ صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا کرنا چاہئیں جو آپ کو پسند نہیں اور نہ ہی ان

کے ذریعے آپ کو خوشی اور طمانیت حاصل ہوتی ہے۔لیکن یہ ایک ایسی قیمت ہے جو آپ کو
اپنے پیشے میں اعلیٰ کارکردگی کے اظہار کے لیے ادا کرنا پڑتی ہے۔

محض ایک مہارت مزید درکار ہے!

کامیابی حاصل کرنے کے حوالے سے ایک سنہری اصول یوں ہے۔

''آپ کو اپنی استعداد، کارکردگی اور آمدن دگنا کرنے کے لیے محض
ایک مہارت مزید درکار ہے۔''

یاد رکھیے کہ تمام کاروباری مہارتیں ایسی ہیں جنہیں سیکھا جاسکتا ہے اور پیدائشی طور پر
ان کا تو تعین نہیں ہوتا۔اگر آپ کو اپنی نامکمل استعداد استعمال کرنے کے ضمن میں محض ایک
مزید مہارت درکار ہے تو پھر آپ اس مہارت کو سیکھنے اور دہرانے کے ذریعے خود میں پیدا کر
سکتے ہیں۔

معمولی کارکردگی کے جال سے بچیں

اکثر افراد کا یہی معمول ہے کہ اگر ان میں کسی ایک صلاحیت اور مہارت بھرپور انداز میں
موجود نہیں ہوتی تو وہ اسے بہتر بنانے کی طرف توجہ نہیں دیتے۔آپ جانتے بوجھتے بے خبری
کے جال میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔اور پھر کہیں گے ''میں اس صلاحیت میں کسی قدر کمزور ہوں''
یا ''مجھ میں یہ صلاحیت اور مہارت قدرتی طور پر موجود نہیں ہے!''

آپ کا یہ عمل محض ایک منطق اور بہانہ ہے۔اگر یہ صلاحیت اور مہارت آپ کے لیے
اہم ہے تو آپ اسے سیکھ سکتے ہیں۔آپ کا یہ فیصلہ نہایت نقصان دہ ہے کہ آپ خود میں محض
ایک صلاحیت کی کمی کے باعث سالوں کامیابی سے دور رہتے ہیں کیونکہ مہارت اور صلاحیت
پختہ ارادے اور عزم کے ذریعے سیکھی اور حاصل کی جاسکتی ہے۔

بہترین کارکردگی ایک مسلسل عمل ہے

ایک قدیم کہاوت ہے:

''جس کام کو آپ اب بہترین انداز میں انجام دے سکتے ہیں، ابتدائی
طور پر آپ اسے اچھے انداز سے انجام دیتے ہیں۔''

مشق کے ذریعے کسی شخص میں مہارت پیدا نہیں کی جاسکتی بلکہ جب آپ بار بار مشق
کرتے ہیں، بار بار غلطی کرتے ہیں تو پھر آپ کسی کام میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

جب آپ کبھی کوئی نیا کام شروع کرتے ہیں تو پھر آپ کو امید رکھنی چاہیے کہ ابتدا میں
آپ کی کارکردگی بری ہو سکتی ہے۔شروع شروع میں آپ پریشان اور مایوس ہو سکتے ہیں۔
آپ خود کو کم تر اور نارمل سمجھ سکتے ہیں اور آپ اکثر خود کو احمق اور خوفزدہ محسوس کریں گے۔لیکن
آپ کو اپنی کارکردگی شاندار بنانے کے لیے یہ قیمت لازمی طور پر ادا کرنا ہوگی۔یہ ایک عمومی
اصول ہے کہ کامیابی کے لیے آپ کو پیشگی قیمت ادا کرنا ہوتی ہے اور یہ قیمت عام طور پر کسی
ایک ایسی صلاحیت میں مہارت کا حصول ہے جو ایک عظیم کامیابی کے لیے درکار ہے۔

اپنی جادوئی چھڑی لہرائیے

''جادوئی چھڑی'' کی ترکیب استعمال کیجیے۔تصور کیجیے کہ آپ اپنی جادوئی چھڑی
لہرانے کے ذریعے اپنی مطلوبہ مہارت بہتر اور مکمل انداز میں حاصل کر سکتے ہیں۔اگر آپ اپنی
جادوئی چھڑی کے ذریعے اپنی صلاحیتوں اور مہارتوں کے حوالے سے اپنی خواہش کی تکمیل
کر سکتے تو آپ کی خواہش کیا ہوتی؟

ان سوالات کا جو بھی جواب ہو، عام طور پر یہ جواب ان کے اہداف کی علامت ہوتا ہے
جو آپ کی عظیم کامیابی حاصل کرنے کے لیے خود میں مطلوبہ صلاحیت اور مہارت پیدا کرنے
کے حوالے سے پیدا کرنا چاہتے ہیں۔

اپنی زندگی میں یہی ایک اصول اپنا لیجیے کہ ''اپنا کام خود کیجیے'' ایک شعبے میں ایک خاص
صلاحیت میں مکمل مہارت کے حصول کے لیے سالوں کوشش کیجیے۔اپنی طرف سے اعلیٰ
کارکردگی کے اظہار کے لیے قیمت ادا کرنے اور قربانی دینے کے لیے تیار رہیے۔

ایک تیر سے تین شکار

اپنی صلاحیت و مہارت کے تعین کے لیے آپ ایک تیر سے تین شکار کا طریقہ استعمال
کریں۔یہ ایک نہایت آسان اور سادہ طریقہ ہے اور ہر دفعہ کارآمد و مفید ثابت ہوتا ہے۔یہ
طریقہ یہ ہے کہ ہر روز اپنی مطلوبہ مہارت اور صلاحیت بارے پڑھیں اور مطالعہ کریں اور اس

کے لیے پندرہ بیس منٹ صرف کریں۔ علم حاصل کرنے سے بڑھتا ہی جاتا ہے۔ آپ جس قدر زیادہ پڑھیں اور سیکھیں گے، آپ کو زیادہ سے زیادہ اعتماد حاصل ہوگا کہ آپ یہ کام بہترین انداز میں انجام دے سکتے ہیں۔

دوسرا طریقہ ہے کہ اس موضوع پر اپنی گاڑی میں نصب آڈیو پروگرام سنیے۔ اوسط درجے کا ایک ڈرائیور ہر سال پانچ سو سے ایک ہزار گھنٹے سفر کرتا ہے۔ سفر کے اس عرصے کے دوران اپنی مطلوبہ صلاحیت و مہارت بارے آڈیو پروگرام سنیئے۔ اس طرح آپ اپنے شعبے میں سب سے باخبر شخص کی حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔

تیسرا طریقہ یہ ہے کہ اپنے کام کے سلسلے میں سیمیناروں اور ورکشاپوں میں شرکت کریں۔ اپنے مطلوبہ کام کے ضمن میں محض ایک سیمینار یا ورکشاپ میں شرکت کے ذریعے ہزاروں افراد کی زندگیوں میں انقلاب برپا ہو چکا ہے۔

اور پھر آخری طریقہ مشق ہے جس کے ذریعے اپنے آپ جلد سے جلد اپنے کام کے متعلق سیکھ سکتے ہیں۔ جب بھی آپ کو کوئی اچھا خیال سننے کو ملے تو پھر اس پر فوراً عمل کر ڈالیے۔ جو شخص کسی ایک تجویز یا خیال کے متعلق سنتا ہے اور اس پر فوری عمل کرتا ہے۔ اس شخص سے کہیں بہتر ہے جو سیکڑوں تجاویز اور خیالات سنتا ہے لیکن کسی ایک پر بھی عمل نہیں کرتا۔

مشق مہارت عطا کرتی ہے

جس چیز کے متعلق آپ سیکھ رہے ہیں آپ اس کی جس قدر زیادہ مشق کریں گے، اس چیز میں زیادہ سے زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ ماہر اور قابل ہوتے جائیں گے، آپ جس قدر زیادہ مشق کریں گے، آپ میں اسی قدر زیادہ اعتماد پیدا ہوگا۔ آپ جس قدر زیادہ مشق کریں گے، آپ میں اسی قدر احساس کمتری کا احساس معدوم ہوتا جائے گا۔ آپ جس قدر زیادہ مشق کریں گے آپ اپنے ذہن میں زیادہ سے زیادہ اپنی مہارت کو بٹھاتے جائیں گے جہاں یہ زندگی بھر کے لیے محفوظ رہے گی۔

ابھی اور اسی وقت عزم اور پختہ ارادہ کر لیجیے کہ آپ اپنے شعبہ کے کامیاب ترین دس فیصد افراد میں شامل ہوں گے۔ اس امر کا تعین کریں کہ یہ کامیاب ترین دس فیصد افراد کون ہیں۔ ان کی آمدنی کیا ہے اور ان کا طریقہ کار آپ سے کس قدر مختلف ہے۔ یہ بھی معلوم کریں

انہوں نے خود میں کون سی خاص مہارت اور صلاحیت پیدا کی۔ آپ بھی یہی مہارت و صلاحیت خود میں پیدا کرنے کا عزم اور پختہ ارادہ کریں۔ ان لوگوں نے جو کچھ بھی طریقہ اپنایا، وہی طریقہ آپ بھی سیکھ لیجیے تاکہ آپ بھی وہ طریقہ استعمال کر سکیں، کوئی شخص بھی آپ سے زیادہ ہوشیار اور ذہین نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے پیشے سے منسلک کامیاب ترین افراد ایک زمانے میں آپ کے پیشے سے منسلک ہی نہیں تھے۔ یہ حقیقت اس امر کا ثبوت ہے کہ جو کامیابی انہوں نے حاصل کی آپ بھی یہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ اپنا ہدف متعین کر لیں اور اس کے حصول کے لیے محنت شاقہ سے کام لینا چاہیے۔ نہ آپ کی کامیابی کی کوئی حد ہے اور نہ ہی آپ کی کوشش کی کوئی حد ہے۔

خلاصہ

1- آج ہی سے یہ پختہ ارادہ اور عزم کر لیجیے کہ آپ اپنے پیشے سے منسلک دس فیصد کامیاب ترین افراد میں شامل ہو جائیں گے۔

2- اپنے پیشے سے منسلک ان پہلوؤں بارے آگہی حاصل کیجیے جو آپ کی کامیابی کے لیے ضروری ہیں۔

3- اپنی زندگی میں موجود خامیوں اور کمزوریوں کی نشاندہی کریں اور اپنے پیشے میں شاندار کامیابی حاصل کرنے کے لیے اپنا کام خود کریں۔

4- اپنے لیے ان اضافی مہارتوں اور صلاحیتوں کا تعین کریں جو آپ کی بہترین کامیابی کے لیے ضروری ہیں اور پھر ان مہارتوں اور صلاحیتوں کے حصول کے لیے عملی اقدامات اٹھائیں۔

5- زندگی بھر سیکھتے ہی رہیے۔ اپنے پیشے سے متعلق امور بارے مختلف کتابوں اور مضامین کا مطالعہ کیجیے، آڈیو پروگرام سنیئے، مختلف سیمیناروں میں شرکت کیجیے اور پھر سیکھی ہوئی چیزوں بارے فوری عملی قدم اٹھائیے۔

باب:12

مفید و مددگار لوگ اپنے ساتھ شامل کیجیے

"زندگی بارے آپ کا نقطہ نظر، آپ کی شخصیت اور اپنی ذات کی قدر و قیمت کافی حد تک آپ کے ماحول کے ذریعے تشکیل پاتی ہے۔
آپ کی تمام پیشہ وارانہ زندگی آپ کے ماحول اور آپ کے اردگرد موجود افراد کے ذریعے تشکیل پاتی ہے۔"

اوریسن سویٹ مارڈن

زندگی میں آپ کے تمام معاملات، گھریلو یا کاروباری، کا انحصار لوگوں کے ساتھ تعلقات پر ہے۔ آپ کی زندگی میں ہر کامیابی اور ناکامی کا انحصار کسی نہ کسی طرح لوگوں کے ساتھ تعلقات پر ہے۔ اپنی گھریلو اور پیشہ وارانہ زندگی کے ہر موڑ پر مفید اور مددگار لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرنے کی صلاحیت ایک ایسا عنصر ہے جس کے باعث آپ کی کامیابی اور ترقی کا تعین ہوگا اور یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ آپ کس قدر تیزی کے ساتھ اپنے اہداف حاصل کر لیں گے۔

جس قدر زیادہ لوگ آپ سے ملیں گے تو آپ کی ہر کوشش زیادہ سے زیادہ کامیاب ہوگی۔ جب آپ کو صحیح مقام پر درست، مفید اور مددگار لوگ مل جائیں گے تو پھر آپ کے لیے ایک ایسا دروازہ کھل جائے گا جس کے ذریعے آپ کی زندگی میں انقلاب برپا ہو جائے گا۔ اور آپ برسوں کی محنت شاقہ سے محفوظ ہو جائیں گے۔

آپ اکیلے کچھ نہیں ہیں

آپ کے لیے اپنے اہداف کے تعین کا ایک اہم حصہ یہ ہے کہ آپ ان افراد، اداروں اور تنظیموں کی نشاندہی کریں جو آپ کے اہداف کے حصول کے حوالے سے آپ کے لیے مفید

اور مددگار ثابت ہوں۔ کسی بھی قسم کے اہداف کے حصول کے لیے آپ کو بہت سے لوگوں کی مدد اور تعاون کی ضرورت محسوس ہوگی۔ یہ لوگ کون ہیں؟

اس قسم کے افراد کی تین اقسام ہیں جن کے تعاون اور مدد آپ کو اپنے مستقبل میں ضرورت ہوگی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو آپ کے دفتری ساتھی ہیں۔ آپ کے افراد خانہ اور دوست ہیں اور ایسے افراد اور ادارے ہیں جو آپ کے سماجی حلقوں اور کاروباری ماحول سے الگ ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ایک ایسی حکمت عملی اختیار کریں کہ آپ ان میں سے ہر قسم کے افراد کے ساتھ موثر انداز میں اشتراک عمل کر سکیں۔

آپ کے اہم کاروباری روابط اور تعلقات

آپ کا ایک گاہک آپ کے لیے ایک ایسی شخص ثابت ہو سکتا ہے جس پر آپ اپنی کاروباری کامیابی اور ترقی کے لیے انحصار کرتے ہیں۔ مزید ایک گاہک آپ کے لیے ایک ایسا شخص ثابت ہو سکتا ہے جو کسی نہ کسی طرح اپنی کامیابی کے لیے آپ پر انحصار کرتا ہے۔ یہ دونوں اقسام کے اشخاص کسی نہ کسی طرح آپ کے اردگرد موجود ہیں۔

مثال کے طور پر جب آپ اپنے دفتری فرائض انجام دے رہے ہوتے ہیں تو آپ کا افسر آپ کا ابتدائی اور بنیادی گاہک ہوتا ہے۔ اپنے افسر کو مطمئن کرنے کی آپ کی صلاحیت و مہارت کا آپ کے مستقبل، آپ کی آمدنی، آپ کے پیشے پر دیگر کسی اور صلاحیت اور مہارت کی نسبت زیادہ سے زیادہ اثر انداز ہوگی۔ اگر یہ شخص آپ سے ناخوش ہو لیکن اگر آپ کا افسر آپ سے خوش اور مطمئن ہے تو پھر آپ کی ملازمت محفوظ اور سلامت رہے گی۔ اگر ادارے کے اندر اور باہر ہر شخص آپ سے خوش ہے لیکن آپ کا افسر آپ سے خوش نہیں ہے تو پھر یہی ایک مسئلہ آپ کے مستقبل کے لیے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

گاہک کی خدمت پر مبنی آپ کی حکمت عملی

آپ کے لیے یہ ایک شاندار حکمت عملی ہوگی کہ آپ ہر اس چیز کی فہرست بنا لیں جو آپ کے خیال کے مطابق آپ کے لیے درکار ہوگی۔ پھر اس سوال کا جواب دیجیے "اس فہرست میں میرا نام کیوں شامل نہیں ہے؟" اور پھر ہر اس چیز کی فہرست بنا لیجیے جو آپ کو مطلوب ہو۔ پھر

اس فہرست کو اپنے افسر کے پاس لے جایئے اور اسے کہیے کہ اس فہرست کو اپنی ترجیحات کے مطابق دوبارہ مرتب کرے۔ اس فہرست میں آپ کے افسر کے لیے کیا چیز اہم ہے؟ پھر دوسری اہم چیز کون سی ہے؟ اور پھر تیسری اہم چیز کون سی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

بعدازاں اپنے افسر کی ترجیحات کے مطابق دن بھر کام کرنے پر خود کو تیار کر لیجیے۔ اس امر کو یقینی بنا لیجیے کہ آپ کا افسر جب بھی آپ کو دیکھے یا آپ سے بات کرے۔ آپ اس کی ترجیحات کے مطابق کام کرتے ہوئے پائے جائیں۔ آپ کا صرف یہی ایک عمل آپ کے کسی دیگر فعل کی نسبت آپ کے پیشے کے مستقبل کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہوگا۔

ترقی اور کامیابی کے لیے اہم خصوصیات

چند برس پہلے جب ایک سو چار چیف ایگزیکٹو افسران کے بارے میں ایک جائزہ مرتب کیا گیا تو انہوں نے بیس ایسی خصوصیات کا ذکر کیا جو ایک کامیاب کارکن/ ملازم میں موجود ہونا چاہئیں۔ پھر ان سے کہا گیا کہ ان میں سے اہم ترین خصوصیات کا انتخاب کریں۔ اس طرح 86 فیصد افسران نے پیشہ ورانہ کامیابی کے لیے کسی دیگر خصوصیات کی نسبت دو اہم ترین خصوصیات کا انتخاب کیا۔ ان میں سے پہلی خصوصیت اپنے لیے ترجیحات منتخب کرنے کی صلاحیت، یعنی ضروری معاملے کی غیر ضروری معاملے سے الگ کرنے کی اہلیت ہے۔ دوسری خصوصیت یہ ہے کہ اپنے مقصد کی تکمیل احسن طریقے سے نہایت تیز رفتاری سے کی جائے۔

جب آپ کا نام اس لیے مشہور ہو جائے کہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جو اپنے اہم کام نہایت تیزی اور احسن طریقے سے انجام دیتے ہیں تو پھر کوئی بھی چیز آپ کی پیشہ وارانہ کامیابی کے لیے اس سے زیادہ مفید ثابت نہیں ہوگی۔

غیر ضروری مقاصد کے لیے محنت ومشقت

یہ ایک نہایت اہم مسئلہ ہے کہ اکثر لوگ محنت ومشقت تو بہت زیادہ کرتے ہیں لیکن وہ اپنے افسر کی ترجیحات کے مطابق کام نہیں کرتے یا پھر ان کاموں کے لیے کوشش نہیں کرتے جو کامیابی کے حصول کے لیے اہم ترین ہوں۔ افسوسناک امر یہ ہے کہ اگر آپ کوئی غیر اہم کام نہایت احسن انداز میں انجام دیتے ہیں تو پھر آپ کی پیشہ وارانہ زندگی کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے اور

آپ کی ملازمت بھی ختم ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر آپ اپنے افسر کی ترجیحات کے مطابق کام کرتے ہیں اور ان کاموں کو احسن انداز میں اور تیز رفتاری کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔ تو پھر آپ کا یہ فعل کسی دوسرے فعل کی نسبت آپ کی بہترین کارکردگی کے لیے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔

اگر حالات میں کسی بھی قسم کی تبدیلی واقع ہو جائے تو پھر آپ اپنے افسر کے ساتھ مشورہ کریں۔ یہ امر یقینی بنائیں کہ آپ اس وقت جو کوئی کام انجام دے رہے ہیں وہ ابھی بھی آپ کے افسر کے لیے قابل ترجیح ہے، اور پھر اس کام کو نہایت تیز رفتاری کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کریں۔ کوئی ایسا شخص آپ کے افسر کے نزدیک اس شخص سے زیادہ پسندیدہ نہیں ہے جو اپنا کام نہایت تیزی اور احسن انداز میں انجام دیتا ہے۔ یہ امر یقینی بنائیں کہ آپ ہی وہی شخص ہیں۔

آپ کے دیگر اہم گاہک

آپ کے دفتری ساتھی جو آپ کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ بھی آپ کے ساتھ ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پاس جایئے اور پوچھیے کہ کیا ان کو آپ کی مدد اور تعاون کی ضرورت ہے۔ ان سے یہ بھی پوچھیے کہ ان کے کام کو بہتر طور پر انجام دینے کے لیے آپ ان کے لیے کیا مدد کر سکتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ لوگ تو دن بھر اپنے اور اپنے کام بارے ہی غور کرتے رہتے ہیں۔ جب آپ کسی سے کہتے ہیں کہ آپ اسے بتائیں گے کہ وہ اپنے کام کو کس طرح تیزی اور احسن طریقے سے انجام دے سکتے ہیں تو اس طرح وہ بھی بوقت ضرورت آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں گے۔

”جو بووٴ گے وہ کاٹو گے“ کا قانون محض بووٴ اور کاٹو کا قانون نہیں ہے بلکہ یہ قانون ایک خاص ضبط اور ترتیب کی علامت ہے۔ یعنی پہلے آپ کوئی چیز انجام دیتے ہیں اور پھر نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔ لہٰذا پہلے آپ بیج بو دیں اور پھر کاٹیں۔

آپ کو چاہیے کہ دوسرے افراد کی مدد کرنے اور ان کے لیے کوئی اچھا کام کرنے کے لیے ہر وقت اور ہمیشہ تیار رہیے۔ جیسا آپ خلوص دل کے ساتھ دوسروں کے لیے ایماندارانہ کوشش کریں گے تو پھر اس کا بدلہ آپ کو کسی نہ کسی طرح کسی بھی ایسے وقت آپ کو مل جائیگا جیسا

آپ کے وہم و گمان میں بھی نہ ہوگا۔

کسی بھی ادارے میں مقبول ترین لوگ وہ ہوتے ہیں جو دوسروں کی بروقت اور ہمیشہ مدد کرنے کے لیے تیار رہتے ہیں۔

جس طرح آپ لوگوں کی مدد کرتے ہیں اسی طرح جس قدر لوگ آپ کو مہیا ہوں گے اور آپ کے حلقہ دوستی میں شامل ہوں گے، اس قدر جلد آپ کامیابی و ترقی حاصل کر لیں گے۔

کوشش کیجیے کہ آپ ایک ایسے شخص کی حیثیت سے مشہور ہو جائیں جو دوسروں کی مدد بھی کرتا ہو اور ان کے لیے اچھے کام بھی انجام دیتا ہو۔

آپ کو چاہیے کہ آپ مسلسل ایسے طریقوں کی تلاش میں رہیں جن کے ذریعے آپ لوگوں کے لیے قیمتی اور مفید ثابت ہو سکیں، اس طرح وہ لوگ بھی بروقت ضرورت آپ کی مدد کے لیے ہر وقت اور ہمیشہ تیار رہیں گے۔

ٹیم کے ایک اچھے کھلاڑی بنیے

اپنی دیرپا اور مستحکم کامیابی کے لیے ایک مطلوبہ اہم خصوصیت یہ ہے کہ آپ ٹیم کے ایک اچھے کھلاڑی بنیں۔ ایک جائزے کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ جو افراد ایک اچھا کھلاڑی بننے کی خصوصیت سے مالا مال ہیں، یہ لوگ ایک ایسی مفید خصوصیت کے حامل ہیں جن کے لیے تیز رفتار ترقی ان کے مقدر میں لکھ دی گئی ہے۔

ایک ٹیم کی ہیئت ترکیبی بھی بہت دلچسپ ہے۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ کسی بھی ٹیم کے 20 فیصد کھلاڑی 80 فیصد کام انجام دیتے ہیں۔ دیگر 80 فیصد کھلاڑی صرف 20 فیصد کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ کی ذمہ داری یہ ہے کہ اپنی ٹیم کے بہترین 20 فیصد کھلاڑیوں میں آپ کا نام شامل ہو۔

اپنی ٹیم کے لیے اچھا کھلاڑی ثابت ہونے کے لیے ہر کام کے لیے تیاری رکھیں۔ اپنی ٹیم کے سربراہ کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھیں۔ بوقت ضرورت بولنے سے مت گھبرائیں اور سوال پوچھیں۔ ہر کام کی انجام دہی کے لیے رضا کارانہ طور پر اپنا نام پیش کریں اور جب بھی ایسا کوئی کام کریں اسے نہایت تیز رفتاری کے ساتھ اور احسن انداز سے انجام دیں تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ آپ ہی وہ شخص ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں۔

”دوسروں پر انحصار کی صلاحیت“ اہم ترین صلاحیت ہے

اپنے آپ میں دوسروں کی مدد کی صلاحیت پیدا کرنے کے ذریعے آپ اپنے اردگرد ایک مثبت، پرکشش حلقہ توانائی پیدا کر سکتے ہیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آپ کو زیادہ اہم ذمہ داریاں سونپی جائیں گی جن میں آپ کو اختیار کے ساتھ ساتھ معاوضہ بھی اچھا ملتا ہے۔

جو لوگ آپ کے ماتحت ہیں ان کا جائزہ لیجیے اور ان کے مزاج سے واقف ہو جائیے۔ ان سے باتیں کیجیے اور ان سے سوال پوچھیں۔ اگر آپ ان کی مدد کر سکتے ہیں تو انہیں اپنی طرف سے مدد کی پیشکش کیجیے۔ ان کے ساتھ خاص طور پر مہربانی اور شفقت کا رویہ اپنائیے۔ ان کے کام کی تعریف کیجیے اور ان کی صلاحیتوں کا اعتراف کیجیے۔ اپنے اس رویے کے باعث آپ اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں برپا ہونے والے انقلاب کے باعث خود بھی حیران رہ جائیں گے۔

تعلقات قائم کرنے کے لیے وقت اور کوشش ضرور کیجیے

ہر قسم کے ادارے میں جو شخص زیادہ سے زیادہ افراد سے واقف ہو، وہ عام طور پر اس کریم کی مانند ہوتا ہے جو دودھ کے اوپر آ جاتی ہے۔ شروع میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلق داری قائم کرنے کے لیے وقت درکار ہوتا ہے لیکن آپ کا یہ عمل آپ کی آئندہ زندگی کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہوتا ہے۔

اپنے پیشے سے قطع نظر آپ دیگر پیشوں سے منسلک افراد کو بھی اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں۔ ایک پیشے سے منسلک کامیاب ترین افراد دوسرے پیشے سے منسلک کامیاب ترین افراد سے رابطہ قائم کرتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے کاروباری اور دوستانہ تعلقات کو مسلسل وسیع کیے رکھتے ہیں۔

اپنے پیشے سے منسلک افراد کی تلاش میں رہیے۔ ایسے ایک یا دو اداروں کا انتخاب کیجیے جہاں کے لوگ آپ کے مستقبل کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہو سکیں۔ ان کے ساتھ میل ملاپ کیجیے اور ان سے متعارف ہوں۔ جب آپ یہ فیصلہ کر لیں ان کے ساتھ میل ملاپ آپ کے لیے مفید اور کارآمد ہے تو پھر ان کے ساتھ مستقل تعلقات قائم کر لیجیے۔

اپنا حلقۂ احباب پیشہ ورانہ انداز میں قائم کیجیے

ہر قسم کے تعلقات کے قیام کے لیے یہ ایک بہترین طریقہ ہے۔ اپنے ادارے میں ایک

اہم کمیٹی کا انتخاب کیجیے اور اس کے لیے رضا کارانہ طور پر کام کرنے کی پیشکش کیجیے۔ اس کمیٹی کا انتخاب کیجیے جو دیگر اراکین پر مشتمل ہو اور رفتہ رفتہ آپ ان کے ساتھ تعلقات قائم کر سکیں۔

اس کمیٹی کا انتخاب کیجیے جو ان سرگرمیوں میں مصروف ہو جن کے ذریعے آپ کی ان لوگوں کے ساتھ ملاقات ہو جو آپ کی کامیابی اور ترقی کے لیے مفید ہوں۔

جب آپ اس کمیٹی میں شامل ہو جائیں تو پھر مختلف کام رضا کارانہ طور پر انجام دیں۔

اپنے اس عمل کے ذریعے آپ کو ان اہم لوگوں کے سامنے اپنی کارکردگی دکھانے کا موقع میسر آئے گا جو مستقبل میں آپ کی کامیابی کے لیے آپ کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہوں۔

دنیا بھر میں 85 فیصد سے زیادہ آسامیاں وعدے وعید اور تعلقات کے ذریعے پُر ہوتی ہیں۔ آپ کی جس قدر زیادہ افراد کے ساتھ تعلقات قائم ہوں گے، آپ کی ترقی اور کامیابی کے لیے اس قدر زیادہ مواقع پیدا ہوں گے۔

دوراندیشی پر مبنی رویہ اپنایئے

اپنے پیشے بارے طویل المدت منصوبہ بندی کیجیے، مقامی اخبارات کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے شہر کی کامیاب ترین افراد کی فہرست تیار کیجیے۔ اس قسم کے ایک سو ناموں کی فہرست تیار کیجیے۔

ناموں کی فہرست تیار کر لینے کے بعد انہیں خط لکھیے اور ساتھ ہی ایک ایسا تحفہ بھیجیے جس کا تعلق کاروبار سے نہ ہو۔ یہ تحفہ، ایک کتاب، نظم، اخبار کی کٹنگ یا ان کی دلچسپی کی کسی بھی چیز پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

جیسا آپ کو ان میں سے کسی شخص کے ساتھ رابطے کی ضرورت ہو تو پھر اسے ایک خط بھیجیے۔ بعض اوقات میں ایک ایسے شخص کو فون کروں گا یا خط لکھوں گا جس نے کوئی ایسا اہم کام کیا ہو جو اخبار میں شائع ہوا ہو۔ عام طور پر میں اس شخص کے ساتھ براہ راست رابطہ نہیں کرتا لیکن میں مسلسل بیج بوتا رہتا ہوں اور جلد از جلد میں اپنے مطلوبہ نتائج حاصل کر لیتا ہوں۔

بالآخر پھر میں اس اہم شخص سے اپنے سماجی یا کاروباری تعلقات ختم کر دیتا ہوں اور انہیں یاد ہوتا ہے کہ میں نے انہیں کافی عرصہ پہلے ایک خط لکھا تھا۔

میرے ایک بہت ہی اہم گاہک کو یاد ہے کہ میں نے اسے تین سال قبل اس وقت خط لکھا

تھا جب ایک کاروباری اجلاس میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہوئی تھی۔ اس نے کہا: ''کیا تم وہی شخص ہو جس نے مجھے خط لکھا تھا، وغیرہ وغیرہ۔'' پھر ہمارے درمیان بات چیت شروع ہو گئی، ملاقات ہوئی اور ہمارے درمیان برسوں تک تعلقات قائم رہے۔

کسی صلے کی تمنا مت رکھیے

یہ ایک عمومی اصول ہے کہ:

''جب آپ کسی سے بدلے اور صلے کی توقع نہیں رکھتے تو پھر آپ کو ان ذرائع سے صلہ ملے گا جو آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے۔''

جب آپ دوسروں کے ساتھ تعلقات کے قیام یا ان میں اضافے کی کوشش کرتے ہیں تو آپ کی یہ کوشش رائیگاں نہیں جاتی۔ مختلف بیجوں کی مانند مختلف اقسام کے تعلقات کی نشوونما کی مدت بھی مختلف ہوتی ہے۔ آپ کی کچھ کوششوں کے نتائج فوری طور پر برآمد ہو جاتے ہیں، اور بعض کے نتائج مہینوں یا سالوں بعد سامنے آتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ صبر و تحمل سے کام لیں۔

ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ نے کامیاب ترین افراد کے بارے میں سالہا سال تحقیق کی اور ان کی خوبیاں اور خصوصیات معلوم کرنے کے لیے کام کیا۔ اسے معلوم ہوا کہ کامیابی یا ناکامی کے لیے کسی دوسرے عنصر کی نسبت اپنی پسند کے افراد سے میل ملاپ زیادہ مفید اور کارآمد ثابت ہوتا ہے۔ زگ زیگ کا قول ہے:

''اگر آپ عقابوں کے ساتھ پرواز کرنے کے خواہش مند ہیں تو پھر آپ مرغوں کے ساتھ مزید شامل نہیں رہ سکتے۔''

مفید اور کارآمد لوگ اپنے ساتھ شامل کیجیے

آپ کو چاہیے کہ اپنے ساتھ وہ لوگ شامل کریں جو آپ کی کامیابی کے لیے آپ کی مدد اور تعاون مہیا کر سکیں۔ اپنے ذہن میں یہ خیال بٹھا لیجیے کہ آپ کو ان افراد کے ساتھ میل ملاپ کرنا چاہیے جنہیں آپ پسند کرتے ہیں اور مستقبل میں وہ آپ کے لیے مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان لوگوں کی صحبت اختیار کیجیے جن کا تعارف آپ اپنے دوستوں اور ساتھیوں سے فخریہ

انداز میں کرا سکیں۔ مثبت اندازِ فکر اور اہداف کے حصول کے لیے کوشاں افراد ہی آپ کی پیشہ وارانہ زندگی کے لیے کسی عنصر کی نسبت مفید اور معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

عقابوں کے ساتھ پرواز کیجیے

ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں جب ایک اوسط درجے کا ملازم شخص جس کی آمدنی بھی اوسط ہو۔ اس نے اپنے پیشے تبدیل کیے اور ایک کامیاب ترین ادارے کے ساتھ منسلک ہو گیا۔ چند ہی ہفتوں کے اندر اس کا رویہ اور طرزِ عمل قطعی طور پر تبدیل ہو گیا۔

روشن خیالی، مثبت اندازِ فکر اور اہداف کے حصول کے لیے کوشاں افراد کے ساتھ میل ملاپ کے ذریعے ایک اوسط درجے کا شخص شاندار اور غیر معمولی کارکردگی کا اظہار کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب آپ اپنے اردگرد موجود افراد کے ساتھ میل ملاپ کے لیے اپنے رویے میں تبدیلی رونما کرتے ہیں تو پھر آپ کے اسی طرزِ عمل کے باعث آپ کی زندگی میں کوئی بھی اہم تبدیلی رونما ہوتی ہے۔

فیصلہ کن موڑ

آپ کی زندگی کے تقریباً ہر موڑ پر کوئی نہ کوئی شخص ایسا موجود ہوتا ہے جو آپ کو ادھر یا ادھر لے جاتا ہے آپ کی کامیابی کا راستہ کھولتا ہے یا بند کرتا ہے۔ بیرن Baron نے ایک دفعہ کہا تھا:

"بے سود تعلقات مت قائم کیجیے۔"

اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ آپ اپنے پیشے میں ترقی کریں اور کامیاب ترین افراد کی صف میں شامل ہو جائیں تو پھر آپ ان لوگوں کے ساتھ میل ملاپ میں وقت ضائع کرنا گوارا نہیں کر سکتے جو اپنی زندگیوں میں کامیاب نہیں ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ کس قدر اچھے ہیں۔ اس حوالے سے آپ کو اپنے متعلق اور اپنی مستقبل کی خواہشات بارے قطعی طور پر خود غرض ہونا پڑے گا۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ آپ ایسے لوگوں کو دوست بنائیں جو آپ کے لیے واقعی مفید اور کارآمد ہوں اور اس سے کم پر راضی مت ہوں۔

اکثر لوگ اپنی پیشہ ورانہ زندگیوں کی ابتدا میں بے فائدہ تعلقات قائم کر لیتے ہیں اور

بے سود دوستیاں پال لیتے ہیں۔ ان کا یہ عمل فطری اور قدرتی ہے۔ جب آپ جوان اور ناتجربہ کار ہوتے ہیں تو پھر غلطیاں سرزد ہو ہی جاتی ہیں اس حوالے سے شرمندگی محسوس نہیں کرنا چاہیے۔ لیکن ایک ایسی صورت حال میں خود کو مستقل طور پر گرفتار نہ کر لیں جو آپ کو آپ کی بہترین کوششوں سے روک دے۔ مختصر یہ کہ آپ کی کامیابی کا مکمل انحصار کسی دیگر عنصر کی نسبت مفید اور کارآمد افراد کے ساتھ میل ملاپ پر ہے۔

آپ کے اہم ترین تعلقات

تیسری قسم کے لوگ جن کی مدد اور تعاون کی آپ کو ضرورت محسوس ہوگی، آپ کے افرادِ خانہ اور دوست ہیں۔ اس حوالے سے بنجمن ڈسرائیلی نے کہا تھا:

"گھریلو زندگی میں ناکامی، پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کا نعم البدل ثابت نہیں ہو سکتی۔"

آپ کے لیے یہ عمل انتہائی ناگزیر ہے کہ آپ کی گھریلو زندگی کا معیار نہایت اعلیٰ ہو۔ جب آپ کی گھریلو زندگی سرگرم اور محبت آمیز تعلقات کے باعث محفوظ اور ٹھوس ہو تو پھر آپ اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں اپنی مرضی کے اہداف حاصل کر سکتے ہیں۔

لیکن اگر تغافل یا غفلت کے بعد آپ کی گھریلو زندگی میں کوئی مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے تو پھر یہ صورت حال آپ کی پیشہ ورانہ زندگی میں فوراً ہی منفی اثرات مرتب کرے گی۔ اگر آپ کی گھریلو زندگی پریشانیوں اور مسائل پر مشتمل ہے تو پھر آپ کی ارتکازِ توجہ ختم ہو جاتی ہے اور آپ کی توانائی زائل ہو جاتی ہے۔ یہ صورت حال عام طور پر آپ کی پیشہ ورانہ زندگی کے لیے تباہ کن ثابت ہو سکتی ہے۔

محنت و مشقت

اگر آپ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کا آغاز کرنے کے لیے محنت و مشقت پر مبنی طرزِ عمل اختیار کرنے کا ارادہ کر رہے ہیں تو پھر اس بارے اپنے افراد کو واضح طور پر بتا دیجیے کہ آپ کو اپنی تمام پیشہ ورانہ زندگی میں محنت و مشقت سے کام لینا ہوگا۔ کسی بھی موقع سے فائدہ اٹھانے یا ایک مخصوص منصوبے کی تکمیل کے لیے آپ کو دن رات بغیر کسی وقفے کے کام کرنا ہوگا۔

یہ امر یقینی بنائیں کہ آپ کے اپنے فیصلے بارے اپنے افراد خانہ کو قبل از وقت آگاہ کر دیا ہے تاکہ انہیں بھی تمام صورت بارے مکمل طور پر آگہی ہو جائے۔ بعد ازاں محنت و مشقت کی کوفت سے نجات پانے کے لیے اپنے افراد خانہ کے ساتھ وقت صرف کیجیے اور تفریح کے لیے کہیں باہر جائیے۔ اپنی زندگی میں توازن برقرار رکھیے۔

تعلق داری کے ماہر بنیئے

جب آپ اپنے مقصد کے حصول کے لیے درکار مفید اور کارآمد افراد کے ساتھ میل ملاپ کا ارادہ اور فیصلہ کر لیں تو پھر یہ عزم کیجیے کہ آپ تعلق داری میں مہارت حاصل کریں گے۔ آپ کو چاہیے کہ لوگوں کے ساتھ ہمیشہ ہمدردی، خوش اخلاقی، اور مہربانی پر مبنی رویہ اپنائیں۔ اس ضمن میں مندرجہ ذیل سنہری اصول کو اپنی گرہ سے باندھ لیجیے:

> ''جیسا رویہ لوگ آپ کے ساتھ اختیار کریں، آپ بھی لوگوں کے ساتھ ویسا ہی طرز عمل اپنائیں!''

اس سے بھی بڑھ کر آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے گھر کے ہر فرد کے ساتھ ایسا برتاؤ کیجیے کہ جیسے وہ ایک نہایت قیمتی گاہک ہو۔ ہر شخص کے ساتھ ایسا رویہ اور طرز عمل اپنائیے کہ جیسے وہ آپ کے لیے بہت ہی زیادہ اہم شخص ہے۔ ان کے ساتھ ایسا طرز عمل اختیار کریں کہ جیسے وہ آپ سے کروڑوں کی مصنوعات خرید سکتے ہیں۔

المیٹ فرکس نے ایک دفعہ کہا تھا:

> ''اگر آپ درشت رویہ اپنانا چاہتے ہیں تو اپنی یہ خواہش کسی اجنبی کے ساتھ پوری کر لیں لیکن اپنے افراد خانہ کے ساتھ مہذب اور شائستہ رویہ اپنائیے۔''

ہر روز کسی نہ کسی طرح اس کوشش میں رہیے کہ سڑک روشن ہو جائے، لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا ہو جائیں تاکہ وہ اپنا کام بہتر انداز میں انجام دے سکیں اور اپنی زندگیاں آسائش و اطمینان کے ساتھ بسر کر سکیں۔ اس طرح ان کے دل میں آپ کے لیے عظیم مثبت احساسات پیدا ہوں گے تو بعد ازاں آپ کے لیے مفید اور سودمند ثابت ہوں گے۔

خلاصہ

1- اپنی کاروباری اور پیشہ ورانہ زندگی میں موجود اہم ترین افراد کی ایک فہرست تیار کیجیے۔ کسی نہ کسی طرح انہیں مدد اور تعاون فراہم کرنے کے لیے عملی منصوبہ بندی کیجیے۔

2- اپنی ذاتی زندگی میں موجود اہم ترین افراد کی فہرست تیار کیجیے۔ پھر یہ فیصلہ کیجیے کہ آپ ان کے ساتھ کس قسم کے تعلقات قائم کرنا چاہتے ہیں اور اس مقصد کے حصول کے لیے آپ کو کیا اقدامات اختیار کرنا ہوں گے۔

3- اپنے ادارے اور اپنے شہر میں ان لوگوں کی تلاش کیجیے جن کے ساتھ میل ملاپ آپ کے لیے مفید ثابت ہوگا۔ ہر شخص کو ابھی فون کیجیے اور اس کے ساتھ ملاقات کا وقت طے کر لیجیے۔

4- اپنے شہر یا اپنے پیشے سے منسلک کامیاب ترین افراد کی فہرست تیار کیجیے اور ان سے ذاتی طور پر ملاقات کے لیے لائحہ عمل تیار کیجیے۔

5- کاروباری اور سماجی طور پر اپنے حلقہ احباب کو وسیع کرنے کی خاطر ہر موقع سے فائدہ اٹھائیے۔ ان افراد کو خاص قسم کے خطوط، کارڈ، فیکس اور ای میل روانہ کیجیے اور ہر موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیے۔

○

باب:13

عملی منصوبہ بندی کیجیے

''عملیت پسندی کامیاب انسان کا خاصہ ہوتی ہے۔ غیر معمولی ذہانت یہ ہے کہ آپ اپنے مقصد کے حصول کی خاطر مسلسل تکلیفیں برداشت کرتے جائیں اور اُف تک نہ کریں...... کیونکہ عظیم کامیابیاں انتہائی محتاط انداز و اطوار کی اپنائیت اور مسلسل تکالیف برداشت کرنے کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہیں۔''

البرٹ ہیوبارڈ

کامیابی کے حصول کے لیے ''کلیدی مہارت'' یہ ہے کہ آپ اپنے لیے اہداف متعین کریں اوران کی تکمیل کے لیے عملی منصوبہ بندی کا اہتمام کریں۔ اس کے علاوہ کوئی اور مہارت یا طریقہ ایسا نہیں جو آپ کی ان صلاحیتوں اور مہارتوں کو بھرپور انداز میں بیدار اور فعال کر سکے جو آپ کی من پسند کامیابی کے لیے درکار ہے۔

اس عہد جدید میں تمام بڑی کامیابیاں اور اہداف متعدد مراحل پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ان کے حصول کے لیے بے شمار اقدامات کرنے پڑتے ہیں۔ جنھیں ایک خاص ترتیب سے سر انجام دینا مقصود ہوتا ہے تا کہ قابل ذکر اور اہم نتائج حاصل کیے جاسکیں۔ حتیٰ کہ باورچی خانے میں ایک قسم کا کھانا پکانے کا عمل متعدد مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ جب آپ اپنے مطلوبہ ہدف میں کامیابی کے حصول کے لیے عملی منصوبہ بندی اور اس کے لیے درکار متعدد مراحل کی انجام دہی میں لاق ہو جاتے ہیں تو آپ کی یہی صلاحیت آپ کو اس قابل کر دے گی کہ آپ اپنے اہداف کسی اوسط درجے کے حامل شخص کی نسبت کہیں تیزی اور بہتر انداز میں حاصل کر سکیں۔

عملی منصوبہ بندی سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے متعین ہدف کو اپنے سب سے بڑے

مقصد میں تبدیل کر لیں جو متعدد واضح مراحل پر مشتمل ہو اور جس کی تکمیل کے لیے آپ نے وقت بھی مقرر کر رکھا ہو۔ خوش قسمتی سے یہ ایک ایسی مہارت ہے جسے آپ سیکھ سکتے ہیں اور مشق کے ذریعے اس میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

آپ اپنی اس مہارت اور صلاحیت کی باعث اپنے ہم پیشہ ساتھیوں یا اپنے ادارے میں سب سے زیادہ موثر اور بارسوخ شخص بن جائیں گے، اور جوں جوں آپ اس کی زیادہ مشق کرتے جائیں گے آپ اس میں مزید بہتری پیدا کرتے جائیں گے۔

اپنی منصوبہ بندی کو جامع حیثیت دیں

خوش قسمتی سے گزشتہ ابواب کے مطالعے کے ذریعے آپ نے ایک منصوبے کی تخلیق بارے ہر قسم کی معلومات حاصل کر لی ہیں تا کہ آپ اپنے متعدد اہداف حاصل کر سکیں۔

1- آپ کو اب تک معلوم ہو چکا ہے کہ آپ کی اپنی اقدار کے لحاظ سے آپ اپنی زندگی میں کیا چاہتے ہیں، یا آپ کا مقصد کیا ہے؟ آپ کو اب یہ بھی معلوم ہے کہ آپ کا مطلوبہ ہدف کیا ہے اور اس ہدف سے تعین کی وجہ کیا ہے۔

2- آپ نے اپنے مطلوبہ اہداف کی فہرست اپنی ترجیحات کے مطابق تیار کر لی ہے اور اس میں سے سب سے اہم اور قطعی مقصد کا انتخاب کر لیا ہے۔

3- آپ کے اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے ضمن میں لائحہ ہائے عمل اور معیارات مقرر کرنے کے علاوہ اہداف کی تکمیل اور ان کے مراحل تک رسائی کے لیے مقررہ اوقات بھی متعین کر لیے ہیں۔

4- آپ اب ان مشکلات اور رکاوٹوں سے واقف اور آشنا ہو چکے ہیں جو آپ اور آپ کے اہداف کی تکمیل کے دوران حائل ہیں، اور آپ نے ان کے تدارک کے لیے ترجیحات بھی مقرر کر لی ہیں۔

5- آپ نے اپنے اہداف و مقاصد کی تکمیل کے لیے درکار ضروری معلومات اور مہارتیں حاصل کر لی ہیں۔

6- آپ نے ان تمام مہارتوں، صلاحیتوں، معلومات، ذرائع اور استعدادات کو ترجیحات کے لحاظ سے مرتب کر لیا ہے اور پھر آپ کے وہ لائحہ عمل بھی تیار کر لیا ہے کہ اپنے اہداف

سرعت کے ساتھ تبدیلی ہوگی کہ چند ہی دنوں بلکہ چند ہی گھنٹوں میں آپ کا منصوبہ بے کار ہو جائے گا۔ لیکن عملی منصوبہ بندی ہی سب سے اہم عنصر ہے جس کے باعث کامیابی حاصل ہوتی ہے۔ اس ضمن میں ایک ماہر کاروباری امور کا کہنا ہے۔

"کاروبار کی ابتدا میں آپ کو اپنے تمام مفروضات ہر تین ہفتے بعد تبدیل کرنا پڑتے ہیں۔"

تمام عظیم کامیابیوں کی بنیاد

تمام کامیاب افراد تحریری منصوبوں کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اہراموں کی تعمیر سے لے کر جدید دور کی صنعتی منصوبوں کی تشکیل تک تمام انسانی کامیابیاں، ان منصوبوں کی مرہونِ منت ہیں جنہیں نہایت محتاط انداز میں تشکیل اور وضع کیا گیا اور ان پر عمل درآمد کرنے سے قبل ان پر مفصل غور و فکر اور سوچ بچار کیا گیا۔

درحقیقت کسی بھی منصوبہ بندی پر صرف کیا گیا ہر منٹ، اس کی عملی تشکیل کے دوران دس منٹ بچانے میں کام آتا ہے۔ اپنے کام کی ابتدا سے قبل منصوبہ بندی پر صرف کیے گئے ہر منٹ کے ذریعے آپ اپنی کامیابی کے حوالے سے اپنا کثیر وقت، رقم اور توانائی محفوظ کر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ:

"منصوبہ تیار کرنے میں ناکامی "منصوبہ" کی ناکامی ہے۔"

منصوبہ بندی، وقت اور دولت میں بچت کا باعث ہے

ناکامی کی سب سے اہم اور بڑی وجہ عملی منصوبہ بندی کا فقدان ہے۔ جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ پیشگی طور پر منصوبہ تیار کرنے میں بہت زیادہ مصروف ہیں، انہیں غیر ضروری غلطیوں، وقت کے بہت زیادہ نقصان، دولت کے زیاں، توانائی کے فقدان کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

کہا جاتا ہے کہ کسی بھی کاروبار کی شروعات "وقت کے ساتھ مقابلہ" ہے۔ شروع دن ہی سے اداروں کے مالکان اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ کاروبار کو مستحکم کرنے کے بجائے زیادہ سے زیادہ منافع کمائیں۔ اگر وہ اپنے لیے منافع متعین کر لیتے ہیں اور اپنے اخراجات سے

زیادہ منافع کما لیتے ہیں تو پھر ان کا کاروبار کامیابی حاصل کر سکتا ہے لیکن اگر کسی قسم کی منصوبہ بندی کے بغیر ہی ان کے پاس موجود رقم غیر ضروری سرگرمیوں پر خرچ ہو جاتی ہے تو پھر یہ ادارہ ایک ایسے ہوائی جہاز کی مانند ہے جو دوران پرواز ایندھن ختم ہو جانے کے باعث زمین پر گر کر تباہ ہو جائے گا۔

کامیابی کا فارمولا

ذاتی اور کاروباری زندگی میں کامیابی کے لیے مندرجہ ذیل فارمولا عالمگیر حیثیت رکھتا ہے۔

"مناسب پیشگی منصوبہ بندی ناکامی سے محفوظ رکھتی ہے۔"

"مناسب پیشگی منصوبہ بندی" مندرجہ ذیل سات (7) فوائد پر مشتمل ہے۔

1- منصوبہ بندی کے عمل کے ذریعے آپ اپنی سوچوں اور خیالات کو منضبط کر سکتے ہیں اور ان تمام اہم عناصر کی نشاندہی کر سکتے ہیں اور پھر ان کا مقابلہ کر سکتے ہیں، جو آپ اور آپ کی کامیابی کے درمیان حائل ہیں۔

2- منصوبہ بندی کے ذریعے آپ اپنے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے سوچ بچار اور غور و فکر کر سکتے ہیں جس کے باعث آپ کا کثیر وقت، دولت اور توانائی محفوظ ہو جاتی ہے جسے آپ بعد ازاں احسن انداز میں اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔

3- ایک اچھا منصوبہ جو محتاط انداز میں غور و فکر کے بعد تشکیل دیا گیا ہو، آپ کو ان کمزوریوں اور خامیوں سے آگاہ کر دیتا ہے جو بعد ازاں آپ اور آپ کے کاروبار کے لیے مہلک ثابت ہو سکتی ہیں۔ ایک اچھی منصوبہ بندی آپ کو تمام تفکرات سے آزاد کر دیتی ہے۔
مثال کے طور پر آپ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کس قسم کے مشکل حالات میں کس قسم کے عملی قدم کی ضرورت ہے۔

4- ایک احسن منصوبہ بندی کے ذریعے آپ کے منصوبے میں موجود نقائص اور خرابیاں آپ کے سامنے آ جاتی ہیں اور آپ ان کی اصلاح بھی کر سکتے ہیں۔ ایک اچھی منصوبہ بندی کے ذریعے عام طور پر آپ کو وہ "اہم خرابی" معلوم ہو جاتی ہے جو تمام ناکامیوں کی جڑ ہوتی ہے۔ بہتر منصوبہ بندی کے ذریعے اس خرابی سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔

5- ایک بہتر منصوبہ بندی کے ذریعے آپ کو ان تمام مواقع کا ادراک ہو جاتا ہے جن سے آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور اپنی کامیابی کے امکان میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ عام طور پر آپ اپنی خاص صلاحیت ومہارت یا اپنے لیے درکار مواقع سے بے خبر ہوتے ہیں جو عملی منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہیں۔

6- احسن منصوبہ بندی کا فائدہ یہ ہے کہ آپ اپنی تمام تر توانائیوں مثلاً وقت، دولت کو مجتمع کرنے کے علاوہ اپنے تمام وسائل اور ذرائع کو جامع انداز میں ترتیب دے سکتے ہیں اور آپ کامیابی کے حصول میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اپنی مختلف اقسام کی توانائیوں پر ارتکاز توجہ کے فقدان کے باعث آپ کی توانائیاں منتشر ہو جائیں گی اور بہت کم کامیابی آپ کو حاصل ہوگی۔

7- مناسب پیشگی منصوبہ بندی کا ساتواں فائدہ یہ ہے کہ اس کے ذریعے سالوں کا کام مہینوں میں، مہینوں کا کام دنوں اور دنوں کا کام گھنٹوں میں سرانجام دیا جا سکتا ہے۔ مزید براں غلطیوں کے علاوہ رقم اور کوشش کے ضائع ہونے کا امکان بھی بہت کم ہوتا ہے۔

منصوبہ بندی کے بغیر کامیابی ناممکن ہے

اکثر اوقات محتاط منصوبہ بندی اور جائزے وتجزیے کے بعد فیصلہ ساز یہ محسوس کریں گے کہ دستیاب وقت یا وسائل کے ذریعے یا موجودہ حالات کے تحت ایک خاص ہدف کی تکمیل ممکن نہیں ہے۔ بعض اوقات آپ کی پیشہ ورانہ زندگی میں بعض ایسے کاروباری معاملات بھی سامنے آجاتے ہیں جن کے باعث آپ شاندار کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔

کچھ عرصہ پہلے میں نے ایک دولت مند شخص کے ساتھ کام کیا جس نے مجھے ایک ایسی نصیحت کی جسے میں کبھی بھی بھول نہیں سکتا۔ اس نے کہا تھا:

"کسی کام کی تکمیل کی نسبت اس کا آغاز بہت آسان ہے۔"

اس نے مجھے یہ سمجھایا کہ محتاط غور وفکر کا وقت اپنے لیے مناسب وسائل اور افراد کی فراہمی سے پہلے ہے بعد میں نہیں۔

لازمی نظم وضبط

منصوبہ بندی ایک نظم وضبط اور مہارت ہے۔ یہ عادت بھی ہے اور قابلیت بھی ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ اسے مشق کے ذریعے سیکھ سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی ایک ایسی مہارت ہے جس میں آپ خود کو طاق کر سکتے ہیں اور اس میں مہارت کا حصول وہم وگمان سے بھی آسان ہے۔

ہر کام اور سرگرمی کی فہرست بنائیے

آسان الفاظ اور صورت میں منصوبہ بندی ایسے کاموں اور سرگرمیوں کی ایک فہرست ہے جن کے ذریعے آپ اپنے اہداف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ منصوبہ بندی کا عمل شروع کرنے کے لیے کاغذ کا ایک ٹکڑا لیجیے اور ان تمام امور وسرگرمیوں کی فہرست تیار کر لیجیے جو آپ کے خیال کے مطابق آپ کے مقصد کے حصول کے لیے درکار ہیں۔

جیسے جیسے آپ کو نئے امور اور سرگرمیاں یاد آتی جائیں، انہیں فہرست میں شامل کرتے جائیں۔ اس فہرست کا مسلسل جائزہ لیں اور اس میں تازہ معلومات شامل کریں۔ آپ کے اہداف کے حصول یا آپ کے خواب کی تعبیر کے لیے یہ فہرست ایک خاکے کی حیثیت اختیار کر جاتی ہے۔

ترجیحات اور ترتیب متعین کیجیے

اب منصوبہ بندی کے عمل کا آئندہ مرحلہ یہ ہے کہ اپنی اس فہرست کو ترجیحات اور ترتیب کے لحاظ سے دوبارہ مرتب کریں۔ فہرست میں موجود امور اور سرگرمیوں کو اپنے لیے اہم اور غیر اہم نوعیت کے لحاظ سے متعین کیجیے۔ سب سے اہم امر اور سرگرمی کو سرفہرست رکھیے اور اس طرح دیگر اہم امور اور سرگرمیوں کی درجہ بندی کیجیے۔

اپنی اس فہرست کو ترتیب کے لحاظ سے بھی تیار کریں یعنی آپ نے کون سے کام پہلے کرنا ہیں اور کون سے کام بعد میں انجام دینے ہیں۔ عام طور پر ایک کام دوسرے کام کی تکمیل کے بغیر مکمل نہیں کیا جا سکتا۔ بعض اوقات صرف ایک کام کی تکمیل ہی آپ کے ہدف کی تکمیل کے ضمن میں سب سے بڑی رکاوٹ اور مشکل ثابت ہوتی ہے۔

مشکلات اور رکاوٹوں کی نشاندہی کیجیے

منصوبہ بندی کے حوالے سے عام طور پر منصوبے کی کامیابی کا انحصار، اس منصوبے کے تحت کسی ہدف کی تکمیل پر ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ ہدف ایک نئے دفتر کی عمارت، گودام یا کارخانے کی تعمیر ہو۔ ممکن ہے کہ آپ کے کارخانے میں تیار شدہ مصنوعات کی پہلی کھیپ کی فروخت ہو۔ ممکن ہے کہ ایک مقررہ تاریخ تک سیلز کی ایک خاص سطح کا حصول ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کسی اہم کام کے لیے ایک ماہر شخص کی خدمات کا حصول ہو۔ منصوبہ بندی کے عمل کے ذریعے آپ کو اس منصوبے میں موجود اہم عناصر بارے معلوم ہو جاتا ہے۔ اور آپ اہم ترین امور اور سرگرمیوں پر اپنا وقت اور توانائی مرکوز کر سکتے ہیں۔

ناکامی کا تصور پیشگی ذہن میں رکھیے

جب آپ پہلی بار منصوبہ تشکیل دیتے ہیں تو ضروری نہیں کہ اس میں کوئی خرابی نہ ہو۔ اکثر منصوبے ابتدا میں بار بار ناکامی سے دوچار ہو جاتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ اس ناکامی کو پیشگی طور پر اپنے پیش نظر رکھیں۔ جب آپ اس ناکامی سے سبق سیکھتے ہیں اور پھر اپنی کوششوں کی اصلاح کرتے ہیں تو آپ کی یہ صلاحیت آپ کی کامیابی کے لیے ناگزیر حقیقت اختیار کر جاتی ہے۔ اپنے آپ سے مسلسل پوچھتے رہیے کیا چیز میرے لیے مفید ثابت نہیں ہو رہی؟'' آپ کو چاہیے کہ اپنے ہدف کے حصول کے لیے مددگار افراد اور سرگرمیوں میں اپنی زیادہ سے زیادہ توجہ مرکوز کریں۔

مندرجہ ذیل قدیم کہاوت اپنے ذہن میں رکھیں:

''جب کبھی آپ کا منصوبہ ناکام ہو جائے، پریشان مت ہوں، ایک لمحہ
توقف کریں، گہرا سانس لیں اور اپنے منصوبے کی طرف توجہ دیں۔''

حل کی طرف توجہ مرکوز کریں

جب آپ کو کوئی مسئلہ درپیش آ جائے تو اس کے حل کے لیے پختہ ارادہ کر لیجیے۔ کامیابی کے حوالے سے مشکلات اور رکاوٹوں کو ایک ناگزیر حصے کے طور پر لیں اور انہیں حل کرنے کے لیے موثر کوشش کرنے کا عزم کریں۔ اگر آپ اپنا مطلوبہ ہدف مقررہ وقت پر حاصل نہیں کر سکتے

تو پھر خود سے پوچھیے ''اب مسئلہ اور رکاوٹ کیا ہے؟'' اب کیا مسئلہ اور رکاوٹ پیدا ہو سکتی ہے؟ ''اس مسئلے کا حل کیا ہے؟''، ''اب ہم اس مسئلے کے حل کے لیے کون سا قدم اٹھا سکتے ہیں؟''، ''اس مسئلے کے حل کے لیے آئندہ قدم کیا ہوگا؟''

اکثر اوقات یہ صورت حال پیدا ہوتی ہے کہ جب آپ ایک نئے ہدف کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی پر عمل شروع کرتے ہیں تو پھر فوراً آپ کو مشکلات اور مسائل پیش آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات آپ ناکامی سے بھی دوچار ہوتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ان تمام حالات کی توقع رکھیں، یہ ایک فطری اور قدرتی عمل ہے۔ کسی بھی نئے منصوبے کی ابتدا اور اس کی کامیاب تکمیل کے لیے بہت زیادہ کوشش درکار ہے۔ لیکن اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے آپ کو یہ قربانی ہر حال میں ادا کرنا پڑے گی۔

''کاغذ'' پر غور و فکر کیجیے

اپنے منصوبے کی تکمیل کے ضمن میں ''کاغذ'' پر غور و فکر کریں، یعنی اپنے منصوبے کی تکمیل کے لیے درکار امور اور سرگرمیوں کی فہرست کا بار بار جائزہ لیں، دیگر مددگار فہرستیں تیار کریں اور ہر ہر مرحلے باریک بینی سے جائزہ لیں۔ اپنے منصوبے میں مفید اور نئی معلومات مسلسل شامل کرتے رہیں اور اس کی زیادہ سے زیادہ اصلاح کریں تاکہ اس میں کسی بھی قسم کی کوئی خامی باقی نہ رہے۔

یاد رکھیے، منصوبہ بندی ایک صلاحیت اور مہارت ہے۔ چونکہ یہ ایک مہارت اور ہنر ہے، اس لیے اسے سیکھا جا سکتا ہے۔ اپنے ہدف کی تکمیل کے حوالے سے منصوبہ بندی پر غور، اس کی ترتیب و ترجیحات کا تعین اور عملی اقدام کی شروعات، آپ کی وہ صلاحیت ہے جس کے ذریعے آپ اپنے ہم پیشہ افراد میں دس فیصد کامیاب ترین افراد کی حیثیت اختیار کر لیں گے لیکن اس مقصد کے لیے وقت اور کوشش درکار ہے۔

''کاغذ'' پر غور و فکر کرنے کا ایک بہترین طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے متعین ہدف پر مشتمل مختلف مراحل، امور اور سرگرمیوں میں مبنی فہرست برائے منصوبہ بندی، تیار کریں۔ اس طریقے کے ذریعے آپ اپنے متعین ہدف اور اس کے حصول کے لیے درکار امور اور سرگرمیوں کا ایک تخیلاتی اور تصوراتی خاکہ تیار کریں۔ اس عمل کے ذریعے آپ اپنی منصوبہ بندی کی خوبیاں اور خامیاں دریافت کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

منصوبہ بندی کا خاکہ

جب آپ منصوبہ بندی کا خاکہ تیار کرتے ہیں تو پھر کاغذ کے سب سے اوپر کے حصے میں مدت کی وہ اکائیاں مثلاً سال مہینے، ہفتے، دن، لکھیں جو آپ کے منصوبے کی تکمیل کے لیے درکار ہیں۔ اگر یہ ایک سالہ مدت پر مشتمل منصوبہ ہے تو پھر ابھی سے شروع کر کے آئندہ بارہ ماہ کے نام لکھیے۔ اس عمل کے ذریعے آپ مرحلہ وار عملی منصوبہ بندی سے واقف ہو جائیں گے۔

پھر کاغذ کے بائیں طرف ان تمام امور اور سرگرمیوں کی فہرست تیار کریں جن کی تکمیل درکار ہے۔ یہ فہرست ترتیب کے لحاظ سے تیار کریں تا کہ آپ اپنے متعین ہدف کی تکمیل کے لیے پیش رفت کر سکیں۔ مثلاً آپ کو یہ منصوبہ بندی شروع کرنے کے لیے سب سے پہلے کون سا قدم اٹھانا چاہیے اور اس کے بعد کون سا قدم...... وغیرہ۔

پھر اس کاغذ کی نچلی دائیں جانب آپ واضح طور پر تحریر کریں آپ کے نزدیک اس منصوبے کا بہترین نتیجہ کیا ہو سکتا ہے۔ جب آپ کو اپنے متعین ہدف کے متعلق صراحت کے ساتھ علم ہو گا تو پھر اس تک رسائی آپ کے لیے آسان ہو گی۔

اس منصوبے کی تکمیل کے ضمن میں مختلف مراحل کے لیے درکار وقت کو آپ افقی خانوں میں درج کر سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مراحل بیک وقت اور کچھ الگ الگ انجام دیئے جا سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ مراحل اعلیٰ ترجیحات پر مشتمل اور کچھ مراحل اوسط ترجیحات پر مشتمل ہوں گے۔ جب آپ ایک کاغذ پر اپنے متعین ہدف کی تکمیل کے ضمن میں "منصوبہ بندی کا خاکہ" تیار کریں گے تو پھر آپ اپنے سامنے ان تمام مراحل کو واضح طور پر دیکھ سکیں گے جو ہدف کی تکمیل کے لیے درکار ہیں۔

اپنی ٹیم تیار کیجیے

آپ کو ہدف کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی کے ہر ہر مرحلے کے ذمہ دار شخص کو منصوبہ بندی کے عمل میں شریک کرنا چاہیے۔ عام طور پر کسی بھی مرحلے کی تکمیل کے حوالے سے اندازہ لگانے میں غلطی سرزد ہو سکتی ہے کہ یہ مرحلہ کس قدر تیزی اور آسانی کے ساتھ تکمیل پذیر ہو گا۔ عام طور پر اس وقت بہت پریشان کن صورت حال پیدا ہو جاتی ہے جب آپ کو یہ معلوم ہوتا

ہے کہ بظاہر آسان اور تیز رفتار مرحلہ کئی مہینوں بعد مکمل ہو گا۔ اس طرح منصوبہ بندی کے مراحل کے دوران مطلوبہ وقت کے باعث پیش آنے والی رکاوٹ آپ کو منصوبہ بندی کا دوبارہ جائزہ لینے پر مجبور کر دے گی۔

میرے ایک منیجر نے ہمارے کاروباری ادارے میں ایک نئی مصنوعہ متعارف کروانے کے سلسلہ میں اپنے گاہوں کو ایک اطلاعی خط بھیجنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے ہمارے کمرشل ڈیزائنر کو بلایا اور کہا کہ یہ خط اس ہفتے کے آخر تک تیار ہو جانا چاہیے۔

جب اسے یہ معلوم ہوا کہ نہایت پیشہ ورانہ انداز میں اس خط کو تحریر کرنے، اس کی ڈیزائننگ کرنے اور اسے چھپنے میں چھ سے آٹھ مہینے صرف ہوں گے اور اس پر دو ہزار ڈالر لاگت آئے گی۔ یہ منصوبہ فوری طور پر ختم کر دیا گیا۔

جب آپ کوئی بھی منصوبہ بندی شروع کریں تو پھر آپ کو خاص طور پر اپنی توجہ اس امر کی طرف مبذول کرنا چاہیے کہ اس منصوبے کا ہر مرحلہ درست طور پر آپ کے علم میں ہو نیز اس کی تکمیل کے لیے مطلوبہ وقت بھی آپ کے علم میں ہو۔ یہی وقت ہے جب آپ اپنی منصوبہ بندی کے ضمن میں خوش فہمی اور مثبت انداز فکر میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی کی اہمیت اور افادیت بارے پر یقین ہو جاتے ہیں۔

متوقع مشکلات ورکاوٹوں کی نشاندہی کیجیے

منصوبہ بندی کے عمل میں عام طور پر ایک ایسا اہم مسئلہ پیدا ہو جاتا ہے اور اسے کسی دوسرے مسئلے کے حل سے پہلے ہی لازمی طور پر حل ہو جانا چاہیے۔ ایسی طرح آپ کے سامنے ایک ایسا ہدف موجود ہوتا ہے جس کی تکمیل کسی بھی دیگر ہدف کے حصول سے پہلے ہی ہو جانا چاہیے۔ اور پھر عام طور پر منصوبہ بندی کی ابتدا کرتے ہوئے ایک ایسا اہم عنصر سامنے آ جاتا ہے جسے کسی دوسرے اہم عنصر سے پہلے ہی دور کر دینا چاہیے۔

مثال کے طور پر اکثر تجارتی اور کاروباری ادارے اپنا کاروبار شروع کرتے ہوئے اپنے منصوبے کی ہر چھوٹی سے چھوٹی تفصیل بارے غور و فکر کرتے ہیں۔ لیکن مصنوعات و خدمات کی فروخت اور اس کے ذریعے حاصل ہونے والی متوقع آمدنی بارے کسی بھی قسم کے غور و فکر کو نظر انداز کر دیتے ہیں۔ یہ ادارہ دیگر معاملات مثلاً دفتر کے کرائے، فرنیچر کی خریداری، کمپیوٹر اور

دیگر آلات کی تنصیب، متعلقہ عملے کی بھرتی، کتب حسابات کی تشکیل اور اشتہار بازی میں مصروف ہو جاتا ہے لیکن ایک اعلیٰ معیاری سلینگ پراسس شروع نہیں کیا جاتا اور پھر چند ہی ماہ، ہفتوں میں سیلز کی آمدنی کی غیر موجودگی میں تمام کاروبار بیٹھ جاتا ہے۔

متوقع اہم نتائج پیشگی متعین کیجیے

اپنے حتمی ہدف کی تکمیل کے ضمن میں آپ جس قدر مراحل پر عمل پیرا ہیں، ان میں سے ہر مرحلے کے باعث برآمد ہونے والے نتیجے بارے آپ کو صراحت کے ساتھ معلوم ہونا چاہیے۔ آپ کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ ان مراحل کی منصوبہ بندی کیسے کی جائے، ان کی ترجیحات کیسے مقرر کی جائیں تا کہ ان کی مقررہ وقت پر تکمیل یقینی ہو سکے؟ اگر نتائج درست برآمد نہیں ہوتے تو پھر آپ کی منصوبہ بندی کیا ہوگی؟ اگر آپ کے ہدف کی تکمیل کے لیے متوقع وقت میں تاخیر ہو جاتی ہے یا متوقع اخراجات سے کہیں زیادہ رقم خرچ ہو جاتی ہے تو پھر آپ کیا حکمت عملی اپنائیں گے؟ اگر آپ کا موجودہ منصوبہ ناکام ہو جاتا ہے تو پھر آپ کیا اقدامات کریں گے؟ شاید آپ نے یہ کہاوت سنی ہو:

> ”ایک عظیم الجثہ بحری جہاز کی مانند، عظیم کامیابیوں پر مشتمل زندگی کا انحصار کبھی بھی ایک واحد امید یا واحد رسی پر نہیں ہو سکتا۔“

منصوبہ بندی کامیابی کی بنیاد ہے

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ آپ کے منصوبے کا ہر مرحلہ آپ کے ہدف کی تکمیل کے تمام عمل میں بہترین اور اصلاح پیدا کر دیتا ہے۔ آپ اپنے ہدف کے حصول کے لیے ابتدا کرنے سے پہلے آپ جس قدر زیادہ اپنی منصوبہ بندی پر محتاط انداز میں سوچ بچار اور غور و فکر کریں گے تو پھر اسی قدر زیادہ آپ کی منصوبہ بندی کے مراحل طے ہوں گے۔ آپ جس قدر اپنی منصوبہ بندی بارے زیادہ کوشش اور توانائی صرف کریں گے، آپ کے ذہن میں اسی قدر زیادہ تخلیقی خیالات ابھریں گے اور نئے نئے مواقع آپ کو حاصل ہوں گے کہ آپ زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کر سکیں گے۔

اپنے ہدف کے تعین، اسے تحریری شکل میں ڈھالنے، منصوبہ بندی کرنے اور اسے عملی

جامہ پہنانے پر مبنی آپ کی صلاحیت، آپ کی ذاتی اثر پذیری اور افادیت کی بنیاد ہے۔ یہ وہ صلاحیتیں ہیں جنہیں آپ سیکھ کر ان میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔ جب ان صلاحیتوں میں ماہر ہو جائیں گے تو پھر نہایت مختصر وقت میں اپنے کاروبار کو دگنا کر سکتے ہیں، اپنی سیلز اور منافع کو دگنا زیادہ کر سکتے ہیں اور اپنے متعین اہداف حاصل کر سکیں گے۔

خلاصہ

1- اپنے ہدف کے حصول کے لیے درکار تمام مطلوبہ امور اور مراحل اپنے پاس تحریر کر لیجیے۔ کسی بھی چیز کو لکھنا مت بھولیئے۔
2- اس فہرست کو ترجیح اور اہمیت کے لحاظ سے دوبارہ مرتب کیجیے۔
3- اب اپنی اس فہرست کو اپنی ضرورت کے لحاظ سے ترتیب دے لیں۔
4- پھر یہ فیصلہ کریں کہ اپنے کام کی تکمیل کے لیے آپ کو کس قدر رقم اور وقت درکار ہے۔ کیا کامیابی کے حصول کے لیے آپ کے پاس مطلوبہ وقت اور وسائل دستیاب ہیں؟
5- اپنے منصوبے کا مسلسل اور باقاعدگی کے ساتھ جائزہ لیتے رہیں۔ خصوصاً اس وقت یہ عمل زیادہ ضروری ہے جب آپ کو تازہ اور نئی معلومات حاصل ہوں۔ بوقت ضرورت منصوبے میں تبدیلی کے لیے تیار رہیں۔

○

باب 14:

وقت کا بہترین مصرف تلاش کیجیے

”وقت آپ کے ہاتھ سے ریت کی مانند پھسل جاتا ہے اور پھر کبھی ہاتھ نہیں آتا لہٰذا جو لوگ وقت کی قدر کرتے اور اسے عقلمندی کے ساتھ استعمال کرتے ہیں، انہیں خوشحال، مثبت، تعمیری اور اطمینان بخش زندگیاں عطا کی جاتی ہیں۔“

روہن شرما

اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ اپنے تمام اہداف و مقاصد حاصل کر لیں اور اپنی استعداد کے مطابق اپنی شخصیت کے علاوہ اپنے پیشے کی بھی تشکیل کر لیں تو پھر آپ کو ہر قیمت پر اپنے پاس دستیاب وقت کی باگ ڈور اپنے ہاتھوں میں لینا ہوگی۔ تمام ماہرین نفسیات اس امر پر اتفاق کرتے ہیں کہ خوشی و مسرت، اعتماد اور اپنی ذاتی خوشحالی کے لیے ”نظم و ضبط کا احساس“ ایک بنیادی اور کلیدی عنصر ہے۔ مزید یہ کہ ”نظم و ضبط کا احساس“ کا حصول صرف اس صورت میں ممکن ہے جب آپ اپنے وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال پر مبنی صلاحیت میں مہارت حاصل کر لیتے ہیں۔

آپ کے لیے خوشی کا پیغام یہ ہے کہ وقت کی بہترین تقسیم اور استحصال، دیگر مہارتوں کے مانند ایک ایسی مہارت ہے جسے آپ سیکھ اور سمجھ سکتے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ماضی میں آپ کی زندگی میں نظم و ضبط کی کس قدر کمی موجود تھی، یا آپ اپنے کام کو کل پر ٹالنے کی عادت میں کیسی بُری طرح مبتلا تھے یا غیر ضروری کاموں کی طرف بہت زیادہ توجہ دیتے تھے، آپ اپنے اس معمول میں تبدیلی رونما کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے ہم پیشہ ساتھیوں میں سے سب سے زیادہ موثر، مستعد اور تعمیری شخص بن سکتے ہیں۔ بشرطیکہ آپ نے اپنے ساتھیوں کا مشاہدہ کیا ہو

کہ وہ کس طرح پریشانیوں اور الجھنوں سے نکل کر کامیابیوں کے گلزاروں میں داخل ہوتے۔ آپ بھی سیکھنے کے مسلسل عمل اور مشق کے ذریعے کامیاب ترین انسان بن سکتے ہیں۔

متبادلات اور فیصلے

اگر کامیابی کے سکے کا ایک رخ اپنے لیے واضح اہداف کا تعین ہے تو پھر اسی سکے کا دوسرا رخ آپ کی وہ صلاحیت ہے جس کے تحت اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے لیے خود کو منضبط کر لیتے ہیں اور اپنے پاس دستیاب ہر لمحے کا بہترین اور مفید استعمال کرتے ہیں۔ آج تک آپ کے خیالات (انتخاب) اور آپ کے فیصلوں نے مل کر ہی آپ کی زندگی تشکیل دی ہے۔ کسی بھی پہلو کے لحاظ سے اپنی زندگی میں تبدیلی رونما کرنے یا اس کی اصلاح کرنے کے لیے آپ کو وہ نئے متبادلات اختیار کرنے ہوں گے اور وہ فیصلے کرنا ہوں گے جو آپ کی شخصیت اور اہداف کے ساتھ زیادہ سے زیادہ متعلق ہوں۔

اپنے وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال کا نقطہ آغاز آپ کی طرف سے اپنے اہداف کا تعین ہے اور پھر آپ اپنے اہداف کو ترجیحات اور اہمیت کے لحاظ سے ترتیب دیتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے اہداف و مقاصد بارے میں واضح اور غیر مبہم رویہ اختیار کریں۔

کسی وقت آپ کا ہدف آپ کے لیے کاروبار کا قیام یا مال و دولت کا حصول ہو سکتا ہے، اور کسی وقت آپ کا ہدف خاندانی یا گھریلو تعلقات کی تشکیل بھی ہو سکتا ہے۔ کسی بھی صورت میں آپ کے سامنے آپ کا قابل ترجیح اور قابل اہمیت ہدف موجود رہنا چاہیے۔

درست اور مثبت سرگرمیاں

ایک دفعہ ایک طالب علم نے ایک فلسفی آدس پنسکی سے پوچھا ”مجھے کیسے معلوم ہو جائے کہ کون سا کام میرے لیے درست اور صحیح ہے؟“ آدس پنسکی نے جواب دیا ”اگر تم اپنا مقصد بتاؤ تو میں تمہیں بتا سکتا ہوں کہ تمہارے لیے کون سا کام درست اور صحیح ہے۔“

یہ ایک بہت ہی اہم مثال ہے۔ اپنے لیے اچھے یا غلط کام، اہم یا کم اہم ضرورت اعلیٰ سطح یا کم سطح ترجیح کا انحصار سب سے پہلے اس امر پر ہے کہ آپ کا مطلوبہ ہدف اور مقصد کیا ہے، تب بعد ازاں آپ اپنی تمام مصروفیات اور سرگرمیوں کو اہم ترین اور کم اہم میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ایک اہم ترین اور ترجیحی سرگرمی وہ ہے جس کی ذریعے نہایت تیزی کے ساتھ اور بہتر انداز میں اپنے مطلوبہ ہدف کی طرف پیش رفت کرتے ہیں۔ اس کے برعکس کم اہم سرگرمیاں آپ کے مقصد کے حصول کے لیے مفید ثابت نہیں ہوتیں۔

ذہانت کا کردار

جب کامیابی کی وجہ کے متعلق ہزاروں افراد کے بارے ایک جائزہ مرتب کیا گیا تو پھر ”ذہانت کی اہمیت“ پر مبنی عنصر سب سے زیادہ سامنے آیا۔ لیکن جب محققین نے لفظ ذہانت کے معنی بارے استفسار کیا تو انہیں وصول ہونے والا جواب بہت ہی دلچسپ تھا۔ کیونکہ ذہانت کو نہ تو ذہنی استعداد سمجھا گیا اور نہ ہی اسکول میں کامیابی کا معیار بلکہ ذہانت کی تعریف کام کرنے کے انداز کے طور پر کی گئی۔

لہٰذا اب کام کرنے کا بہترین انداز“ کی تعریف کیا ہے؟ ”کام کرنے کا بہترین انداز“ آپ کی وہ سرگرمیاں اور امور ہیں جنہیں آپ اپنے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے مستقل اور تواتر کے ساتھ انجام دیتے ہیں۔

بالفاظ دیگر اگر آپ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی بہترین کوشش کرتے ہیں تو پھر آپ ذہین ہیں۔ اگر آپ اپنی بساط بھر کوشش نہیں کرتے تو پھر کامیابی کی صورت میں بھی آپ ذہین نہیں ہیں۔ آپ جب بھی اپنے مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے کوئی سرگرمی اور اور مصروفیت اپناتے ہیں تو پھر آپ کا یہ عمل ذہانت پر مبنی ہوتا ہے۔ اس کے برعکس آپ کا وہ فعل اور عمل ذہانت پر مبنی نہیں ہوتا جو آپ کو آپ کے مطلوبہ مقاصد کے حصول سے دور لے جاتا ہے۔

اگر ہم اسے واضح اور غیر مبہم انداز میں بیان کریں کہ آپ کا وہ فعل احمقانہ پن سے کم نہیں جو آپ کو آپ کے مطلوبہ اہداف کے حصول کے لیے مددگار اور مفید ثابت نہیں ہوتا۔ یہ دنیا ایسے افراد سے بھری پڑی ہے جو ہر روز احمقانہ پن کا مظاہرہ کرتے ہیں اور انہیں یہ بھی معلوم نہیں کہ ان کے احمقانہ پن کے باعث ان کی زندگیوں پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

طویل المدتی اہداف کا تعین

اپنے وقت اور وسائل کی بہترین تقسیم اور استعمال اسوقت ہوتا ہے جب آپ واضح طور پر اپنے مطلوبہ اہداف کا تعین کر لیتے ہیں۔ آپ اپنی مصروفیات میں سے وقت مختص کر کے اپنے سامنے کاغذ اور قلم رکھتے ہیں اور ان تمام سرگرمیوں اور امور کا اندراج کرتے ہیں جو آپ کے مقاصد زندگی کے حصول کے لیے درکار نہیں۔ اس ضمن میں آپ مالی کامیابی بارے اپنے طویل المدتی اہداف کا انتخاب کرتے ہیں، اپنی گھریلو زندگی یا ذاتی صحت و تندرستی کے لیے اپنے آئندہ اہداف کا تعین کرتے ہیں۔ جب آپ کے ذہن میں آپ کے مطلوبہ اہداف و مقاصد کے ضمن میں کوئی چیز غیر واضح نہیں رہتی تو پھر آپ اپنے لیے کامیابی پر مشتمل تمام مراحل بارے منصوبہ بندی کر لیتے ہیں کہ متعدد مراحل کب اور کس وقت تک پایہ تکمیل پہنچیں گے۔

مطلوبہ سرگرمیوں پر مشتمل فہرست

اپنے مطلوبہ مقاصد کے حصول کے ضمن میں منصوبہ بندی کے حوالے سے ترجیحی مطلوبہ سرگرمیوں اور امور پر مشتمل آپ کی مرتب کردہ وہ فہرست ہے جسے آپ اپنی ذاتی منصوبہ بندی کے لیے مستقل ترکیب کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آپ وقت کی درست تقسیم نہیں کر سکتے بلکہ آپ محض خود کو منضبط کر سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ منصوبہ بندی ذاتی منضبط، ذاتی نظم وضبط اور ذاتی مہارت پر مبنی ہے۔ وقت کا بہترین استعمال اور تقسیم یہ ہے کہ آپ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کی اصلاح کے لیے بہترین فیصلے کریں اور بہترین متبادلات اپنائیں اور پھر ان پر مستقل مزاجی کے ساتھ عمل پیرا ہوں۔

آپ کو چاہئے کہ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی میں کامیابی کے حصول کے لیے طویل المدتی، وسط المدتی اور مختصر المدتی منصوبے وضع اور اہداف متعین کریں۔ آپ کو چاہیے کہ آپ ایک ماہ پہلے ہی ان تمام سرگرمیوں اور امور کے متعلق فیصلہ کر لیں جو آپ کی کامیابی کے لیے درکار ہیں۔ آپ اپنی ہر سرگرمی پر مشتمل ان متعدد امور کو بھی متعین کریں جنہیں آپ ایک خاص مدت تک پایہ تکمیل تک پہنچانا چاہتے ہیں۔ اور پھر ان کے لیے ترجیحات اور ترتیب مقرر کر لیں۔

پیشگی منصوبہ بندی اپنائیں

آپ کو چاہیے کہ اپنے اہداف کے حصول کے لیے ابھی سے ایک ہفتہ قبل منصوبہ بندی کریں، زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ ہر روز کے لیے بھی پیشگی منصوبہ بندی کا معمول اپنائیں۔

جب آپ آنے والے کل کے لیے تمام مطلوبہ امور اور سرگرمیوں پر مشتمل فہرست تیار کر لیتے ہیں تو پھر آپ کا تحت الشعور ان سرگرمیوں اور امور کی تکمیل بارے غور وفکر شروع کر دیتا ہے اور جب آپ صبح بیدار ہوتے ہیں تو پھر آپ کے ذہن میں، خیالات، تجاویز اور طریقوں کا ایک ایسا ہجوم موجود ہوتا ہے جس کے ذریعے آپ اپنی مطلوبہ فہرست میں شامل سرگرمیاں اور امور وقت مقرر تک بخوبی پایہ تکمیل تک پہنچا سکتے ہیں۔ جب آپ اپنی منصوبہ بندی کے تمام مراحل تحریر میں ڈھال لیتے ہیں تو پھر "قانون کشش" لاگو ہو جاتا ہے اور یوں آپ کو وہ تمام افراد، مواقع، وسائل اور ذرائع حاصل ہوتے جائیں گے جو آپ کو اپنے متعین اہداف کی تکمیل کی ضمن میں درکار ہوں گے اور آپ انہیں احسن انداز میں استعمال کر کے اپنے لیے کامیابی کا حصول ممکن بنا لیں گے۔

ضروری اور غیر ضروری امور میں تخصیص کیجیے

اپنے وقت کے بہترین استعمال اور تقسیم کے مرحلے کے دوران آپ کو فیصلہ کر لینا چاہیے کہ آپ کے لیے ضروری اور غیر ضروری امور اور سرگرمیاں کون سی ہیں۔ ضروری امور وہ ہیں جو بیرونی دباؤ، تقاضوں اور ضروریات کے تحت متعین ہوتے ہیں۔ یہ وہ کام ہیں جو فوری طور پر عملی کارروائی کے متقاضی ہیں۔ اکثر لوگ اپنے نہایت ضروری کاموں کی انجام دہی کے لیے زیادہ تر وقت ٹیلیفون پر پیغام رسانی، ہنگامی اقدامات اپنے افسر اور گاہوں کے تقاضوں کا جواب دینے میں صرف کر دیتے ہیں۔

اس کے برعکس ضروری کام وہ ہیں جو آپ کی مستقبل کی پیشہ ورانہ زندگی کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔ ان میں سے کچھ کام منصوبہ بندی، انتظام کاری، جائزہ اور تجزیہ، اپنے متوقع گاہکوں کی تلاش اور اپنے لیے ترجیحات کے تعین پر مشتمل ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں بعض ایسے کام اور امور بھی ہیں جو ضروری تو ہیں لیکن اہم نہیں ہیں۔ مثلاً

ٹیلیفون کے ذریعے پیغام رسانی وغیرہ۔ چونکہ یہ سرگرمیاں اوقات کار میں رونما ہوتی ہیں۔ اس لیے یہ کام عام طور پر ضروری کاموں کے ساتھ گڈمڈ ہو جاتے ہیں بہرحال فرق صرف یہ ہے کہ یہ کام نتیجہ خیز نہیں ثابت ہوتے۔ قطع نظر اس کے کہ آپ کس قدر ضروری لیکن غیر اہم کاموں میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ یہ آپ کے کاروبار کے لیے مفید ثابت نہیں ہوتے۔

مختلف سرگرمیوں اور امور کی چوتھی قسم وہ ہے جو نہ تو نہایت ضروری ہیں اور نہ ہی بہت زیادہ اہم ہیں۔ مثلاً کام کے دوران اخبار کا مطالعہ یا پھر دوپہر کے کھانے کیلیے زیادہ وقت کا تصرف۔ اس قسم کی سرگرمیاں آپ کے پیشے کے لیے قطعی طور پر مضر ہیں کیونکہ ان کے ذریعے آپ کا وہ وقت صرف ہو جاتا ہے جس کے استعمال کے باعث آپ وہ سرگرمیاں اور امور انجام دے سکتے تھے جن کے لیے آپ کی تنخواہ ملتی ہے اور جن پر آپ کے مستقبل کا انحصار ہے۔

نتائج کو پیش نظر رکھیے

کسی ایک کام یا سرگرمی کے تعین کے حوالے سے ایک اہم لفظ "نتائج" ہے۔ ایک کام یا سرگرمی اس وقت قیمتی اور قابل قدر ہوتی ہے جب اس کی تکمیل یا عدم تکمیل کے ضمن میں قابل غور نتائج برآمد ہوتے ہیں۔ جس امر یا سرگرمی کے ممکنہ نتائج جس قدر زیادہ اہم ہوں گے، یہ کام یا سرگرمی بھی اسی قدر زیادہ اہم ہوگی۔

وہ کام یا سرگرمی جو معمولی یا چند نتائج پر مشتمل ہوتی ہے اہم نہیں ہوتی۔ اس لیے اپنے اہداف کی تکمیل کے حوالے سے آپ کی منصوبہ بندی کا مقصد یہ ہونا چاہیے کہ آپ زیادہ سے زیادہ ان سرگرمیوں اور امور میں مصروف ہوں جن کے نہایت ہی مثبت اور تعمیری نتائج آپ کی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگیوں پر مرتب ہوں۔

80/20 کا اصول اپنائیے

اپنے کل کے دن کے لیے کاموں اور سرگرمیوں کی فہرست تیار کر لینے کے بعد اس فہرست کا دوبارہ جائزہ لیجیے اور عملی کارروائی سے آغاز سے قبل 80/20 کا اصول اپنائیے۔

80/20 کا اصول یہ ہے کہ آپ کی 20 فیصد سرگرمیاں، آپ کی 80 فیصد سرگرمیوں کی قدر

کے برابر ہیں۔ اگر آپ کی فہرست میں دس امور ایسے ہیں جن کی آپ نے تکمیل کرنا ہے تو پھر ان میں سے دو امور یقیناً آٹھ امور سے کہیں زیادہ قابل قدر ہوں گے۔ باالفاظ دیگر دس میں سے دو امور کی تکمیل کے نتائج بقایا 80 فیصد امور کی تکمیل کے نتائج سے زیادہ قابل اہمیت ہوں گے۔

بعض اوقات 80/20 کا اصول 90/10 کے اصول میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کیونکہ عام طور پر دس امور پر مشتمل فہرست میں سے محض ایک کام بقایا نو کاموں کی نسبت زیادہ اہم ہوگا۔ بدقسمتی سے یہ وہ واحد کام ہے جسے آپ عام طور پر کل پر اٹھا رکھنے کی عادت میں مبتلا ہوتے ہیں۔

قابل التوا کاموں کو ملتوی کیجیے

جب آپ اپنے لیے قابل ترجیح 20 فیصد امور کا انتخاب کر لیتے ہیں تو پھر آپ دیگر وہ کام ملتوی کر سکتے ہیں جو قابل التوا ہوں۔ چونکہ آپ ہر کام، انجام نہیں دے سکتے۔ لہٰذا اپ کو کوئی نہ کوئی کام ''قابل التوا'' کاموں کی فہرست میں شامل کرنا ہوگا۔ اس مرحلے پر صرف ایک ہی سوال پیدا ہوتا ہے۔ ''آپ کی نظر میں کون سے کام قابل التوا ہیں۔''

اس سوال کا جواب نہایت سادہ ہے۔ بقایا 80 کاموں کا التوا، آپ کے مطلوبہ اہداف و مقاصد پر بہت کم اثر انداز ہوگا۔ اس لیے اپنا زیادہ وقت اور توانائی ان ایک دو کاموں پر صرف کیجیے جو آپ کے لیے بہت زیادہ فرق کا باعث بن سکتے ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ان امور اور سرگرمیوں کی طرف اپنی توجہ مبذول کیجیے جن کی کامیاب تکمیل آپ کے لیے عظیم کامیابی کا باعث ہو۔

اہمیت کے لحاظ سے ترجیحات مقرر کیجیے

آپ کو چاہیے کہ اہمیت کے لحاظ سے اپنے کاموں اور سرگرمیوں کی ترجیحات مقرر کریں۔ ابتدائی فہرست تیار کرنے کے بعد اس پر دوبارہ غور کے ذریعے زیادہ اہم امور اور سرگرمیوں کو سرفہرست رکھیے: آپ کے اس معمول کے ذریعے آپ کی استعداد کار اور افادیت میں غیر معمولی اضافہ ہو جائے گا۔

آپ کا مقرر کردہ سب سے قابل اہمیت کام، اپنی تکمیل یا عدم تکمیل کے لحاظ سے نتائج کے اعتبار سے بہت ہی زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ اگر آپ اس کام کو انجام دیتے ہیں یا اسے ملتوی کر دیتے ہیں تو پھر آپ کے اس عمل کے آپ کی کامیابی اور مستقبل پر بہت زیادہ اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ لہٰذا آپ کو چاہیے کہ کوئی دیگر سرگرمی انجام دینے سے قبل سب سے پہلے انتہائی ضروری امور اور سرگرمیاں انجام دیں۔

اگر آپ کی نظر میں انتہائی ضروری کام ایک سے زیادہ ہیں تو پھر ان کی بھی اہمیت اور افادیت کے لحاظ سے ترجیحات مقرر کر لیجیے اور اس کے بعد اس ترتیب کے مطابق عملی کارروائی کا آغاز کر دیجیے۔

اس کے برعکس ایک کم اہمیت کا کام معمولی نتائج کا حامل ہوتا ہے۔ یعنی اس کام کی تکمیل یا عدم تکمیل معمولی نتائج مرتب کرتی ہے۔ مثال کے طور پر اپنے کسی دوست کے ساتھ دوپہر کے کھانے کے لیے جانا یا برقی ای میل کا معائنہ آپ کے لیے ایک کم اہمیت کا کام ہوگا۔ اگر آپ اس کام کو انجام دیں یا نہ دیں تو آپ کی زندگی پر اس کے نہایت معمولی اثرات مرتب ہوں گے۔

مزید براں ایک معمولی کام اچھا تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اس کام کے اثرات صفر ہوتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ کافی کی ایک اور پیالی پی لیتے ہیں، اپنے ساتھی سے گپ شپ کرتے ہیں، اخبار کا مطالعہ کرتے ہیں یا پھر خریداری کے لیے بازار جاتے ہیں۔ تو یہ تمام معمولی کام ہیں جو آپ کی کامیابی کے لیے قطعی طور پر صفر اثرات مرتب کرتے ہیں۔

اپنے لیے قابل اہمیت امور انجام دینے کے لیے ایک عمومی اصول یہ ہے کہ جب آپ کی نظر میں انتہائی ضروری کام نامکمل ہو تو پھر کم اہمیت کے حامل کام کی طرف توجہ مت دیجیے اور پہلے اپنا انتہائی ضروری کام مکمل کیجیے۔ اسی طرح ایک معمولی کام اس وقت ہرگز انجام مت دیجیے۔ جب آپ کے سامنے کم اہمیت کا حامل کام انجام دینے کے لیے موجود ہو۔

ان سب امور اور سرگرمیوں کے علاوہ نہایت معمولی کام بھی ہوتے ہیں جنہیں آپ اپنے ان ماتحتوں کے سپرد کر سکتے ہیں جن کی تنخواہ کم ہوتی ہے۔ اس ضمن میں اصول یہ ہے کہ آپ کو چاہیے کہ اپنا زیادہ تر وقت اپنے انتہائی ضروری کام کے لیے مختص کریں کیونکہ اس قسم کے کاموں اور سرگرمیوں پر آپ کی کامیابی اور ناکامی کا انحصار ہوتا ہے۔

مزید براں بعض امور اور سرگرمیاں ایسی ہیں جنہیں آپ قطعی طور پر نظر انداز کر سکتے ہیں۔ یہ وہ کام اور سرگرمیاں ہیں جو ماضی میں تو ضروری تھیں لیکن اب ان کی اہمیت ختم ہو چکی ہے اور آپ اپنے اہداف کی تکمیل کے ضمن میں انہیں مزید اپنے لیے مددگار ثابت نہیں پاتے۔ اس حوالے سے یہ حقیقت یہ ہے کہ آپ دن بھر جو کام زیادہ وقت انجام دیتے ہیں انہیں آپ نظر انداز کر سکتے ہیں اور آپ کی پیشہ ورانہ اور ذاتی زندگی متاثر بھی نہیں ہو گی۔

متبادلات

آپ کو ہمیشہ یہ حق حاصل ہے کہ اپنی مرضی کے مطابق مختلف سرگرمیاں اور امور سرانجام دیں۔ جب آپ اپنے متعین ہدف کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی پر عملی کارروائی کا آغاز کرتے ہیں تو پھر آپ کو وقت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق مختلف فیصلے کرنے پڑتے اور متبادلات اپنانے پڑتے ہیں۔ اس ضمن میں "متبادلات" اختیار کرنے سے مراد یہ ہے کہ جب آپ ایک کام میں مصروف ہوتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کو دوسرا کام نہیں کر رہے ہوتے۔

جب آپ کسی بھی قسم کا آغاز کرتے ہیں تو اس سے مراد یہ ہے کہ آپ شعوری یا لاشعوری طور پر کوئی دوسرا کام نہ کرنے کا فیصلہ کرتے ہیں جو آپ اس وقت انجام دے سکتے تھے۔ اسی لیے نہایت عقلمندی کے ساتھ اپنے ترجیحات کا انتخاب آپ کی کامیابی کے لیے بہت ضروری ہے۔

انتہائی ضروری کام کا انتخاب کیجیے

حقیقت تو یہ ہے کہ کامیاب اور زیادہ منافع کمانے والے لوگ، ناکام اور کم منافع کمانے والے لوگوں سے زیادہ ذہین نہیں ہوتے۔ ان کے درمیان فرق صرف یہ ہے کہ کامیاب لوگ صرف اہم ترین کاموں کی طرف ہی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ جبکہ ناکام لوگ غیر ضروری کاموں پر اپنا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ بہرحال انتخاب کا حق آپ کا ہے کیونکہ آپ ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ آپ کو کس کام کی طرف اپنی تمام توجہ مبذول کرنا چاہیے اور کس کام کو نظر انداز کر دینا چاہیے یا اسے کم توجہ دینا چاہیے۔ درحقیقت آپ کا یہی فیصلہ آپ کی کامیابی یا ناکامی کا تعین کرتا ہے۔

اپنے منتخب شدہ کام کو مکمل کیجیے

وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال کے ضمن میں ایک بہترین ترکیب یہ ہے کہ جب آپ اپنے لیے انتہائی ضروری کام کا انتخاب کر لیں تو پھر اپنی تمام تر توجہ اس کی تکمیل پر مبذول کریں، اور اسے 100 فیصد مکمل کرنے کے بعد ہی کسی دوسرے کام کی طرف متوجہ ہوں۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے لیے انتہائی ضروری کام کو بغیر کسی مداخلت اور رکاوٹ کے مکمل طور پر انجام دیں۔

اگر آپ اس کام کی انجام دہی کے دوران اپنے ذہن کو کسی اور طرف پاتے ہیں، یا پھر آپ کے اندر اس کام کو چھوڑنے یا اسے ملتوی کرنے کا احساس پیدا ہوتا ہے تو پھر اپنے ذہن و دل کو دوبارہ اپنے اس کام کی طرف متوجہ کریں۔ پھر اپنی کوشش دوبارہ مجتمع کر کے اس کام کی تکمیل کی طرف متوجہ ہوں۔

تھامس ایڈیسن نے ایک دفعہ لکھا تھا:

"میری کامیابی کا راز یہ ہے کہ میں اپنا کام بغیر کسی دوسری طرف متوجہ ہوئے مسلسل انجام دیے جاتا ہوں۔"

آپ بھی یہی اصول اپنا سکتے ہیں۔

وقت کے مختلف دورانیے اپنایئے

اپنے کاموں کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کیجیے اور کام کرنے کے لیے مقررہ وقت پر مشتمل وقت کے مختلف دورانیے اپنایئے جن کے دوران آپ مسلسل اور بغیر رکاوٹ کے کام کر سکیں۔ یہ کام کے وہ اوقات ہیں جن کے دوران آپ بغیر کسی مداخلت کے کام کر سکتے ہیں۔ کسی بھی بڑے اور اہم کام کی تکمیل کے لیے وقت کے مختلف دورانیے نہایت ضروری ہیں۔

اپنے لیے وقت کے طویل دورانیے وضع کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ صبح جلد بیدار ہوں اور پھر اپنے کسی اہم منصوبے پر مسلسل کام کرتے رہیں۔ بعض اوقات آپ مختلف مواقع، مختلف شام یا ہفتہ واری تعطیل پر وقت کے مختلف دورانیے تشکیل دے سکتے ہیں۔ درحقیقت انتہائی ضروری کاموں کی انجام دہی کے لیے وقت کے طویل دورانیوں، سو فیصد توجہ اور مسلسل کام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

ارل نائٹنگیل کا قول ہے:

"انسانیت کی ہر عظیم کامیابی کے پیچھے سالوں پر محیط وقت کے طویل دورانیے یا مرتکز توجہ پوشیدہ ہے۔"

اپنی کارکردگی کا جائزہ لیتے رہیے

اپنے دن کا آغاز کرنے سے قبل اور پھر دن بھر کام کے دوران آپ کو چاہیے کہ آپ پانچ سوال خود سے بار بار پوچھیں اور بار بار ان کا جواب دیں۔

ان میں سے پہلا سوال یہ ہے کہ "میری اس ملازمت کا مقصد کیا ہے؟" "مجھے کس کام کے لیے ملازمت مہیا کی گئی ہے؟" اگر آپ کا افسر آپ سے سوال پوچھ رہا ہے اور آپ کے افسر نے آپ سے پوچھا ہوتا "ہم آپ کو تنخواہ کس لیے دے رہے ہیں؟" تو پھر آپ کا جواب کیا ہوتا؟

اصل حقیقت یہ ہے کہ آپ کو اس لیے ملازمت مہیا کی گئی ہے کہ وہ خاص نتائج حاصل کیے جائیں جو آپ کے ادارے کے لیے معاشی اہمیت وافادیت کے حامل ہوں۔ یہ 80 فیصد نتائج آپ کی 20 فیصد کارکردگی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ آپ کا ذہن اس ضمن میں واضح ہونا چاہیے کہ آپ کو کس لیے ملازمت مہیا کی گئی ہے اور پھر آپ اپنی تمام توانائی، وقت اور کوشش ان امور اور سرگرمیوں پر مرتکز کر دیں جو آپ کے ادارے یا کاروبار کے لیے انقلاب آفرین ہوتے ہیں۔

انتہائی اہم امور پر اپنی توجہ مرکوز کیجیے

اپنے دن کے آغاز سے قبل یا دن بھر کام کے دوران دوسرا سوال آپ کو خود سے یہ پوچھنا اور اس کا جواب دینا چاہیے کہ "میرے لیے انتہائی اہم امور اور سرگرمیاں کون سی ہیں؟" یہ وہ امور اور سرگرمیاں ہیں جو آپ کی صلاحیتوں، مہارتوں اور تجربے اور استعداد کار کے بہترین استعمال کی عکاس ہیں۔ کیونکہ ان کا تعلق آپ کے ادارے، پیشے اور کاروبار سے ہے۔ یہ امور اور سرگرمیاں کون سی ہیں؟

اگر آپ کو اس سوال کا قطعی جواب معلوم نہیں ہے تو پھر اپنے افسر سے پوچھیے کہ اس کے

نزدیک آپ کے لیے انتہائی ضروری امور اور سرگرمیاں کون سی ہیں۔ آپ کو جن امور اور سرگرمیوں کے متعلق بتایا جائے تو ان مقاصد کے حصول کے لیے اپنے تن من دھن سے مصروف ہو جائیے۔

اپنے لیے اہم نتیجہ خیز امور پر توجہ دیجیے

دن بھر کے کام کے دوران جو تیسرا سوال آپ کو خود سے پوچھنا اور جواب دینا ہے وہ یہ ہے کہ "میرے لیے اہم نتیجہ خیز سرگرمی اور شعبہ کون سا ہے؟" جیسا کہ پہلے بھی ذکر کیا جا چکا ہے آپ کے لیے اہم نتیجہ خیز سرگرمی وہ ہے کہ جسے آپ اپنے کام سے مثبت نتائج حاصل کرنے کے لیے بہترین انداز میں انجام دیتے ہیں۔ آپ کی کامیابی اور ناکامی کا بہت حد تک انحصار اسی سرگرمی پر ہے۔

آپ کو چاہیے کہ آپ اس کام کی واضح طور پر نشاندہی کر لیں اور پھر نہ صرف اس اہم نتیجہ خیز سرگرمی میں بہترین کارکردگی کے اظہار کو اپنا مقصد بنائیں بلکہ اپنے لیے دیگر تمام اہم نتیجہ خیز سرگرمیوں کو انجام دینے کی بہترین استعداد حاصل کر لیں۔ یاد رکھیے، آپ اپنی جس صلاحیت میں ماہر نہیں ہیں، اسی پر آپ کی دیگر مہارتوں اور صلاحیتوں کا انحصار ہے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنی کسی ایک صلاحیت میں عدم مہارت کے سبب ناکامی سے دوچار نہ ہوں کیونکہ اسی ایک صلاحیت ہی سے آپ کی دیگر مہارتوں اور صلاحیتوں کا انحصار ہوتا ہے۔

اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کیجیے

چوتھا سوال آپ کے خود سے پوچھنے اور اس کا جواب دینے کا یہ ہے کہ "وہ کون سا کام ہے جسے میں شاندار انداز میں انجام دوں تو میرے ادارے کے لیے واقعی انقلاب آفرین ہوگا۔"

یہ سوال ان تمام سوالات میں سے بہترین سوال ہے جن کے ذریعے آپ اپنی کارکردگی کا مسلسل جائزہ لے سکتے ہیں۔ وہ کون سا کام ہے جسے صرف آپ ہی انجام دے سکتے ہیں اور یہ کام آپ کے ادارے کے لیے انقلاب آفرین ثابت ہو سکتا ہے؟ اگر آپ کو اس سوال کا جواب بھی معلوم نہیں تو اپنے افسر سے پوچھیے۔ بعض اوقات آپ کے افسر کو یہ خیال تک نہیں

ہوتا کہ آپ اس سے یہ سوال پوچھیں گے۔

لیکن جب آپ اور آپ کا افسران ایک یا دو امور پر باہم رضامند ہو جائیں کہ آپ کے ذریعے ان سرگرمیوں کی انجام دہی، کسی بھی دیگر سرگرمی کی نسبت آپ کے ادارے کے لیے قابل قدر ثابت ہو سکتی ہے تو پھر اپنی تمام تر توانائیوں کو مرتکز کر لیں تاکہ آپ وہی ایک سرگرمی جلد از جلد اور بخوبی انجام دے سکیں۔ اپنے اس عمل کے ذریعے آپ اپنے پیشے میں اپنے دیگر کسی فیصلے یا فعل کی نسبت بہت جلد ترقی حاصل کر لیں گے۔

سب سے اہم سوال

اپنے وقت کے بہترین استعمال اور تقسیم کے ضمن میں سب سے اہم سوال یوں ہے:

''اس وقت میں اپنے وقت کا بہترین استعمال کیسے کر سکتا ہوں؟''

اپنے لیے اہداف کے تعین کے بارے تمام تراکیب، منصوبہ بندی اور اپنے وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال کا مقصد یہ ہے کہ آپ اس اہم سوال کا جواب دے سکیں کہ ''اس وقت میں اپنے وقت کا بہترین اور صحیح استعمال کیسے کر سکتا ہوں؟''

جب آپ خود یہ سوال پوچھنے اور اس کا جواب دینے کے لیے آمادہ کر لیتے ہیں اور آپ کو یقین ہو جاتا ہے کہ جو کچھ آپ اس وقت کر رہے ہیں وہی اس سوال کا جواب ہے تو پھر آپ اس کام کی تکمیل کے لیے اپنی توانائی، وقت اور کوشش کا دگنا اور تگنا استعمال شروع کر دیتے ہیں۔ آپ کی استعداد کار میں زیادہ سے زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ آپ انتہائی ضروری کام کی طرف توجہ ہوں گے اور زیادہ سے زیادہ مثبت نتائج حاصل کریں گے۔ آپ کو چاہیے کہ اپنے لیے سب سے زیادہ کام کرنے کے لیے خود کو ہر طرح سے تیار کر لیں، پھر کامیابی یقینی ہے۔

صرف نتیجہ خیز امور پر توجہ دیجیے

اور پھر آخر میں آپ کی اعلیٰ اور شاندار کارکردگی کی کلیہ یہ ہے کہ ان چند امور اور سرگرمیوں کو بہترین انداز میں انجام دینے کے لیے اپنی کمر کس لیجیے جو سب سے زیادہ مثبت اور تعمیری نتائج کے حامل ہوں، اسی کے ساتھ یہ بھی سیکھ لیجیے کہ آپ نے کچھ کام کس طرح اپنے ماتحتوں کو تفویض کرنے ہیں، کس طرح لائحہ عمل تشکیل دینا ہے اور کس طرح ان معمولی اور

غیر اہم کاموں کو نظر انداز کرتا ہے جو آپ کی کامیابی کے لیے قطعی طور پر یا کم اہم ہیں۔

گوئٹے کا یہ قول یاد رکھیے:

''جو امور آپ کے نزدیک اہم ترین ہیں، انہیں غیر اہم امور پر قربان مت کیجیے!''

اپنے وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال کے ضمن میں شاید سب سے زیادہ واحد بہترین لفظ ''نہیں'' ہے۔ کسی بھی ایسے کام سے انکار کر دیجیے جس سے آپ کا وقت ضائع ہوتا ہو۔''

اپنے وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال کی عادت ڈالیے

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ وقت کی بہترین تقسیم اور استعمال ایک ایسا ہنر اور عادت ہے جسے آپ مسلسل مشق کے ذریعے خود میں پیدا کر سکتے ہیں۔ اس حوالے سے کامیابی کے لیے ایک بہترین اصول یوں ہے:

''خود میں اچھی عادتیں پیدا کیجیے اور انہیں خود پر طاری کر لیجیے!''

روزانہ اور مسلسل مشق کے ذریعے آپ اپنے وقت کے بہترین استعمال اور تقسیم کے ہنر میں ماہر ہو سکتے ہیں۔ اپنے دن کا آغاز کرنے سے قبل اپنے کاموں کی پیشگی فہرست مرتب کر لیجیے۔

اس فہرست میں سے انتہائی اہم اور غیر اہم امور الگ الگ کرنے کے ذریعے اس فہرست کو اپنی ترجیحات کے مطابق دوبارہ تحریر کیجیے۔ اس ضمن میں 20/80 کا اصول بھی پیش نظر رکھیے۔

اپنے لیے اہم ترین کام کا انتخاب کیجیے اور اس کی تکمیل کے لیے فوراً عملی کارروائی کا آغاز کر دیجیے۔ پھر اس کام کی مکمل تکمیل کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتیں، توانائیاں اور کوششیں ارتکاز توجہ کے ساتھ صرف کر دیں۔

جب آپ اپنے کسی کام کی تکمیل کر لیتے ہیں تو پھر آپ خود کو پر اعتماد، مطمئن اور مسرور محسوس کریں گے، آپ خود کو توانا اور مضبوط محسوس کریں گے۔ آپ خود کو زیادہ خوش اور اپنی زندگی سے زیادہ مطمئن محسوس کریں گے۔ آپ خود کو اپنے ہم پیشہ ساتھیوں سے زیادہ بہتر سمجھیں گے، پھر اپنے آئندہ کام کے لیے خود کو زیادہ متحرک اور توانا پائیں گے۔

جب آپ کبھی خود کو سست ہوتا محسوس کریں یا آپ میں اپنے کام کو ملتوی کر دینے کا احساس پیدا ہو تو پھر اپنے آپ سے مسلسل کہنا شروع کر دیجیے۔ "اپنا کام ابھی مکمل کرو! کام ابھی مکمل کرو، اپنا کام ادھورا مت چھوڑو، خود میں کام کرنے کی امنگ پیدا کرو، اٹھو کام شروع کرو، اپنا کام تیزی سے ختم کرو۔" خود کو اپنے لیے اہم ترین کام کے انتخاب کے لیے ہر دم تیار رکھیے اور پھر اس کی تکمیل تک تن من دھن سے مصروف ہو جائیے۔ اپنے وقت کے بہترین استعمال اور تقسیم پر مبنی یہ تمام تراکیب آپ ہر شعبہ زندگی میں آپ کی کامیابی کی ضمانت ہیں۔

خلاصہ

1- ان تمام امور اور سرگرمیوں کی فہرست تیار کیجیے جو آپ مستقبل میں انجام دینا چاہتے ہیں۔ اس فہرست کا جائزہ لیجیے اور ان اہم ترین سرگرمیوں کا انتخاب کریں جن کے آپ کی زندگی پر زیادہ سے زیادہ مثبت اور تعمیری اثرات مرتب ہوں۔

2- اپنے آئندہ دن کے کاموں کی پیشگی فہرست تیار کریں تاکہ نیند کے دوران آپ کا تحت الشعور ان کے بارے میں عملی کارروائیوں کا آغاز کر دے۔

3- اب آپ اپنی اس فہرست کو 80/20 کے اصول یا اہم ترین کاموں کے لحاظ سے دوبارہ مرتب کریں۔

4- اب اس فہرست سے اس اہم ترین کام کا انتخاب کریں جس کی تکمیل یا عدم تکمیل کے باعث آپ کی زندگی پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔

5- اپنے سب سے اہم کام کا آغاز کر دیں اور پھر اپنی تمام تر صلاحیتیں، مہارتیں اور استعدادیں اس کام کی مکمل تکمیل تک وقف کر دیں۔

○

باب: 15

اپنے اہداف کا روزانہ جائزہ لیجیے

"یہ ایک نفسیاتی اصول ہے کہ جب آپ اپنا کوئی کام انجام دینا چاہیں تو اس کے لیے اپنے تحت الشعور کو تیار کر لیں۔"

اوریسن سویٹ مارڈن

بعض اوقات میں اپنے سامعین سے سوال کرتا ہوں:

"یہاں پر موجود کتنے لوگ اپنی آمدنی دگنا کرنا چاہتے ہیں؟"

یہ کوئی حیران کن امر نہیں کہ ہر کوئی اپنا ہاتھ بلند کر دیتا ہے۔ پھر میں ان سے کہتا ہوں:

"بہت خوب آپ میں سے ہر شخص اپنی آمدنی دگنی کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ زیادہ دیر تک زندہ رہے۔"

اگر آپ کی آمدنی میں سالانہ تین یا چار فیصد اضافہ ہوتا ہے تو پھر سالانہ اشیائے ضروریہ کی قیمت میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر آپ اس طرح بیس سال میں اپنی آمدنی دگنی کر سکیں گے لیکن یہ ایک بہت ہی طویل عرصہ ہے۔

لہٰذا اصلی سوال یہ نہیں کہ کیا آپ اپنی آمدنی میں دگنا اضافہ کر سکتے ہیں بلکہ اصل سوال یہ ہے کہ آپ کس قدر تیزی کے ساتھ اپنی آمدنی میں دگنا اضافہ کر سکتے ہیں۔

اپنے اہداف حاصل کرنے کی رفتار میں دگنا اضافہ کریں

بہت سی ایسی تراکیب موجود ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے ذاتی اور پیشہ ورانہ اہداف نہایت تیزی کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔ ان صفحات میں ایسے طریقے اور تراکیب بتائی جا رہی ہیں جن کے باعث لوگ بوریے سے اٹھ کر مخمل پر جا بیٹھے لیکن اس وقت ایک ایسے خاص

طریقے کے متعلق بتایا جا رہا ہے جو بہت سادہ ہونے کے علاوہ موثر، تیز رفتار اور یقینی ہے۔ بشرطیکہ آپ اس طریقے پر عمل کریں۔

ایک مشہور کہاوت ہے:

''آپ وہی کچھ بن جاتے ہیں جس قسم کے آپ کے خیالات ہوتے ہیں۔''

یہ ایک عظیم سچائی ہے جو ہر قسم کے مذہب، فلسفے، نفسیات اور کامیابی کی بنیاد ہے۔ اس ضمن میں کامیابی کی کلید مندرجہ ذیل کلیہ ہے:

''آپ جو کچھ بھی اپنے ذہن میں مستقل پیدا کرتے رہتے ہیں آپ اسے حاصل بھی کر سکتے ہیں۔''

مثبت اور انداز فکر بالمقابل مثبت علم و معلومات

آج کے اس جدید زمانے میں اکثر لوگ ''مثبت سوچ'' بارے بات کرتے ہیں۔ بلاشبہ مثبت انداز فکر اہم ہے لیکن محض یہی کافی نہیں ہے۔ اگر مثبت سوچ کو بے مہار چھوڑ دیا جائے تو پھر اس کے ذریعے فوری طور پر مثبت حرض اور مثبت توقعات پیدا ہوتی ہیں۔ اس حالت میں مثبت انداز فکر، ایک تخریبی قوت کے بجائے زندگی کے متعلق کھلنڈرانہ رویے کی صورت اختیار کر سکتا ہے اور پھر اس رویے کا نتیجہ، مثبت یا منفی بھی ہو سکتا ہے۔

اپنے ہدف کے حصول کے حوالے سے ارتکاز توجہ اور افادیت کا حامل ہونے کے لیے لازمی ہے کہ ''مثبت انداز فکر'' کو ''مثبت علم اور معلومات'' میں تبدیل کر دیا جائے۔ آپ کو یہ یقین اور گہرا ادراک ہونا چاہیے کہ آپ اپنے ہدف کی تکمیل کے ضمن میں کامیابی حاصل کرنے جا رہے ہیں اور آپ کو کسی شک کے بغیر پیش رفت کرنا چاہیے۔ آپ کو اپنی کامیابی کے حوالے سے اس قدر پختہ یقین اور غیر متزلزل عزم کا حامل ہونا چاہیے کہ کوئی چیز بھی آپ کے راستے میں حائل نہ ہو سکے۔

اپنے تحت الشعور کو کامیابی کے لیے تیار کر لیجیے

آپ اپنے جس ہدف کی تکمیل کے لیے کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں، اس کے متعلق آپ کے تحت الشعور میں یہ غیر متزلزل یقین موجود ہوتا ہے کہ آپ جلد از جلد ہی ہدف حاصل

کر لیں گے۔ اس حوالے سے جو طریقہ ابھی بیان کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت اس کے ذریعے آپ کی صلاحیت اور استعداد میں کتنی گنا اضافہ ہو جائے گا اور اپنے ہدف کی تکمیل کی رفتار میں اضافہ ہو جائے گا۔

ایک نہایت اہم ذہنی اصول یوں ہے:

''جو کچھ آپ کے ذہن میں نقش ہوتا ہے، وہی عملی صورت میں آپ کے سامنے آتا ہے۔''

بالفاظ دیگر جو چیز آپ کے تحت الشعور میں گہری پیوست ہو جائے گی، وہ بالآخر آپ کے بیرونی حالات کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ آپ کا متعین ہدف اس قدر گہرائی کے ساتھ آپ کے تحت الشعور میں نقش ہو جائے گا کہ اس کی اپنی طاقت ہی آپ کو اپنے ہدف کی تکمیل کی طرف لے جائے گی۔ یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنے ہدف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

اہداف کا تعین: باترتیب بالمقابل بے ترتیب

عرصہ دراز سے میں اپنے مطلوبہ اہداف سال میں ایک یا دو دفعہ اپنے پاس تحریر کر لیتا ہوں۔ جب کبھی مجھے موقع میسر آتا ہے، میں ان کا جائزہ لے لیتا ہوں اور میرا یہ معمولی طرز عمل میری زندگی میں ایک شاندار تبدیلی کا باعث بن جاتا ہے۔ اکثر اوقات میں اپنے آئندہ اور مطلوبہ اہداف جنوری ہی میں تحریر کر لیتا۔ پھر اسی سال دسمبر میں ان اہداف کا جائزہ لیتا اور مجھے معلوم یہ ہوتا کہ ان میں سے اکثر اہداف حاصل ہو چکے ہیں جن میں کچھ انتہائی اہم اور ناقابل یقین اہداف میں شامل ہیں۔

پھر مجھے وہ ترکیب سمجھ میں آ گئی جس کے میری زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ مجھے یہ معلوم ہو گیا کہ اگر سال میں ایک دفعہ اپنے اہداف کے اندراج بذات خود میرے لیے نہایت زبردست ہے تو پھر اپنے اہداف کا اکثر اندراج میرے لیے کہیں زیادہ زبردست ثابت ہو سکتا ہے۔ کچھ لوگوں کا مشورہ ہے کہ آپ اپنے اہداف کا اندراج ایک ماہ میں ایک دفعہ کریں اور ان کا جائزہ بھی لیں لیکن کچھ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ ہفتے میں ایک دفعہ یہ عمل کریں۔ بہر حال مجھے اپنے اہداف روزانہ تحریر کرنے کی قوت کا اندازہ ہو گیا۔

اپنے اہداف ہر روز تحریر کیجیے

یہ ترکیب یوں ہے۔ ایک چھوٹی سی نوٹ بک لیجیے جو ہمیشہ آپ کے پاس رہے۔ ہر روز اپنی یہ نوٹ بک کھولیے اور اپنے لیے اہم ترین دس پندرہ اہداف اس میں تحریر کیجیے لیکن گزشتہ فہرست پر نظر مت ڈالیے۔ یہ عمل ہر روز، ہر روز کیجیے۔ جب آپ یہ عادت اپنا لیں گے تو بے شمار حیرت انگیز چیزیں رونما ہوں گی۔

جب آپ پہلے دن اپنے اہداف کی فہرست تیار کرتے ہیں تو پھر آپ ان پر غور کریں اور ان کا جائزہ لیں۔ اس دنیا میں اکثر ایسے لوگ موجود ہیں جو عمر بھر اپنے اہم ترین دس اہداف بھی تحریر نہیں کر سکے۔

دوسرے دن اپنی پہلی فہرست کو دیکھے بغیر اپنے اہداف پر مشتمل دوسری فہرست تیار کریں، یہ عمل آپ کے لیے بہت آسان ہوگا۔ بہر حال اس دفعہ آپ کے دس پندرہ اہداف تبدیل ہو چکے ہوں گے۔ ان کے الفاظ اور ترتیب میں بھی فرق ہوگا۔ بعض اوقات پہلے دن تحریر کردہ ہدف دوسرے دن کی فہرست میں موجود نہیں ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ ہدف آپ کو بھول جائے اور پھر کبھی بھی آپ کی فہرست میں جگہ نہ پا سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ یہ ہدف بعد ازاں کسی مناسب وقت پر آپ کو یاد آ جائے اور آپ اسے اپنے پاس تحریر کر لیں۔

اس طرح آپ ہر روز دس پندرہ اہداف تحریر کرنے کی عادت اپنا لیں گے تو آپ کے یہ اہداف اپنے معنی کے لحاظ سے زیادہ واضح اور غیر مبہم ہوتے جائیں گے۔ بالآخر ایسا ہوگا کہ آپ ہر روز ایک جیسے الفاظ لکھا کریں گے۔ جب آپ کی زندگی کے حالات تبدیل ہوں گے تو آپ کے اہداف کی ترجیح اور ترتیب میں بھی فرق رونما ہوگا۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ تقریباً 30 دن بعد آپ دیکھیں گے کہ آپ ہر روز ایک جیسے اہداف تحریر کر رہے ہیں۔

آپ کی زندگی انقلاب کی راہ پر

تقریباً اسی وقت آپ کی زندگی میں ایک معرکۃ الآرا واقعہ رونما ہوگا۔ آپ کی زندگی میں ایک انقلاب برپا ہوگا۔ آپ خود کو ایک ایسے مسافر کے مانند محسوس کریں گے جو جیٹ طیارے میں بیٹھا رن وے سے اوپر اٹھ رہا ہو۔ آپ کی پیشہ ورانہ اور ذاتی زندگی میں ڈرامائی اصلاح اور

بہتری کا آغاز ہو جائے گا۔ آپ کا ذہن تخلیقی نظریات اور تصورات سے جگمگا اٹھے گا۔ آپ کے پاس وہ لوگ آنے لگیں گے جو آپ کی مدد کے لیے تیار ہوں گے، آپ کو وہ وسائل اور ذرائع دستیاب ہوں گے جو آپ کو آپ کے مقاصد کے حصول کے ضمن میں مدد فراہم کریں گے۔ آپ اپنی منزل کی جانب نہایت تیزی سے رواں دواں ہو جائیں گے اور بعض اوقات تو اس قدر برق رفتاری کے ساتھ پیش قدمی کریں گے کہ آپ کو خدشہ ہوگا کہ شاید آپ سنبھل نہ سکیں۔ آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں مثبت تبدیلی رونما ہونے کا آغاز ہو جائے گا۔

میں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی میں تقریباً 23 ممالک میں 2 ملین افراد کے ساتھ خطاب کیا ہے اور انہیں دس اہدف کی مشق پر مبنی طریقے بارے گفتگو کی ہے میں نے انہیں جو ترکیب بتائی وہ اس طریقے سے کہیں سادہ اور سہل ہے جو میں آپ کو اس وقت بتا رہا ہوں۔ یہ ترکیب یوں ہے:

میں اپنے سامعین سے کہتا ہوں کہ وہ ایسے دس اہداف پر مشتمل ایک فہرست مرتب کریں جن کی تکمیل آئندہ سال مقصود ہے۔ پھر میں ان سے کہتا ہوں کہ وہ اس فہرست کو ایک سال کے لیے اپنی میز کی دراز میں رکھ دیں اور پھر اسے دیکھیں۔ جب وہ یہ فہرست ایک سال بعد کھولیں گے تو ایسا محسوس ہوگا کہ جیسے انہوں نے جادو کا ایک کرتب اور شعبدہ دکھایا ہو۔ آپ یہ دیکھ کر حیران اور ششدر رہ جائیں گے کہ ان دس اہداف میں سے آٹھ اہداف از خود ہی تکمیل پا چکے ہیں، اور بعض اہداف کی تکمیل تو نہایت شاندار انداز میں ہوئی۔

میں نے یہ طریقہ دنیا کے تمام لوگوں کو بتایا خواہ ان کی زبان اور تہذیب کون سی تھی۔ جب بھی میں کسی ملک میں گیا تو لوگ مجھ سے بات کرنے کے لیے قطار اندر قطار کھڑے ہو گئے اور یہ بتانے لگے کہ ایک سال تک اپنے دس اہداف لکھے رہنے کے بعد ان کی زندگیوں میں کس قدر انقلاب آفریں تبدیلیاں رونما ہوئیں۔

اس طریقے کا عملی استعمال

اس طریقے کے ذریعے آپ یہ سیکھ لیں گے کہ وہ نتائج کیسے حاصل کیے جا سکتے ہیں جو آپ کو نہایت تیزی اور برق رفتاری سے حاصل ہوتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ اس قسم کے نتائج حاصل نہیں کر سکتے جو اپنے اہداف محض ایک دفعہ تحریر کرتے ہیں۔ جب آپ اپنے اہداف متعین کرنے کی قوت استعمال کریں گے تو آپ دگنی، تگنی بلکہ دس گنا زیادہ کامیابی حاصل کریں۔

گے کیونکہ اب تو آپ اپنے اہداف روزانہ تحریر کررہے ہیں۔

اس ترکیب سے کہیں زیادہ استفادہ کرنے کے لیے آپ کو چند خاص قسم کے اصول اپنانا ہوں گے۔ پہلا اصول یہ ہے کہ آپ اپنے اہداف تحریر کرنے کے لیے مثبت موجودہ اور ذاتی زمانہ استعمال کریں۔

اپنے تحت الشعور کو فعال کیجیے

آپ کا تحت الشعور اس وقت فعال ہوتا ہے جب آپ اپنے اہداف کے متعین کے سلسلے میں اثباتی بیان کا اظہار فعل حال میں کرتے ہیں۔ لہٰذا آپ اپنے اہداف یوں تحریر کیجیے کہ جیسے آپ اپنے یہ اہداف پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں۔ ”میں آئندہ بارہ ماہ میں پچاس ہزار کماؤں گا“ کے بجائے کہیں ”میں سالانہ پچاس ہزار کماتا ہوں۔“

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے اہداف مثبت انداز میں بیان کریں۔ یہ مت کیجیے ”میں سگریٹ نوشی ترک کردوں گا۔“ یا ”میں اپنا وزن اتنے پاؤنڈ کم کروں گا۔“ بلکہ یہ کہیئے کہ ”میں سگریٹ نوشی نہیں کرتا“ یا ”میرا وزن اتنے پاؤنڈ ہے۔“

آپ کا بیان اور الفاظ لازمی طور پر مثبت ہونا چاہئیں کیونکہ آپ کا تحت الشعور کسی منفی بیان یا الفاظ پر عملی کارروائی کے لیے تیار نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ کا تحت الشعور صرف مثبت بیان فعل حال ہی میں قبول کرتا ہے۔

آپ کو چاہیے کہ اب سے آئندہ اپنی تمام زندگی کے لیے اپنی عادت بنالیں کہ اپنے کسی ہدف کے تعین کا آغاز ”میں“ کے لفظ کے بغیر مت کریں۔ اس کائنات میں صرف آپ ہی وہ واحد شخص ہیں جو اپنے لیے ”میں“ کا لفظ استعمال کرسکتے ہیں۔ جب آپ کا تحت الشعور آپ کی طرف سے ”میں“ سے شروع ہونے والا کوئی بھی حکم وصول پاتا ہے۔ یہ ایسے ہی کہ جیسے صدر دفتر سے کارخانے کو مختلف مصنوعات تیار کرنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اس بعد تحت الشعور اس حکم کو عملی طور پر بجالانے کے لیے عملی کارروائی شروع کردیتا ہے۔

مثال کے طور پر آپ یہ نہیں کہتے ”میرا مقصد یہ ہے کہ میں سالانہ پچاس ہزار کماؤں“ بلکہ یہ کہیں کہ ”میں سالانہ پچاس ہزار کماتا ہوں۔“ اپنے ہر ہدف کو ”میں کماتا ہوں، میرا وزن میں حاصل کرتا ہوں، میں کامیاب ہوتا ہوں، میں کار چلاتا ہوں، میں ایسے گھر میں رہتا ہوں، میں وہ پہاڑ سر کرتا ہوں۔“ جیسے الفاظ سے شروع کریں۔

اپنے متعین ہدف کے حصول کے لیے وقت/ تاریخ مقرر کریں:

اپنے روزمرہ متعین اہداف میں مزید قوت اور زور پیدا کرنے کے لیے اس کے حصول کے ضمن میں وقت اور تاریخ مقرر کریں۔ مثال کے طور پر ممکن ہے کہ آپ یہ تحریر کریں ”میں 31 دسمبر تک ہر ماہ پانچ ہزار کماتا ہوں۔“

جب آپ اپنے لیے کوئی ہدف متعین کرتے ہیں تو پھر آپ کا ذہن آپ کو مجبور کرتا ہے کہ اس کی تکمیل کے حوالے سے ایک خاص مدت/ تاریخ مقرر کریں۔ آپ کے ذہن کی تحریکی قوت آپ کو اپنے ہدف کی تکمیل کے لیے وقت مقرر کرنے پر مجبور کرتی ہے۔ اگر آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ آپ اپنا متعین ہدف کس طرح حاصل کریں گے تو پھر اس کی تکمیل کے ضمن میں وقت مقرر کریں۔ یاد رکھیے، جب آپ کو کوئی تازہ اور جدید مواد اور معلومات حاصل ہوتی ہیں تو آپ وقت مقررہ میں تبدیلی رونما کرسکتے ہیں لیکن آپ کے لیے لازمی امر ہے کہ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کے لیے ہدف/ وقت مقرر کریں۔

آپ اپنا متعین ہدف کس قدر جلد حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

اپنے لیے روزانہ دس اہداف کا اندراج آپ کی آزمائش ہے کہ آپ ان اہداف کو کس قدر جلد حاصل کرنا چاہتے ہیں اور ان اہداف کا حصول آپ کے لیے کس قدر اشد ضروری ہے۔ اکثر اوقات آپ اپنا ایک ہدف تحریر کریں گے لیکن اسے دوبارہ لکھنا بھول جائیں گے۔ اس کا محض یہ مطلب ہے کہ یا تو یہ ہدف آپ کا حقیقی ہدف نہیں یا پھر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہدف آپ کے لیے قابل حصول ہے۔

بہرحال، جب آپ کو اپنے اہداف کو روزانہ، کئی دفعہ تحریر کرنے کی پختہ عادات اپنالیں گے تو آپ کا ذہن اس امر کے متعلق اسی قدر واضح ہوجائے گا کہ آپ واقعتاً کیا چاہتے ہیں۔ اور آپ کو یہ یقین بھی ہوجائے گا کہ اس ہدف کی تکمیل آپ کے لیے ممکن ہے۔

اپنے اہداف کے بار بار اندارج پر مشتمل عمل پر بھروسا کریں:

جب آپ روزانہ اپنے متعین اہداف کے اندراج پر مشتمل عمل کا آغاز کرتے ہیں تو ممکن ہے کہ آپ کو یہ علم نہ ہو کہ آپ اپنے یہ اہداف کیسے حاصل کریں گے۔ لیکن اس بات کی کوئی

اہمیت نہیں ہے۔ اصل اہمیت اس امر کی ہے کہ آپ ہر روز اپنے متعین اہداف بار بار تحریر کریں اور اس امر کا یقین رکھیں کہ جب بھی آپ اپنے ان اہداف کو تحریر کرتے ہیں تو آپ اپنے ان اہداف کو اپنے تحت الشعور میں زیادہ سے زیادہ گہرا پیوست کرتے جاتے ہیں۔ پھر ایک ایسا وقت آئے گا جب آپ کو قطعی یقین ہو جائے گا کہ آپ کے ہر اہداف قطعی طور پر قابل حصول ہیں۔

جب آپ کا تحت الشعور آپ کے شعوری ذہن کی جانب سے آپ کے اہداف کو حکم کے طور پر قبول کر لیتا ہے تو پھر آپ کا تحت الشعور آپ کے اہداف سے منطبق تمام الفاظ اور افعال آپ سے بولنے اور سرزد کروانے کے لیے تحریری قوت مہیا کرے گا۔ آپ کا تحت الشعور نہایت ہی قابل انداز میں ان تمام افراد اور وسائل کو آپ کے پاس لے آئے گا جو آپ کے اہداف کے حصول کے لیے آپ کی مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

آپ کا ذہنی کمپیوٹر ہر وقت فعال رہتا ہے

آپ کا تحت الشعور اس عظیم الجثہ کمپیوٹر کی مانند 24 گھنٹے فعال رہتا ہے جو کبھی بند نہیں ہوتا تاکہ آپ کے اہداف عملی صورت میں ڈھل سکیں۔ آپ اس دوران بظاہر کچھ بھی کرتے لیکن آپ کے متعین اہداف عملی شکل میں ڈھلتے جاتے ہیں اور بعض اوقات تو ان کی تکمیل اس قدر شاندار اور حیرت انگیز انداز میں ہوتی ہے کہ آپ کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ کچھ عرصہ پہلے میری ملاقات ایک ایسے کاروباری شخص سے ہوئی جس نے میرے ایک انتہائی مضحکہ خیز تجویز پیش کی۔ وہ چاہتا تھا کہ ایک ایسا تفریحی پارک بنائے جو متعدد ریستوران، کھیلوں، جھولوں، مختلف تفریحات وغیرہ پر مشتمل ہو، اور اس پارک کی تعمیر کے لیے مختلف ممالک سے رقوم اکٹھا کی جائیں۔ اسے قطعی یقین تھا کہ یہ تجویز سب کو پسند آئے گی اور وہ مختلف ممالک اور افراد کی حمایت حاصل کر سکے گا اور پھر اس منصوبے کی تکمیل کے لیے رقوم بھی اکٹھا کر سکے گا۔

میں نے اپنے تجربے کی بنا پر اسے بتایا اور نہایت بخوبی انداز میں اسے سمجھایا کہ اس کی یہ تجویز محض افسانہ ہے۔ اس کے پاس جس قدر کم وسائل ہیں، ان کے مقابلے میں یہ منصوبہ بہت ہی مشکل اور مہنگا ہے اور اس کی یہ تجویز محض وقت ضائع کرنے والی بات ہے۔ میں نے

اس کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے مجھے اس منصوبے کی سربراہی کے لیے پیشکش کی تھی۔ پھر ہم دونوں خوشی خوشی رخصت ہو گئے۔

یہ واقعہ 1960ء کی دہائی میں پیش آیا۔ پھر میں نے اس منصوبے کے متعلق سنا کہ والٹ ڈزنی کارپوریشن نے اس منصوبے کو عملی شکل دینے کی حامی بھر لی ہے۔ کچھ ہی دیر بعد اس پارک کی تعمیر کا بھی آغاز ہو گیا۔ اس پارک کی تکمیل کے بعد یہاں سے لاکھوں ڈالر سالانہ کی آمدن حاصل ہونے لگی اور چند ہی سالوں بعد یہ تفریحی پارک دنیا بھر کے سیاحوں کے لیے ایک پرکشش اور مقبول مقام کی صورت اختیار کر گیا۔

کائنات میں موجود تمام قوتیں فعال کریں

یہ ایک ایسی بات ہے جو آپ کو ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ جب میں نوجوان تھا تو مجھے یہ علم نہیں تھا کہ جب آپ اپنے متعین اہداف کو تحریری شکل میں لاتے ہیں تو پھر قطع نظر اس کے کہ یہ مقاصد کس قدر ناممکن نظر آتے ہوں، تو پھر آپ اس کائنات میں موجود ان قوتوں کو متحرک اور فعال کر دیتے ہیں جن کے ذریعے اکثر اوقات ناممکنات، ممکنات میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔

جب آپ اپنے لیے کسی نئے ہدف کا تعین کرتے ہیں اور اسے اپنے پاس تحریر کر لیتے ہیں تو تب بھی آپ اس شک میں مبتلا ہوتے ہیں کہ آپ کا یہ نیا ہدف قابل حصول ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی خیال یا تجویز آپ کے شعوری ذہن میں موجود ہو لیکن ابھی تک آپ کو قطعی یقین نہیں ہے کہ یہ خیال یا تجویز آپ کے لیے قابل حصول ہے۔ یہ ایک فطری اور عمومی عمل ہے۔ لیکن اسے اپنے اس طریقے کے روزمرہ استعمال میں رکاوٹ مت بننے دیجیے۔

ابھی عمل کیجیے

اس طریقے پر اس طرح عمل کیا جا سکتا ہے کہ ایک نوٹ بک لے لیں اور خود کو پابند کر لیں کہ ہر روز اپنے دس اہداف اس نوٹ بک پر تحریر کریں۔ یہ اہداف مثبت، فعل حال اور صیغہ واحد (میں) میں تحریر ہونا چاہئیں۔ یہ طریقہ صرف اسی عمل پر مشتمل ہے۔ پھر ایک ہفتے ایک ماہ یا ایک سال میں آپ دیکھیں گے کہ آپ کی زندگی میں بہت ہی شاندار انداز میں

انقلاب برپا ہو جائے گا۔

اگر اب بھی آپ طریقے بارے شک میں مبتلا ہیں تو بھی اس کی آزمائش کرنے میں کوئی حرج نہیں کیونکہ آپ کو ہر روز صرف پانچ منٹ صرف کرنا ہوں گے۔ آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ گذشتہ بیس برس میں مجھے کوئی ایسا شخص نہیں ملا جس نے کہا ہو کہ یہ طریقہ کارآمد نہیں ہے۔ بلکہ صورت حال یہ ہے کہ مجھے دنیا بھر سے ان لوگوں کی طرف سے خطوط، ای میل، ٹیلیفون کے ذریعے اطلاع ملتی رہتی ہے کہ اس طریقے کے استعمال کے ذریعے لوگوں کی زندگیوں میں ڈرامائی تبدیلی واقع ہو رہی ہے۔

اس طریقے کی افادیت میں اضافہ کیجیے

چند اضافی ترکیبات کے استعمال کے ذریعے آپ اس طریقے کی افادیت میں اضافہ کر سکتے ہیں۔ جب آپ اپنے اہداف کو مثبت انداز، زمانہ حال اور صیغہ واحد میں تحریر کر لیں تو پھر کم از کم تین ایسے عملی اقدامات لکھیے جن کے ذریعے آپ اپنے ہر اہداف حاصل کر سکیں۔ یہ طریقے بھی مثبت انداز، زمانہ حال اور صیغہ واحد میں تحریر کریں۔

مثال کے طور پر ممکن ہے کہ آپ کا مقصد یہ ہو کہ آپ کچھ رقم کما لیں، لہٰذا آپ اپنے اس ہدف کو اس طرح تحریر کر سکتے تھے۔ ''میں آئندہ بارہ ماہ میں پچاس ہزار کماتا ہوں۔'' پھر آپ فوراً ہی اس کے نیچے یہ تحریر کیجیے:

1- ''میں ہر روز پیشگی منصوبہ بندی کرتا ہوں۔''

2- ''میں اپنے انتہائی ضروری کاموں کا فوری طور پر آغاز کر دیتا ہوں۔''

3- ''میں اپنے انتہائی اہم کام پر اپنی بھرپور توجہ صرف کرتا ہوں اور اس کی تکمیل تک کسی اور کام کی طرف توجہ نہیں دیتا۔''

بہرحال آپ کا جو بھی ہدف ہو، آپ نہایت آسانی کیساتھ ان تین عملی طریقوں پر غور کر سکتے ہیں جن پر فوری عمل کے ذریعے آپ اپنا یہ ہدف حاصل کر سکتے ہیں۔ جب آپ ان تین عملی طریقوں کو اپنے پاس درج کر لیتے ہیں تو پھر آپ ان طریقوں کو اپنے مطلوبہ ہدف کے ساتھ اپنے تحت الشعور میں عملی کارروائی کے لیے نقش کر دیتے ہیں۔ پھر ایک خاص مرحلے پر آپ محسوس کریں گے کہ آپ اپنے تحریر کردہ طریقوں کو عملی جامہ پہنا رہے ہیں حالانکہ کسی وقت

آپ کو اس بارے گمان تک نہ تھا۔ اس طرح آپ کا ہر عملی قدم آپ کو اپنے ہدف کی تکمیل کے نزدیک لے جائے گا۔

گتے کے ٹکڑے استعمال کیجیے:

اپنے روزمرہ اہداف کے تعین کی افادیت میں مزید اضافہ کرنے کے لیے ایک اور مفید طریقہ یہ ہے کہ ان اہداف کو "5 x 3" پیمائش کے گتے کے ٹکڑوں پر تحریری طور پر منتقل کر دیجیے۔ بڑے بڑے الفاظ میں ہر ٹکڑے پر اپنا ایک ہدف لکھیے۔ گتے کے ان ٹکڑوں کو ہر وقت اپنے پاس رکھیے۔ اپنی مصروفیات میں سے جب بھی آپ کو چند لمحات میسر آئیں، گتے کے ان ٹکڑوں کو اپنے سامنے رکھیے اور ان کا جائزہ لینے کے علاوہ ان پر غور و فکر کیجیے۔

زیادہ بہتر تو یہ ہے کہ آپ گتے کے ان ٹکڑوں پر تحریر کردہ اپنے اہداف کا دن میں دو مرتبہ جائزہ لیں۔ ایک دفعہ صبح اپنے کام پر جانے سے قبل اور دوسری طرف سونے سے قبل ان اہداف کو بھرپور توجہ کے ساتھ پڑھیں۔ اس کے علاوہ گتے کے ان ٹکڑوں کو ہمیشہ اپنے پاس رکھیں اور دن بھر گاہے بگاہے ان پر نظر ڈالتے رہیں۔

ذہنی مشق کے لیے بہترین اوقات

اپنے اہداف کو تحریر کرنے، انہیں دوبارہ مرتب کرنے، پھر انہیں پڑھنے اور ان کا جائزہ لینے کے لیے دن بھر آپ کے پاس دو بہترین اوقات موجود ہیں۔ یہ دو بہترین اوقات رات سونے سے قبل اور صبح بیدار ہونے کے بعد کے ہیں۔

جب آپ رات سونے سے قبل اپنے اہداف کو دوبارہ مرتب کرتے ہیں اور ان کا جائزہ لیتے ہیں تو پھر انہیں اپنے تحت الشعور میں نقش کر لیتے ہیں۔ آپ کے سونے کے دوران رات بھر آپ کے تحت الشعور کو آپ کے اہداف پر عملی کارروائی کے لیے منصوبہ بندی کرنے کا موقع میسر ہوتا ہے۔ جب آپ بیدار ہوتے ہیں تو عام طور پر آپ کے ذہن میں کئی ایسے شاندار طریقے تخلیق پا جاتے ہیں جن کے ذریعے آپ اپنے مطلوبہ اہداف کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔

جب آپ اپنے دن کا آغاز کرنے سے پہلے اپنے اہداف دوبارہ مرتب کرتے ہیں تو پھر آپ میں مثبت سوچ اور عمل پیدا ہو جاتا ہے جسے آپ دن بھر بروئے کار لا سکتے ہیں۔ جس

طرح علی الصباح جب آپ ورزش کرتے ہیں تو آپ کے بدن کے پٹھے تروتازہ ہو جاتے ہیں۔اسی طرح علی الصباح جب آپ اپنے اہداف کا جائزہ لیتے ہیں تو پھر آپ کا ذہن فعال اور توانا ہو جاتا ہیں اور آپ دن بھر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔

جب آپ صبح وشام اپنے اہداف کو تحریر کرتے ہیں،انہیں دوبارہ مرتب کرتے ہیں اور پھر ان کا جائزہ لیتے ہیں تو اس طرح یہ اہداف آپ کے تحت الشعور میں گہرے انداز میں نقش ہو جاتے ہیں، پھر آپ مثبت سوچ سے بتدریج عملی کارروائی کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں۔ پھر آپ کو یہ غیر متزلزل یقین اور اعتماد حاصل ہو جائے گا کہ آپ کے لیے اپنے اہداف کا حصول ممکن ہے۔

خلاصہ

1- آج ہی ایک نوٹ بک لیجیے اور اپنے دس پندرہ اہداف تحریر کر لیجیے جو آپ آئندہ سالوں میں حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

2- "5 x "3 پیمائش پر مشتمل گتے کے ٹکڑے لیجیے اور نہایت مثبت انداز، زمانہ حال اور صیغہ واحد میں اپنے اہداف ان ٹکڑوں پر تحریر کیجیے۔

3- تصور کریں کہ آپ اپنے یہ اہداف حاصل کر چکے ہیں۔

4- اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے لیے ان تین عملی اقدامات بارے سوچیے جن کے ذریعے آپ اپنے ان اہداف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

5- اپنے اہداف پر مشتمل سابقہ فہرست کو دیکھے بغیر ہر روز اپنے مطلوبہ اہداف کی فہرست مرتب کیجیے اور اس وقت تک اس فہرست میں تبدیلی کرتے رہیے جب تک کہ یہ یقین اور بھروسا نہ ہو جائے کہ آپ ان اہداف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

○

باب:16

اپنے اہداف کو اپنی نظروں سے اوجھل مت کیجیے

"اپنے اہداف اور خوابوں کو توانا اور تروتازہ کیجیے کیونکہ یہ آپ کی اولاد کے مانند ہیں اور آپ کی کامیابیوں کے عکاس ہیں۔"

نپولین ہل

آپ بے شمار ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ ایک اوسط درجے کا شخص اپنی ان صلاحیتوں سے بے خبر ہوتا ہے اور اپنے اہداف کے حصول کے ضمن میں اپنی ان صلاحیتوں سے استفادہ کرنے سے قاصر رہتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس کو معمولی درجے کی کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

جب آپ اپنے تحت الشعور اور ماورائے شعور کو بیدار اور فعال کر لیتے ہیں تو پھر آپ اپنے اہداف کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ حاصل کر لیتے ہیں۔ آپ تصور بھی نہیں کر سکتے لیکن آپ اپنے اہداف کی جانب تیزی سے رواں دواں ہو جاتے ہیں۔

آپ کی انتہائی زبردست صلاحیت

اپنے اہداف و مقاصد کا ادراک و تصور شاید آپ کی انتہائی زبردست صلاحیت ہے۔ آپ کی زندگی کے تمام شعبوں میں اصلاح کا عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ اپنی سوچ، تصور اور ادراک کو اعلیٰ سطح پر لے جاتے ہیں۔ آپ اس وقت جس مقام پر موجود ہیں، اس کی وجہ کافی حد تک آپ کے ذہنی تصورات اور سوچ ہے جو اس وقت آپ کے شعور میں نقش ہے۔ جب آپ کے شعور میں موجود ذہنی تصورات اور سوچ تبدیل ہو جاتی ہے تو اس کے مطابق آپ کی ظاہری حالت میں بھی تبدیلی کا آغاز ہو جاتا ہے۔

جب آپ کسی بھی چیز کا تصور کرتے ہیں اور اس کے متعلق غور و فکر کرتے ہیں تو پھر ''قانون کشش'' فعال ہو جاتا ہے۔ جس کے باعث آپ کو وہ تمام لوگ حالات اور ذرائع دستیاب ہو جاتے ہیں جو آپ کو اپنے مقصد کے حصول کے لیے درکار ہیں۔

جب آپ ذہنی طور پر کسی چیز کا تصور کرتے ہیں تو پھر ''قانون کشش'' فعال ہو جاتا ہے۔ جس کے مطابق ''آپ کے خیالات کے باعث آپ کی ظاہری حالات پیش آتے ہیں۔'' جب آپ کے شعور میں موجود ذہنی تصور اور تصویر تبدیل ہو جاتی ہے تو پھر آئینے میں عکس کے مانند آپ کے بیرونی حالات میں بھی تبدیلی کا آغاز ہو جاتا ہے۔ جسطرح آپ اپنے خیالات کے مطابق ڈھل جاتے ہیں، اسی طرح آپ کی شخصیت اور ظاہری حالت بھی آپ کے شعور میں موجود آپ کی ذہنی تصویر اور تصور کے مطابق ڈھل جاتی ہے۔ آپ کی ذہنی تصاویر ہی حقیقت بن کر سامنے آتی ہیں۔

وائن ڈائیر کا قول ہے:

''جب آپ کو کسی چیز کا یقین ہو جاتا ہے تو پھر آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔''

جم کیتھ کارٹ نے کہا تھا:

''آپ دوسرے افراد کو جس طرح دیکھتے ہیں۔ آپ بھی اسی طرح بن جائیں گے۔''

ڈینس وٹیلے کا قول ہے:

''آپ کا ذہنی تصور اور تصویر، آپ کے مستقبل کی عکاس ہے۔''

البرٹ آئن سٹائن نے ایک دفعہ کہا:

''تصورات، حقائق سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔''

نپولین بوناپارٹ کا قول ہے:

''آپ کے خواب و تصورات ہی اس کائنات پر راج کرتے ہیں۔''

نپولین ہل نے ایک دفعہ لکھا:

''انسان جو کچھ تصور کر سکتا ہے، اسے حاصل بھی کیا جا سکتا ہے۔''

تصور کی اہمیت

صدیوں سے دنیا کے کامیاب ترین افراد میں ایک ''مشترکہ خصوصیت موجود رہی ہے جسے ''سوچ اور تصور'' کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ یہ لوگ ایک شاندار مستقبل بارے سوچ سکتے ہیں اور اس کا خواب دیکھ سکتے ہیں اور پھر اپنی اس ''سوچ اور تصور'' کو حقیقت میں ڈھال سکتے ہیں۔ جس طرح ڈزنی نے بہت عرصہ قبل بہت ہی اعلیٰ اور شاندار سہولیات سے مزین تفریحی پارک کا تصور کیا تھا اور پھر بعد میں اسے حقیقی صورت بھی حاصل ہو گئی تھی، اسی طرح آپ کو اپنی زندگی کی ہر اہم چیز کے حصول کے لیے پہلے اسے ذہنی تصور اور تصویر میں ڈھالنا پڑتا ہے۔

جب آپ کامیابیاں حاصل کرتے جاتے ہیں تو پھر بھی آپ کسی نہ کسی طرح اپنے مقاصد بارے اپنے شعور میں ذہنی تصاویر اور تصورات تعین کرتے جاتے ہیں۔ جب آپ کسی چیز شخص یا جزو بارے سوچیں یا تصور کریں تو پھر اپنے ماضی کے کسی واقعہ کو یاد کریں۔ کسی متوقع واقعہ کے متعلق سوچیں یا پھر کار یا دفتر میں بیٹھے ہوئے جاگتی آنکھوں سے خواب دیکھیں تو پھر یہ سب کچھ آپ کا تصور اور سوچ ہے۔ آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ اپنے ذہن کی تخیلاتی اور تصوراتی قوت کو اپنے ہاتھ میں رکھیں اور اس پر توجہ مرکوز کریں جیسے لیزر کی ایک شعاع ایک خاص سمت مرتکز رہتی ہے۔ آپ بھی اپنے مقاصد کے حصول کے لیے یہی طریقہ استعمال کریں۔

اپنی مطلوبہ کامیابی کو پیشگی سامنے رکھیں

کامیاب لوگ وہ ہوتے ہیں جنہیں یہ پہلے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ انہیں کس قسم کی کامیابی حاصل ہونے کو ہے۔ یہ لوگ جب بھی کوئی نیا منصوبہ شروع کرتے ہیں تو وہ اپنے ماضی میں اسی قسم کی تکمیل شدہ منصوبے کو اپنے پیش نظر رکھتے ہیں۔ ایک کامیاب سیلز پرسن ہمیشہ اپنے ماضی کی کامیابیاں اپنے سامنے رکھے گا۔ اسی طرح ایک کامیاب وکیل اپنے عدالتی معاملات بارے غور و فکر کرتے ہوئے اپنی سابقہ کامیابیوں کو مدنظر رکھے گا۔ ایک کامیاب ڈاکٹر یا سرجن بھی اپنے مستقبل پر نظر دوڑاتے ہوئے ضرور سوچے گا کہ ماضی میں اس نے کس قدر مریضوں کا

کامیابی کے ساتھ علاج کیا۔

اس کے برعکس ناکام لوگ نئے منصوبے شروع کرتے ہوئے اپنی سابقہ ناکامیوں کو پیش نظر رکھتے ہیں۔ وہ صرف یہی سوچتے رہتے ہیں کہ ماضی میں وہ ناکام ہوتے اور کسی بھی قسم کی کامیابی حاصل نہیں کر سکتے اور اس طرح وہ اپنے مستقبل کے متعلق بھی ناکامیاں ہی اپنے سامنے دیکھتے ہیں۔ اس تمام عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جب بھی کوئی نیا منصوبہ شروع کرتے ہیں تو ان کا تحت الشعور ہی ناکامی کا احساس لیے ہوتا ہے۔

اپنے ذہن میں کامیابی کی شاندار تصور نقش کریں

حقیقت یہ ہے کہ آپ ظاہری طور پر جو بھی کام کرتے ہیں، وہ آپ کے اندرونی خیالات اور آپ کے تحت الشعور میں نقش ذہنی تصویر کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ آپ کی شخصیت کی تشکیل، ان ذہنی تصاویر کا مرقع ہوتی ہے جو آپ کوئی نیا منصوبہ شروع کرنے سے پہلے اپنے تحت الشعور میں نقش کرتے ہیں۔ اس مرحلے پر آپ کے لیے ایک اچھی خبر یہ ہے کہ آپ کو اپنے ذہنی تصورات اور تصاویر پر مکمل قابو حاصل ہے خواہ آپ انہیں اپنی کامیابی کے لیے استعمال کریں یا ان کے ذریعے اپنی ناکامیاں تخلیق کریں۔ اس امر کا انحصار آپ پر ہی ہے کہ اپنے ذہن میں اپنی شاندار اور اعلیٰ کامیابی کی تصویر نقش کریں پھر اپنی سابقہ اور آئندہ ناکامیوں سے اپنے ذہن کو آلودہ کرلیں۔ آپ کو اپنے لیے کیا چاہیے، کامیابی یا ناکامی، اس کا مکمل دارومدار آپ پر ہی ہے۔

آپ کو اپنی زندگی میں کامیابیاں یا ناکامیاں حاصل ہوئیں، وہ آپ کی سوچ اور تصور کے درست یا غلط استعمال کا نتیجہ ہے۔ اگر اپنے ماضی پر نظر ڈالتے ہیں تو پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ آپ نے جو بھی مثبت تصاویر اور تصورات اپنے تحت الشعور میں نقش کیے، بالآخر ان کی حقیقی صورت آپ کے سامنے آگئی۔ آپ نے عالم تصور میں دیکھا کہ آپ نے اپنے سکول کی تعلیم مکمل کی، اور پھر آپ نے اپنے اس مقصد میں کامیابی حاصل کرلی۔ پھر آپ نے یہ سوچا کہ آپ کے پاس کار ہونا چاہیے اور ایک وقت ایسا آیا کہ آپ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھے۔ پھر آپ نے سوچا کہ آپ کی شادی ہو رہی ہے اور بالآخر آپ کا یہ خواب بھی پورا ہوگیا۔ آپ نے مختلف اوقات میں تفریحی دورے پر جاتے ہوئے، ملازمت حاصل کرنے، مکان

خریدنے، اپنے لیے لباس خریدنے کا تصور کیا اور اپنی ذہنی تصاویر اپنے تحت الشعور میں نقش کیں جو بالآخر حقیقت ثابت ہوئیں۔

اپنے ذہنی تصور کو اپنے قابو میں رکھیں

آپ عمر بھر اپنے تصور و تخیل کی قوت کو استعمال کرتے رہے ہیں لیکن اس حوالے سے مشکل یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنی قوت تخیل و تصور کو کبھی کبھار یا بغیر سوچے سمجھے استعمال کرتے ہیں جو بعض اوقات ان کے لیے مفید اور بعض اوقات نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔

اب آپ کی ذمہ داری یہ ہونا چاہیے کہ آپ اپنے تخیلاتی اور تصوراتی عمل پر مکمل طور پر قابو رکھیں اور اس امر کو یقینی بنائیں کہ آپ کا ذہن اور ذہنی تخیل و تصور ان اشیا اور امور پر مرتکز ہے جنہیں آپ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ نیز آپ ان افراد پر بھی اپنی نظریں جمائے ہوئے ہیں جن جیسا آپ بننا چاہتے ہیں۔

ناگزیر فرد/شخصیت

جارج واشنگٹن، امریکہ کا پہلا صدر تھا اور امریکہ کے بانیوں میں سے اسے "ناگزیر فرد" تصور کیا جاتا تھا۔ اس کی ابتدائی زندگی انتہائی مشکل اور مصائب سے بھرپور تھی۔ وہ ایک چھوٹے سے گھر میں پیدا ہوا اور انتہائی نامسائد حالات میں اس نے اپنی زندگی شروع کی لیکن وہ اپنی زندگی کو کامیاب اور شاندار دیکھنا چاہتا تھا اس نے اپنے بچپن ہی میں فیصلہ کرلیا کہ وہ اپنی شخصیت اور کردار کو اس طرح تعمیر کرے تاکہ وہ ایک ایسا شخص بن جائے جسے لوگ ایک کامیاب شخص کے مانند جانیں۔

اس نے اپنی نوجوانی ہی میں اپنے لیے راہنما اصول طے کرلیے اور انہیں بخوبی طور پر اپنے ذہن میں بٹھالیا۔ بعدازاں اس نے اپنے ہر معاملہ زندگی میں خوش اخلاقی اور شائستہ انداز اطوار پر مبنی طریقہ اپنایا۔ جب تک اس نے انقلاب امریکہ کی ایک طاقتور شخصیت اختیار کی، اس کی شخصیت ایک خوش اخلاق انسان کی حیثیت سے تمام دنیا میں مشہور ہوچکی تھی۔

اپنا منفرد کردار تشکیل دیجیے

بنجمن فرینکلن امریکہ کے بانیوں میں سے تھا۔ اس کے علاوہ وہ امریکہ کا پہلا لکھ پتی،

ایک مدبر سیاست دان، سفارت کار اور موجد تھا۔ اس کے اپنی زندگی کا آغاز ایک چھوٹی سی پرنٹنگ کمپنی میں زیر تربیت ملازم کی حیثیت سے کیا۔ وہ بہت منہ پھٹ اور منطقی ذہن کا مالک تھا اور اپنی خصوصیات کے باعث اکثر مختلف افراد سے دشمنی مول لے لیتا جو اس کے لیے زندگی میں مشکلات پیدا کرتے رہتے۔

بنجمن فرینکلن اپنی سوانح عمری میں لکھتا ہے کہ ان دشمنوں کے باعث اس کی شخصیت خطرے میں تھی جس کے باعث اسے زندگی کی دوڑ میں آگے جانے کے لیے مشکل پیش آ رہی تھی۔ لہٰذا اس نے اپنی شخصیت میں متعدد خصوصیات پیدا کرنے کا فیصلہ کیا اور سنجیدگی، اخلاص، عاجزی، تحمل و برداشت، ضبط نفس اور ایمانداری پر کئی عادات پیدا کرنے کی کوشش کا آغاز کر دیا کیونکہ اسے یقین ہو چکا تھا کہ اپنی انہی خصوصیات کے باعث وہ اپنی زندگی میں اعلیٰ ترین کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

سالہا سال تک دونوں، جارج واشنگٹن اور فرینکلن اپنے اپنے تخیل و تصور کو پانے کے لیے جدوجہد میں مصروف رہے۔ انہوں نے ایک ایسی خصوصیت کے متعلق سوچا جو انہیں مکمل طور پر اپنانا چاہیے تھی۔ انہوں نے یہ تصور اور تخیل اپنے ذہن میں بٹھا لیا کہ انہیں یہ خصوصیت حاصل ہو چکی ہے۔ لوگوں کے ساتھ اپنے معاملات زندگی طے کرتے ہوئے وہ اپنے "اندرونی آئینے" کی طرف دیکھتے تاکہ انہیں معلوم ہو کہ انہیں لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آنا چاہیے اور پھر وہ اسی طریقے کی مشق کرتے۔ رفتہ رفتہ یہ ذہنی تخیلات اور تصورات ان کے تحت الشعور میں رچ بس گئے اور انہیں معلوم ہو گیا کہ انہوں نے کس طرح کے انداز و اطوار اپنانے ہیں اور کس طرح اپنی شخصیت تشکیل دینا ہے۔

آپ جو چاہیں بن سکتے ہیں

آپ جس قسم کی بھی خصوصیت خود میں پیدا کرنا چاہتے ہیں، اگر آپ اس حوالے سے عزم صمیم اور مستقل مزاجی کا مظاہرہ کریں اور یہ تخیل و تصور کریں کہ آپ پہلے ہی یہ خصوصیت حاصل کر چکے ہیں۔ اس مطلوبہ خصوصیت بارے مطالعہ کیجیے اور یہ تصور کریں کہ آپ خود میں یہ خصوصیت پیدا کر رہے ہیں۔

اگر آپ میں کوئی خوبی موجود نہیں ہے تو اس حوالے سے ارسطو نے ایک ایسا بہترین

طریقہ وضع کیا جس کے ذریعے آپ اپنی مطلوبہ خوبی خود میں پیدا کر سکتے ہیں۔ اس طریقے کے مطابق آپ کو چاہیے کہ آپ یہ تصور کریں اور ایسا رویہ اپنائیں کہ جیسے آپ خود میں یہ خوبی پہلے ہی پیدا کر چکے ہیں اور آپ میں یہ خوبی بدرجہ اتم موجود ہے۔ آپ مسلسل اور مستقل طور پر تصور کرتے رہیں کہ اپنی مرضی کے مطابق جو کچھ چاہیں، بن سکتے ہیں۔ اس طرح آپ ایک نئی شخصیت میں ڈھل جائیں گے۔

مختصر یہ کہ آپ اپنے ذہنی تصور و تخیل پر مسلسل عمل کرتے ہوئے اپنی شخصیت کو تبدیل کرنے کی صلاحیت میں مہارت حاصل کریں۔ اپنے ذہنی تصور و تخیل میں تبدیلی رونما کرنے کے ذریعے آپ اپنا انداز و فکر محسوس کرنے کا طریقہ اور عملی طریقہ کار میں بھی تبدیلی رونما کر سکتے ہیں۔ آپ لوگوں کے ساتھ اپنا رویہ بدلیں اور وہ بھی آپ کے ساتھ اپنا رویہ تبدیل کر لیں گے۔ آپ اپنی کارکردگی، لائحہ عمل میں تبدیلی کے ذریعے اپنی ناکامی کو کامیابی میں بدل سکتے ہیں۔ آپ کے اپنے لیے جس بہترین شخصیت کا انتخاب کیا ہے۔ آپ اپنے تخیل و تصور کے ذریعے ہی تشکیل دے سکتے ہیں۔ یہ تمام کمال آپ کے تصور و تخیل کے مثبت استعمال کا ہے۔

اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کریں

ہر پیشہ ورانہ کھیل میں ایک تربیتی طریقہ اپنایا جاتا ہے جسے "ذہنی مشق" کہتے ہیں۔ ہر کھیل میں کامیاب کھلاڑی، عملی طور پر مقابلے میں حصہ لینے سے قبل اپنے کھیل کی ذہنی طور پر مشق کرتے ہیں۔ وہ اپنے تصور و تخیل کے ذریعے دیکھتے ہیں کہ وہ اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ کسی بڑے مقابلے سے کئی دن پہلے وہ اپنے تصور و تخیل کو کام میں لاتے ہوئے خود کو ایک کامیاب کھلاڑی کے روپ میں دیکھتے ہیں۔

یہ کھلاڑی اپنی سابقہ کامیابیوں کو مسلسل اپنی نظروں میں رکھیں گے اور اپنی اس کارکردگی کو "ذہنی حکم" کے مانند دہرائیں گے۔ وہ تصور و تخیل میں خود کو بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ وہ اپنی بہترین کارکردگی کے ذریعے حاصل ہونے والی خوشی اور اطمینان سے لطف اندوز ہوں گے۔ وہ آئندہ مقابلوں میں شریک ہو کر کامیابی کے تصور سے ہی خوشی و مسرت محسوس کریں گے اور پھر جیسے ہی مقابلہ شروع ہوتا ہے وہ ذہنی طور پر پہلے ہی جیت چکے ہوتے ہیں۔

اطمینان وصبر سے کام لیں اور مطلوبہ نتائج کے منتظر رہیں

مثال کے طور پر برف پر پھسلنے والے کھلاڑی اپنے سکیٹنگ کے معمول کے مطابق بار بار موسیقی لگائیں گے اور نہایت ہی اطمینان وسکون کے ساتھ، آنکھیں بند کرتے ہوئے بیٹھ جائیں گے اور اپنی تصور وتخیل کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہ برف پر پھسل رہے ہیں۔ ذہنی طور پر سکیٹنگ کرنے کا ایک فائدہ یہ ہے کہ وہ اپنی ذہنی مشق کے دوران نہ تو کبھی گریں گے اور نہ ہی ان سے کوئی غلطی سرزد ہوگی۔ کسی مقابلے میں عملی طور پر حصہ لینے سے قبل وہ خود کو برف پر بالکل صحیح طور پر پھسلتا ہوا دیکھیں گے۔ اس وقت تک ان کا تحت الشعور انہیں نہایت شاندار طور پر کامیابی کی طرف لے جانے پر تیار ہو چکا ہوگا۔

آپ کے ظاہری بدن کا بذات خود اپنا کوئی ذہن نہیں ہے۔ آپ کی انگلیوں اور پنجوں کی خفیف سی جنبش بھی آپ کے مرکزی کمپیوٹر یعنی آپ کے دماغ کی محتاج ہے۔ آپ کے ذہن کے ذریعے ہی آپ کی ریڑھ کی ہڈی اور پھر تمام بدن میں عصبی توانائی پہنچتی ہے اور پھر پٹھے بھی اس عصبی توانائی کو وصول کرتے ہیں اور پھر آپ جسمانی حرکات انجام دیتے ہیں۔ جب آپ تصور وتخیل کا عمل اختیار کرتے ہیں تو پھر آپ اپنے ماسٹر کمپیوٹر کو ہدایات دیتے ہیں اور اسے تربیت فراہم کرتے ہیں۔ پھر آپ اپنی مطلوبہ جسمانی حرکات کے لیے احکامات اپنے ذہن میں نقش کر دیتے ہیں۔

تصور وتخیل کے چار حصے

تصور وتخیل چار حصوں پر مشتمل ہے۔ ان حصوں کو آپ سیکھ بھی سکتے ہیں اور ان میں مہارت بھی حاصل کر سکتے ہیں تاکہ آپ کو یقین ہو جائے کہ آپ اس حیرت انگیز قوت کو ہمیشہ اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکیں۔

تعداد؟

تصور وتخیل کا پہلا پہلو یہ ہے کہ آپ اس عمل کو کس قدر تعداد میں انجام دیتے ہیں۔ ''تعداد'' سے مراد یہ ہے کہ آپ اپنے ایک مطلوبہ ہدف بارے کتنی دفعہ تصور وتخیل کے عمل سے گزرتے ہیں کہ آپ اپنا یہ ہدف حاصل کر چکے ہیں۔ یا پھر آپ مخصوص حالات میں شاندار

کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جب آپ اپنی بہترین کارکردگی یا کامیابی کو ذہنی طور پر جس قدر زیادہ تعداد میں دہرائیں گے، اتنی ہی تیزی کے ساتھ یہ آپ کے تحت الشعور میں پیوست ہوتی جائے گی اور پھر آپ کے سامنے حقیقت کی شکل میں ڈھل جائے گی۔

مدت/ دورانیہ؟

تصور وتخیل کے عمل کا دوسرا پہلو وہ مدت/ دورانیہ ہے کہ جب تک آپ اپنے ذہنی تصور وتخیل کو جاری رکھتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ آپ کسی بھی تصور وتخیل کو کتنی مدت/عرصے کے لیے اپنے ذہن میں موجود رکھتے ہیں۔ جب اپنی ذہنی طور پر پرسکون اور مطمئن ہوتے ہیں تو پھر آپ مطلوبہ بہترین کارکردگی اور کامیابی کا تصور وتخیل کئی ثانیوں تک اپنے ذہن میں قائم رکھ سکتے ہیں۔ آپ اپنے اس تصور وتخیل کو جس قدر زیادہ دیر تک اپنے ذہن میں موجود رکھیں گے، اسی قدر زیادہ گہرائی کے ساتھ آپ کے تحت الشعور میں پیوست ہوگا اور پھر نہایت تیزی کے ساتھ آپ کے سامنے حقیقت میں ڈھل کر ظاہر ہوگا۔

غیر مبہم اور واضح انداز؟

تصور وتخیل کے عمل کا تیسرا پہلو 'واضح اور غیر مبہم'' ہے۔ اس امر کے درمیان براہ راست تعلق ہے کہ آپ اپنے مطلوبہ ہدف یا کامیابی کو کس قدر واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنے ذہن کے اندر دیکھ سکتے ہیں اور یہ کس قدر تیزی کے ساتھ حقیقت میں تبدیل ہوتا ہے۔ تصور وتخیل کا یہ عمل ''قانون کشش'' کا دوسرا نام ہے۔ آپ کی کامیابی کا انحصار اس امر پر ہے کہ آپ اپنے مطلوبہ ہدف یا کامیابی کو کس وقت واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنے ذہن کے ذریعے دیکھتے ہیں۔

اس مرحلے پر ایک دلچسپ لفظ کے سامنے آتا ہے۔ جب آپ اپنے لیے کسی نئے ہدف کا تعین کرتے ہیں تو عام طور پر یہ مبہم اور غیر واضح ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ آپ کو قطعی طور پر علم نہ ہو کہ آپ کا یہ مطلوبہ ہدف کیسا ہو لیکن جس قدر زیادہ تعداد میں آپ اسے تحریر کرتے ہیں، اس کا جائزہ لیتے ہیں اور ذہنی طور پر اسے دہراتے ہیں، اس قدر آپ کا ہر ہدف آپ کے سامنے واضح اور غیر مبہم ہوتا جائے گا۔ عین اسی وقت آپ کا یہ ہدف جسے آپ نے اپنے ذہن میں تخلیق کیا تھا، اچانک حقیقت میں تبدیل ہو کر آپ کے سامنے موجود ہوگا۔

شدت؟

تصور و تخیل کے عمل کا چوتھا پہلو آپ کے ذہن کی جذباتی شدت ہے۔ درحقیقت، یہ پہلو عمل، تخیل و تصور کا انتہائی زبردست اور طاقتور عنصر ہے۔ جب آپ کے جذبات میں شدت موجود ہو اور آپ کا ذہنی تصور و تخیل واضح اور غیر مبہم ہو تو آپ کا مطلوبہ ہدف چشم زدن میں حقیقت بن جاتا ہے۔

قدرت غیر جانبدار ہے

اس امر میں شک کی قطعی گنجائش نہیں کہ تعداد، مدت/ دورانیہ، واضع/ غیر مبہم اور شدت پر مشتمل عناصر آپ کے لیے مفید بھی ثابت ہو سکتے ہیں اور آپ کو نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں۔ جس طرح قدرت غیر جانبدار ہے، اسی طرح آپ کی قوت تخیل بھی غیر جانبدار اور دہرے اثرات کی حامل ہے۔ یہ دودھاری تلوار کے مانند ہے اور اس سے دونوں طرف کاٹا جا سکتا ہے۔ آپ کی قوت تخیل آپ کو فائدہ بھی پہنچا سکتی ہے اور آپ کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ آپ اپنے تصور و تخیل کے ذریعے اپنی مرضی کے مطابق، اپنے لیے مفید یا نقصان دہ چیز کو واضح اور غیر مبہم انداز میں دیکھ سکتے ہیں۔

مثال کے طور پر ''فکر'' ایک منفی احساس ہے۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کے ذریعے آپ فکر و تردد کے احساس کے ساتھ سوچتے ہیں حالانکہ آپ فکر و تردد کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن چونکہ تصور و تخیل کا عمل دودھاری تلوار کے مانند ہے، اور جب آپ فکر و تردد میں مبتلا ہوتے ہیں تو پھر آپ اپنی قوت تخیل کو منفی انداز میں استعمال کر رہے ہوتے ہیں اور اس طرح اپنی ناپسندیدہ چیزوں کو اپنی زندگی میں داخل کر رہے ہوتے ہیں۔

ایک مشہور فلسفی کا قول ہے:

> ''میں جس چیز سے زیادہ خوف زدہ ہوتا ہوں، وہی چیز میرے سامنے آن موجود ہوتی ہے۔''

یہ تمام کیا دھرا آپ کے منفی تصور و تخیل کا ہے اور آپ کو یہ قوت استعمال کرتے ہوئے نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

اپنا ''خوابوں کا محل'' تشکیل کیجیے

جب میری بیوی اور میری شادی ہوئی تو اس وقت ہمارے پاس نہایت معمولی رقم موجود تھی اور جب میں نے اپنے ذاتی کاروبار کا آغاز کیا، ہماری جمع پونجی بھی جلد ہی ختم ہو گئی۔ پھر ایک دن دیگر تمام ''شادی شدہ جوڑوں' کے مانند ہم نے بھی اپنے ''خوابوں کے محل'' کی تشکیل بارے تبادلہ خیال کیا۔ ہم اس وقت اس حسین تصور میں کھوئے ہوئے تھے کہ ہم اپنے شاندار گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ خوشحال زندگی بسر کر رہے ہیں۔ بالآخر ہم نے اپنی قوت متخیلہ کو اپنے لیے ''خوابوں کے محل'' کے حصول کے لیے استعمال کرنے کا فصلہ کر لیا۔

اگرچہ ہم اس وقت کرائے کے مکان میں مقیم تھے اور ہمارے پاس نہایت معمولی رقم تھی لیکن ہم نے بہت سے ایسے رسالے حاصل کرنا شروع کر دیے جن میں خوبصورت گھر فروخت کے لیے پیش کیے جاتے تھے۔ چھٹی کے دن ہم اپنے ہمسایوں کے گھر جاتے اور اچھے اچھے خوبصورت تعمیر شدہ گھروں میں چلتے پھرتے اور یہ تصور کرتے کہ ہم ان مہنگے اور خوبصورت گھروں میں رہائش پذیر ہیں۔

ہمیں یقین تھا کہ یہ طریقہ ہمارے لیے مفید ثابت ہوگا، ہم نے ایک نوٹ بک تیار کی جس میں خوبصورت اور مہنگے گھروں کی تصاویر لگائیں اور مختلف تفصیلات بھی درج کیں۔ رفتہ رفتہ ہم نے ان اشیا کی فہرست تیار کر لی جو ہم اپنے خوبصورت گھر میں رکھنا چاہتے تھے۔

اسی دوران میں اپنے کام کو ترقی دینے میں مصروف رہا۔ میری آمدن میں اضافہ ہوتا رہا اور ہم نے اپنی بچت بھی شروع کر دی۔ پھر اپنے کاروبار کے ایک سال کے اندر اندر ہم کرایے کے مکان سے اپنے نئے اور خوبصورت گھر میں منتقل ہو گئے۔ یہ گھر کئی لحاظ سے ایک مثالی گھر تھا لیکن ہم اب بھی اپنے دل میں یہی سمجھتے تھے کہ یہ ابھی ہمارا ''خوابوں کا محل'' نہیں ہے۔

صبر و تحمل لازمی ہے

تقریباً ایک ڈیڑھ سال بعد ہم دوسرے شہر میں منتقل ہو گئے۔ ایک ماہ کی سخت تلاش کے بعد ہم ایک ایسے گھر میں داخل ہوئے جسے ہم اپنا ''خوابوں کا محل'' کہہ سکتے تھے۔ ہم نے خاموش نگاہوں سے ایک دوسرے کو دیکھا، گھر کے در و دیوار پر نظر ڈالی اور ہم دونوں نے

خاموشی کے ساتھ اپنی رضامندی کا اظہار کر دیا۔

اس گھر کی قیمت طے کرنے میں دو ماہ صرف ہو گئے اور آئندہ پانچ ماہ میں ہم نے رقم کا انتظام کر لیا۔ لیکن اپنے پروگرام کے مطابق ہم نے اپنے ''خوابوں کے محل'' کا قبضہ لے لیا اور اب تک ہم اسی گھر میں رہائش پذیر ہیں۔ مزید یہ کہ ہمارے اس گھر میں ہماری مطلوبہ 42 میں سے 41 اشیاء موجود ہیں۔

اچھی اور مثبت سوچ اپنایئے

اکثر لوگ جسمانی صحت اور تندرستی حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن ماہرین نفسیات کا کہنا ہے کہ یہ امر اس وقت ممکن نہیں جب تک آپ کی سوچ اچھی اور مثبت نہ ہو۔ اس مقصد کے حصول کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب آپ اچھی اور مثبت سوچ اپنانا چاہیں تو اس شخص کی ذہنی تصویر اپنے تصور میں لائیں جس کی شخصیت آپ اختیار کرنا چاہتے ہیں، اس کا سر کاٹ دیں اور یہاں اپنی تصویر لگا دیں۔ اس تصویر کی کثیر تعداد میں نقول تیار کریں اور تمام گھر میں لگا دیں۔

ہر دفعہ جب آپ اس خوبصورت بدن کے حامل شخص کو تصویر کی شکل میں دیکھیں گے تو پھر آپ کا تحت الشعور اسے اپنے اندر نقش کر لے گا۔ بالآخر آپ بھی اسی شخصیت کے مطابق کم کھانا شروع کریں گے اور زیادہ سے زیادہ ورزشی معمول اپنا لیں گے۔ رفتہ رفتہ آپ کا یہ ذہنی تخیل حقیقت میں ڈھل جائے گا۔

اپنا شریک حیات تلاش کیجیے

اکثر کنوارے مجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اپنا ''شریک حیات'' کیسے تلاش کریں۔ پھر میں ان سے پوچھتا ہوں کہ کیا انہوں نے ان خوبیوں کی فہرست تیار کر لی ہے اور اس شخص کی ذہنی تصور تیار کر لی ہے، جو آپ کا پسندیدہ شخص ان خوبیوں کا حامل ہو اور اس کی شکل وصورت آپ کی پسند کے مطابق ہو۔ میرا یہ سوال سن کر وہ اکثر حیران ہو جاتے ہیں اور بعض اوقات ہتک بھی محسوس کرتے ہیں۔ پھر وہ اپنی خفت مٹانے کے لیے کہتے ہیں ''جب میں اس قسم کے کسی شخص سے ملاقات کروں گا تو مجھے اس کے متعلق پتا چل جائے گا۔''

لیکن یہ درست طریقہ نہیں ہے۔ اگر آپ کو اپنے پسندیدہ شخص کے متعلق واضح اور غیر مبہم

طور پر علم نہیں ہے کہ وہ کیسا ہے تو پھر آپ کو اپنا مطلوبہ شخص تو حاصل نہیں ہوگا بلکہ کسی دیگر شخص سے ملاقات کی توقع ضرور ہو سکتی ہے۔ میں انہیں مشورہ دیتا ہوں کہ وہ نہایت اطمینان کے ساتھ بیٹھ کر اپنے پسندیدہ شخص کی تمام خوبیاں اور تفصیلات تحریر کریں، وہ تمام خصوصیات اور عادات تحریر کریں جو وہ اپنے شریک حیات میں موجود دیکھنا چاہتے ہیں۔ آپ کا ذہن اس کی عمر، مزاج، شخصیت، دلچسپیوں، خوبیوں، پس منظر، حسن مزاج بارے قطعی طور پر واضح اور غیر مبہم ہونا چاہیے۔

پھر ایک قطعی حیرت انگیز صورت حال واقع ہوتی ہے۔ میرے ایک دوست کی ملاقات ایک ایسے شخص کے ساتھ ہوتی ہے جو اس کی تیار کردہ فہرست کے بالکل عین مطابق تھا۔ پھر ان دونوں کی شادی ہو گئی، ان کے دو بچے ہیں اور وہ ہنسی خوشی زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اگر آپ بھی کنوارے ہیں تو یہ ترکیب آزمائیں، ممکن ہے کہ آپ بھی حیرت انگیز خوشی سے دوچار ہو جائیں۔

اپنا ہدف مقرر کیجیے

اپنی زندگی کے ہر شعبے میں اصلاح کے لیے آپ اپنی ''پسندیدگی کی تلاش'' پر مبنی طریقہ استعمال کر سکتے ہیں۔ اس طریقے کے مطابق آپ اپنے ذہن میں اپنی زندگی کی متوقع تصویر تخلیق کرتے ہیں۔ اپنے پسندیدہ شخص، کام یا خواہش کی تلاش، تصور وتخیل کا دوسرا رخ ہے۔ یاد رکھیے، آپ کسی ایسے ہدف کو نشانہ نہیں بنا سکتے جو آپ کی نظروں سے اوجھل ہو۔ لیکن اگر آپ کا ہدف آپ کے ذہن اور نظروں کے سامنے واضح طور پر موجود ہو تو جلد یا بدیر یہ ہدف آپ کو حاصل ہو جائے گا۔

تصور وتخیل کے عمل کے لیے بہترین اوقات

اپنے اہداف کے تعین بارے تصور وتخیل کے عمل کو اپنانے اور اس عمل کی مشق کرنے کے لیے علی الصباح اور رات گئے، دو بہترین اوقات ہیں۔ جب آپ سونے سے قبل یہ تصور کرتے ہیں کہ آپ اپنے اہداف پہلے ہی حاصل کر چکے ہیں تو پھر آپ کا تحت الشعور انہیں نہایت گہرے انداز میں قبول کر لیتا ہے۔ بعد ازاں دن بھر کے دوران آپ کا تحت الشعور

آپ کے الفاظ اور عمل کے درمیان مطابقت پیدا کرتا رہتا ہے تاکہ آپ ان سرگرمیوں میں زیادہ سے زیادہ مصروف ہوں جو آپ کے مقاصد کو حقیقی شکل میں ڈھالنے کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہوں۔

تصور و تخیل کے عمل کی مشق کے لیے دوسرا بہترین وقت علی الصباح ہے۔ جب آپ دن بھر کا کام شروع کرنے سے پہلے اپنے اہداف بارے واضح اور غیر مبہم ذہنی تصور تخلیق کر لیں گے تو پھر ان اہداف کی جلد اور قطعی تکمیل سے زیادہ سے زیادہ ممکن ہو جائے گی۔

اپنے ذہنی تصور و تخیل کی اصلاح کیجیے، یہی نقطہ آغاز ہے

آپ یہ حقیقت دوبارہ سمجھ لیں کہ آپ کی زندگی کے تمام پہلوؤں میں اصلاح کا عمل اس وقت شروع ہوتا ہے جب آپ اپنی ذہنی تصور و تخیل کی اصلاح کی عادت اپنا لیتے ہیں۔ آج سے ہی اپنے ذہن میں ان افراد کا تصور لایئے جنہیں آپ اپنے ساتھ دیکھنے کے خواہاں ہیں، اپنے ذہن میں اس زندگی کا تخیل لایئے جو آپ بسر کرنا چاہتے ہیں، اپنے ان اہداف کا تصور کیجیے جن کی تکمیل آپ چاہتے ہیں۔ مختلف رسالوں اور اخبارات میں سے وہ تصاویر کاٹ کر اپنی نوٹ بک میں لگا لیجیے جو آپ کی خواہشات اور اہداف سے ہم آہنگ ہیں۔ ان تصاویر کو اپنی نوٹ بک کے علاوہ اپنے گھر میں ہر جگہ چسپاں کر دیجیے۔ ان کا باقاعدگی کے ساتھ جائزہ لیجیے۔ ان کے متعلق اکثر گفتگو کیجیے اور انہیں اپنے تصور و تخیل میں مسلسل زندہ رکھیئے۔

اپنی زندگی میں مثبت تصور و تخیل کو اپنی مستقل عادت بنا لیجیے اور اپنے مطلوبہ اہداف کے علاوہ اپنے پسندیدہ مستقبل کو تواتر کے ساتھ اپنے تصور و تخیل میں رکھیئے۔ یہ ایک ایسا بہترین طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے لیے اپنی صلاحیتیں بہترین طور پر استعمال کر سکیں گے۔

خلاصہ

1- اپنے تصور و تخیل کے ذریعے یہ دیکھئے کہ آپ کی زندگی ہر لحاظ سے مکمل ہے یہ بھی تصور و تخیل کریں کہ آپ کی زندگی کیسے ہوتی؟ اس سوال کے جواب کو اپنے تصور و تخیل میں تواتر کے ساتھ زندہ رکھیئے۔

2- مختلف رسالوں اور اخبارات میں سے وہ تصاویر کاٹ لیں جو آپ کی مطلوبہ شخصیت سے ہم آہنگ ہوں۔ ان تصاویر کا مسلسل جائزہ لیتے رہیے کہ ان جیسا بننے کے لیے آپ کو کس قسم کی کوشش کرنا ہوں گی۔

3- ہر بڑے اور اہم مقابلے میں حصہ لینے سے قبل مقابلے کی ذہنی طور پر مشق کیجیے اور تصور کیجیے کہ آپ بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔

4- اپنے متعین اہداف بارے واضح، شاندار اور جذباتی تصاویر کا تصور مسلسل اپنے تحت الشعور میں نقش کرتے رہیے۔ یاد رکھیئے کہ آپ کے تصورات آپ کے مستقبل کے عکاس ہیں۔

5- اپنے ''خوابوں کا محل'' خود تشکیل دیں اور اس میں رکھنے والی ہر چیز کی فہرست تیار کریں۔ روزانہ تصور کریں کہ آپ کی یہ خواہش پوری ہو چکی ہے۔

آپ کو چاہیے کہ اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل بارے تصور و تخیل کے عمل کو اپنی زندگی کا ایک معمول اور اپنی عادت بنا لیں۔ اس ضمن میں باقاعدگی کے ساتھ اپنا وقت صرف کریں کہ اپنی متوقع شاندار زندگی کا تصور و تخیل کریں۔ پھر آپ پر یقین اور پر اعتماد رہیں کہ آپ کے یہ ذہنی تصورات بالآخر ایک دن حقیقت میں ڈھل جائیں گے۔

○

باب: 17

اپنے ماورائے شعور کو فعال کیجیے

"آپ کا تحت الشعور مکمل طور پر آپ کے شعور کے تابع ہوتا ہے اور تحت الشعور کے ذریعے جو کچھ اس پر نقش کیا جاتا ہے، اس کا نتیجہ پوری صراحت کے ساتھ برآمد ہوتا ہے۔"

تھامس ٹرو ورڈ

اپنے تصور کی نگاہوں سے دیکھیے کہ آپ کچھ دیر پہلے ہی ایک نئے گھر میں منتقل ہوتے ہیں اور پرانے گھر سے رخصت ہونے سے قبل مالک مکان آپ کو تنہائی میں بلا کر کہتا ہے کہ اس گھر میں ایک ایسا خاص کمرا موجود ہے جس میں ایک انتہائی حیران کن کمپیوٹر نصب ہے۔ آپ اس کمپیوٹر میں اپنے اہداف یا سوالات ڈال سکتے ہیں اور یہ کمپیوٹر بالکل درست وقت پر آپ کو عین درست جواب دے گا۔ اس کمپیوٹر سے غلطی سرزد ہو ہی نہیں سکتی۔ جب بھی آپ اس میں کوئی سوال داخل کریں گے، اس کا بالکل صحیح جواب ملے گا۔ تصور کریں کہ آپ کی زندگی میں کس قدر حیرت انگیز اور ناقابل یقین فرق رونما ہوتا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ آپ کے پاس بھی ایک ایسا کمپیوٹر موجود ہے اور یہ ہر وقت آپ کی رسائی میں ہے، اس کمپیوٹر کو آپ کا "ماورائے شعور" کہا جاتا ہے۔ انسان کی تاریخ میں اس سے زیادہ زبردست چیز ابھی تک دریافت نہیں ہوئی اور آپ اپنی مرضی کے مطابق جب چاہیں، اسے فعال و بیدار کر سکتے ہیں۔

یہ اصول تو آپ کو ازبر ہو چکا ہے کہ آپ کے خیالات ہی آپ کی شخصیت کی تشکیل کرتے ہیں اور یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ آپ کے ذہن میں جو تصورات نقش رہتے ہیں، آپ انہیں عملی جامہ پہنا سکتے ہیں۔ مزید براں، ہم نے "قانون کشش" بارے بھی غور و فکر کیا

ہے اور اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے ضمن میں اپنے تصور میں ان کو واضح اور غیر مبہم انداز میں دیکھنے کی اہمیت بارے بھی بات کی ہے۔ بہر حال ان تمام معاملات میں بنیادی طور پر جس چیز کا ذکر موجود ہے اسے "ماورائے شعور" کہا جاتا ہے۔

ایک اہم راز

انسانی تاریخ کی ایک اہم دریافت کی حیثیت سے صدیوں سے ہی "ماورائے شعور" بارے ماہرین مختلف نظریات پیش کرتے اور اس کے متعلق تبادلہ خیال کرتے رہے ہیں۔ اس دوران یہ ایک خفیہ اور پراسرار راز اور علم کی حیثیت سے موجود رہا ہے۔ اس راز سے آگہی صرف ان لوگوں کو حاصل ہوئی جنہوں نے قدیم پراسرار دنیا کے اسکولوں میں تعلیم حاصل کی۔ محض گزشتہ سو برس کے اندر اندر "ماورائے شعور" بارے علم زیادہ سے زیادہ عام ہوا لیکن پھر بھی چند لوگ ہی اس علم تک رسائی حاصل کر سکے۔

ذہن کی تین اقسام

نفسیات کے بانی سگمنڈ فرائڈ نے ذہن کی تین اقسام بیان کی ہیں، مثلاً

1- شعور
2- لاشعور یا تحت الشعور
3- ماورائے شعور

سگمنڈ فرائڈ کی تمام دریافتیں اور نظریات ذہن کی ان تین اقسام پر مبنی ہیں۔

شعور

شعور سے مراد "میں (I am)" ہے۔ یہ ذہن کا وہ حصہ ہے جو ہر وقت بیدار اور ہوشیار رہتا ہے، جو بیرونی حالات کا جائزہ لیتا ہے اور پھر انسانی حرکات و سکنات کا فیصلہ کرتا ہے۔ ہم اسے "شعوری ذہن" یا "شعور" کہتے ہیں۔

لاشعور یا تحت الشعور

سگمنڈ فرائڈ کے مطابق ذہن کا یہ حصہ "لاشعور" یا "تحت الشعور" کہلاتا ہے۔ یہ آپ کی

تمام یادیں، احساسات کا ایک ایسا گودام ہے جہاں آپ کے گزشتہ تمام خیالات، فیصلے اور تجربات، آپ کو پیش آنے والے واقعات وحالات جمع ہیں۔ آپ کا لاشعور یا تحت الشعوری ذہن خود بخود وہی کام کرتا ہے جس کے باعث ایک تو ہمارا بدن مختلف حرکات وسکنات انجام دیتا ہے اور دوسرے ہمارے خیالات و احساسات ماضی میں ہمارے ساتھ پیش آنے والے واقعات وحالات سے ہم آہنگ رہتے ہیں۔

ماورائے شعور

ذہن کا تیسرا حصہ ماورائے شعور کہلاتا ہے۔ رالف والڈو ایمرسن نے اسے ''ماورائے شخصیت'' کا نام دیا۔ سگمنڈ فرائیڈ کے ایک شاگرد الفریڈ ایڈلر نے ''مجموعی لاشعور'' کے نام سے پکارا۔ کارل ژنگ نے سگمنڈ فرائیڈ سے اختلاف کرتے ہوئے اسے ''ماورائے شعور'' کا نام دیا جبکہ نپولین ہل نے اس کا نام ''لامحدود ذہانت'' رکھا اور بتایا کہ دنیا کے تمام کامیاب ترین افراد اپنی پیشہ ورزندگیوں میں اسے مسلسل استعمال کرتے رہے اور اسے اپنی تمام کامیابیوں اور فتوحات کا مستحق ٹھہرایا۔

رابرٹو اسا گیولی، اطالوی فلاسفی اور دیگر فلسفہ دان اسے ''ماورائے شعور'' یا ''خدائی ذہن'' کہتے ہیں۔ بہر حال اسے جو بھی نام دیا جائے، یہ ایک ایسی آفاقی قوت اور زبردست صلاحیت ہے جسے آپ اپنی خواہش کے مطابق اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے لیے جب چاہیں حاصل کر سکتے ہیں۔

ہر قسم کی کامیابی (تمام کامیابیوں) کا سرچشمہ

بلاشبہ، انسانی تاریخ کے تمام ادوار میں ہر شعبہ زندگی میں حاصل ہونے والی تمام کامیابیاں اس کی مرہون منت رہی ہیں۔ کسی مسئلے کا حل سوچتے ہوئے جب کبھی بھی آپ کو ایک اچھا خیال سوجھا یا آپ کو ادراک ہوا، تو اس وقت بھی ''ماورائے شعور'' ہی کارفرما تھا۔ مزید براں ڈی این اے یا سرامک کے ساتھ بجلی کے تقابل سے موصلیت کی ایجاد جیسی عظیم طبی اور سائنسی ایجادات کے پیچھے ''ماورائے شعور'' کا ہی ہاتھ تھا۔

عظیم موسیقار، عظیم دھنیں تخلیق کرتے ہوئے اپنے ''ماورائے شعور'' کو بیدار اور فعال

کرتے ہیں۔ جب لوزارٹ کوئی بھی دھن بنانے لگتا تو اس کے ذہن میں ایک مکمل آرکسٹرا مکمل تفصیلات کے ساتھ موجود ہوتا اور پھر وہ بغیر کوئی غلطی کیے اس ذہنی تصویر کو عملی صورت میں لے آتا۔ پھر وہ اسے بغیر مشق کے ہی عوام کے سامنے پیش کرتا۔ موسیقی کی تاریخ میں اس سے قبل ایسا کوئی واقعہ نہ دیکھا گیا تھا اور نہ ہی سنا گیا تھا۔

بی تھوون نے اپنی زندگی کی بہترین دھن اس وقت تخلیق کی جب وہ بہرا ہو چکا تھا۔

ماہر طبیعات سٹیون ہاکنگ، اس قدر معذور ہو چکا تھا کہ ایک وقت میں ایک لفظ تحریر کرنے کیلیے اسے ایک خاص کمپیوٹر کی ضرورت محسوس ہوتی تھی۔ بہر حال اس نے اپنے ''ماورائے شعور'' کو استعمال کرتے ہوئے دنیا بھر میں ایک بہترین فرخت ہونے والی کتاب لکھی جس کا عنوان ''وقت کی مختصر تاریخ'' تھا۔

دنیا کا عظیم موجد

تھامس ایڈیسن نے 1093 اشیاء ایجاد کیں اور ان کے حقوق اپنے نام کروا لیے، اور اس کی زندگی میں ہی تقریباً تمام اشیا ''تجارتی مصنوعات'' کی حیثیت اختیار کر گئیں۔ جب 1931ء میں اس کا انتقال ہوا تو امریکہ کی افرادی قوت کا مکمل چھٹا حصہ اس کی ایجاد شدہ مصنوعات کی تیاری اور فروخت میں مصروف تھا۔

بجلی، متحرک تصاویر، ساونڈ ریکارڈنگ اور ٹرانسمشن اور دیگر بیشمار ایجادات کے حوالے سے عظیم کامیابیاں حاصل کرنے کے لیے مشکل مسائل کے حل کے ضمن میں ایڈیسن نے اپنی تمام پیشہ ورانہ زندگی میں اپنے ''ماورائے شعور'' کا مسلسل استعمال جاری رکھا۔ اگرچہ وہ بہرا تھا لیکن وہ اپنے ''ماورائے شعور'' تک رسائی حاصل کرنے کے لیے اپنے کام کے دوران باقاعدگی کے ساتھ نیند کی جھپکیاں لیتا جس کے باعث اسے وہ ادراک اور بصیرت حاصل ہوئی کہ اس نے بے شمار ایجادات کر ڈالیں۔

مفید قانون

جب کبھی آپ کی نظروں سے ایک عظیم فن پارہ گزرتا ہے، جب کبھی آپ ایک شاہکار کتاب یا نظم پڑھتے ہیں، یا پھر موسیقی کی ایک سحر انگیز دھن سنتے ہیں، آپ کی نگاہ فن تعمیر کے کسی

عظیم نمونے پر جا کر ٹھہرتی ہے تو پھر آپ ''ماورائے شعور'' کے کارناموں کا مشاہدہ کر رہے ہوتے ہیں۔

''قانون فعالیت برائے ماورائے شعور'' ایک ایسا شاندار ذہنی قانون ہے جو شاید اس سے پہلے دریافت نہیں ہوا۔ اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

''جب کوئی خیال، منصوبہ، مقصد یا ہدف، مسلسل اور متواتر شعوری ذہن میں موجود رہتا ہے تو پھر ''ماورائے شعور'' کے ذریعے اس خیال، منصوبے، مقصد یا ہدف کا حقیقت میں ڈھل جانے کا عمل ناگزیر ہے۔''

ایک لمحے کے لیے غور کیجیے، آپ جس چیز کے شدت سے خواہاں ہیں، اس کا حصول آپ کے لیے ممکن ہے۔ جب آپ اپنے مطلوبہ مقصد کو صراحت کے ساتھ دیکھ سکیں اور پھر باقاعدگی کے ساتھ اپنے ''ماورائے شعور'' کے ساتھ رابطہ رکھیں، تو پھر بالآخر آپ کامیاب ہو جائیں گے۔ اس حوالے سے آپ کے ''ماورائے شعور'' کی طرف سے آنے والی رکاوٹ وہی ہوگی جو آپ اپنے ذہن اور تصور و تخیل پر لاگو کرتے ہیں۔

ماورائے شعور کی فعالیت کے لیے درکار ساز گار ماحول

آپ کے ماورائے شعور کی کارکردگی اس وقت عروج پر ہوتی ہے جب آپ ذہنی طور پر سکون و سکوت، اعتماد کی حالت میں ہوتے ہیں اور آپ کا ذہن ہر قسم کی خواہشات و توقعات سے خالی ہوتا ہے۔

جب بھی آپ مکمل پرسکون حالت میں ہوتے ہیں، آپ اکیلا ہوتے ہیں، آپ کا ذہن میں ہر قسم کے خیالات سے خالی ہوتا ہے، اور پھر آپ مظاہر قدرت کے نزدیک خاموش بیٹھے ہوتے ہیں تو پھر آپ کا ماورائے شعور ذہن فعال اور بیدار ہو جاتا ہے۔

جب بھی آپ سکوت اختیار کرتے ہیں، اور خاموشی کو اپنے اور جذب کرتے ہیں تو پھر آپ اپنے ماورائے شعوری ذہن کی سرگوشیاں سننے لگتے ہیں۔

آپ کا وجدان اس سپر کمپیوٹر کے مانند ہے جو آپ کے نئے گھر کے تہہ خانے میں نصب ہے۔ یہ وجدان آپ کا اپنے ماورائے شعوری ذہن کے ساتھ تعلق اور واسطہ ہے۔ بعض اوقات، سکوت کے عالم میں آپ کے وجدان کی صدا اس قدر بلند ہو جاتی ہے کہ آپ کو ایک

ایسا ادراک اور بصیرت حاصل ہوتی ہے جو آپ کی آئندہ زندگی میں انقلاب آفرین ثابت ہوتی ہے۔

ایک دفعہ یونانی سائنسدان ارشمیدس غسل کے لیے پانی کے ٹب میں موجود تھا۔ اس دوران اچانک اشیا کے لڑھکنے اور گرنے بارے اس کے ماورائے شعور نے آگاہی بخشی۔ وہ جوش و جذبے سے اس قدر دیوانہ ہو گیا کہ ٹب سے چھلانگ لگا کر باہر نکلا اور ایتھنز کے گلی کوچوں میں برہنہ بھاگنے لگا وہ کہہ رہا تھا ''یوریکا'' یعنی ''مجھے معلوم ہو گیا، مجھے معلوم ہو گیا۔'' اسی طرح بعض اوقات آپ کے ذہن میں بھی ایک جھپا کا ہوتا ہے اور کسی لاینحل مسئلے کا حل آپ کے سامنے آ جاتا ہے۔

ماورائے شعور کو فعال اور متحرک کرنے کا طریقہ

آپ کا ماورائے شعور ذہن اس وقت فعال اور متحرک ہوتا ہے جب آپ کے متعین اہداف آپ کے سامنے نہایت واضح اور غیر مبہم انداز میں موجود ہوتے ہیں۔ اور آپ انہیں مسلسل اپنے تصور کے تخیل کے ذریعے اپنے شعوری ذہن میں جاگزیں رکھتے ہیں اور ان اہداف کی تکمیل کے لیے تمام مطلوبہ افراد اور وسائل کی تلاش اور انہیں استعمال کرنے کے لیے اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔

جب آپ اپنے کسی مطلوبہ مقصد کے حصول کے لیے نہایت شدت کے ساتھ تصور و تخیل کے عمل کو اپناتے ہیں تو پھر اس طرح آپ کا ماورائے شعوری ذہن متحرک اور فعال ہو جاتا ہے اور یوں آپ کو وہ تمام طریقے اور تراکیب سمجھ میں آ جاتی ہیں جو آپ کے ہدف کے حصول کے لیے درکار ہیں۔

بعض اوقات آپ کے ماورائے شعوری ذہن کی تحریک اور فعالیت اس قدر شدید ہوتی ہے کہ آپ نہ تو سو سکتے ہیں اور نہ ہی کسی چیز بارے سوچ سکتے ہیں۔ ان حالات میں آپ کو چاہیے کہ آپ نہایت اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور جو کچھ بھی آپ کے ذہن میں طریقہ یا لائحہ عمل آتا ہے اسے تحریر کر لیں۔ اس طرح آپ کا ذہن پرسکون ہو جائے گا اور آپ نیند لے سکیں گے۔

اتفاقیہ مطابقت موافقت

جب آپ کا ماورائے شعوری ذہن بھرپور انداز میں متحرک اور فعال ہوتا ہے تو پھر آپ کی زندگی میں اتفاقیہ مطابقت و موافقت پر مبنی حالات اور واقعات پیش آتے ہیں۔ آپ اپنے ماورائے شعوری ذہن کو جس قدر زیادہ اور باقاعدگی کے ساتھ استعمال کریں گے تو پھر اسی قدر زیادہ آپ کی زندگی میں اتفاقیہ مطابقت و مدافعت پر مبنی صورت حال واقع ہوگی۔

جب آپ اپنے لیے مطلوبہ اہداف کا تعین کر لیتے ہیں اور انہیں واضح اور غیر مبہم طور پر اپنے تصور و تخیل میں جاگزیں کر لیتے ہیں اور ان کی تکمیل کے لیے ہر روز بلکہ لحہ بہ لحہ اپنی بھرپور کوشش کرتے ہیں تو پھر آپ کی زندگی میں خوشگوار حیرت انگیز اور غیر متوقع واقعات و حالات پیش آئیں گے جو کسی نہ کسی طرح آپ کے متعین اہداف کی تکمیل کے لیے مفید اور مددگار ثابت ہوں گے اور آپ نہایت تیزی کے ساتھ اپنے ان اہداف تک رسائی کرنے میں کامیاب ہوں گے۔

ممکن ہے کہ آپ کسی رسالے میں ایک ایسا مضمون پڑھ لیں یا پھر کوئی شخص آپ کو کوئی ایسی معلومات مہیا کر دے جس سے آپ بے خبر ہوں۔ ممکن ہے کہ آپ کو ٹی وی پر دکھائے گئے کسی پروگرام کے ذریعے وہ طریقہ معلوم ہو جائے جو آپ کی کامیابی کے لیے مفید ثابت ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ کی ایک چھوٹی سی غلطی یا ناکامی آپ کے مسئلے کا حل بتا دیتی ہے۔

اچھے حالات کی امید رکھیے

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ اگر آپ ہر قسم کے حالات میں بہتری کی امید رکھیں تو پھر کسی نہ کسی طرح اچھے حالات اور واقعات آپ کے سامنے پیش آئیں گے۔ جب آپ ہر قسم کے حالات میں بہتری کی امید رکھتے ہیں تو قانون کشش کے تحت مفید اور مددگار واقعات و حالات آپ کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں اور بار بار آپ کے دروازے پر دستک دیتے ہیں۔ اگر آپ کو یقین اور اعتماد ہے کہ اتفاقیہ طور پر آپ کے سامنے ایسے واقعات و حالات رونما ہو سکتے ہیں جو آپ کی کامیابی کے لیے مفید ہیں تو پھر ان واقعات و حالات کی نوعیت کے قطع نظر ایسے موافق حالات اور حالات آپ کی زندگی میں رونما ہوں گے کہ جن کی مدد اور تعاون کے ذریعے آپ اپنے خوابوں کو حقیقت میں ڈھال سکیں گے۔

بامعنی اور بامقصد واقعات

جب آپ اپنے متعین اہداف کو واضح اور غیر مبہم انداز میں اپنے تصور و تخیل میں نقش کر لیتے ہیں اور ان کے حصول کے لیے اپنی سرتوڑ کوشش کرتے ہیں تو پھر آپ کی زندگی میں وہ بامعنی اور بامقصد واقعات رونما ہونے شروع ہو جاتے ہیں جو آپ کے اہداف کی تکمیل کے لیے مفید و معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال، کائنات کے آفاقی قانون ''علت و معلول'' سے کہیں مختلف ہے۔ ''قانون علت و معلول'' سے مراد یہ ہے کہ ہر واقعہ کسی نہ کسی وجہ کے باعث پیش آتا ہے اور ہر وجہ کے واضح اثرات بھی نظر آتے ہیں۔

جب آپ کی زندگی میں جب کبھی ایسے دو واقعات بیک وقت پیش آئیں جن کا مقصد اور معنی مشترک ہو تو یہ واقعات آپ کی کامیابی کے ضمین میں مفید اور مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

اس کی مثال یوں ہے کہ آپ یہ طے کر لیتے ہیں کہ آپ کی آمدن دگنا ہونا چاہیے۔ مگر آئندہ ہفتے ہی آپ کو ملازمت سے فارغ کر دیا جاتا ہے یا پھر آپ خود ملازمت سے استعفا دے دیتے ہیں۔ ابتدا میں یہ صورت حال آپ کے لیے اذیت ناک ثابت ہوتی ہے لیکن اگلے دن ہی آپ کا ایک دوست آپ کو بتاتا ہے کہ ایک بڑے ادارے کے مخصوص شعبے میں آپ کی صلاحیتوں اور تعلیم کے مطابق ایک آسامی خالی ہے۔ جب یہ صورت حال آپ کے علم میں آتی ہے تو اس وقت آپ کو اچانک احساس ہوتا ہے کہ آپ تو اس شعبے کے متعلق اس سے پہلے کافی مطالعہ کر چکے ہیں اور آپ کا ارادہ بھی اس شعبے میں جانے کا تھا لیکن آپ کو علم نہیں تھا کہ اس شعبے میں داخل کیسے ہوا جا سکتا ہے۔ آپ اس حوالے سے آپ مزید معلومات حاصل کرتے ہیں، اچھے ادارے تلاش کرتے ہیں، انٹرویو دیتے ہیں، ملازمت شروع کر دیتے ہیں اور پھر دو سال کے اندر ہی آپ اپنی پہلی ملازمت کی نسبت دگنی آمدن حاصل کرنا شروع کر دیتے ہیں۔

آپ محسوس کریں گے آپ کو پیش آنے والے واقعات کے درمیان بظاہر کسی بھی قسم کا براہ راست تعلق نہیں تھا۔ زمان و مکان کے لحاظ سے ان واقعات و حالات میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ لیکن ان واقعات و حالات کی نوعیت ایک جیسی تھی کہ یہ تمام پیش آنے والے واقعات

وحالات آپ کے لیے اس لحاظ سے مفید ثابت ہوئے کہ بالآخر آپ کی آمدن دگنی ہوگئی اور آپ اپنے ہدف میں کامیاب ہوگئے۔

ماورائے شعوری ذہن کو متحرک اور فعال کرنے کے دو طریقے

اپنے ماورائے شعوری ذہن کو متحرک اور فعال کرنے کے لیے دو ایسے طریقے ہیں جو بہت زیادہ مفید ہیں۔ ان میں سے ایک طریقہ تو یہ ہے کہ آپ اپنے ہدف کی تکمیل کے سلسلے میں اپنی بھرپور توجہ مرتکز کیجیے اور پھر اپنی تمام تر مہارتوں اور صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے اپنے ہدف کی تکمیل کے لیے کوشش کریں۔ اپنے تن، من اور دھن کے ساتھ اپنے ہدف کی تکمیل کے لیے جدوجہد کریں۔ اپنے ہدف کی تکمیل کے متعلق ہی بروقت غوروفکر کریں، اس کے متعلق اپنی گفتگو کریں۔ آپ کی تحریروں میں بھی آپ کے ہدف کا ہی ذکر ہونا چاہیے۔ پھر اس کی تکمیل بارے اپنی پیش رفت کا مسلسل جائزہ لیتے رہیے۔ ہر اس فرد، طریقے، وسیلے اور ذریعے کے متعلق سوچئے جو آپ کے لیے مددگار اور مفید ثابت ہوسکتا ہو۔

جب آپ اپنے متعین ہدف کی تکمیل کے لیے اپنے پختہ عزم و اوارے صلاحیتوں اور مہارتوں کے ذریعے مسلسل کوشش جاری رکھتے ہیں تو پھر ایسے افراد، حالات وسائل اور ذرائع خودبخود آپ کی طرف دوڑے آئیں گے جو آپ کی کامیابی کے لیے مفید و مددگار ثابت ہوں گے۔ نامعلوم مقامات سے لوگ آپ کی مدد کیلیے آپ کے پاس آجائیں گے۔ آپ کو مختلف افراد کی طرف سے مدد کی پیشکش پر مشتمل فون موصول ہوں گے۔ آپ کو وہ معلومات اور طریقے حاصل ہوں گے جو آپ کے سامنے پہلے کبھی موجود نہ تھے۔ آپ کو وہ ادراک اور وجدان ہوگا جس کا اس سے پہلے آپ تصور بھی نہیں کرسکتے تھے۔

اپنے ماورائے شعوری ذہن کو متحرک اور فعال کرنے کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ آپ بالکل پرسکون ہوجائیں اور کسی دیگر کام میں مصروف ہوجائیں۔ مثال کے طور پر جب آپ اپنی تعطیلات پر جاتے ہیں تو پھر اکثر ایسی سرگرمیوں میں مصروف ہوجاتے ہیں کہ آپ اپنے مطلوبہ اہداف کی تکمیل یا دیگر مسائل کی جانب قطعاً توجہ مرکوز نہیں کرتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ جس قدر زیادہ خود کو جسمانی اور ذہنی طور پر سکون رکھتے ہیں اور سوچ بچار میں مصروف نہیں رہتے۔ اس قدر جلد آپ کا ماورائے شعوری ذہن فعال اور متحرک ہوجائے گا اور آپ کو وہ

تراکیب اور طریقے مہیا کرے گا جو آپ کو اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے درکار ہیں۔

آپ کو چاہیے کہ اپنے اہداف کی تکمیل کی خاطر دونوں طریقے آزمائیں۔ پہلے طریقے کے مطابق اپنی بھرپور توجہ اپنے اہداف کے حصول کے لیے مرتکز کردیں، اپنی تمام تر توانائیاں اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے صرف کردیں۔ اگر پھر بھی آپ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوتے تو خود سکون کریں، ہر قسم کی سوچ و بچار ختم کردیں اور کسی دیگر کام میں مصروف ہوجائیں۔ اپنی موجودہ سرگرمیاں بالکل ختم کردیں، تعطیلات پر چلے جائیں، کسی جسمانی ورزش یا تفریح میں مصروف ہوں، فلم دیکھتے چلے جائیں۔ کچھ دیر کے لیے اپنی پیشہ ورانہ سرگرمیاں قطعی فراموش کردیں، اور پھر ایک صحیح وقت پر آپ کا ماورائے شعوری ذہن فعال اور متحرک ہوجائے گا اور آپ کے تمام مسائل کا حل آپ کے سامنے آجائے گا۔

بالکل درست جواب

آپ کا ماورائے شعوری ذہن، بالکل درست وقت پر بالکل درست جواب آپ کو فراہم کرے گا جس کی تلاش میں آپ ہیں۔ لہٰذا جب آپ کو آپ کے ماورائے شعوری ذہن کی طرف سے تحریک مہیا ہو تو پھر آپ فوری طور پر عملی کارروائی میں مصروف ہوجائیں۔ کسی بھی قسم کی تاخیر مت کریں کیونکہ یہ موقع پھر ہاتھ نہیں آئے گا۔ اگر عملی قدم اٹھانے کے حوالے سے آپ کے اندر سے خواہش ابھرتی ہے، یا پھر آپ نے کسی کو فون کرنا ہے تو پھر فوراً عمل کر ڈالئے۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ کے ماورائے شعوری ذہن کے متحرک اور فعال ہونے کے باعث آپ میں اضافی غیر معمولی صلاحیتیں اور مہارتیں پیدا ہوں گی، جو آپ کے اہداف کی تکمیل کے ضمن میں آپ کو مدد مہیا کریں گی۔

تین اہم خوبیاں

آپ کے ماورائے شعوری ذہن کے متحرک اور فعال ہونے کے باعث آپ کے ذہن میں ابھرنے والے کسی طریقے یا حل کی تین خوبیاں ہیں:

پہلی خوبی تو یہ ہے کہ یہ طریقہ یا حل، آپ کو آپ کے مسئلے کے ہر پہلو کے بارے جواب مہیا کرے گا یا پھر اس طریقے کے ذریعے آپ کو وہ تمام لوازمات حاصل ہوجائیں گے جو آپ

کو اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے درکار ہیں۔

دوسری خوبی یہ ہے کہ آپ کے ماورائے شعوری ذہن کے ذریعے آپ کو حاصل ہونے والا طریقہ صورت حال کے عین مطابق ایک قدرتی، آسان اور قطعی طور پر مناسب طریقہ ہوگا۔

تیسری خوبی یہ ہے کہ آپ کے ماورائے شعوری ذہن کے ذریعے آپ کو حاصل ہونے والا طریقہ آپ کے لیے قطعی خوشی ومسرت کا باعث ہوگا۔ خوشی کے یہ لمحات وہ دلکش لمحات ہوں گے جو آپ کو تادیر یاد رہیں گے۔

جب آپ کا ماورائے شعوری ذہن آپ کو اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے ایک طریقہ مہیا کرے گا تو یہ آپ کو توانائی، جذبہ اور تحریک مہیا کرے گا کہ آپ فوری طور پر عملی قدم اٹھالیں۔ آپ میں اس طریقے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے ایک غیر متزلزل خواہش پیدا ہو جائے گی۔ آپ اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے دیگر تمام غیر ضروری سرگرمیاں ترک کر کے اپنے اصلی مقصد کے حصول کی خاطر عملی سرگرمیوں میں مصروف ہو جائیں گے۔ آپ کا یہ قدم بالکل جائز ہوگا۔

بھروسا اور یقین ایک اہم لوازمہ ہے

آپ کا ماورائے شعوری ذہن آپ کی زبردست صلاحیتوں میں سے ایک ہے جو ہر وقت اور ہمیشہ آپ کی رسائی میں ہے۔ جب آپ اپنے اہداف بارے واضح سوچ اور تصور اپنا لیتے ہیں اور پھر نہایت اعتماد، بھروسے اور یقین کے ساتھ اپنے ماورائے شعوری ذہن کی طرف سے اپنے اہداف کی تکمیل کے حوالے سے درکار وسائل وحالات فراہم کرنے کی توقع کر لیتے ہیں تو پھر اس طرح آپ اپنے ماورائے شعوری ذہن سے رابطہ کرتے ہیں اور وہ آپ کی خواہش سے ہم آہنگ ہو کر متحرک وفعال ہو جاتا ہے۔

آپ اپنے ماورائے شعوری ذہن کی زبردست اور بے پناہ قوت وصلاحیت پر جس قدر زیادہ بھروسا اور یقین رکھیں گے۔ یہ اسی قدر بہتر طور پر اور برق رفتاری سے متحرک اور فعال ہو جائے گی۔ ایک قدیم کہاوت یوں ہے:

"مرد اور خواتین اس وقت عظمت کا مقام حاصل کرتے ہیں جب وہ ایک دوسرے کے دل کی آواز بخوبی سنتے ہیں۔"

جب آپ باقاعدگی کے ساتھ اپنے وجدان کی صدا سننے اور اس پر یقین وبھروسا کرنے کو اپنی عادت بنا لیتے ہیں تو پھر شاید آپ کسی بھی غلطی کے مرتکب نہ ہوں۔ جب آپ اپنے ماورائے شعوری ذہن کو بیدار فعال اور متحرک کر لیتے ہیں تو پھر اس زبردست توانائی اور قوت کے ساتھ آپ کی زندگی کے تمام پہلو ہم آہنگ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ آپ اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہوتے جائیں گے اور اپنی منزل کی جانب تیزی سے بڑھتے جائیں گے۔ آپ محسوس کریں گے کہ آپ ایک ایسی آفاقی قوت وتوانائی کے ساتھ منسلک ہو چکے ہیں جو آپ کے مقاصد کی جلد از جلد تکمیل کے لیے آپ کی حامی ہے۔

اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالیے اور وہ لمحات یاد کیجیے جب آپ کے ماورائے شعوری ذہن نے آپ کی مدد کی۔ ماضی میں ایسے واقعات کبھی کبھار ہی نہیں آتے تھے اور ان واقعات کی رونمائی میں کوئی باقاعدگی اور نظم بھی نہیں تھا لیکن اپنے متعین اہداف بارے واضح تصور وتخیل کی اپنائیت اور ان کا باقاعدگی سے جائزہ لینے کا عمل آپ کی طرف سے ایسے اقدامات ہیں جو آپ کے ماورائے شعوری ذہن کو آپ کی تمام زندگی میں مسلسل آپ کے لیے تعاون اور مدد مہیا کرنے کے لیے تحریک مہیا کرتے ہیں۔

خلاصہ

1- اپنی سابقہ زندگی پر نظر ڈالیے اور ان لمحات کے متعلق یاد کریں جب آپ کے ماورائے شعوری ذہن نے آپ کے کسی مسئلے کو حل کر دیا اور آپ کے ہدف کی تکمیل کے لیے آپ کو مدد فراہم کی۔ اس تمام عمل کا جائزہ لیجیے اور غور کیجیے کہ آپ ان تجربات کا اعادہ کیسے کر سکتے ہیں۔

2- اپنے سب سے زیادہ اہم اور قطعی ہدف کا یقین کیجیے اور اس کا تصور وتخیل اپنے ذہن میں بار بار واضح پر جاگزیں کیجیے اور یہ اعتماد اور بھروسا رکھیے کہ آپ کا یہ ہدف آپ کی مرضی کے مطابق عین درست وقت پر حقیقت میں ڈھل جائے گا۔

3- اپنے روزمرہ معمولات میں تنہا سوچ بچار اور غور وفکر پر مبنی معمول بھی شامل کر لیجیے۔ اس دوران اپنا ذہن پر سکون رکھیے حتی کہ آپ کو اپنے سوال کا درست جواب صحیح وقت پر حاصل ہو۔

4- اپنی یہ عادت بنالیں کہ اپنے ماورائے شعوری ذہن کے ذریعے حاصل ہونے والے کسی بھی طریقے اور ترکیب پر بغیر تاخیر فوری طور پر عمل کریں۔ کسی بھی قسم کی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ مت کیجیے۔ آپ کو یہ یقین اور بھروسا ہونا چاہیے کہ اس زبردست اور بے پناہ قوت کے ذریعے آپ کو ہر صورت میں فائدہ ہی حاصل ہوگا۔

5- پہلے تو اپنے متعین ہدف کی تکمیل کے لیے اپنے تن من دھن سے کوشش کریں۔ اگر یہ طریقہ کارآمد ثابت نہ ہو تو اپنے ذہن کو کسی دیگر سرگرمی میں مصروف کرلیں۔ آپ کے اس قدم کا حیرت انگیز نتیجہ برآمد ہوگا کہ بالکل درست وقت پر آپ کو اپنے مسئلے کا بالکل صحیح حل مل جائے گا۔

آپ کا اپنے ماورائے شعور ذہن کی طاقت اور قوت پر جس قدر زیادہ یقین اور بھروسا ہوگا۔ یہ قوت و طاقت اسی قدر زیادہ آپ کے اہداف کی تکمیل کے لیے آپ کی حامی و مددگار ہوگی۔ اس زبردست اور توانا قوت سے فائدہ حاصل کرنے کے لیے صبر و تحمل سے اس کی قوت و طاقت کے کارآمد ہونے کا یقین حاصل کریں۔ پھر آپ کے اہداف آپ کی مرضی کے مطابق درست اوقات پر تکمیل پا جائیں گے۔

o

باب: 18

ہمیشہ لچک اختیار کیجیے

"جب مجھے کسی چیز کی کامیابی کا یقین ہو جاتا ہے تو پھر میں اس وقت تک کوشش کرتا رہتا ہوں جب تک میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو جاتا۔"

تھامس ایڈیسن

یہ ایک قدرتی امر ہے کہ کچھ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ کامیاب اور خوش و خرم ہوں گے۔ اسی طرح کچھ لوگ دوسروں کی نسبت زیادہ دولت حاصل کریں گے۔ زیادہ خوشگوار زندگیاں بسر کریں گے۔ زیادہ خوش اور مطمئن ہوں گے، ان کے دوسرے لوگوں کے ساتھ تعلقات کہیں زیادہ خوشگوار ہوں گے۔

کچھ عرصہ قبل یہ جائزہ مرتب کیا گیا کہ اکیسویں صدی میں کامیاب اور خوشگوار زندگی کے لیے کون سی خوبیاں زیادہ اہم ہو سکتی ہیں۔ اس جامع جائزے کے ذریعے معلوم ہوا کہ کامیاب ترین اور انتہائی خوشگوار زندگی کے حامل افراد میں محض واحد ایک خوبی مشترکہ تھی جسے "لچک" کہا جاتا ہے۔

"لچک، کا الٹ" کٹر پسندی ہے۔ لچکدار اور انداز فکر کا الٹ "مشینی انداز فکر" ہے۔ کھلے دل و ذہن پر مبنی عملی کا الٹ خودکار اور متعین ردعمل ہے۔ "لچک" کے برعکس رویے سے مراد یہ ہے کہ نئے اور تبدیل شدہ حالات میں لچکدار رویہ اپنانے سے انکار کر دیا جائے لہٰذا ایک اوسط درجے کے شخص کی نسبت اپنے لیے زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کا واحد طریقہ "لچک پر مبنی رویہ" ہے۔

تبدیلی کی رفتار

آج کے دور میں آپ کی زندگی پر سب سے زیادہ اثر انداز ہونے والا عنصر ''تبدیلی کی رفتار'' ہے۔ ہم ایک ایسے دور میں رہ رہے ہیں جہاں حالات میں تبدیلی کی رفتار پہلے سے کہیں زیادہ ہے اور حالات کی تبدیلی کی رفتار میں سال بہ سال اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

آج کے دور میں تبدیلی کی رفتار تیز تو ہے لیکن اس کی کوئی واضح سمت متعین نہیں ہے۔ اور یہ عمل بغیر رکے اندھا دھند جاری ہے۔ حالات، ہر پہلو کے لحاظ سے اس قدر زیادہ تیز رفتاری کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں کہ ہمیں توقع نہیں کہ کب کوئی واقعہ پیش آ جائے۔

اپنی نوعیت کے اعتبار سے تبدیلی کے متعلق کچھ اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کہ اس کی سمت کیا ہو گی اور غیر متوقع تبدیلی کے باعث ہمارے ارادے اور منصوبے اکثر تلپٹ ہو جاتے ہیں اور ہم قطعی طور پر نئے حالات کا سامان کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے اہداف کے حصول میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے ہمیں کسی بھی تبدیلی کے لیے تیار اور اپنے رویے میں لچک کا مظاہرہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہنا چاہیے۔

پریشانی کی اہم وجہ

جو لوگ اپنے متعین اہداف کے حصول کے لیے غیر لچکدار اور سخت گیر رویہ اپناتے ہیں، انہیں حالات میں تبدیلی کے باعث انتہائی پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ اپنے موجودہ حالات ہی پر قانع ہو جاتے ہیں اور کسی قسم کی تبدیلی کے خواہشمند نہیں ہوتے حالانکہ تبدیلی کا عمل ان کے لیے ضروری ہوتا ہے۔ اپنے آپ کو اس صورت حال کا شکار مت ہونے دیں۔

آپ اپنے اہداف کے حصول کے سلسلے میں جو کچھ بھی طریقہ استعمال کر رہے ہیں، کیا یہ طریقہ مفید اور کارآمد ہے؟ کیا یہ طریقہ آپ کے اہداف کے حصول کے لیے درست ہے؟ کیا موجودہ صورت حال میں یہی طریقہ بہترین لائحہ عمل ہے؟ کسی بھی فیصلے اور طریقے کے درست یا غلط ہونے کا تعین اس امر سے کیا جا سکتا ہے کہ کیا فیصلہ یا طریقہ آپ کے ہدف کی تکمیل کے لیے مفید ہے یا نہیں۔ اس لیے آپ کو چاہیے کہ خود سے مسلسل یہ سوال کرتے رہیں ''کیا میرا طریقہ درست ہے؟''

تبدیلی کے محرک تین عناصر

آج کل کے جدید زمانے میں تین عناصر ایسے ہیں جن کے باعث تبدیلی کی رفتار میں بے تحاشا اضافہ ہو جاتا ہے۔

تبدیلی کا پہلا محرک، ہر شعبہ زندگی میں معلومات اور علم کا پھیلاؤ ہے۔ کسی بھی نئی معلومات کے حصول کے ذریعے دوسروں کے مقابلے میں راتوں رات کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ جب بھی کوئی منصوبہ یا خدمت زیادہ بہتر نتائج دیتی ہے تو پھر سابقہ مصنوعہ یا خدمت متروک ہو جاتی ہے۔

کسی بھی قسم کا انقلاب ایک غیر معمولی واقعہ، صنعت کے میدان میں کسی عجیب و غریب صورت حال کے باعث کسی بھی کاروبار کے انداز فکر، سرگرمیوں، سیلز یا حالات میں تیز رفتار تبدیلی واقع رونما ہو سکتی ہے۔

مثال کے طور پر 1989ء میں جب سوویت یونین زوال پذیر ہوا، آہنی پردہ گر گیا اور سرد جنگ ختم ہو گئی تو امریکہ کی دفاعی صنعت بری طرح منتشر ہو گئی۔ انتہائی اعلیٰ تربیت یافتہ اور ماہر افراد مستقل طور پر بے روزگار ہو گئے۔ تمام صنعتیں بند ہو گئیں اور ملک کے کئی حصوں میں کساد بازاری کا آغاز ہو گیا۔ تبدیلی کے یہ اثرات بے پناہ اور ناگزیر تھے اور صرف لچکدار رویہ اپنانے والے افراد اور ادارے ہی موثر ردعمل کا مظاہرہ کر سکتے تھے۔

نیا علم اور نئی معلومات حاصل کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیے

لچکدار رویے کی اپنائیت صرف اس وقت ممکن ہے جب آپ مستقل طور پر ان معلومات، علم مہارت کو حاصل کرنے کے لیے تیار رہیں جو آپ کے اہداف کی تکمیل کے ضمن میں مفید ہوں۔ خوش قسمتی یا بدقسمتی کا انحصار صرف ایک نئے طریقے، ترکیب اور خیال پر ہے۔ کوئی ایک طریقہ ترکیب یا خیال آپ کا کامیابی کے راستے پر گامزن کر سکتا ہے یا پھر آپ کو اندھے منہ گرا بھی سکتا ہے۔ ایک درست وقت پر ایک مفید معلومات کا حصول آپ کے وقت میں بچت کا باعث بن سکتا ہے۔ آپ کی مشکلات میں کمی ہو سکتی ہے اور آپ کی رقم محفوظ رہ سکتی ہے۔ کسی بھی مفید اور نئے علم اور معلومات سے بے خبری کے باعث آپ کا مستقبل تاریک ہو سکتا ہے۔

تمام کامیاب افراد اپنے پیشے کے متعلق نئی اختراعات سے ہر وقت باخبر رہتے ہیں۔ آپ کے لیے لازمی ہے کہ آپ اپنے پیشے کے بارے تازہ ترین معلومات اور علم سے آگاہ رہیں۔ اپنے پیشے بارے مختلف رسالے اور جرائد کا مسلسل مطالعہ جاری رکھیں۔ اپنے پیشے بارے تحریر کردہ بہترین فروخت ہونے والی کتب کا مطالعہ کریں۔ مختلف سیمیناروں اور کانفرنسوں میں شرکت کریں۔ اپنے پیشے سے منسلک کامیاب افراد سے دوستی کا رشتہ قائم کریں۔ اپنے پیشے میں وہ شخص انتہائی کامیاب اور زبردست مہارت کا حامل ہوتا ہے جو تازہ ترین اور نئی معلومات اور علم سے باخبر ہوتا ہے۔

نئی ٹیکنالوجی کی لہر

تیز رفتار تبدیلی کا دوسرا محرک نئی ٹیکنالوجی کی تیز رفتار اور جدید عمل پذیری ہے۔ ہر نئی اور جدید ٹیکنالوجی کی اپنائیت کے ذریعے ادارے اور افراد اپنے متعین اہداف نہایت تیز رفتاری، آسان اور موثر انداز میں حاصل کر سکتے ہیں۔ ٹیکنالوجی میں تبدیلی دن بدن نہایت تیز رفتاری سے واقع ہو رہی ہے۔

ایک عمومی اصول یوں ہے:

''جو چیز آج مفید ہے، کل اس کا استعمال غیر مفید ہوگا۔''

جدید برق رفتار زمانے میں ہر چھ ماہ بعد فنی مہارت تبدیل ہو جاتی ہے اور اس کی جگہ ایک زیادہ تیز رفتار زیادہ مفید اور سستی فنی مہارت وجود پذیر ہو جاتی ہے۔ اگر آپ اپنی خدمات اور مصنوعات میں مزید بہتری اور جدت پیدا کرنے کے قائل نہیں تو پھر یقینی امر ہے کہ آپ کے حریف دن رات کوشش کے ذریعے آپ کو ناکامی سے دوچار کرنے کی سر توڑ کوشش کریں گے۔

کامیابی کے لیے جست لگائیے

موجودہ ترقی یافتہ اور جدید دور میں کامیابی کے حصول کے لیے مینڈک کے مانند جست لگانے کی ضرورت ہے، اور اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھیے جب تک آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل میں کامیاب نہیں ہو جاتے۔ جب آپ اپنے حریفوں کی نسبت اپنے گاہکوں کو

کہیں زیادہ مطمئن کرتے ہیں، انہیں بہتر خدمات مہیا کرتے ہیں تو پھر آپ کے حریف بھی زیادہ سے زیادہ کوشش کرتے ہوئے اپنے گاہکوں کو سستی اور بہتر خدمات و مصنوعات فراہم کرتے ہیں۔ پھر آپ بھی اپنی قوت مجتمع کرتے ہیں اور اپنے حریفوں سے بڑھ کر نئی اختراعات کے ذریعے اپنے گاہکوں کو بہت بہتر خدمات اور مصنوعات مہیا کرتے ہیں، اور یہ کھیل یونہی مسلسل جاری رہتا ہے۔

مینڈک کے مانند جست لگانے کا ہی اصول آپ کی مصنوعات، خدمات، سرگرمیاں اور خاص طور پر آپ کی سیلز بارے حکمت عملیوں پر بھی لاگو ہوتا ہے۔ یہی اصول آپ کی اشتہار بازی اور کاروبار کے فروغ کے لیے کی جانے والی کوششوں پر بھی منطبق ہوتا ہے۔ جو چیز آج مفید اور کارآمد ہے، کل وہی چیز متروک ہو جائے گی۔ ممکن ہے کہ گاہک اس چیز سے اکتا جائیں، یا آپ کے حریف اس کا چربہ تیار کر لیں یا پھر یہ چیز گاہکوں کے لیے مزید باعث کشش نہ رہے۔

اپنی چیز کی نقل دیکھنے کے منتظر رہیے

کچھ عرصہ پہلے میں نے اپنے ادارے کے لیے ایک اشتہار کی تیاری کے لیے ایک اشتہاری ادارے کو دس ہزار کی رقم ادا کی اور یہ اشتہار اخبار میں شائع ہوا۔ یہ ایک ایسا زبردست اور پرکشش اشتہار تھا کہ بے شمار نئے گاہکوں نے مجھ سے رابطہ کیا۔

بعد ازاں ایک دفعہ میں اور اشتہاری ادارے کا مالک ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے کہیں سے گزر رہے تھے کہ ہم نے دیکھا کہ میرے ایک حریف نے اسی قسم کا اشتہار تیار کروا لیا ہے اور اس کی مصنوعات ہماری مصنوعات سے کہیں زیادہ تعداد میں فروخت ہو رہی ہیں۔ اس طرح میرے نئے گاہکوں کی تعداد میں پچاس فیصد کمی واقع ہوگئی اور یہ تعداد مسلسل گرتی گئی۔ لیکن ہم بے بس تھے۔

آپ کو چاہیے کہ آپ اپنے کاروبار کے ہر پہلو کے لحاظ سے نئے نئے منصوبے ہر وقت تیار رکھیں کیونکہ حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ آپ آج استعمال کر رہے ہیں۔ اس کا استعمال جلد ہی متروک ہو جائے گا اور اس کے بجائے آپ کو جدید اور نئی چیز استعمال کرنا ہوگی۔

''معمولی کامیابی'' کو ''عظیم کامیابی'' میں بدلنے کی مسلسل کوشش کیجیے

اس سے پہلے یہ ذکر کیا جا چکا ہے کہ کس طرح لوگ ''معمولی کامیابی'' کے جال میں گرفتار ہو جاتے ہیں اور خواہ وہ عظیم کامیابی کی طرف گامزن نہ ہوں وہ اسی معمولی کامیابی پر اکتفا کیے رہتے ہیں۔

اسی اصول کے تحت بعض اوقات آپ کو مستقبل میں حاصل ہونے والی عظیم کامیابی محض معمولی کامیابی تک محدود ہو جاتی ہے۔ کسی بھی شعبے میں معمولی کامیابی، عظیم کامیابی کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ ہے۔ آپ کو چاہیے کہ معمولی کامیابی سے باہر نکلیے اور نئی نئی معلومات جدید طریقوں کے ذریعے عظیم کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

ناقابل اختتام حریفانہ دباؤ

تبدیلی کا محرک تیسرا عنصر اور لچک دار رویے کی اپنائیت کی ایک اور وجہ ''مسابقت'' ہے۔ آپ کے حریف نئی نئی مصنوعات اور خدمات تخلیق کرنے میں آپ سے زیادہ ہوشیار اور پرعزم ہیں۔ وہ آپ کو آپ کے گاہکوں سے محروم کرنے کے لیے مسلسل کوشاں رہتے ہیں۔ آپ کی سیلز چرانے کے لیے جدوجہد کرتے ہیں۔ آپ کو نقدی کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور اگر ممکن ہو تو وہ آپ کو آپ کے کاروبار سے ہی باہر نکالنے کی کوشش اور جدوجہد کرتے ہیں۔

آپ کے حریف ادارے ہر قسم کے استدلال، مہارت اور صلاحیت کے ذریعے اپنی مصنوعات زیادہ سے زیادہ فروخت کرنے اور منڈی میں آپ کو نیچا دکھانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ آپ کے حریف اس مقصد کے لیے نت نئی ایجادات اور فنی مہارتوں کے ذریعے آپ کے کاروبار کو ناکام بنانے اور اپنے لیے فوائد حاصل کرنے کیلئے جہد مسلسل میں مصروف رہتے ہیں۔

موجودہ دور جدید میں گاہکوں یا خریداروں کی نسبت تجارتی و کاروباری ادارے، مصنوعات، خدمات اور سیلز پرسن بہت زیادہ ہیں۔ مسابقت کا عمل زیادہ سے زیادہ سخت اور مشکل ہوتا جا رہا ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ متعلقہ صنعت یا منڈی میں آپ کا کاروبار قائم رہے تو پھر آپ کو چاہیے کہ آپ اپنی کاروباری و سرگرمیوں پر زیادہ سے زیادہ توجہ دیں لیکن سب سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ لچکدار رویہ اپنانے کے لیے تیار ہیں۔

اپنے متعلق ایماندار سوچ اپنائیے

اپنی زندگی کے ہر پہلو اور سرگرمیوں کا جائزہ لینے کے لیے یہ طریقہ انتہائی اہم ہے بلکہ لچکدار رویہ اپنانے کے ضمن میں بھی یہ ایک اہم ترکیب ہے۔

اپنے آپ سے مسلسل پوچھتے رہیے ''کیا کوئی ایسا کام ہے جو میں پہلے نہیں جانتا تھا لیکن اب میں یہ کام انجام دے رہا ہوں؟''

اپنی زندگی اور کاروبار کے ہر پہلو پر نظر ڈالیے۔ جب بھی آپ کوئی مشکل پریشانی یا ناکامی محسوس کریں تو خود سے یہی سوال پوچھیں کہ کیا کوئی ایسا کام ہے جو میں پہلے نہیں جانتا تھا لیکن اب میں یہ کام انجام دے رہا ہوں؟ ممکن ہے کہ کوئی ایسا کام موجود ہو جو ابھی آپ انجام نہ دے سکے ہوں تو پھر اسے انجام دینے کے لیے فوری منصوبہ بندی کیجیے اور بہتر نتائج کے حصول کے اپنے تمام تر وسائل و ذرائع صرف کر ڈالیے۔

اپنی انا سے اپنے فیصلوں اور فہم و ادراک کو آلودہ مت کریں۔ ''کون درست ہے؟'' کے بجائے ''کیا صحیح ہے'' پر اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ ممکن ہے کہ آپ کے فیصلے غلط ثابت ہوں لیکن ان کے نتائج قبول کرنے کے لیے تیار رہیں۔ نئے حالات، نئی فنی مہارتوں اور مسابقت کی صورتوں میں لچکدار رویہ اپنانے کے لیے تیار رہیں۔

تین جادوئی بیانات:

تین ایسے جادوئی بیانات موجود ہیں جنہیں آپ مشکل حالات میں لچکدار رویہ اپنانے کے لیے سیکھ سکتے ہیں اور انہیں بار بار دہرا سکتے ہیں۔

پہلا بیان ''میں غلطی پر تھا'' ہے۔ اکثر لوگ اپنی غلطی تسلیم کرنے کے بجائے خود کو دھوکا دیتے ہیں۔ جب آپ سے آشنا ہر شخص کو علم ہوتا ہے کہ آپ غلطی پر ہیں تو پھر اپنی غلطی کو تسلیم نہ کرنے کا عمل بدترین رویہ ہے۔ آپ ہی واحد شخص ہیں جو دیگر افراد کے علاوہ خود کو بھی بے وقوف بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جب آپ کو یہ ادراک و احساس ہو جائے کہ آپ غلطی پر ہیں تو پھر سب سے اچھا عمل یہ ہے کہ اپنی غلطی فوراً تسلیم کرلیں، خود کو درپیش مسائل حل کریں۔ اپنے متعین اہداف کے حصول کے لیے کوشاں ہو جائیں۔

اندازہ لگایا گیا ہے کہ بڑے بڑے تجارتی اداروں میں اعلیٰ مناسب پر فائز 80 فیصد اشخاص اپنا زیادہ تر وقت اور توانائی، اس حقیقت کو پوشیدہ رکھنے کیلیے صرف کرتے ہیں کہ وہ غلطی پر ہیں اور وہ اپنی غلطی تسلیم نہیں کرنا چاہتے۔ چھوٹے بڑے اکثر تجارتی اور کاروباری ادارے محض اس لیے دیوالیہ ہوگئے کہ انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کرنے سے انکار کر دیا یا اپنی ناکامی کو قبول نہ کرنے کی فحش غلطی میں مبتلا ہوگئے۔

تسلیم کر لیجیے کہ آپ ہر فن مولا نہیں ہیں:

لچکدار رویہ اپنانے کے ضمن میں آپ کو یہ بیان بھی سیکھنا ہوگا کہ ''میں غلطی کا مرتکب ہوا'' یہ کس قدر حیرت انگیز امر ہے کہ ایک شخص کا کس قدر زیادہ وقت اور رقم محض اس لیے ضائع ہو جاتی ہے کہ وہ اپنی انا کے غلبے کے تحت یہ کبھی بھی تسلیم نہیں کرتا کہ اس سے غلطی سرزد ہو چکی ہے۔ حالانکہ سب لوگ اس غلطی سے گواہ ہوتے ہیں۔

جب آپ تسلیم کر لیتے ہیں کہ ''میں غلطی پر تھا'' یا ''میں غلطی کا مرتکب ہوا'' تو پھر کوئی مسئلہ باقی نہیں رہتا۔ اس کے بعد تقریباً ہر شخص اپنے مسائل سلجھانے یا اپنے اہداف کی تکمیل کے لیے کوشاں ہو جاتا ہے لیکن جب اہم منصب پر فائز کوئی شخص اپنی غلطی تسلیم کرنے سے انکار کر دیتا ہے تو پھر سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔

ہم نے اس معمول کو میدان سیاست میں بارہا واقع ہوتے دیکھا ہے جب کسی شخص کی طرف سے اپنی غلطی نہ تسلیم کرنے کے باعث نہ صرف ہر شخص بلکہ تمام قوم کا بھی وقت ضائع ہو جاتا اور توانائی زائل ہو جاتی ہے۔

نیا علم، نئی معلومات فوراً اختیار کیجیے:

تیسرا بیان جو آپ کو فوری طور پر یاد کر لینا چاہیے ''میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے'' ہے۔ اگر آپ کو کوئی ایسی اطلاع یا معلومات حاصل ہوتی ہے جو آپ کے سابقہ فیصلے کو غلط ثابت کرتی ہے تو فوراً ہی خوش دلی کے ساتھ کہہ دیجیے کہ ''میں نے اپنا ارادہ تبدیل کر لیا ہے۔''

غلطی پر ہونا، غلطی کا مرتکب ہونا یا ارادے میں تبدیلی، کردار میں نقص یا خامی کی عکاس نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ علم، معلومات، فنی مہارت اور مسابقت کے شعبوں میں فوری

تبدیلی پر مشتمل دور میں آپ کا یہ رویہ نہایت حوصلہ افزا، اچھے کردار کا حامل اور لچکداری کی علامت ہے کہ آپ اپنی غلطی فوراً تسلیم کر لیتے ہیں، اس کی اصلاح کرتے ہیں اور ہر معاملے میں حقیقت پسندانہ رویہ اپناتے ہیں۔

اپنی خواہش کے برعکس معاملات دنیا سے دنیا کی حقیقت کے مطابق نمٹیے۔ سچائی جو کچھ بھی ہو، اس کا سامنا کریں۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایماندار اور مخلص رہیے۔

نئے حقائق قبول کرنے کے لیے تیار رہیے:

نئے حقائق، نئے علم، نئی معلومات اور مسابقت کی روشنی میں اپنے اہداف و مقاصد پر نظر ثانی کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیے۔ کیا آپ کی موجود معلومات آپ کی طرف سے عملی کارروائی کے لیے بہترین راستہ ہیں؟ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر دوسرا راستہ کون سا ہے؟ آپ کون سا قدم اٹھا سکتے تھے؟

اگر آپ نے اپنے لیے کسی ہدف کا تعین کیا ہے اور موجودہ حالات ڈرامائی طور پر تبدیل ہوگئے ہیں تو پھر بھی یقین رکھیے کہ آپ اپنے اس ہدف کی تکمیل کے لیے کافی جدوجہد بھی کر سکتے ہیں اور قربانی بھی دے سکتے ہیں۔ اگر آپ نے اپنا ارادہ بدل دیا ہے یا آپ کا موجودہ ہدف آپ کے لیے مزید اہمیت کا حامل نہیں رہا تو پھر وقت اور حالات کے مطابق نیا رویہ اپنائیے۔

تیزی سے بدلتے ہوئے اس دور میں اپنے آپ سے عہد کیجیے کہ آپ نئی تبدیلی کو فوراً قبول کر لیں گے اور اس تبدیلی کو معمولات زندگی کا ایک حصہ تصور کیجیے۔ جب آپ کے فیصلے درست ثابت نہ ہوں تو حیرت زدہ مت ہوں بلکہ اپنے فیصلوں کی غلطی تسلیم کریں اور ان میں اصلاح کریں۔

تعلق داری میں لچکدار رویہ اپنائیے

خاص طور پر اپنی زندگی کے اہم افراد مثلاً افراد خانہ، دوست، دفتری ساتھیوں اور گاہکوں کے ساتھ لچکدار رویہ اپنائیے۔ اختلاف رائے کو برداشت کرنے کے لیے ہمیشہ تیار رہیے۔ ہمیشہ یہ حقیقت تسلیم کرنے کے لیے آمادہ رہیے کہ آپ بھی غلطی کے مرتکب ہو سکتے ہیں کیونکہ اکثر اوقات آپ ایسا ہی کرتے ہیں۔

اس دنیا میں کامیاب افراد اور قائدین کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ وہ اچھے سامع ہوتے ہیں۔ وہ بیشمار سوالات پوچھتے ہیں اور کسی بھی قسم کا حتمی فیصلہ کرنے سے قبل بے شمار معلومات حاصل کرتے ہیں۔ جب بھی ان سے کسی بھی قسم کی غلطی سرزد ہوتی ہے تو یہ غلطی فوراً تسلیم کر لیتے ہیں اور اس کی اصلاح کرتے ہیں بلکہ انہیں زیادہ سے زیادہ اور بہتر کامیابی حاصل ہو سکے۔

ہر ناکامی کامیابی کا زینہ ہے

لچکدار رویہ اپنانے کے ضمن میں ایک مزید پہلو بھی آپ کو اپنی گرہ سے باندھ لینا چاہیے اور اسے ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔ یہ پہلو یا اصول کسی لغت میں نہیں ملتا۔ نپولین ہل نے اس اصول کو کامیاب افراد کی ایک بہت بڑی خوبی قرار دیا ہے۔ یعنی:

"ہر ناکامی یا نقصان کے پیچھے اس سے کہیں زیادہ کامیابی پوشیدہ ہے۔"

اس اصول سے مراد یہ ہے کہ جب آپ اپنے لیے ایک نئے ہدف کا تعین کرتے ہیں تو آپ کے ذہن میں اپنے اس ہدف کے حصول کے حوالے سے تمام منصوبہ بندی موجود ہوتی ہے۔ لیکن جب آپ اپنی کوشش شروع کرتے ہیں تو ناگزیر طور پر غیر متوقع رکاوٹیں اور مشکلات آپ کے راستے میں حائل ہو جاتی ہیں۔ جن کے باعث آپ اپنی منزل تک نہیں پہنچ سکتے۔ بہرحال جب آپ کے راستے میں کوئی دیوار آ جاتی ہے اور آپ کی منزل آپ کی نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہے۔ تو پھر ایک معجزہ رونما ہوتا ہے اور آپ کے لیے ایک اور دروازہ کھل جاتا ہے جس میں سے گزر کر آپ کامیابی کے ساتھ اپنی منزل تک پہنچ جاتے ہیں۔

چونکہ آپ تبدیلی کے ضمن میں لچکدار رویہ اپناتے ہیں اور ہر موقع سے فائدہ اٹھانے کے لیے تیار رہتے ہیں، لہٰذا آپ فوراً اس کھلے دروازے اور موقع سے فائدہ اٹھانے میں اور اپنی منزل کی جانب روانہ ہو جاتے ہیں، مثلاً ایک نئی مصنوعہ تیار کرتے ہیں، اپنی اشیا کی فروخت کے لیے نئے گاہک تلاش کرتے ہیں۔ بہرحال جب آپ کامیابی تک پہنچنے کے لیے ایک نئے راستے پر چل پڑتے ہیں تو ممکن ہے کہ کوئی دیگر مشکل یا رکاوٹ آپ کے راستے میں حائل ہو جائے۔ ان حالات میں جیسے ہی آپ کسی نئی رکاوٹ کا سامنا کرتے ہیں یا کوئی دیوار آپ کے راستے میں آن کھڑی ہوتی ہے تو پھر آپ کے لیے ایک دروازہ کھلے گا، ایک اور موقع

آپ کے لیے دستیاب ہوگا جس کے ذریعے آپ کامیابی کی طرف رواں دواں ہو جاتے ہیں۔

اس قسم کی صورت حال آپ کو بار بار پیش آ سکتی ہے اور آپ ابتدا ہی میں مشکلات و رکاوٹوں کا شکار ہو سکتے ہیں۔ تقریباً ہر دفعہ آپ یقینی طور پر اپنا ہدف تو حاصل کر لیں گے لیکن ممکن ہے کہ اس کی تکمیل کا راستہ ابتدائی راستے سے کہیں مختلف ہو۔ یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کی ابتدائی منصوبہ بندی ناکام ہو اور آپ کسی دیگر منصوبے کے ذریعے کامیابی تک پہنچتے۔ بہرحال کامیابی کا راز آپ کے لچکدار رویے میں ہی مضمر ہے۔

اپنا مقصد اپنے سامنے واضح طور پر رکھیں اور لچکدار رویہ بھی اپنایئے

لچکدار رویے کی اپنائیت بارے مندرجہ ذیل اصول انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔

"اپنے ہدف کا واضح طور پر یقین کریں لیکن اس کے حصول کی خاطر لچکدار رویہ اپنایئے۔"

آپ کو چاہیے کہ اپنے تحت الشعوری ذہن کے اثرات قبول کرنے کے لیے ہر وقت آمادہ رہیے۔ اتفاقیہ طور پر باہمی آہنگ واقعات کی رونمائی کا خوش دلی سے استقبال کیجیے۔ دیگر افراد کی طرف سے مفید معلومات، علم، تجاویز، حوصلہ افزائی سے فائدہ اٹھانے کے لیے ہمیشہ تیار رہیے۔ عہد نامہ جدید میں مذکور ہے کہ حضرت یسوع مسیح نے فرمایا "اگر تم عالم کائنات میں داخل ہونا چاہتے ہو تو تم بچہ بن جاؤ۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ اگر آپ کے سامنے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے مددگار مواقع، وسائل، ذرائع، معلومات اور دیگر طریقے موجود ہوں کہ انہیں اپنانے سے مت ہچکچایئے۔

ہر قسم کی صورت حال میں لچکدار رویہ اپنانے کا عزم کر لیجیے۔ یاد رکھیئے، اس کائنات میں ہر مسئلہ کا بہتر سے بہتر حل موجود ہے۔ آپ کا کام محض یہ ہے کہ آپ ہوشیار اور مستعد ہیں کہ کامیابی کے لیے جیسے ہی آپ کو کوئی موقع ہاتھ لگے، آپ فوراً فائدہ اٹھا لیں۔ آپ کا یہ عمل اس امر کی ضمانت ہوگا کہ آپ ہر صورت میں غیر متوقع اور حیرت انگیز طور پر اپنا ہدف حاصل کر لیں گے۔

خلاصہ

1- یہ سوال باقاعدگی کے ساتھ خود سے پوچھتے رہیے: "میری زندگی کا اصل مقصد کیا ہے؟" اور پھر یہ امر یقینی بنایئے کہ آپ کے موجودہ اہداف و مقاصد آپ کے جواب سے ہم آہنگ ہیں۔

2- اپنی زندگی اور اپنے اہداف کے ساتھ مکمل طور پر پرخلوص اور ایماندار رویہ اپنایئے۔ عزم کر لیجیے کہ ہر قسم کی صورت حال میں حقیقت پسندی کا دامن نہیں چھوڑیں گے۔ اس رویے کو اپنانے کے لیے آپ کے خیال میں کون سی تبدیلیاں درکار ہیں؟

3- اپنے ہر شعبہ زندگی میں جب آپ کوئی مشکل اور پریشانی محسوس کریں تو اپنی غلطی تسلیم کرنے کے لیے ہر وقت تیار رہیے۔ اس امر کی کوشش کریں کہ آپ کے فیصلے آپ کے لیے کم نقصان دہ ثابت ہوں۔

4- اگر صورت حال میں تبدیلی واقع ہو، یا آپ کو کوئی معلومات حاصل ہو تو پھر اپنا سابقہ فیصلہ تبدیل کرنے اور حقائق کی بنیاد پر نیا فیصلہ کرنے کے لیے ہر وقت تیار ہوں۔ وہ طریقہ اپنانے کی ضد مت کیجیے جو آپ کے لیے مفید معلوم نہ ہوتا ہو۔

اپنی ہر غلطی اور ناکامی کا جائزہ لیجیے اور اس میں پوشیدہ سبق اور اصلاح کے پہلو کی طرف توجہ دیں۔ کیا آپ نئے حالات، فنی مہارتوں کے باعث اپنا طرزِ عمل تبدیل کر لیں گے؟ اگر آپ کا جواب اثبات میں ہے تو ابھی سے عملی قدم اٹھایئے!

○

باب: 19

اپنی پیدائشی تخلیقی صلاحیتیں بیدار کیجیے

"اپنے ذہن میں پیدا ہونے والے ہر خیال اور تصور سے فائدہ اٹھایئے، اسے اپنے لیے کارآمد اور تعمیری بنایئے۔ حالات کو جوں کا توں تصور مت کیجیے بلکہ یہ تصور کیجیے کہ یہ حالات کیسے ہونا چاہئیں۔ محض خواب مت دیکھئے بلکہ عمل بھی کیجیے۔"

رابرٹ کوہیٹر

معیارِ ذہانت کے ایک ماہر کے علاوہ ذہانت، تخلیقیت اور آموزش بارے کئی ایک کتب کے مصنف کے مطابق ایک اوسط درجے کے شخص میں پوشیدہ ذہنی صلاحیت اکثر اوقات خوابیدہ اور غیر فعال ہی رہتی ہے۔ لیکن یہ ذہنی صلاحیت بلاشبہ وافر مقدار میں موجود ہوتی ہے۔

آپ کے سوچنے والے ذہن یعنی آپ کا وہ ذہن جو سوچنے کی ذمہ داری نبھاتا ہے، اس میں تقریباً ایک بلین خلیے یا عصبے موجود ہوتے ہیں۔ ان میں سے ہر خلیہ یا عصبہ آپ کے دماغ کے ساتھ منسلک ہوتا ہے اور پھر ہر خلیہ یا عصبہ دیگر لاکھوں خلیوں یا عصبوں سے اس طرح منسلک ہوتا ہے جیسے ایک گرڈ سٹیشن جب اپنا کام شروع کرتا ہے تو سارا شہر جگمگا اٹھتا ہے۔ ان میں سے ہر خلیے اور ہر عصبے کے درمیان موجود ریشوں میں ذہنی توانائی یا معلومات کا ایک ایسا عنصر موجود ہوتا ہے جو ہر خلیے کی رسائی میں ہوتا ہے۔ اس مثال سے یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ آپ کے دماغ کی پیچیدہ بناوٹ اور کارکردگی ناقابل یقین اور ناقابل تصور ہے۔

دماغی امراض کے ماہرین کا کہنا ہے کہ آپ کے دماغ میں موجود ایک دوسرے سے منسلک ریشے اور خلیے اس معلوم کائنات میں موجود مالیکیولوں سے کہیں زیادہ تعداد میں موجود ہیں۔ صفحات کے صفحات پلٹتے جائیں یہ ریشے اور ریشے کم نہ ہوں گے۔

محفوظ کرنے کی بے انتہا صلاحیت

یہ ایک معلوم حقیقت ہے کہ ایک اوسط درجے کا شخص اپنی ایک یا دو فیصد دماغی صلاحیتیں استعمال کرتا ہے اور بقایا 99 یا 98 فیصد صلاحیتیں ''محفوظ'' پڑی رہتی ہیں، جنہیں کبھی کبھار ہی بیدار اور فعال کیا جاتا ہے یا انہیں استعمال کیا جاتا ہے۔ اکثر لوگ اپنی اپنی صلاحیتوں کو اپنے دماغ میں دفن کیے ہوتے قبروں میں چلے جاتے ہیں۔

اپنی زندگی میں عظیم کامیابی کے حصول کے لیے آپ کو کسی معجزہ آرائی کی ضرورت نہیں بلکہ آپ کو تو محض یہ چاہیے کہ اپنی موجودہ ذہنی صلاحیتوں کی مزید قلیل مقدار اضافی طور پر استعمال کریں۔ آپ کے سوچنے کی صلاحیت میں خفیف تبدیلی کے باعث آپ اور دوسروں کی زندگیوں میں ایک ایسا عظیم الشان انقلاب برپا ہوگا جو آپ اور دوسروں کو ششدر کر دے گا اور آپ اپنے اہداف مہینوں کی بجائے دنوں میں حاصل کر سکیں گے۔

ایک روسی پروفیسر سرگی یفراموف کی تحقیق کے مطابق اگر ایک انسان اپنی پچاس فیصد ذہنی صلاحیتیں استعمال کرتا تو وہ بارہ دفعہ پی ایچ ڈی کر سکتا، نہایت آسانی کے ساتھ ایک درجن زبانیں سیکھ سکتا اور انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا کی تمام کی تمام 22 جلدیں نہایت آسانی کے ساتھ زبانی یاد کر لیتا۔

آمدن میں دگنا اضافہ

اگر آپ اس وقت محض اپنی دو فیصد ذہنی صلاحیتیں استعمال کر رہے ہیں اور آپ ان صلاحیتوں کا استعمال 4 فیصد تک بڑھا سکتے تو آپ اپنی آمدن دگنا کر سکتے تھے، اپنے پیشے میں نہایت تیزی کے ساتھ آگے نکل سکتے تھے۔ اپنی زندگی میں انقلاب برپا کر سکتے تھے۔ اگر آپ اپنی ذہنی صلاحیتوں میں 5 یا 6 یا 7 فیصد تک کا اضافہ کر سکتے تو پھر آپ کی کارکردگی آپ کے علاوہ آپ کے ساتھیوں کو بھی حیران و پریشان کر دیتی۔ اندازہ یہ لگایا گیا ہے کہ البرٹ آئن سٹائن نے بھی اپنی اعلیٰ صلاحیتوں کے زمانے میں کبھی بھی دس سے پندرہ فیصد سے زیادہ اپنی ذہنی صلاحیتیں استعمال نہیں کیں حالانکہ اسے ابھی تک اس کائنات میں سب سے ذہین انسان سمجھا جاتا ہے۔

تخلیقیت ایک قدرتی صلاحیت

جب ایک جائزے کے دوران تین سے پانچ سال کے بچوں کی ذہنی آزمائش کی گئی تو معلوم ہوا کہ ان میں سے 95 فیصد تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال ہیں۔ انہی بچوں کا جب ان کی نو عمری کے زمانے میں ذہنی طور پر امتحان لیا گیا تو معلوم ہوا کہ ان میں سے 5 فیصد اعلیٰ تخلیقی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اس درمیانی عرصے میں ان کے ساتھ کیا بیتی؟ درحقیقت جب وہ سکول داخل ہوئے تو انہیں یہ سکھایا اور پڑھایا گیا ''اگر آپ ایک راستے پر جا رہے ہیں تو چلتے ہی جائیں'' انہیں استاد سے اختلاف کرنے یا مختلف نظریات پیش کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ دوسروں کی نظروں میں خود کو پسندیدہ بتانے کی کوشش میں ان کی تخلیقی صلاحیت ختم ہوگئی جس طرح ایندھن کے بغیر آگ بجھ جاتی ہے۔

آپ کے لیے خوش خبری یہ ہے کہ تخلیقیت ایک قدرتی اور عمومی صلاحیت ہے اور ہر شخص میں موجود ہوتی ہے۔ یہ صلاحیت آپ کی پیدائش کے ساتھ ہی آپ میں ودیعت کر دی جاتی ہے اور آپ کے جنیاتی خلیوں میں پائی جاتی ہے۔ یہ ایک ایسی انوکھی صلاحیت ہے جو ہر انسان کو منفرد بناتی ہے۔ ہر انسان قدرتی تخلیقی صلاحیتوں سے سرفراز ہے۔ اگر 95 فیصد افراد غیر معمولی ذہین نہیں بھی ہیں لیکن وہ پھر بھی شاندار تخلیقی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکتے ہیں بشرطیکہ انہیں سازگار حالات میسر ہوں۔

تخلیقی صلاحیت......استعمال کریں یا ضائع کر دیں

آپ کی تخلیقی صلاحیت آپ کی توانائی اور بدن کے پٹھوں کے مانند ہے۔ اگر آپ اسے استعمال نہیں کریں گے تو یہ ضائع ہو جائے گی۔ اپنے بدن کے پٹھوں کے مانند جب آپ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کی آزمائش اور مشق نہیں کریں گے تو یہ کمزور اور غیر موثر ہو جائے گی۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ سوچنے اور خیالات تخلیق کرنے پر مبنی آپ کی صلاحیت مسلسل استعمال ہوتی رہے تاکہ یہ زنگ آلودہ نہ ہو اور بہترین حالت میں رہے۔

آپ کی خوش قسمتی کا عالم یہ ہے کہ آپ کسی بھی وقت اپنی تخلیقی صلاحیت کو بیدار اور فعال کر سکتے ہیں اور پھر اسے نہایت شاندار طور پر استعمال کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے دماغ میں موجود

عصبوں اور خلیوں کو عملی طور پر کام میں لا سکتے ہیں۔ آپ جس قدر زیادہ اپنی دماغی صلاحیتیں استعمال کریں گے، آپ کی سوچ میں زیادہ بصیرت پیدا ہوتی جائے گی۔

خیالات......دولت کے حصول کا نیا ذریعہ

ہم اس وقت علم و معلومات کے زمانے میں ہیں اور ہمارے خیالات، اپنے لیے دولت حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ آپ کے خیالات وہ شاندار کلید ہے جس کے ذریعے ہر مسئلہ حل ہوسکتا ہے۔ خیالات ایک ایسا بہترین طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔ چونکہ نئے نئے خیالات پیدا کرنے پر مبنی آپ کی صلاحیت لامحدود ہے، لہٰذا اپنے متعین اہداف کی تکمیل کے لیے درکار آپ کی صلاحیت بھی لامحدود ہے۔

جب آپ کے خیالات کی اہمیت میں اضافہ ہو جاتا ہے تو پھر اپنے خیالات کے ذریعے دولت کا حصول ممکن ہوتا ہے۔ ایک مفید اور اچھا خیال، آپ کے مستقبل کو چمکا سکتا ہے۔

جب آپ اپنے لیے اہداف متعین کرتے ہیں، ان کی فہرست بناتے ہیں، نظر ثانی کے بعد دوبارہ ترجیحی فہرست تیار کرتے ہیں، ان اہداف کو اپنے تصور و تخیل میں نقش کرتے ہیں تو اس طرح آپ کے شعوری اور تحت الشعوری ذہن کو تحریک مہیا ہوتی ہے۔ آپ کا ماورائے شعوری ذہن بھی فعال ہو جاتا ہے تو پھر آپ کے ذہن میں سے خیالات کا ایک ایسا بہاؤ شروع ہوتا ہے جس کے ذریعے آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کر سکتے ہیں۔

کوئی بھی مسئلہ حل کیا جاسکتا ہے

آپ کی زندگی میں کوئی ایسا مسئلہ موجود نہیں جسے حل نہ کیا جا سکتا ہو، کوئی بھی ایسی رکاوٹ موجود نہیں ہے جسے دور نہ کیا جا سکتا ہو اور نہ ہی کوئی ایسا ہدف موجود ہے جسے آپ تخلیقی ذہن کے ذریعے حاصل نہ کر سکتے ہوں۔ اس وقت آپ کے پاس بے پناہ ذہانت موجود ہے اور خواہ آپ مزید ایک سو سال بھی زندہ رہیں، موجود اعلیٰ ذہانت کسی دیگر وقت آپ کو حاصل نہیں ہوسکتی۔ چونکہ آپ نے ابھی تک اپنی تمام ذہنی صلاحیتیں مکمل طور پر استعمال نہیں کیں تو اس سے مراد یہ نہیں کہ آپ اب مزید اپنی یہ صلاحیتیں استعمال کرنے سے قاصر ہیں۔

کچھ پہلوؤں کے لحاظ سے جسمانی اور ذہنی صلاحیتیں ایک جیسی ہوتی ہیں۔ اگر آپ

جسمانی طور پر تندرست رہنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو جسمانی ورزش پر مبنی سرگرمیوں میں حصہ لینا ہوگا۔ اگر آپ اپنے جسمانی پٹھے مضبوط کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے پٹھوں میں "فولاد" داخل کرنا ہوگا اور نیا خون بھی ڈلوانا ہوگا اور اس مقصد کے لیے آپ ڈمب بیل (Dumb Bells) یا بار بیل (Bar Bell) استعمال کریں گے۔ آپ اپنے پٹھوں پر جس قدر زیادہ دباؤ ڈالیں گے، یہ اسی قدر مضبوط ہوں گے۔

آپ کا ذہن بھی عین آپ کے پٹھوں کے مانند ہے۔ لہٰذا اپنے ذہنی پٹھے مضبوط کرنے کے لیے ان میں آپ کو "فولاد" داخل کرنا ہوگا۔ آپ کو اپنے ذہن پر دباؤ ڈالنا ہوگا۔ اسے استعمال کرنا ہوگا، نئے نئے خیالات اور حل تخلیق کرنے کے لیے اپنی ذہنی صلاحیتیں بھرپور طور پر استعمال کرنا ہوں گی تاکہ آپ اپنے متعین اہداف کی تکمیل کر سکیں۔

سوچ بچار اور غور و فکر کی باقاعدہ عادت ڈالیے

اپنی ذہانت اور تخلیقیت میں اضافہ کرنے کے لیے سب سے بہترین اور زبردست طریقہ یہ ہے کہ آپ خود میں سوچ بچار اور غور و فکر کرنے کی باقاعدہ عادت پیدا کریں۔ اس کا طریقہ کار نہایت سادہ ہے لیکن اس کے نتائج آپ کے لیے حیرت انگیز ہوں گے۔

سوچ بچار اور غور و فکر کا عمل شروع کرنے کے لیے آپ کو ایک سادہ کاغذ درکار ہے۔ کاغذ کے بالائی حصے میں اپنا ہدف یا مسئلہ سوالیہ فقرے میں تحریر کیجیے۔ اس کی زبان انتہائی آسان اور سادہ ہونا چاہیے اور معیاری بھی کیونکہ اس کا جواب ان تمام امور کی شہادت دے گا۔

مثال کے طور پر "میں مزید کس قدر دولت کما سکتا ہوں؟" کے بجائے آپ یوں لکھئے "آئندہ دو سال میں میری آمدن کس طرح دگنی ہوسکتی ہے؟"

اگر آپ اس وقت سالانہ پچاس ہزار کما رہے ہیں تو بہتر ہوگا کہ آپ کا سوال یوں ہو "میں اس سال ایک لاکھ کیسے کما سکتا ہوں؟"

آپ کا ہر جواب مثبت، صیغہ واحد اور زمانہ حال میں تحریر ہونا چاہیے۔ بالفاظ دیگر آپ کے جوابات آپ کی طرف سے اثباتی انداز یا پھر آپ کے شعوری ذہن کی طرف سے تحت الشعوری ذہن کو احکام کی شکل میں ہونا چاہئیں۔ اکثر ایسا ہوگا کہ آپ اس کاغذ پر جوابات تحریر کریں گے لیکن فوراً ہی بھول جائیں گے۔ کچھ دیر بعد جب آپ کا ماورائے شعوری ذہن بیدار

اور فعال ہو جائے گا تو پھر وہ تمام وسائل افراد اور مواقع آپ کی طرف کھچے چلے آئیں گے جو آپ کے جواب کو عملی شکل میں ڈھال دیں گے۔

مہارت کا حصول

جب آپ اپنا مطلوبہ ہدف کاغذ کے سب سے اوپر تحریر کر لیں تو پھر آپ کو چاہیے کہ اس سوال کے کم از کم بیس جواب تحریر کریں۔ آپ اس سوال کے بیس سے زائد جواب بھی تحریر کر سکتے ہیں لیکن کم از کم بیس جواب لازماً لکھیں۔

آپ کے پہلے تین سے پانچ جواب آسان ہوں گے اور آپ جلدی جلدی ایسے جواب تحریر کریں گے "زیادہ محنت کریں"، "کام جلد شروع کریں اور دیر تک مصروف رہیں۔"، "جو کام زیادہ ضروری ہوں، وہ پہلے انجام دیں۔"

تین سے پانچ جواب تحریر کرنے کے بعد مزید پانچ جواب آپ کے لیے مشکل ہوں گے۔ لہٰذا آپ کو سوچ بچار اور غور و فکر کے ذریعے یہ جواب تحریر کرنا ہوں گے تاکہ آپ انہیں واضح، غیر مبہم اور تخلیقی انداز میں تحریر کر سکیں۔

ان پانچ جوابات کے بعد مزید دس جوابات آپ کے لیے بہت ہی زیادہ مشکل ہوں گے۔ اس مرحلے پر اکثر لوگ خالی الذہنی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ وہ ٹکٹکی باندھ کر ایک طرف دیکھتے رہتے ہیں، ان کے دماغ میں خون تیزی سے گردش کرنے لگتا ہے۔

بہر حال آپ اس مشکل صورت حال میں جس قدر زیادہ دیر تک گرفتار رہیں، شکست مت قبول کیجیے اور کسی نہ کسی طرح جواب تحریر کر لیجیے۔ بعض اوقات ممکن ہے کہ آپ اور محنت و مشقت کے کئی گھنٹے محفوظ رہ جائیں۔ عمومی طور پر آپ کا آخری جواب ہی وہ انقلاب آفرین طریقہ ہوتا ہے جو آپ کی زندگی میں تبدیلی رونما کر دیتا ہے۔

جب آپ کاغذ پر بیس جواب تحریر کر لیں تو ان جوابات کا گہری نظر سے جائزہ لے کر کم از کم ایک ایسا عملی طریقہ منتخب کریں جسے بروئے کار لا کر آپ اپنے متعین ہدف کے حصول کے لیے پیش رفت کر سکیں۔

آپ اس عمل کی افادیت اور اثر پذیری میں اس طرح کئی گنا اضافہ کر سکتے ہیں کہ بیس جوابات کی فہرست میں سے منتخب کردہ جواب کو ایک اور کاغذ کے بالائی حصے پر سوال کی صورت

میں تحریر کیجیے۔ اس کثیر الجہت عمل اور مشق کے ذریعے آپ ذہنی طور پر مستعد اور تازہ ہو جائیں گے جیسے توازن کی حالت میں کھڑی کار کو حرکت میں لایا جاتا ہے۔ آپ کا ذہن، ذہنی توانائی اور قوت کیساتھ جگمگا اٹھے گا اور خیالات کا سیل رواں شروع ہو جائے گا۔

مثال کے طور پر آپ کا پہلا سوال یہ ہو سکتا تھا کہ "میں آئندہ چوبیس ماہ میں کس طرح اپنی آمدن کو دگنا...... ایک لاکھ کر سکتا ہوں؟" اس سوال کا ایک جواب یوں ہو سکتا تھا "میں ہر روز دو گھنٹے زائد کام کروں گا۔"

پھر آپ اس جواب کو ایک نئے صفحے پر سوال کی صورت میں تحریر کریں۔ "روزانہ دو اضافی گھنٹوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے میں کیا طرز عمل اختیار کر سکتا ہوں؟" پھر آپ ایسے بیس طریقے تحریر کریں جن کے ذریعے آپ اپنا وقت بچا سکیں، موجودہ وقت سے کام لے سکیں اور ان دو گھنٹوں میں زیادہ سے زیادہ مثبت اور تعمیری سرگرمیاں انجام دے سکیں۔

بہر حال آپ جو بھی جواب منتخب کریں، اسے فوری طور پر عملی شکل میں ڈھالنے کے لیے بھرپور کوشش شروع کر دیں۔ کوئی نہ کوئی لائحہ عمل ضرور اپنائیں۔ آپ اس عمل اور مشق کو جس قدر تیز رفتاری کے ساتھ انجام دیں گے، اس قدر تیزی کے ساتھ خیالات و تصورات آپ کے ذہن میں پیدا ہوں گے۔ اگر آپ ان خیالات کو عملی جامہ نہیں پہناتے تو یہ خیالات اور آپ کی تخلیقیت بے سود ہو گی اور اپنے اہداف کے حصول میں کامیاب نہیں ہوں گے۔

اپنے ہر ہدف کے لیے "سوچ بچار اور غور و فکر" پر مبنی طریقہ استعمال کیجیے

اس مشق کو انجام دینے کا سب سے بہترین وقت "صبح" کا ہے جب آپ اپنے متعین اہداف اپنی نوٹ بک میں تحریر کر چکے ہوتے ہیں۔

ہر صبح آپ اپنے ایک ہدف کا جائزہ لیں، اسے سوال کی صورت میں دوبارہ لکھیں اور پھر اس سوال کے لیے بیس جواب تیار کریں۔ پھر آپ ان میں سے ایک جواب منتخب کر کے اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے کام شروع کر سکتے ہیں۔

اگر ایک ہدف آپ کے لیے بہت اہم ہے تو پھر آپ یہی مشق اسی ہدف کے لیے بار بار دہرا سکتے ہیں۔ انہی جوابات کو بار بار تحریر کرنے سے مت گھبرائیے۔ آپ جس قدر زیادہ اس مشق کو دہرائیں گے، آپ کو اسی قدر زیادہ ایسے خیالات حاصل ہوں گے جو آپ کے لیے غیر

معمولی طور پر انقلاب آفرین ثابت ہوں گے۔ اس ضمن میں آپ کو بصیرت اور ادراک حاصل ہونے میں کئی دن بلکہ ہفتے صرف ہو سکتے ہیں لیکن آپ صبر و تحمل کے ساتھ یہ مشق جاری رکھیں، بالآخر آپ کامیاب ہوں گے۔

خیالات کے بہاؤ کی مجموعی طاقت

فرض کریں کہ آپ نے یہ مشق ہفتے میں پانچ دن اپنا کام شروع کرنے سے قبل انجام دینا ہے۔ آپ اپنے دماغ کو آرام دینے کے لیے ایک دن وقفہ بھی کر سکتے ہیں۔ اگر آپ ایک ہفتے میں پانچ دن یہ مشق انجام دیتے تو فی ہفتہ آپ کے ذہن میں ایک سو خیالات پیدا ہوتے۔ اگر آپ نے یہ مشق ایک سال میں پچاس ہفتے انجام دی ہوتی تو پھر آئندہ بارہ ماہ میں پانچ ہزار خیالات آپ کو حاصل ہوتے!

اگر اپنے متعین ہدف کی طرف تیزی سے پیش رفت کرنے کے لیے آپ کو ہر روز ایک نئے خیال کو عملی جامہ پہنانا پڑتا تو پھر ایک سال میں پچاس ہفتوں کے دوران دو سو پچاس خیالات کو عملی جامہ پہناتے۔

اس مرحلے پر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ یہ مشق باقاعدگی کے ساتھ انجام دیتے تو پھر کیا آپ کی زندگی اور مستقبل پر اثرات مرتب ہوتے؟ ایک ایسی دنیا میں جہاں ایک اوسط درجے کے شخص کے ذہن میں تمام سال کے دوران چند خیالات ہی جنم لیتے۔ کیا آپ سمجھتے ہیں کہ اس مشق کے باعث آپ کی زندگی میں کوئی انقلاب آفرین تبدیلی رونما ہوتی؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ اگر آپ یہ مشق روزانہ انجام دیتے تو پھر آپ جلد ہی دولت مند ہو جاتے اور اپنے متعین اہداف کے حصول میں کامیاب ہو جاتے؟ میرا خیال ہے اس سوال کا جواب نہایت واضح ہے۔

ایک کارآمد طریقہ ایک مفید ترکیب یا ایک اچھا خیال آپ کی محنت و دولت کو ضائع ہونے سے بچا سکتا ہے۔ اگر ایک خیال کے بجائے مفید، اچھے اور کارآمد خیالات کا ایک سیل رواں آپ کے ذہن میں سے بہتا ہے۔ تو آپ بہت جلد دولت مند، خوش و خرم کامیاب و کامران ہو جائیں گے اور اس میں غلطی کا امکان بھی کوئی نہیں ہے۔

”حل“ پر توجہ مرکوز کیجیے

کامیاب لوگ اپنی بھرپور توجہ اپنے مسائل کے حل کی طرف مبذول رکھتے ہیں۔ درحقیقت زندگی مشکلات و مسائل کے نہ ختم ہونے والے سلسلے سے عبارت ہے۔ مسائل کا سیل رواں صرف اس وقت رکتا ہے جب کوئی بحران پیدا ہوتا ہے، جس کے مقابلے میں مسائل چھوٹے محسوس ہوتے ہیں۔

درحقیقت اگر آپ نہایت ہی مصروف زندگی بسر کر رہے ہوں تو پھر ہر دو یا تین ماہ بعد آپ کو کسی نہ کسی بحران سے دوچار ہونا پڑے گا۔ ممکن ہے کہ آپ کو کاروبار، خاندان، مالیاتی، صحت اور دیگر اقسام کے بحرانوں سے واسطہ پڑے۔ زندگی میں مسائل و بحران کبھی ختم نہیں ہوتے، اور یہ سمندر کی لہروں کی مانند پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ آپ کے بس میں جو چیز ہے، وہ ان بحرانوں کے مقابلے میں آپ کا ردعمل اور رویہ ہے کہ آپ ان بحرانوں کا کس طرح مقابلہ کرتے ہیں اور آپ کے اسی رویے اور ردعمل ہی میں آپ کی کامیابی پوشیدہ ہے۔

کامیاب لوگ مسائل و مشکلات کے مقابلے میں نہایت مثبت اور موثر رویے اور ردعمل کا مظاہرہ کرتے ہیں جبکہ ناکام افراد اس قسم کے رویے اور ردعمل کا اظہار نہیں کر پاتے۔ جب کامیاب لوگ مسائل و مشکلات سے دوچار ہوتے ہیں تو وہ گہرا سانس لیتے ہیں۔ خود کو پرسکون کرتے ہیں اور پھر نہایت واضح انداز میں سوچ و بچار کرتے ہیں۔ وہ ہر قسم کے حالات میں بہتری کی امید رکھتے ہیں۔ وہ اپنی غلطیوں اور ناکامیوں سے قیمتی سبق سیکھتے ہیں۔ اس سے کہیں بہتر بات یہ ہے کہ وہ یہ نہیں دیکھتے کہ مسائل و مشکلات کیوں پیدا ہوئیں اور ان کے لیے کس کو موردالزام ٹھہرایا جائے بلکہ وہ تو صرف ان مسائل و مشکلات کے ”حل“ پر اپنی بھرپور توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔

ہر مسئلے سے موثر طور پر نمٹیے

ایک ایسا لائحہ عمل موجود ہے جس کے ذریعے آپ کوئی بھی مسئلہ حل کر سکتے ہیں۔ اس لائحہ عمل کے مطابق آپ کو چاہیے کہ مطلوبہ مسئلے کے حل کیلیے ایک منظم اور منضبط طریقہ اپنائیں۔ جس طرح ریاضی کے سوال کا حل، منضبط مراحل پر مشتمل ہوتا ہے۔ اسی طرح ذاتی

اور کاروباری مسائل کا حل بھی مختلف منضبط مراحل پر مشتمل ہوتا ہے اور آپ یہ طریقہ و مراحل نہایت آسانی کے ساتھ سیکھ سکتے اور اس میں مہارت حاصل کر سکتے ہیں۔

پہلا مرحلہ

اپنے مسئلے کو نہایت واضح طور پر بیان کیجیے کیونکہ جو مسئلہ اچھی طرح واضح بیان کردہ حالت میں آپ کے سامنے موجود ہو تو سمجھیں کہ وہ پچاس فیصد حل ہو چکا ہے۔ جب کوئی مسئلہ واضح حقیقت سے سامنے موجود نہ ہو تو یہ امر قطعی حیرت ناک ہے کہ اس کے حل کے لیے کس قدر وقت ضائع ہوتا ہے۔

دوسرا مرحلہ

اپنے آپ سے پوچھیے ''اس مسئلے کی ممکنہ وجوہات کیا ہو سکتی ہیں؟'' اس مسئلے کی واضح اور مبہم دونوں اقسام کی وجوہات تلاش کریں۔ یہ مسئلہ کیسے پیدا ہوا؟ اس کی جڑیں کہاں پر ہیں؟ یہ مسئلہ سب سے پہلے کب منظر عام پر آیا؟ وہ کون سا اہم عنصر تھا جس کے باعث یہ مسئلہ ابھر کر سامنے آیا؟ کن تصورات اور خیالات کے باعث یہ مسئلہ سامنے آیا؟ جس طرح ایک مریض بارے ایک ڈاکٹر ہر پہلو کے لحاظ سے ایک جامع تشخیص عمل میں لاتا ہے، آپ کو بھی مسئلے کے حل سے پہلے اس کے تمام پہلوؤں بارے معلومات حاصل لینا چاہیے۔

تیسرا مرحلہ

خود سے یہ سوال پوچھیے ''اس مسئلے کے ممکنہ حل کیا ہیں؟'' یہ نہ ہو کہ آپ انسانی فطرت کے مطابق مسئلے اور حل کی تعریفوں میں ہی الجھ جائیں بلکہ خود سے مستقل پوچھتے رہے ''اس مسئلے کو کس طرح حل کیا جا سکتا ہے؟''

بعض اوقات مسئلے کا بہتر حل یہ ہوتا ہے کہ اس مسئلے کو از خود ہی حل ہونے دیا جائے۔ بعض اوقات مسئلے کے بہترین حل کے لیے مزید معلومات حاصل کرنا ہوتی ہیں۔ بعض اوقات مسئلے کا بہترین حل یہ ہوتا ہے کہ یہ معلوم ہو جائے کہ یہ مسئلہ آپ کی ذمہ داری نہیں بلکہ اس کی ذمہ داری کسی دوسرے شخص پر ہے۔

چوتھا مرحلہ

جب آپ یہ معلوم کر لیں کہ اس مسئلے کے متعدد ممکنہ حل موجود ہو سکتے ہیں تو پھر خود سے پوچھیے ''اس مسئلے کا واحد عملی حل کون سا ہے؟'' یہی ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے آپ مسئلے کے پیشگی حل کی طرف گامزن ہو سکتے ہیں۔

آپ نے یہ کہاوت کئی بار سنی ہوگی ''آپریشن تو کامیاب تھا لیکن مریض جانبر نہ ہو سکا۔'' عام طور پر ہم حل کے لیے کوشش کا آغاز کرتے ہیں اور اس کے لیے عملی قدم بھی اٹھاتے ہیں، لیکن بعض اوقات یہ مسئلہ پہلے سے بھی زیادہ پیچیدہ ہو جاتا ہے۔

جب آپ نے ابتدا میں مسئلہ حل کرنے پر مبنی مشق کا آغاز کیا تو وہ آپ کو یقین ہونا چاہیے کہ جو حل آپ نے منتخب کیا ہے، اس کے ذریعے آپ اپنا مقصد حل کر پائیں گے۔

پانچواں مرحلہ

جب آپ اپنے مسئلہ کے حل کے لیے بہترین حل تلاش کر لیں تو پھر اسے عملی جامہ پہنانے کے لیے کسی کو ذمہ داری سونپیں یا بذات خود ذمہ داری اٹھائیں اور اس ذمہ داری کی تکمیل کے لیے مقررہ تاریخ کا تعین کریں۔ اس حل کی عملی تعبیر کے لیے واضح لائحہ عمل منتخب کریں۔

مسئلہ کے حل کے سلسلے میں سوچ بچار اور گفتگو جس میں کسی مخصوص حل کا ذکر نہ ہوا اور نہ اس میں مسئلے کے حل کے لیے نہ تو کسی ذمہ داری کا تعین کیا گیا ہو اور نہ ہی اس مقصد کے لیے مقررہ تاریخ مقرر کی گئی ہو، مسئلہ کے حل کے سلسلے میں بے سود ہے اور یہ مسئلہ بار بار پیدا ہو گا جس کے حل میں مشکل پیش آئے گی۔

اپنے مسئلہ کے حل کے لیے ایک منضبط اور مرحلہ وار طریقے کی اس وقت تک مشق کیجیے جب تک یہ طریقہ آپ کی عادت میں شامل نہ ہو جائے۔ آپ حیران ہوں گے کہ آپ کی اثر پذیری میں کس قدر اضافہ ہوگا اور اس طریقے کے استعمال کے ذریعے کس قدر بہتر اور مثبت نتائج بر آمد ہوں گے۔

فتح اور کامیابی کی کلید

مختلف جنگوں اور لڑائیوں کی اگر صدیوں کی تاریخ کا جائزہ لیا جائے تو ایک نہایت حیرت

انگیز حقیقت سامنے آتی ہے کہ بعض اوقات نہایت قلیل فوج نے کثیر تعداد کی حامل زبردست فوج کو شکست فاش دی۔ جب ان حالات کی وجوہات بارے جاننے کی کوشش کی گئی تو معلوم یہ ہوا کہ قلیل فوج نے اپنی تمام کارروائیوں کی منصوبہ بندی نہایت ہی منظم انداز میں کی تھی جبکہ کثیر تعداد پر مشتمل فوج غیر منظم منصوبہ بندی کا شکار تھی۔

اسی اصول کے مطابق ایک عام شخص بھی ان ذہین اور تعلیم یافتہ افراد کے مقابلے میں منظم، منضبط اور مرحلہ وار طریقے پر مشتمل مسئلے کے حل کے لیے لائحہ عمل اپنانے کے ذریعے اپنے مقصد میں کامیاب ہوسکتا ہے جو اپنے مسائل کے لیے منتظم، منضبط اور مرحلہ وار طریقہ نہیں اپناتے۔

مسائل کے حل کے لیے سوچ بچار اور غور وفکر کا عمل اور منضبط، منظم اور مرحلہ وار طریقہ، دونوں قسم کے طرز ہائے عمل، آپ کی زندگی میں موجود مسائل اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لیے ایک انتہائی مفید کلیہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

تحریری انداز اختیار کیجیے

سوچ بچار اور غور وفکر کا عمل ہمیشہ تحریری طور پر کیجیے، مختلف خیالات ایک کاغذ پر تحریری شکل میں منتقل کر دیں۔ جب آپ اپنے خیالات کو تحریری شکل میں کاغذ پر منتقل کرتے ہیں تو پھر جب تک آپ کے ذہن سے آپ کے خیالات آپ کے ہاتھ تک پہنچتے ہیں تو اس دوران کوئی اہم واقعہ رونما ہوسکتا ہے۔ آپ کو بصیرت وادراک حاصل ہوسکتا ہے۔ مسائل کے حل کے حوالے سے آپ کا ذہن زیادہ واضح اور غیر مبہم ہوسکتا ہے۔ آپ کی سوچ میں اصلاح ہوسکتی ہے، آپ کی تخلیقی اور تخیلاتی قوت کی استعداد میں اضافہ ہوسکتا ہے۔ آپ میں زیادہ سے زیادہ تخلیقی صلاحیتیں پیدا ہوسکتی ہیں، آپ کی ذہنی صلاحیتیں نکھر سکتی ہیں، اور پھر ان خیالات کو تحریری شکل میں ڈھالنے کے بعد آپ بہتر فیصلے کر سکتے ہیں۔

شطرنج کی بساط

سوچ بچار اور غور وفکر پر مبنی تخلیقی عمل کے لیے ایک نہایت ہی زبردست طریقہ ''ظاہری منصوبہ بندی'' کہلاتا ہے۔ اس طریقے کے مطابق آپ اپنی زندگی کی شطرنج کی بساط بچھا لیتے

ہیں اور شطرنج کھیلتے ہیں اور پھر اپنے تصور وتخیل کے ذریعے دیکھتے ہیں کہ آپ کی زندگی کے مستقبل میں کیا اور کس قسم کے واقعات وحالات پیش آسکتے ہیں۔

اگرچہ زیادہ تر مستقبل کے متعلق کوئی پیشگی اندازہ ناممکن ہے لیکن کچھ موجودہ واقعات و حالات ضرور مستقبل کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی میں رونما ہونے والے واقعات وحالات کو اگر جوں کا توں دیکھا جائے تو مستقبل کے رجحانات کا سراغ مل سکتا ہے۔ بعض اوقات ایسے غیر متوقع حالات ونتائج پیدا ہوتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام تر منصوبہ بندی تبدیل کرنا ہوتی ہے۔

دو سوالات کے جواب دیں

''ظاہری منصوبہ بندی'' کے حوالے سے اپنے آپ سے دو سوال پوچھیے'' پہلا سوال یہ ہے کہ میرے مستقبل میں وہ دو یا تین بدترین امور کون سے ہیں جو میری ذاتی اور کاروباری زندگی پر منفی اثرات مرتب کرتے ہیں؟''

یہ سوال کاغذ پر تحریر کر لیجیے۔ اپنے آپ سے بے رحمانہ اور ایمانداری اور خلوص پر مبنی رویہ اپنائیے۔ بہترین حالات کی توقع اور خواہش مت کیجیے۔ مثال کے طور پر فرض کریں کہ آپ کا بہترین گاہک دیوالیہ ہو چکا ہے یا آپ کے واجبات ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اس صورت حال میں آپ کا رویہ کیا ہوتا؟ آپ کس قسم کے ردعمل کا اظہار کرتے؟ ان حالات کی رونمائی سے بچنے کے لیے آپ کون سے اقدامات اٹھا سکتے تھے؟

دوسرا سوال خود سے یہ پوچھیے ''میرے مستقبل میں وہ دو یا تین بہترین امور کون سے ہیں جو ممکنہ طور پر مجھے پیش آسکتے ہیں؟''

ان سوالات یا ان کے جوابات کے ذریعے آپ ان واقعات وحالات کی رونمائی کے بارے میں سوچ بچار اور غور وفکر کر سکتے ہیں۔ اگر آپ کے لیے کسی نقصان کا خدشہ ہے تو پھر خود سے پوچھیے ''ہم اس نقصان سے کس طرح محفوظ رہ سکتے تھے؟'' پھر اس سوال کے بیس جواب تلاش کیجیے۔

اگر کسی قسم کی کامیابی کا کوئی موقع حاصل ہونے کو ہے تو پھر خود سے پوچھیے ''اس موقع سے کس طرح زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے؟'' اس سوال کے بھی بیس جواب تحریر کیجیے۔

جب آپ خود سے ان میں سے ایک سوال بھی پوچھیں گے تو پھر آپ کے ذہن میں ایک جھپاکا ہوگا اور آپ کے ذہن میں خیالات کا سیل رواں شروع ہو جائے گا۔ آپ ان سوالات بارے جس قدر زیادہ سوچ بچار اور غور وفکر کریں گے تو اسی قدر آپ اپنے ماورائے شعور کو فعال و بیدار کرلیں گے اور مختلف اقسام کے خیالات، تراکیب، لائحہ عمل کا ایک دریا بہتا شروع ہو جائے گا جو آپ کے لیے، آپ کے مقاصد کی تکمیل میں مددگار ثابت ہوگا اور آپ متوقع خطرات اور نقصانات سے بھی محفوظ رہ سکیں گے۔

زیادہ سے زیادہ متبادلات اپنایئے

آپ کے ذاتی فلسفے کا ایک انتہائی اہم حصہ ہے کہ آپ زیادہ سے زیادہ متبادلات اپنائیں۔ اس حوالے سے عمومی اصول یہ ہے کہ ''آپ کے پاس آپ کی مرضی اور خواہش کے مطابق زیادہ سے زیادہ متبادلات موجود ہیں۔'' اگر آپ کی خواہش ہے کہ آپ خوشگوار، کامیاب اور آزاد زندگی گزاریں تو پھر اس مقصد کے حصول کے لیے آپ کے پاس بے شمار متبادلات موجود ہیں۔ ہر قسم کی صورت حال میں آپ ایک سے زیادہ متبادلات اپنا سکتے ہیں اور آپ کبھی بھی خود کو کسی ایک متبادل حل تک محدود نہیں رکھیں گے۔

جب آپ نے اپنی زندگی میں پہلی ملازمت حاصل کی، اپنی پہلی سرمایہ کاری کی یا زندگی کے کسی معاملے میں قدم آگے بڑھایا تو پھر اپنے ان فیصلوں کے غلط ہو جانے کی صورت میں آپ کے پاس بے شمار متبادلات لازمی طور پر موجود تھے۔

متبادل منصوبہ تیار رکھئے

جرمنی کے انیسویں صدی کی آہنی چانسلر فریڈرک وان بسمارک کو اپنے زمانے کا ایک بہترین مدبر اور سیاست دان سمجھا جاتا تھا۔ وہ جرمنی کو ایک متحد ملک بنانے کے دوران اپنے مختلف حریف ممالک کی سازشوں کا مقابلہ کرنے کا فن جانتا تھا۔ اس کی سیاسی زندگی مذاکرات، کامیابی اور ناکامی کے ایک نہ ختم ہونے والے سلسلہ سے عبارت تھی۔

بسمارک کی شخصیت اپنے بنیادی منصوبے کے علاوہ ایک متبادل منصوبہ رکھنے کے حوالے سے مشہور تھی۔ اسے ''بسمارک منصوبہ'' یا ''متبادل منصوبہ'' کہتے تھے۔ آپ کو بھی چاہیے کہ اپنی

زندگی کے اہم معاملات بارے ایک متبادل منصوبہ اپنے پاس تیار رکھیں۔

آپ کے پاس متبادل منصوبہ کون سا ہے۔ اگر آپ کے معاملات زندگی اور کاروبار سے بارے آپ کی موجودہ منصوبہ بندی ناکام ہو جاتی ہے تو پھر آپ کے پاس وہ کون سا متبادل منصوبہ موجود ہے جس کے ذریعے آپ اپنے ذاتی اور کاروباری مقاصد حاصل کر سکتے ہیں۔

اگر آپ کو موجودہ سرمایہ کاری ناکام ہو جاتی ہے تو پھر آپ کے پاس سرمایہ کاری کے لیے کون سا متبادل منصوبہ موجود ہے؟ اگر آپ کے بہترین منصوبے بھی بے کار ثابت ہو جاتے ہیں تو پھر آپ کے پاس ان کے بجائے کون سے دیگر منصوبے موجود ہیں جو آپ کی اہداف کی تکمیل کے لیے مددگار ثابت ہوں گے۔ اگر آپ خود کو دوبارہ نقطہ آغاز پر پاتے ہیں تو پھر کس طرح اپنی ذاتی اور کاروباری زندگی کا آغاز کریں گے۔

آپ کے پاس جس قدر متبادلات زیادہ ہوں گے، آپ کی ذہنی تخلیقیت بھی اسی قدر لامحدود ہوگی۔ اپنے خیالات کے ذریعے جس قدر زیادہ متبادلات آپ کے پاس ہوں گے تو کسی بھی صورت حال میں آپ کے پاس مسائل حل کرنے کی قوت زیادہ سے زیادہ ہوگی۔ ایک منصوبہ ناکام ہونے کی صورت میں آپ کے پاس جس قدر زیادہ متبادلات ہوں گے، آپ میں زیادہ سے زیادہ اعتماد پیدا ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ اپنی زندگی میں ایک بہت ہی اہم صلاحیت زیادہ سے زیادہ متبادلات استعمال کرنے کی آزادی'' استعمال کرتے ہیں۔ اپنی تخلیقی صلاحیتوں کے ذریعے مسلسل متبادلات وضع کرتے رہیے اور یہ پرواہ مت کیجیے کہ آپ کے حالات کس قدر اچھے ہیں۔

طویل المیعاد منصوبہ بندی

اپنی ذاتی اور کاروباری زندگی میں آپ کا حتمی مقصد زیادہ سے زیادہ دولت اور مالی خودمختاری کا حصول ہے۔ ہمارے معاشرے میں ہر قسم کے مالی فوائد کسی قسم کی ''اضافی قدر'' کے باعث وجود آتے ہیں۔ جب آپ اپنی قدر اور اہمیت میں اضافہ کرتے ہیں تو پھر آپ خود کو ایک ایسے مقام پر لے آتے ہیں جہاں پر زیادہ سے زیادہ مالی فوائد حاصل کر سکیں۔ تمام معاشی منڈیوں میں یہی ایک بنیادی قانون واصول کارفرما ہوتا ہے اور اکثر بنیادی قوانین کے اندر اکثر لوگ اس قانون سے بے خبر ہیں۔

سوچ بچار اور غور وفکر کے عمل کے دوران آپ خود سے یہ سوال پوچھ سکتے ہیں ''میں اپنے گاہکوں کی اہمیت میں اضافہ کرنے کے لیے کیا اقدامات اٹھا سکتا ہوں؟'' ممکن ہے کہ آپ کا جواب یوں ہو ''میرے بہترین گاہک کون سے ہیں؟ میں اپنے بہترین گاہکوں کو اپنی مصنوعات کی خرید کے لیے کس طرح آمادہ کر سکتا ہوں؟''

اور پھر ان سب سے اہم سوال خود سے پوچھئے ''جیسے میں اپنے لیے چاہتا ہوں، ان گاہکوں کے حصول کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' اپنی مرضی کے مطابق اپنے لیے حاصل کرنے کے لیے آپ کون سا طریقہ استعمال کر سکتے تھے؟

قدر میں مسلسل اضافہ کرتے رہیے

کسی نہ کسی طرح اپنا کام تیز رفتار اور آسانی کے ساتھ انجام دے کر وہ طریقے وضع کریں جن کے ذریعے آپ کی تخلیقیت کی قدر میں اضافہ ہو نیز آپ کو ہر وقت ان طریقوں کی تلاش میں رہنا چاہیے کہ آپ اپنے گاہکوں کے لیے زیادہ سے زیادہ خدمات مہیا کر سکیں اور اپنے لیے زیادہ سے زیادہ فوائد سمیٹ سکیں۔

مختصر یہ کہ ایک معاشرے کے رکن کی حیثیت سے، ہمارے معاشی نظام کے ایک پرزے کی حیثیت سے آپ کے لیے کامیابیاں اور فتوحات صرف اس صورت میں ممکن ہیں جب آپ اپنے گاہکوں کی خدمت اپنے حریفوں سے بھی بڑھ کر کریں۔ اپنی ذہانت اور تخلیقیت کے استعمال کے ذریعے ثابت کر دیں کہ آپ اپنے ادارے، صنعت اور اپنے پیشے کے لیے زیادہ سے زیادہ مفید ہیں۔ یہ آپ کی ذہانت کا نقطہ کمال ہے۔

خلاصہ

1- اپنے انتہائی اہم مقصد یا سب سے بڑے مسئلہ کا یقین کیجیے اور اسے ایک سوال کی صورت میں کاغذ کے بالائی حصے پر تحریر کر دیں۔ پھر اس سوال کے بیس جواب تیار کریں اور ان میں سے بہترین جواب کو فوری طور پر عملی جامہ پہنائیں۔

2- اپنے مسائل حل کرنے کے لیے نہایت ہی منظم، منضبط اور مرحلہ وار طریقہ اپنائیں، اسے نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کریں، مناسب متبادل حل وضع کریں، ایک بہترین حل بارے فیصلہ کریں اور اس پر فوراً عمل کریں۔

3- سوچ بچار اور غور وفکر کا عمل تحریری انداز میں کیجیے۔ اپنے ہدف یا مسئلہ کی ہر تفصیل کاغذ پر تحریر کر لیجیے اور یہ ہدف حاصل کرنے یا مسئلہ حل کرنے کے لیے سادہ اور عملی طریقے وضع کریں۔

4- اپنے مستقبل میں متوقع طور پر رونما ہونے والی چند بدترین اور بہترین امور کا تعین کریں۔ پھر یہ فیصلہ کریں کہ بدترین امور کے اثرات سے محفوظ رہنے کے لیے آپ کون سے اقدامات اٹھا سکتے تھے اور بہترین امور سے زیادہ سے زیادہ فائدہ کس طرح اٹھا سکتے تھے۔

آپ اپنے متبادلات کے مانند لامحدود ہیں، اس لیے اپنے ہر شعبہ زندگی کے لیے ایک متبادل منصوبہ بھی تیار رکھیں۔

o

باب:20

ہر روز کچھ نہ کچھ مفید کام سرانجام دیجیے

"میری کامیابی، میری سخت محنت کا نتیجہ ہے۔"

جونی کارسن

گزشتہ سالوں کے دوران یہ جاننے کے لیے کئی ایک تجزیاتی جائزوں کا اہتمام کیا گیا کہ بعض لوگ کیوں دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ کامیاب ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں لاکھوں سیلز پرسن ملازمین، اور منیجرز کا انٹرویو کیا گیا، ان کا جانچ و آزمائش کی گئی اور ان کا جائزہ بھی لیا گیا تا کہ معلوم ہو سکے کہ ان میں کامیابی کا مشترک عنصر کون سا تھا۔ نتیجے کے طور پر بار بار ایک ہی عنصر سامنے آیا جو کامیابی کی ضمانت تھا۔ یعنی "عملی پیش رفت!"

کامیاب افراد کسی دیگر چیز کی نسبت عمل کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ وہ ناکام افراد سے کہیں زیادہ تیزی کے ساتھ کامیابی کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں۔ وہ ہر وقت مصروف رہتے ہیں، وہ زیادہ کام کرتے بلکہ محنت بھی زیادہ کرتے ہیں، وہ اپنا کام قدرے جلد شروع کرتے ہیں اور قدرے دیر تک کام کرتے رہتے ہیں۔ وہ مسلسل حرکت میں رہتے ہیں۔

اس کے برعکس ناکام افراد کم از کم آخری لمحے کام شروع کرتے ہیں اور جس قدر جلد ممکن ہو سکے، کام کرنا بند کر دیتے ہیں۔ وہ چائے کے وقفوں، دوپہر کے کھانوں کے لیے مخصوص اوقات، بیماری کی چھٹیوں بارے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ وہ بعض اوقات شیخی بگھارتے ہیں "میں جب کام پر نہیں ہوتا تو کام کے متعلق سوچتا بھی نہیں!"

ناکامی کی داستان

ایک ملازم اپنے کام پر ہمیشہ تاخیر سے پہنچا کرتا تھا۔ جب بھی اس سے تاخیر سے دفتر

آنے کی وجہ پوچھی جاتی تو وہ "ٹریفک" کو مورد الزام ٹھہرا دیتا۔ اسے مشورہ دیا گیا کہ وہ گھر سے قدرے جلدی نکلا کرے تا کہ ٹریفک کے باعث وقت ضائع نہ ہو اور وہ وقت پر دفتر پہنچ سکے۔ یہ سن کر وہ ششدر رہ گیا اور کہنے لگا۔ "اگر میں گھر سے جلدی نکل پڑوں اور راستے میں ٹریفک نہ ہو تو میں جلدی دفتر پہنچ جاؤں گا۔ میں یہ تو نہیں کر سکتا!"

یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ جلد ہی اس کو ملازمت سے فارغ کر دیا گیا اور اس سے کہیں زیادہ محنتی شخص کو ملازم رکھ لیا گیا۔ پہلے شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ تمام زندگی اسی طرح ملازمتوں کی تلاش میں بھٹکتا رہا۔ اس کا رویہ اور عادت ہی اس کی ناکامی کا باعث بنی۔

قانون معاوضہ

اپنے مشہور مضمون "معاوضہ" میں رالف والڈو ایمرسن نے لکھا کہ انسان کو اس کی زندگی میں وہی کچھ معاوضہ حاصل ہوتا ہے، جو کچھ وہ کام سرانجام دیتا ہے۔ اگر آپ اپنے معاوضہ میں اضافہ چاہتے ہیں تو پھر آپ کو اپنے کام کے معیار اور تعداد میں اضافہ کرتا ہوگا۔ آپ جس قدر زیادہ بیچیں گے اسی قدر زیادہ حاصل کریں گے کیونکہ اس کے سوا کوئی دیگر طریقہ کارگر نہیں۔

نپولین ہل نے یہ حقیقت معلوم کر لی کہ جن لوگوں نے صفر سے شروع کر کے عظیم کامیابی حاصل کی۔ انہوں نے قدرے زیادہ کام کرنے کی عادت اپنا لی تھی۔ ان لوگوں نے اس کہاوت کو اپنی گرہ سے باندھ لیا تھا۔

"مقررہ میلوں کے بعد آنے والے زائد میل کے راستے میں ٹریفک جام نہیں ہوتی۔"

سیلف میڈ لکھ پتی افراد کی مشترک خوبی

سیلف میڈ لکھ پتی افراد بارے ایک جائزے کا انعقاد کیا گیا۔ یہ وہ لوگ تھے جن کے پاس ابتدا میں ایک پھوٹی کوڑی نہ تھی لیکن انہوں نے اپنے اپنے پیشوں میں لکھ پتی بننے کا اعزاز حاصل کیا۔ یہ تمام سیلف میڈ لکھ پتی ایک بات پر تقریباً متفق ہیں کہ ان کی کامیابی کا راز ہر وقت کسی نہ کسی کام میں مصروف رہنے ہی میں تھا اور جس قدر انہیں معاوضہ ملتا تھا، وہ اس سے کہیں زیادہ کام کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی پیشہ ورانہ زندگی کی ابتدا سے ہی اپنی یہ عادت پختہ کر لی

تھی کہ اپنے معاوضے سے کہیں بڑھ کر جذبات انجام دی جائیں۔ وہ ہمیشہ ان طریقوں کی تلاش میں رہتے تھے کہ کس طرح وہ خود کو ملنے والے معاوضوں سے کہیں زیادہ کام کریں۔

زندگی بھر کی کامیابی

اکثر لوگ مجھ سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں جہاں انسان کے لیے بے شمار پیشہ ورانہ کام موجود ہیں اور اس دنیا کا ہر شخص مختلف کاموں کے لیے ذریعے اپنی کامیابی کی تگ و دو میں مصروف ہے۔ میں ان لوگوں کو ہمیشہ ایک ہی جواب دیتا ہوں: جب میں جوان تھا تو یہ طریقہ میرے لیے مفید ثابت ہوا اور اب بھی میرے علاوہ ہر شخص کے لیے کارآمد ہے۔ خواہ اس کا تعلق زندگی کے کس شعبے سے ہے اور وہ اپنی زندگی کے کس موڑ پر ہے۔

میرا یہ طریقہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے تو یہ کہ جیسے ہی آپ کوئی نئی ملازمت حاصل کریں اور اپنی ذمہ داریاں بخوبی طور پر سنبھال لیں تو پھر اپنے افسر کے پاس جائیں اور اس سے کہیں "مجھے مزید ذمہ داریاں تفویض کی جائیں۔ اسے بتائیں کہ آپ اپنے دفتر کے لیے زیادہ سے زیادہ خدمات انجام دینے کے لیے ہر وقت پرعزم اور تیار ہیں۔

جب میں نے ایک نوجوان ایگزیکٹو کی حیثیت سے پہلی بار اپنے اس فیصلے کا اظہار اپنے افسر کے سامنے کیا تو اس نے اپنا سر ہلایا اور میرا شکریہ ادا کیا لیکن ایک لمحے کے لیے کچھ بھی نہ ہوا۔ پھر ہر چند دن بعد دفتر سے رخصت ہونے سے پہلے میں اپنے افسر کو یاد دلاتا کہ مجھے مزید ذمہ داری تفویض کی جائے۔"

آپ کو موقع حاصل ہونے کو ہے

بالآخر چند ہفتوں بعد میرے افسر نے مجھے ایک منصوبے سے آگاہ کیا اور اس کا جائزہ لینے کو کہا۔ میں خوشی سے اچھل پڑا۔ میں نے اس منصوبے پر رات دن کام شروع کر دیا، مختلف معلومات حاصل کیں، مختلف تحقیقی کام کیا، مختلف تفاصیل اکٹھا لیں، ان سب کو جمع کیا اور اپنی طرف سے مجوزہ منصوبے کی شکل میں افسر کے سامنے اپنی تجاویز پیش کر دیں۔ یہ تجاویز دیکھ کر وہ حیران تو ہوا لیکن کہنے لگا "مجھے ذرا بھی جلدی نہیں ہے، میں نہیں چاہتا مگر تم یہ کام ایک یا دو ہفتے کے اندر مکمل کر کے مجھے پیش کرو۔"

میں نے اس کا شکریہ ادا کیا لیکن اسے بتایا "آپ کی خواہش کے مطابق" کام بالکل مکمل ہے نیز مجھے کوئی اور کام کرنے کے لیے دیا جائے!"

اس کام کی تکمیل کے بعد میرے حالات میں تبدیلی کا عمل شروع ہو گیا۔ ایک ہفتے بعد مجھے ایک اور معمولی سی ذمہ داری سونپی گئی جو میرے باقاعدہ فرائض کے دائرہ کار سے باہر تھی۔ میں نے اس کام کو بھی نہایت تیزی اور بہترین انداز میں نمٹا دیا۔ ایک ہفتے بعد میرے افسر نے مجھے ایک اور کام تفویض کیا۔ پھر ایک کے بعد دوسرا کام اور ذمہ داری مجھے تفویض ہوتی گئی۔

جب بھی مجھے کوئی نئی اور اضافی ذمہ داری سونپی جاتی، خواہ مجھے اسکے متعلق کچھ بھی نہ معلوم ہوتا، میں نہایت تندہی کے ساتھ اس کام کے تکمیل کے لیے مصروف ہو جاتا خواہ اس کے لیے مجھے زائد وقت بھی کام کرنا پڑتا۔ میں یہ کام ہر ممکن تیز رفتاری کے ساتھ انجام دیتا اور اپنے افسر کے حوالے کر دیتا۔

مواقع سے زیادہ سے زیادہ اور تیزی سے فائدہ اٹھایئے

زیادہ سے زیادہ کامیابی حاصل کرنے کے لیے میں نے ایک طریقہ آپ کو یہ بتایا کہ آپ اپنے موجودہ فرائض کے علاوہ بھی اپنے لیے اضافی ذمہ داری کا تقاضا کریں۔ جب آپ کو آپ کی خواہش کے مطابق اضافی ذمہ داری تفویض کر دی جائے تو اسے نہایت اچھے انداز میں جلد از جلد مکمل کرا اپنے افسر کے سامنے پیش کریں۔ اپنی یہ ذمہ داری ایسے انجام دیں کہ جیسے آپ پر لازم کر دیا گیا ہو۔ آپ اس ذمہ داری کی تکمیل کے لیے فوراً حرکت میں آئیں تاخیر مت کریں۔

جب آپ اپنے لیے اضافی ذمہ داری کا تقاضا کرتے ہیں اور اسے بخوبی طور پر جلد سے جلد مکمل کرتے ہیں تو آپ کا عمل لوگوں پر حیرت انگیز طور پر مثبت اثرات مرتب کرتا ہے۔

بہر حال جلد ہی میرے افسر نے وہ ذمہ داریاں تفویض کرنا شروع کر دیں جن کی انجام دہی فوراً ہی مطلوب ہوتی تھی۔ جب بھی میرے افسر کے پاس کوئی کام ایسا آتا جس کی انجام دہی فوری طور پر مطلوب ہوتی تو میرا افسر دیگر کسی فرد کے بجائے مجھے بلا لیتا حالانکہ کئی افراد سالہا سال سے وہاں کام کر رہے تھے۔ اس طرح میں اپنے ادارے میں ترقی کی منزلیں طے کرنے لگا۔

اپنے لیے کامیابی کے موقعہ کی تلاش میں رہیے

ایک دن میرے افسر نے مجھے ایک ایسی ذمہ داری سونپی کہ جیسے ایک سخت مقابلے میں گیند آپ کی طرف پھینکا جاتا ہے، جسے میں نے پکڑ لیا اور گول کرنے کے لیے دوڑ پڑا۔ میں نے نہایت تیزی کے ساتھ حرکت کی، ہزاروں میل کی پرواز اور دن رات کی محنت کے بعد میں نے ایک غبن کا سراغ لگا لیا اور اپنے ادارے کو 2 ملین ڈالر کے نقصان سے بچالیا۔ اگر میں دو دن بھی تاخیر سے حرکت میں آتا تو یہ رقم کبھی بھی نہ ہاتھ آتی۔

میری اس کامیابی کے بعد پھر تو بند ٹوٹ گیا۔ پہلے مجھے ایک بہت بڑا کام سونپا گیا، پھر مجھے ایک نئے شعبے کی ذمہ داری تفویض کر دی گئی، پھر دوسرے شعبے کی ذمہ داری مجھے دے دی گئی اور پھر تیسرے شعبے کو بھی میرے سپرد کر دیا گیا۔ اس وقت مجھے اپنے ادارے کے ساتھ کام کرتے ہوئے دو سال ہو چکے تھے اور تین شعبوں کی سربراہی میرے سپرد تھی جن میں تقریباً پچاس ملین ڈالر مالیت کی سرگرمیاں انجام پا رہی تھیں اور پچاس افراد میرے ماتحت کام کر رہے تھے۔

اس دوران، میرے ادارے کے بقایا ملازم بدستور ٹھیک نو بجے کام پر پہنچتے، پھر ایک دوسرے کی معیت میں عین وقت پر دوپہر کا کھانا کھاتے اور پانچ بجتے ہی گھر کے لیے روانہ ہو جاتے۔ وہ میرے متعلق آپس میں سرگوشیاں کرتے اور ناک بھوں چڑھا کر کہتے، ”قسمت اس کے ساتھ ہے!“ یا ”اس کا افسر اس کے ساتھ اقربا پروری کر رہا ہے!“ بدقسمتی سے انہیں کبھی بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ اپنے لیے مزید ذمہ داری کا تقاضا کرنے کی اہمیت کیا ہے۔

کامیابی کا راز

امریکی چیمبر آف کامرس کے سبکدوش ہونے والے صدر نے کئی سال پہلے یہ قصہ مجھے سنایا تھا۔ اس وقت وہ رات کے کھانے کے لیے جا رہا تھا۔ وہ اس وقت مقامی اور بین الاقوامی طور پر ایک کامیاب کاروباری فرد کی حیثیت سے عزت و احترام حاصل کر چکا تھا۔ اس کے متعلق مشہور تھا کہ وہ اپنے کام کو انتہائی احسن اور بخوبی انداز میں انجام دیتا ہے اور کاروباری دنیا

کا ہر شخص اس جیسا بننے کا خواب دیکھا کرتا تھا۔

اس نے کہا کہ اپنی جوانی کے زمانے میں وہ ایک ناکام اور مایوس انسان تھا۔ ایک دفعہ وہ ایک ہائی اسکول کے پاس سے گزر رہا تھا تو اسے بورڈ پر کھانے کے لفافے کے کاغذ پر لکھی ہوئی ایک تحریر نظر آئی۔ وہ رک گیا اور مارے تجسس کے یہ تحریر پڑھنے لگا۔ اس پر لکھا تھا ”آپ کی زندگی میں آپ کی کامیابی کا براہ راست تعلق آپ کے اس عمل سے ہے جو اس وقت انجام دیتے ہیں۔ جب آپ کو توقع تھی کہ آپ یہ عمل انجام دیں گے۔“

اس نے بتایا کہ ان الفاظ نے اس کی زندگی میں انقلاب برپا کر دیا۔ اس وقت سے لے کر اب تک اس نے اپنا ہر کام بہت اچھی طرح انجام دینے کی اسے توقع تھی۔ لیکن اس کے بعد وہ اپنی تمام پیشہ ورانہ زندگی میں وہ قدرے جلد بیدار ہو جاتا، قدرے زیادہ محنت کرتا اور دفتر میں قدرے دیر تک کام کرتا۔ پھر اس نے نہایت تیزی کے ساتھ ترقی کی۔

پھر وہی ہوا جو ہمیشہ ہوتا ہے، جتنی تیزی کے ساتھ وہ آگے بڑھتا گیا، اس کا تجربہ بھی زیادہ ہوتا گیا۔ جس قدر زیادہ تجربہ اسے حاصل ہوتا گیا۔ اس کا کام بھی دیگر افراد کے مقابلے میں زیادہ بہتر نتائج دینے لگا۔ پھر نہایت مختصر وقت میں اس کی ترقی کی رفتار میں اضافہ ہو گیا اور اس کا معاوضہ بھی نہایت تیزی کے ساتھ بڑھتا گیا۔

اپنے پیشے میں نہایت تیزی سے آگے بڑھتے بڑھتے اور لوگوں کی توقعات سے زائد کام کرتے کرتے وہ اپنے پیشے میں اپنے ساتھیوں سے کہیں آگے نکل گیا۔ اسے جلد ہی ایک نئے شعبے میں منتقل کر دیا گیا۔ پھر وہ ایک دوسرے ادارے میں چلا گیا اور اسے نئی ذمہ داریاں تفویض کر دی گئیں۔ جب بھی اس نے کسی بھی عہدے پر کام کیا اور جو بھی ذمہ داری سنبھالی، اس کا ایک ہی لائحہ عمل تھا جس پر وہ ہمیشہ کاربند رہا۔ ”اپنے معاوضے سے بڑھ کر کام کرو۔“ یعنی دوسروں کی توقعات سے کہیں زیادہ کام کیا جائے، ایک میل زائد چلا جائے، ہر وقت کچھ نہ کچھ کرتے رہنا چاہیے، آگے بڑھ کر عملی قدم اٹھائیں اور وقت ضائع مت کریں، پھر اس نے کبھی مڑ کر نہیں دیکھا۔

ایک پُرحکمت بات

تھامس جیفرسن نے لکھا تھا:

"آپ عزم کر لیجیے کہ آپ بیکار نہیں بیٹھیں گے۔ جو شخص وقت ضائع نہیں کرتا وہ وقت کی کمی کی شکایت نہیں کرتا جب ہم کام میں مسلسل مصروف ہوتے ہیں تو اس کے نتائج بھی شاندار برآمد ہوتے ہیں۔"

تھامس جیفرسن نے یہ بھی لکھا تھا:

"طلوع ہوتے ہوئے سورج نے مجھے کبھی بھی بستر میں لیٹے ہوئے نہیں دیکھا۔"

وقت تو گزر ہی جائے گا

یہ حقیقت ہر ایک کو ذہن نشین کر لینا چاہیے کہ وقت تو گزرنے کے لیے ہی ہوتا ہے۔ زندگی کے ماہ و سال کسی نہ کسی طرح گزر جاتے ہیں، لہٰذا اس مرحلے پر محض یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ نے یہ وقت کس طرح صرف کیا؟

چونکہ دن نے تو کسی نہ کسی طرح گزر جانا ہی ہوتا ہے تو پھر کیوں نہ کام کا آغاز قدرے جلد کیا جائے۔ تھوڑی سی محنت مزید کر لی جائے، رات کو کچھ دیر تک مزید کام کر لیا جائے۔ آپ خود کو ایک ایسے شخص کے مانند کیوں نہیں کر لیتے جو بوقت ضرورت ہر شخص کا ہر کام کر سکتا ہے اور نہایت تیزی کے ساتھ بخوبی طور پر کر سکتا ہے۔ اس طریقے کے ذریعے دیگر کسی ترکیب کی نسبت آپ اپنے پیشے میں زیادہ تیزی کے ساتھ ترقی کریں گے۔

کام شروع کیجیے اور مسلسل کام کرتے رہیے

آمدن زیادہ کرنے کا انحصار ایک ایسے اصول پر ہے جسے "کامیابی کا متحرک اصول" کہتے ہیں۔ اس سے مراد یہ ہے کہ کسی بھی کام کا آغاز کرنے کے لیے بہت زیادہ توانائی درکار ہوتی ہے لیکن شروع کردہ کام کو رواں رکھنے کے لیے کم توانائی درکار ہوتی ہے۔

اس اصول کی وضاحت کامیابی کے علاوہ کسی دیگر ذریعہ سے بخوبی طور پر نہیں ہو سکتی۔

کامیاب لوگ اپنے کام میں ہر وقت مصروف رہتے ہیں۔ وہ اپنے کام کا آغاز کرتے ہیں اور پھر ان کے کام کا تسلسل جاری رہتا ہے۔ وہ وقت کا ہر لمحہ کام میں صرف کرتے ہیں۔ وہ مسلسل متحرک ہوتے ہیں۔

اپنے وقت کی بہترین تقسیم کیجیے

کامیاب لوگ اپنے وقت کو بہترین انداز میں صرف کرتے ہیں۔ وہ اپنے دنوں، گھنٹوں حتیٰ کہ لمحات کو بھی احسن انداز میں استعمال کرتے ہیں۔ جب پھر ان کا مشاہدہ کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ وقت کی بہترین تقسیم اور زیادہ آمدن کے درمیان ایک براہ راست تعلق موجود ہے۔ اس دنیا میں کامیاب افراد اپنے وقت کی چھوٹی سی چھوٹی اکائی کی تقسیم بھی نہایت احتیاط کے ساتھ کرتے ہیں۔

جو لوگ بہت کم آمدن حاصل کرتے ہیں، وہ اپنے وقت کو دنوں، ہفتوں یا مہینوں کے اعتبار سے دیکھتے ہیں۔ دن کا پہلا حصہ اگر ضائع بھی ہو جائے تو انہیں کوئی پروا نہیں۔ اس موقع پر وہ یہی کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے لیتے ہیں کہ وہ شام کو اپنا کام کر لیں گے۔ بعض اوقات وہ ہفتے کے پہلے ایک دو دن ضائع کر دیتے ہیں۔ وہ سوچتے ہیں کہ وہ یہ کام ہفتے کے باقی دنوں میں انجام دے لیں گے۔ بعض اوقات وہ مہینے کے پہلے دو یا تین ہفتے ضائع کر دیتے ہیں۔

ماہانہ اہداف کے تعین کی غلط نوعیت

اکثر تجارتی اور کاروباری اداروں میں کام کرنے والے 80 فیصد سیلز پیپل جو ماہانہ اہداف کے مطابق کام کرتے ہیں، مہینے کے پہلے تین ہفتوں میں تو زیادہ محنت نہیں کرتے اور سستی کا مظاہرہ کرتے ہیں لیکن مہینے کے آخری ہفتے میں اپنا مقررہ ہدف حاصل کرنے کے سر توڑ اور بے تابانہ کوشش کرتے ہیں۔

لیکن کامیاب اور اپنے پیشے میں صف اول کے لوگ ایسا رویہ نہیں اپناتے۔ وہ مہینے کے پہلے دن سے لے کر آخری دن تک مکمل جوش و جذبے اور پرعزم ہو کر کام کرتے ہیں۔ وہ پہلے دن ہی سے ایسی بھاگ دوڑ شروع کر دیتے ہیں کہ راستہ ان کے پاؤں کے ساتھ پھسلتا چلا جاتا ہے۔ وہ صبح سات یا ساڑھے سات بجے اپنا کام شروع کر دیتے ہیں، وہ ٹریفک جام سے محفوظ رہنے کے لیے قدرے جلد اٹھ جاتے ہیں، تمام دن کام میں مصروف ہونے کے باوجود رات کو بھی قدرے دیر تک کام کرتے رہتے ہیں۔

مسلسل توانائی پیدا کیجیے

جب آپ جسمانی اور ذہنی طور پر جس قدر تیزی کے ساتھ کام کریں گے، اس قدر زیادہ توانائی آپ کے بدن و ذہن میں پیدا ہوگی۔ آپ جس قدر مستعدی کے ساتھ پیش رفت کریں گے، آپ اسی قدر زیادہ خود کو پراعتماد محسوس کریں گے۔ آپ جس قدر تیز رفتاری کے ساتھ اپنی منزل کی جانب رواں دواں ہوں گے، آپ اسی قدر زیادہ خوش و خرم ہوں گے۔ آپ جس قدر برق رفتاری کے ساتھ اپنے ہدف کا تعاقب کریں گے، آپ اسی قدر زیادہ پرجوش اور تخلیقی ہوں گے۔ آپ جس قدر تیزی کے ساتھ کام کریں گے، آپ اسی قدر جلد اپنا کام مکمل کریں گے، آپ کو اسی قدر زیادہ معاوضہ ملے گا اور آپ خود کو زیادہ کامیاب و کامران محسوس کریں گے۔

اپنی زندگی میں "مسلسل حرکت کا قانون" نافذ کیجیے۔ جب آپ ایک دفعہ اپنے سفر پر روانہ ہو جائیں تو اپنا یہ سفر مسلسل جاری رکھیں۔ وقت کی بہترین تقسیم کے حوالے سے ایک پُرحکمت کہاوت یوں ہے:

"کامیابی کے لیے تیز رفتار آغاز اور مسلسل تیز رفتاری نہایت ضروری ہے۔"

کامیابی کے حصول بارے یہ اصول نہایت ہی مفید ہے:

"کامیاب لوگ عمل کے بھوکے ہوتے ہیں۔"

زیادہ سے زیادہ کام کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ سب سے پہلے انتہائی اہم کام کا انتخاب کیا جائے اور پھر اس کی تکمیل کے لیے ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کریں۔ یہی ایک ایسا مفید اور کارآمد طریقہ ہے۔ جو آپ کی کامیابی اور ترقی کا ضامن ہے۔

خلاصہ

1- آج سے پختہ ارادہ کر لیجیے کہ آپ اپنا کام مستعدی اور برق رفتاری سے انجام دیں گے۔ ہر کام تیز رفتاری کے ساتھ کیجیے۔ اپنے کام کی جلد انجام دہی کو اپنی عادت بنا لیجیے۔

2- فرض کریں کہ آپ ایک ماہ کے لیے اپنے شہر سے باہر جا رہے ہیں اور آپ نے جانے سے پہلے اپنا ہر کام مکمل کرنا ہے۔ اپنا کام سخت محنت اور تیزی کے ساتھ انجام دیجیے۔

3- وقت کی بہترین تقسیم کو اپنی عادت بنا لیجیے۔ تصور کریں کہ آپ کے پاس کام کرنے کے لیے مطلوبہ وقت سے نصف وقت موجود ہے۔ تمام دن ہنگامی بنیادوں پر کام کریں۔

4- اپنے لیے اضافی ذمہ داری کا مسلسل تقاضا کرتے رہیں، جب آپ کو اضافی ذمہ داری تفویض کر دی جائے تو اسے بخوبی اور برق رفتاری سے انجام دیجیے۔ محض آپ کی یہی عادت آپ کے لیے کامیابی اور مواقع کے دروازے کھول دے گی۔

آج اور ابھی پختہ ارادہ کر لیجیے کہ صبح ایک گھنٹہ جلد بیدار ہوں گے اور فوراً ہی اپنا کام شروع کر دیں گے۔ دوپہر کے کھانے کے وقفے اور چائے پینے کے دوران بھی کام کرتے رہیے۔ چھٹی کے بعد پھر ایک گھنٹہ مزید کام کیجیے تاکہ صبح کے لیے اپنا کام کر سکیں۔ آپ کی ان عادات کے باعث آپ کی کارکردگی اور آمدن میں دگنا اضافہ ہو جائے گا۔

o

باب:21

کامیابی کے حصول تک ثابت قدم رہیے

''دنیا کے تمام معرکے ذہانت، مہارت یا طاقت کے ذریعے نہیں بلکہ ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم کے ذریعے انجام دیے جاتے ہیں۔''

سیموئل جانسن

زندگی میں ہر عظیم کامیابی وہ فتح اور کامرانی ہے جو ثابت قدمی اور عزم پیہم کے ذریعے حاصل ہوتی ہے۔ جب اپنے مطلوبہ ہدف کا تعین کر لیتے ہیں۔ اس کے حصول کے لیے اپنی کوششوں کا آغاز کرتے ہیں اور تمام مشکلات ورکاوٹوں کے باوجود ثابت قدمی اور پرعزم ہو کر مسلسل کوشاں رہتے ہیں تو آپ کی یہی خوبی اور رویہ آپ کی کامیابی کی بنیاد ثابت ہوتا ہے۔ ثابت قدمی اور عزم پیہم کا دوسرا نام ''حوصلہ'' ہے۔

دنیا میں شاید آپ کے لیے سب سے زیادہ مشکل کام ناکامی کے خوف سے نجات اور خود میں حوصلہ و ہمت پیدا کرنے کی عادت ہے۔ ونسٹن چرچل نے ایک دفعہ لکھا تھا:

''حوصلہ، تمام خوبیوں سے بڑھ کر ہے کیونکہ تمام خوبیوں کا انحصار صرف اور صرف ''حوصلہ'' پر ہے۔''

ناکامی کے خوف سے نجات

انسانی تاریخ کے آغاز سے ہی خوف انسان کا سب سے بڑا دشمن رہا ہے۔ اس ضمن میں ڈاکٹر فرینکلن روزویلٹ کا قول ہے:

''ہمیں جس چیز سے ڈر محسوس ہوتا ہے، بذات خود خوف ہی ہے۔''

اس سے مراد یہ ہے کہ کسی دیگر چیز کی نسبت خوف کا احساس ہی ہمارے اندر پریشانی اور

دکھ پیدا کرتا ہے۔

جب آپ خود میں حوصلہ اور غیر متزلزل اعتماد کی عادت پیدا کر لیتے ہیں تو پھر مواقع کی ایک نئی دنیا آپ کے سامنے کھل جاتی ہے۔ ایک لمحے کے لیے غور کیجیے کہ اگر آپ اس بڑی دنیا میں کسی بھی چیز سے خوف زدہ نہ ہوتے تو پھر آپ کیا خواب دیکھتے، کیا کام کرتے؟

آپ مطلوبہ مہارت حاصل کر سکتے ہیں

خوشی کی بات یہ ہے کہ جس طرح دیگر عادتیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ اسی طرح ''حوصلہ'' کی بھی عادت خود ہی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اس مقصد کے لیے آپ کو چاہیے کہ ہر قسم کے خوف سے نجات حاصل کرنے کی کوشش کریں اور ساتھ ساتھ خود میں وہ حوصلہ اور ہمت پیدا کریں جس کے ذریعے آپ بے خوف ہو کر زندگی کے نشیب و فراز سے نمٹ سکیں۔

خوف کی وجوہ اور تدارک

خوف سے نجات حاصل کرنے اور خود میں حوصلہ پیدا کرنے کے لیے سب سے پہلا قدم یہ ہے کہ ان عناصر کی نشاندہی کی جائے جن کے باعث خوف پیدا ہوتا ہے۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ خوف کی جڑیں بچپن ہی سے پیدا ہوتی ہیں جن میں والد کی طرف سے بے جا تنقید ڈانٹ ڈپٹ اور غصیلا رویہ شامل ہے۔ اس صورت حال کے باعث انسان میں دو قسم کے خوف پیدا ہو جاتے ہیں۔ پہلا خوف ناکامی کا خوف ہے جس کے باعث انسان سوچتا ہے ''میں کامیاب نہیں ہو سکتا، میں یہ کام نہیں کر سکتا'' اور دوسرا خوف استرداد کا خوف ہے یعنی انسان سوچتا ہے کہ کہیں لوگ مجھ پر تنقید نہ کریں۔

ان مختلف اقسام کے خوف کے باعث ہمیں اپنی دولت کھو جانے، اپنا وقت ضائع ہونے یا دوسروں کے ساتھ تعلقات خراب ہونے پر مبنی مختلف خوف لاحق ہو جاتے ہیں۔ ہم دوسروں کی تنقید کے باعث بہت زیادہ حساسیت محسوس کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم اپنا کام بھی درست طور پر انجام نہیں دے سکتے کہ لوگ ہمارے کام کو ناپسند کر سکتے ہیں۔ ہمارا خوف ہماری ذہنی و جسمانی صلاحیتوں کو مفلوج کر دیتا ہے، ہم کسی بھی قسم کا تعمیری اور مثبت قدم اٹھانے سے قاصر رہتے ہیں۔ ہم عملی طور پر فعال نہیں ہو سکتے، ہم ہچکچاتے رہتے ہیں۔ ہماری قوت فیصلہ ختم ہو جاتی

ہے۔ ہم آج کا کام کل پر ٹالتے جاتے ہیں۔ ہم کام نہ کرنے کے لیے لاکھوں بہانے تراشتے ہیں۔ بالآخر ہم مایوسی کا شکار ہو کر اپنے متعلق شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ''میں نے تو اپنا کام کرنا ہے لیکن میں اسے انجام نہیں دے سکتا'' یا ''میں یہ کام نہیں کر سکتا لیکن میں نے یہ کام کرنا تو ہے۔''

خوف اور بے خبری لازم وملزوم ہیں

بے خبری اور معلومات وعلم کی لاعلمی کے باعث بھی آپ کو خوف لاحق ہو سکتا ہے۔ جب ہمیں اپنے مقاصد کے حصول کے ضمن میں مناسب اور مطلوبہ معلومات اور علم حاصل نہ ہو تو پھر ہم اپنی سرگرمیوں اور کوششوں کے نتائج بارے شکوک وشبہات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ لاعلمی اور بے خبری کے باعث ہمیں یہ خوف لاحق ہو جاتا ہے کہ مستقبل میں نہ جانے کیسے حالات پیش آئیں، لہٰذا ہم اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کسی بھی قسم کا خطرہ مول لینے یا کوئی سرگرمی یا اپنی منصوبہ بندی تبدیل کرنے سے گھبراتے ہیں۔

لیکن بے خوفی اور معلومات وعلم کا حصول آپ کو اس قابل بنا دیتا ہے کہ آپ اپنے مقصد کے حصول کے لیے ہمت وحوصلے اور اعتماد کے ساتھ عملی سرگرمیاں اپناتے ہیں۔ سر توڑ کوشش کرتے ہیں اور کامیابی تک ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ آپ کی زندگی کے متعدد ایسے پہلو موجود ہیں جہاں آپ ہر قسم کے خوف سے عاری ہوتے ہیں کیونکہ ان شعبوں میں آپ کو ایسی مہارت حاصل ہوتی ہے جیسے آپ کو کار چلانے، سلینگ یا انتظام کاری میں مہارت حاصل ہے۔ اپنے علم اور تجربے کی بنا پر آپ ہر قسم کے حالات سے بخوبی نمٹ سکتے ہیں کیونکہ آپ کا علم اور تجربہ آپ کو ہر قسم کے خوف سے بے نیاز کر دیتا ہے۔

تھکاوٹ ہم سب کو بزدل بنا دیتی ہے

خوف کا ایک اور سبب ہماری تھکاوٹ یا بیماری ہے۔ جب ہم تھکے ہوئے یا بیمار ہوتے ہیں یا جسمانی طور پر ہم مستعد نہیں ہوتے تو پھر ہم خوف اور شکوک وشبہات کا زیادہ سے زیادہ شکار ہو جاتے ہیں۔ جب ہم جسمانی وذہنی طور پر صحت مند ہوتے ہیں تو ہم ہر قسم کے خوف سے بے نیاز ہوتے ہیں۔

بعض دفعہ جب آپ رات کو ایک پرسکون نیند سوتے ہیں یا پھر چھٹی کا دن مکمل طور پر تفریحی سرگرمیوں میں صرف کر دیتے ہیں تو پھر آپ کی جسمانی وذہنی توانائیاں مکمل طور پر بحال ہو جاتی ہیں۔ آرام وسکون اور تفریح، کسی بھی دیگر عناصر کی طرح آپ کو ہمت، حوصلہ اور اعتماد سے نوازتے ہیں۔

ہر شخص خوفزدہ ہے

ایک اہم نکتہ یوں ہے کہ تمام ذہین افراد کسی نہ کسی چیز سے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ یہ ایک فطری اور قدرتی عمل ہے کہ انسان اپنی جسمانی، جذباتی اور مالی بقا کے متعلق فکر مند ہوتا ہے۔ ضروری نہیں ہے کہ ایک باحوصلہ شخص بے خوف ہو۔ اس حوالے سے مارک ٹوین کا قول ہے:

''خوف کی مزاحمت کا نام حوصلہ ہے نیز خوف سے بے نیاز ہو جانے میں مہارت حاصل کر لینے سے مراد یہ نہیں کہ خوف موجود نہیں ہے۔''

یہ بات نہیں ہے کہ آپ خوف میں مبتلا ہیں یا نہیں بلکہ اس کائنات میں ہر شخص کسی نہ کسی خوف میں مبتلا ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ آپ اپنے خوف سے کس طرح نمٹتے ہیں؟ حوصلہ مند وہ شخص ہے جو خوف سے بے نیاز ہو کر آگے کی طرف بڑھتا ہے۔ اس موقع پر میں آپ کو اپنا سیکھا ہوا سبق بتاتا ہوں:

''جب آپ اپنے خوف سے بے نیاز ہو کر آگے بڑھتے ہیں تو آپ کا یہ خوف زائل ہو جاتا ہے اور آپ کے اعتماد اور حوصلے میں اضافہ ہو جاتا ہے۔''

اس کے برعکس جب آپ اپنے خوف سے نظر چراتے ہیں تو یہ خوف اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ آپ کی زندگیوں کے تمام پہلوؤں پر حاوی ہو جاتا ہے۔ اس طرح جیسے جیسے آپ کے خوف میں اضافہ ہوتا ہے تو آپ کے حوصلے اور اعتماد میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ اس حوالے سے ایک مشہور مقولہ یوں ہے:

''جب آپ اپنے خوف سے نجات کے لیے کوشش نہیں کرتے تو یہ خوف آپ کی تمام زندگی کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے۔''

اپنے خوف کا جائزہ لیں اور اس کا تجزیہ کریں

جب ہمیں ان عناصر کے متعلق معلوم ہو جائے جو ہمارے لیے خوف پیدا کرتے ہیں تو پھر اپنے اس خوف پر قابو پانے کے لیے پہلا مرحلہ یہ ہے کہ اطمینان کے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان عناصر کا جائزہ اور تجزیہ کریں۔

ایک کاغذ پر اس کے بالائی حصے پر تحریر کریں ''میں کس سے خوفزدہ ہوں؟'' پھر اپنے لیے خوف کا باعث ہر چھوٹی بڑی چیز تحریر کر لیں۔ سب سے پہلے اپنے عام خوف لکھیں، یعنی ناکامی کا خوف، نقصان کا خوف، استرداد کا خوف وغیرہ۔

کچھ لوگ جو ناکامی کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں، محض اپنی غلطیوں پر پردہ ڈالنے اور انہیں چھپانے کے لیے اپنی کثیر توانائی صرف کر دیتے ہیں۔ وہ غلطی سرزد ہونے کی اہمیت کو نہیں سمجھ سکتے اور نہ ہی انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ غلطی میں ہی ان کے لیے ایک قیمتی سبق پوشیدہ ہوتا ہے۔ کچھ لوگ جو اپنے فیصلوں کے استرداد کے خوف میں مبتلا ہوتے ہیں، اس قدر حساس ہو جاتے ہیں کہ وہ اپنے طور پر کوئی بھی کام آزادانہ سرانجام نہیں دے سکتے۔ جب تک انہیں یہ نہ معلوم ہو جائے کہ ان کی کوشش کو سراہا جائے گا وہ کوئی بھی کام انجام نہیں دیتے۔

اہمیت کے لحاظ سے اپنے خوف کی ترجیحات مقرر کریں

جب آپ اپنے خوف کو ایک کاغذ پر تحریر کر لیں تو پھر اس فہرست پر دوبارہ نظر دوڑائیں اور اہمیت کے لحاظ سے اس فہرست کو دوبارہ مرتب کریں کہ کونسا خوف آپ کی زندگی اور انداز فکر پر بہت زیادہ مضر اثرات ثبت کرتا ہے اور کسی بھی دیگر چیز کی نسبت آپ کو کامیابی کے راستے پر آگے نہیں بڑھنے دیتا۔ اس کے بعد اہمیت کے لحاظ سے کون سا خوف ہے اور پھر تیسری قسم کا خوف کون سا ہے۔ خود کو لاحق مختلف اقسام کے خوف حوالے سے مندرجہ ذیل تین سوالات کے جواب تحریر کیجیے:

1- یہ خوف کس طرح مجھے آگے بڑھنے سے روکتا ہے؟
2- یہ خوف میرے لیے کیونکر مفید ہے یا ماضی میں اس کے باعث مجھے کیا فائدہ حاصل ہوا؟
3- اس خوف سے نجات حاصل کرنے سے مجھے کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟

کچھ عرصہ قبل میں نے بھی یہ مشق انجام دی تھی جس کے ذریعے مجھے معلوم ہوا کہ میرا سب سے بڑا خوف ''غربت'' ہے۔ میں اپنے پاس رقم و دولت نہ ہونے کے باعث خوفزدہ تھا۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ میرے اس خوف کی جڑیں میرے بچپن میں تھیں کیونکہ میرے والدین جنہوں نے مجھے مایوسی اور غربت کے عالم میں پالا اور پرورش کیا، ہر وقت دولت اور رقم بارے ہی متفکر رہتے تھے۔ میرے اس خوف میں اس زمانے میں زیادہ اضافہ ہو گیا جب میں اپنی عمر کے بیسویں سالوں میں تھا اور مجھے پے در پے کئی ناکامیاں حاصل ہوئی تھیں۔ میں اپنے اس خوف کا شعوری طور پر تجزیہ کر سکتا تھا لیکن یہ خوف ابھی بھی مجھ پر بری طرح حاوی تھا۔ حتیٰ کہ جب میری تمام ضروریات کے لیے میرے پاس کافی رقم موجود تھی، پھر بھی یہ خوف میرے تعاقب میں تھا۔

یہ خوف کس طرح مجھے آگے بڑھنے سے روکتا ہے؟ اس پہلے سوال کا جواب یہ تھا کہ اس خوف کے باعث رقم اور دولت بارے کسی بھی قسم کا خطرہ مول لینے سے گھبراتا تھا۔ اسی خوف ہی کے باعث میں ایک محفوظ ملازمت کی تلاش میں تھا اور میں کسی نئے موقع سے فائدہ اٹھانے کے بجائے محض موجودہ ملازمت پر ہی اکتفا کرتا رہتا تھا۔

''یہ خوف کیونکر میرے لیے مفید ہے'' اس دوسرے سوال کا جواب میں نے یہ دیا کہ میں غربت کے خوف کے باعث اس ایک اوسط شخص سے کہیں زیادہ دیر تک کام کرنے کا عادی ہو گیا تھا اور سخت محنت بھی کرتا تھا۔ میں دولت کمانے کے مختلف طریقوں بارے پڑھتا اور معلومات حاصل کیا کرتا تھا۔ درحقیقت غربت کا یہ خوف مجھے مالی خودکفالت کی طرف لے جا رہا تھا۔

''اس خوف سے نجات حاصل کرنے میں مجھے کون سا فائدہ حاصل ہوتا؟'' اس تیسرے سوال کا جب میں نے جواب دیا تو مجھے فوراً ہی محسوس ہوا کہ میں زیادہ سے زیادہ خطرات مول لینے کا خواہاں تھا، اپنے مالی اہداف حاصل کرنے کے ضمن میں زیادہ سے زیادہ جارحانہ رویہ اپناتا تھا، میں اپنا ذاتی کاروبار شروع کر سکتا تھا اور پھر میں زیادہ سے زیادہ رقم خرچ کرنے یا اپنے پاس بہت کم رقم ہونے کے فکر میں مبتلا نہیں تھا۔ اب تو میں کسی بھی چیز کی قیمت بارے پروا بھی نہیں کرتا تھا۔

اس طرح اپنے سب سے بڑے خوف کا جائزہ لینے اور تجزیہ کرنے کے ذریعے میں اپنے اس خوف سے نجات حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

مشق کے ذریعے مہارت پیدا ہوتی ہے

آپ خود میں موجود حوصلے اور اعتماد سے ہم آہنگ اقدامات اور عملی سرگرمیاں اختیار کرنے کے ذریعے خود میں ہمت وحوصلہ پیدا کرنے اور اپنے خوف سے نجات حاصل کرنے کے عمل کا آغاز کر سکتے ہیں۔ آپ جس چیز کی بار بار مشق کریں گے، آپ اس مہارت کو حاصل کرلیں گے اور یہی مہارت آپ کی عادت میں ڈھل جائے گی۔ جب آپ ہمت وحوصلہ سے کام لینے کو اپنی عادت بنالیں گے تو پھر آپ کے اندر ہمت وحوصلہ پیدا ہو جائے گا۔

ہمت وحوصلہ سے کام لینے کی عادت پیدا کرنے کے لیے چند ایسے طریقے موجود ہیں جن پر آپ عمل کر سکتے ہیں۔ حوصلے کی شاید سب سے پہلی اور اہم قسم یہ ہے کہ آپ خود میں اپنا کام شروع کرنے کا حوصلہ پیدا کریں، اعتماد کے ساتھ پہلا قدم اٹھائیں۔ یہ حوصلے کی ایک ایسی قسم ہے جسے آپ ایک نیا یا مختلف کام شروع کرنے کیلیے استعمال کرتے ہیں۔ اس قسم کے حوصلے ہی کے باعث آپ معمولی کامیابی پر اکتفا کرنے کے بجائے عظیم کامیابی کے لیے خطرہ مول لیتے ہیں۔ حالانکہ آپ کے سامنے یقینی کامیابی موجود نہیں ہوتی۔

کچھ عرصہ پہلے ایک مشہور یونیورسٹی کے پروفیسر نے اپنے طلبہ کے بارے ایک جائزے کا اہتمام کیا تو اسے معلوم ہوا کہ ان کے طلبہ میں سے صرف دس فیصد طالب علموں کے اپنے ذاتی کاروبار کا آغاز کیا اور کامیاب ہو گئے۔ ان دس فیصد طلبہ میں صرف ایک اور واحد خوبی مشترک تھی کہ وہ محض لفاظی کرنے کے بجائے واقعی اپنا ذاتی کاروبار شروع کرنے کے خواہاں تھے۔

پہلا قدم اٹھانے کا حوصلہ

جب یہ طالب علم اپنے متعین اہداف کی جانب بڑھتے گئے، ان کے لیے کامیابی کے دروازے کھلتے گئے اور پھر انہوں نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا۔

اس کے برعکس جن طالبعلموں نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کرنے کی خواہش اپنے دل میں پیدا نہیں کی یعنی ان میں پہلا قدم اٹھانے کا حوصلہ نہیں تھا، وہ ابھی تک پہلا قدم اٹھانے کے لیے مناسب وقت کے منتظر تھے۔ وہ بے یقینی کے عالم میں کامیابی کی طرف چلنے اور کسی بھی

قسم کا خطرہ مول لینے سے گھبراتے تھے اور یہ یقین دہانی اور ضمانت چاہتے تھے کہ وہ ضرور کامیاب ہوں گے۔

مستقبل ان کا ہے جو خطرہ مول لیتے ہیں

درحقیقت مستقبل صرف ان کا ہے جو معمولی کامیابی پر تکیہ کیے بیٹھے نہیں ہوتے اور عظیم کامیابی حاصل کرنے کے لیے مختلف قسم کے خطرات مول لینے کو آمادہ اور تیار ہو جاتے ہیں۔ زندگی کا اصول یہ ہے کہ آپ جس قدر زیادہ کوشش کریں گے، جس قدر زیادہ خطرات مول لیں گے، اسی قدر زیادہ آپ کامیاب ہوں گے۔ آپ اسی قدر زیادہ موقع سے فائدہ اٹھائیں گے، اسی قدر آپ اپنی خواہش کے مطابق کامیابیاں حاصل کریں گے۔

جب کبھی آپ مایوسی اور خوف محسوس کریں تو آپ کو چاہیے کہ آپ تمام مشکلات اور رکاوٹوں پر قابو پانے کے لیے خود میں حوصلہ وہمت پیدا کریں، اس مقصد کے لیے آپ کے اپنے متعین اہداف کی طرف اپنی توجہ مبذول کرنا ہوگی۔ اپنے ذہن میں اس شخص کی واضح تصویر تخیل کریں جس کے مانند آپ اپنی شخصیت ڈھالنے کی خواہش مند ہیں۔ ناکامی کے احساسات وخیالات اس وقت مفر ثابت نہیں ہوتے جب آپ ان کے بجائے خود میں ہمت و حوصلے پر مبنی خیالات اور احساسات پیدا کر لیتے ہیں۔

کامیاب اور خوشگوار زندگی کے حصول کے لیے اپنے خوف سے نجات اور خود میں ہمت و حوصلہ پیدا کرنے کی عادت میں مہارت پیشگی شرائط ہیں۔ جب آپ خود میں حوصلہ وہمت پیدا کرنے کا پختہ ارادہ کر لیتے ہیں تو پھر آپ کی زندگی میں وہ موڑ آ جاتا ہے جب آپ کی زندگی میں خوف کے اثرات اور کردار بالکل زائل ہو جاتا ہے اور آپ کسی بھی قسم کے خوف سے بے نیاز ہو کر اپنی کامیابی کے لیے فیصلے کر سکتے ہیں۔ آپ اپنے لیے اہم بڑے بڑے اور مشکل اہداف متعین کر لیتے ہیں اور آپ میں یہ اعتماد وحوصلہ بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ آپ بالآخر کامیاب ہو جائیں گے۔ آپ ہر قسم کی صورت حال سے نہایت اعتماد اور یقین سے سامنا کریں گے، صرف بات حوصلے سے کام لینے کی ہے۔

تجربہ کار اور ماہر افراد سے سیکھیے

اگر آپ کسی انتہائی کامیاب فرد کے پاس بیٹھ جاتے اور اس سے کامیابی کے طور طریقے سیکھتے تو پھر کیا صورت حال رونما ہوتی؟ کیا آپ کا خیال ہے کہ آپ کا یہ عمل، آپ کی مزید کامیابی کے لیے آپ کے لیے مفید ثابت ہوتا؟

اگر آپ ایسے ایک سو افراد کی صحبت میں بیٹھتے جنہوں نے کامیابی کے اصول اور اسباق سیکھے۔ آپ کے خیال میں کیا آپ کا یہ عمل مزید کامیابی حاصل کرنے کے لیے آپ کے لیے فائدہ مند ثابت ہوتا؟ اسی طرح اگر آپ انتہائی کامیاب ایک ہزار دو ہزار یا تین ہزار افراد کی صحبت میں بیٹھتے تو پھر آپ کی زندگی میں کیسا انقلاب برپا ہوتا؟

لفاظی میں ''عمل'' ہی سب کچھ ہے

شاید آپ کا جواب یہ ہے کہ انتہائی کامیاب افراد کے ساتھ وقت صرف کر کے یہ سیکھنا کہ انہوں نے اپنے مقاصد کے حصول کے لیے کیا کچھ سیکھا، آپ کے لیے انتہائی مفید ثابت ہوتا۔ اس ضمن میں سچ تو یہ ہے کہ جو کچھ آپ نے ان سے سیکھا، اس وقت تک آپ کے لیے بے فائدہ اور بے سود ہے جب تک آپ اسے عملی شکل میں نہیں ڈھالتے۔ اگر کامیابی کے متعلق علم اور معلومات کے حصول نیز سیکھنے کا عمل محض یہ ہو کہ آپ اپنی زندگی میں عظیم کامیابیاں حاصل کریں تو پھر آپ کی کامیابی یقینی ہوتی۔ کتب خانوں میں ''اپنی مدد آپ'' کے موضوع موجود ہیں جن پر عمل کر کے آپ بے اندازہ کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ بہر حال حقیقت یہ ہے کہ اس دنیا میں کامیابی کے لیے ایک بہترین کلید اور کلیہ یہ ہے کہ اپنے مقصد کے حصول تک ثابت قدمی اور عزم مسلسل کے ساتھ عملی اقدامات اٹھاتے رہیں۔

اس کتاب کے مطالعے کا شاید آپ کا مقصد یہ ہے کہ اس کتاب میں دیے گئے طریقوں اور ترکیب کو پڑھ کر آپ نے کچھ خاص فیصلے کیے ہیں یا کر سکتے ہیں اور ان فیصلوں کے ذریعے اپنے متعین مقاصد کم وبیش حاصل کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ آپ نے اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں بارے اپنے لیے اہداف مقرر کیے ہیں اور آپ نے یہ پختہ عزم بھی کر رکھا ہے کہ آپ اپنے ان متعین اہداف کو حاصل کر لیں گے۔ اس مرحلے پر آپ کے

مستقبل بارے ایک سادہ سا سوال یوں ہو سکتا ہے ''آپ نے جس بات کا عزم کیا ہے، کیا وہ کام سرانجام دیں گے۔''

ثابت قدمی اور خود اعتمادی بنیادی اور اہم خوبی ہے

کامیابی کے حصول کے لیے واحد اور اہم خوبی آپ کی ثابت قدمی، خود اعتمادی اور عزم صمیم ہے جس سے مراد یہ ہے کہ آپ کے کردار میں اس قدر طاقت اور قوت ارادی موجود ہے کہ جو کام آپ کے مطلوبہ اہداف کی تکمیل کے لیے درکار ہیں، آپ انہیں بخوبی اور احسن انداز میں انجام دیں خواہ یہ کام آپ کو پسند ہوں یا نہ ہوں۔

آپ کے کردار کی یہ خوبی بنیادی اہمیت کی حامل ہے کہ آپ اپنی کامیابی کے حصول تک ثابت قدم اور پر عزم رہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں جو کچھ سیکھا اور جو مہارت حاصل کی، وہ آپ کے مستقبل کے لیے فیصلہ کن عنصر نہیں ہے۔ مزید براں جب آپ اپنی پوری توجہ کے ساتھ اپنی کامیابی کے لیے قیمت ادا کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں تو پھر آپ اپنے مقاصد کی تکمیل میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

اپنے لیے اہداف متعین کرنے اور ان کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی کے مراحل طے کرنے کے لیے آپ کو ثابت قدمی، عزم مسلسل اور خود اعتمادی درکار ہے۔ یہ خوبیاں بھی اس لیے درکار ہیں کہ آپ اپنے منصوبوں میں تازہ ترین اور جدید معلومات اور فنی مہارت کے مطابق تبدیلی کر سکیں۔ آپ کو یہ خوبیاں اس لیے بھی درکار ہیں کہ آپ اپنے وقت کی بہترین تقسیم کر سکیں اور اپنے لیے سب سے اہم مقصد پر اپنی توجہ مرکوز کر سکیں۔ آپ کے لیے یہ خوبیاں اس لیے بھی درکار ہیں کہ آپ اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ شخصیت میں نکھار پیدا کر سکیں، وہ امور اور چیزیں سیکھ سکیں جو آپ کی کامیابی کے لیے درکار ہیں۔

آپ کو یہ خوبیاں اس لیے بھی درکار ہیں کہ آپ کسی بھی قسم کی ستائش اور صلے کی توقع سے نجات حاصل کر سکیں، اپنی رقم بچا سکیں اور اپنی رقم اس انداز میں خرچ کر سکیں تاکہ آپ موجودہ زمانے اور اپنے مستقبل میں مالی خود کفالت حاصل کر سکیں۔

آپ کے لیے یہ خوبیاں اس لیے بھی درکار ہیں کہ آپ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنے خیالات واحساسات مجتمع کر سکیں اور کسی بھی قسم کے شکوک وشبہات سے نجات حاصل

کر سکیں۔

آپ کو یہ خوبیاں اس لیے بھی درکار ہیں کہ آپ مشکل حالات میں مثبت اور تعمیری رویہ اور طرز عمل اختیار کر سکیں۔ آپ کے ہر عمل میں ثابت قدمی اور عزم صمیم کی جھلک نظر آنا چاہیے۔

شاید آپ کی ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم اس وقت انتہائی اہمیت اختیار کر جاتا ہے، جب آپ مشکل حالات میں گرفتار ہو جاتے ہیں۔ آپ کے عمل میں ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم کا عنصر آپ کی خود اعتمادی کا مظہر ہے۔ آپ کی ثابت قدمی اور عزم صمیم دراصل آپ کا خود پر اعتماد اور کامیابی حاصل کرنے کی صلاحیت کی صحیح پہچان ہے۔

جب بھی آپ مشکل اور نامساعد حالات میں ثابت قدمی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو آپ میں ثابت قدمی آپ کی ایک عادت کے طور پر سامنے آتی ہے۔ اپنے اس عمل کے ذریعے آپ خود میں احساس تفخر، اعتماد اور قوت ارادی پیدا کرتے ہیں۔ آپ زیادہ سے زیادہ، حوصلہ مند، ثابت قدم اور پُرعزم ہو جاتے ہیں۔ آپ کے اعتماد میں مزید گہرائی پیدا ہو جاتی ہے اور آپ کے کردار میں مزید پختگی پیدا ہو جاتی ہے۔ آپ اپنی شخصیت میں اپنی کامیابی کی وہ آہنی خوبی پیدا کر لیتے ہیں جو آپ کو ہزار مشکلات کے باوجود کامیابی کے راستے پر رواں دواں رکھتی ہے۔

تاریخ انسانی میں کامیابی کے لیے مشترک خوبی وصلاحیت

انسانی تاریخ، انسان کی فتوحات اور ثابت قدمی سے عبارت ہے۔ انسانی تاریخ میں ہر عظیم شخص کو کامیابی کی عظمت تک پہنچنے سے پہلے بے شمار مشکلات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ محض ثابت قدمی اور عزم صمیم کے باعث ہی یہ لوگ عظمت کے منصب پر فائز ہوئے۔

ونسٹن چرچل کو بیسویں صدی کا ایک عظیم مدبر اور سیاست دان تصور کیا جاتا ہے۔ اپنی زندگی میں اسے اپنی ثابت قدمی اور عزم صمیم کے باعث شہرت وعزت حاصل رہی۔ دوسری جنگ عظیم کے ان تاریک لمحات میں جب جرمن جنگجو برطانیہ پر بم باری کر رہے تھے اور انگلستان تنہا رہ گیا تھا، اس وقت چرچل کی حوصلہ مندی، ثابت قدمی اور عزم صمیم کے باعث برطانوی قوم میں لڑنے کا جذبہ پیدا ہو گیا اور انہوں نے بالآخر دشمن کو شکست دے دی۔ جان ایف کینڈی نے چرچل کے بارے میں کہا تھا۔ ''چرچل نے انگریزی زبان کو فوجی وردی

پہنا دی اور اسے میدان جنگ میں بھیج دیا۔''

چرچل نے جنگ کے دوران نہایت ثابت قدمی اور پختہ عزم کا مظاہرہ کیا اور قوم سے خطاب کیا جس کے آخری الفاظ یوں تھے:

> ''ہم نہ تو ہتھیار ڈالیں گے اور نہ ہی شکست کھائیں گے۔ ہم فرانس میں جنگ کریں گے، ہم سمندروں میں جنگ جاری رکھیں گے، ہم فضا میں بھی زیادہ سے زیادہ اعتماد اور قوت کے ساتھ لڑیں گے۔ ہم ہر قیمت پر اپنے وطن کا دفاع کریں گے، ہم ساحلوں، میدانوں میں جنگ کریں گے، ہم گلی کوچوں میں جنگ کریں گے، ہم پہاڑوں میں بھی لڑیں گے اور کبھی بھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔''

اپنی زندگی کے آخری ایام میں چرچل کو اس کے اپنے ابتدائی سکول میں ایک جماعت سے خطاب کرنے کے لیے کہا گیا۔ طلبہ نے اس سے کہا کہ وہ انہیں بتائے کہ زندگی میں عظیم کامیابی کی کلید کیا ہے۔ چرچل طلبہ کے سامنے اپنی چھڑی کے سہارے کھڑا ہوا اور مضبوط لب و لہجے میں کہنے لگا:

> ''میں اپنی زندگی کے تجربات اور اسباق کا خلاصہ یوں بیان کر سکتا ہوں کہ کبھی بھی شکست نہ مانیں، کبھی حوصلہ مت ہاریں۔''

ناگزیر اور آخری فتح وکامیابی کی ضمانت

چرچل نے اپنی کامیابی کا جو اصول دریافت کیا اور اپنے اہداف کی تکمیل کے راستے پر آگے بڑھتے ہوئے آپ کو جو کچھ معلوم ہوگا، وہ یہ ہے کہ آپ کی ناگزیر اور آخری فتح وکامیابی کی ضمانت صرف اور صرف آپ کی ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم ہے۔

کیلون کولیج ایک ایسا صدر تھا جو عوامی جلسوں میں تقریر کرنے سے گھبراتا تھا اور اسے ''خاموش کوے'' کی عرفیت دی گئی تھی۔ اسے تاریخ میں اپنے ان سادہ لیکن یادگار الفاظ کے باعث فراموش نہیں کیا جائے گا جو اس نے کامیابی کے حصول کے لیے ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم بارے کہے:

> ''ثابت قدمی اور پختہ عزم کا مظاہرہ کیجیے۔ دنیا میں کوئی لفظ ثابت قدمی

کے متبادل نہیں ہے۔ صلاحیت بھی نہیں کیونکہ ناکام افراد بھی باصلاحیت ہوتے ہیں۔ ذہانت بھی نہیں کیونکہ بے صلہ ذہانت ایک محاورہ بھی ہے۔ تعلیم بھی نہیں کیونکہ یہ دنیا تعلیم یافتہ افراد سے بھری پڑی ہے۔ اس لیے صرف اور صرف ثابت قدمی اور عزم صمیم ہی کامیابی کی ضمانت ہے۔"

ثابت قدمی اور عزم صمیم کامیابی کی ضمانت اور طرہ امتیاز ہے

ہر قسم کے کامیاب ترین افراد غیر متزلزل قوت ارادی اور ثابت قدمی سے مزین ہوتے ہیں۔ 1895ء میں امریکہ شدید کساد بازاری اور مشکل حالات سے دوچار تھا۔ اسی صورت حال میں ایک شخص اپنے ہوٹل سے محروم ہو گیا۔ اب اس نے فیصلہ کیا کہ اب وہ ایک کتاب تحریر کرے گا تاکہ اس مشکل دور میں اپنی قوم کو حوصلہ و ہمت دلا سکے اور مشکل حالات کا مقابلہ کرنے کا جذبہ پیدا کر سکے۔

اس شخص کا نام اوریسن سوٹ مارڈن تھا۔ اس نے ایک رہائشی گھر کا ایک کمرا لے لیا اور پھر سال بھر اس نے دن رات محنت کر کے "Pushing to the Front" نامی ایک کتاب تالیف کی۔ آخری شام جس میں اس نے بالآخر اپنی کتاب کا آخری صفحہ لکھا، اس کو تھکاوٹ کے ساتھ ساتھ بھوک بھی محسوس ہوئی اور وہ گلی کی نکڑ واقع ایک چھوٹے سے ریستوران میں کھانا کھانے کے لیے چلا گیا۔ اس کو ریستوران میں ایک گھنٹہ لگا لیکن اس دوران اس کے کمرے میں آگ بھڑک اٹھی تھی جس کے باعث آٹھ سو صفحات پر مشتمل مسودہ آگ کے شعلوں نے نگل لیا تھا۔

بہرحال اس نے ہمت نہیں ہاری اور یادداشت کو کھرچ کھرچ کر آئندہ سال میں اپنی کتاب دوبارہ مکمل کی۔ بعد ازاں اس نے اپنی یہ کتاب کئی ایک پبلشروں کو دکھائی لیکن اس کساد بازاری اور بے روزگاری کے دور میں کوئی بھی پبلشر کتاب چھاپنے کیلیے تیار نہ ہوا حالانکہ یہ ایک ایسی کتاب تھی جس میں لوگوں کے لیے حوصلہ و تحریک موجود تھی۔ پھر وہ شخص شکاگو چلا گیا اور وہاں ایک اور ملازمت حاصل کر لی۔ ایک دن اس نے اپنی کتاب کا مسودہ اپنے ایک دوست کو دکھایا جس کا ایک پبلشر واقف تھا۔ بالآخر یہ کتاب شائع ہو گئی اور قوم نے اسے ہاتھوں ہاتھ لیا۔

امریکی کاروباری افراد اور سیاست دانوں نے اس کتاب کو بہت سراہا کیونکہ یہ کتاب

امریکہ کو بیسویں صدی میں لے آئی تھی۔ فیصلہ سازی کے حوالے سے اس کتاب نے ان افراد پر بے پناہ اثرات مرتب کیے جو فیصلے ساز تھے نیز یہ کتاب ذاتی شخصیت کی نشوونما کے لحاظ سے ایک شاہکار کتاب ثابت ہوئی۔ ہنری فورڈ، تھامس ایڈیسن، ہنری فائر اسٹون جیسے تمام افراد نے اس کتاب کا مطالعہ کیا اور اس سے انتہائی متاثر ہوئے۔

دو لازمی خوبیاں

اوریسن سوٹ مارڈن نے اپنی کتاب میں کامیابی کے لیے درکار دو لازمی خوبیاں بیان کی ہیں:

1- اہداف کا تعین
2- متعین اہداف کے حصول کے لیے ثابت قدمی اور عمل پیہم

اس نے لکھا تھا:

"اس شخص کے لیے ناکامی کا کوئی تصور نہیں جسے اپنی صلاحیت اور مہارت بارے علم ہو، اسے کبھی بھی معلوم ہوتا کہ اسے کبھی شکست بھی ہوتی تھی۔ ایک ثابت قدم اور غیر متزلزل عزم کے مالک شخص کے لیے ناکامی کا کہیں بھی وجود نہیں۔ اس شخص کے لیے ناکامی کا کوئی تصور نہیں جو گرنے کے بعد فوراً اٹھ کھڑا ہوتا ہے۔ وہ شخص اس قدر تیزی کے ساتھ دوبارہ کوشش شروع کرتا ہے جیسے ربر کا گیند زمین سے ٹکرا کر واپس اوپر اٹھتا ہے، وہ اس وقت ثابت قدم رہتا ہے جب ہر شخص ہمت ہار جاتا ہے، وہ اس وقت آگے بڑھتا ہے جب ہر شخص واپس بھاگتا ہے۔"

کنفیوشس نے 4000 ہزار سال قبل کہا تھا:

"عظمت یہ نہیں ہے کہ انسان کبھی نہ گرے بلکہ عظمت یہ ہے کہ انسان گرنے کے بعد اٹھ کھڑا ہو۔"

ایک ہیوی ویٹ باکسنگ چیمپئن جیمز جے کاربٹ نے کہا تھا:

"آپ مزید ایک راؤنڈ کھیل کر چیمپئن بن جاتے ہیں لیکن جب

حالات مشکل ہوں تو مزید ایک راؤنڈ کھیلنے کے بعد ہی کامیابی حاصل ہوتی ہے۔"

بوگی بارڈ نے کہا تھا:

"جب تک آپ کامیاب نہیں ہوتے، مسلسل کوشش جاری رکھیں۔"

حقیقت تو یہ ہے کہ جب آپ ثابت قدمی اور عمل پیہم کے ساتھ کوشش کرتے ہیں تو اس وقت ہی کامیابی سامنے نظر آتی ہے۔

البرٹ ہیوبارڈ نے لکھا تھا:

"ناکامی محض یہ ہے کہ آپ مسلسل کوشش نہ کریں، جب تک آپ دل سے شکست تسلیم نہ کریں، آپ کو شکست ہو ہی نہیں سکتی۔ جب ہم ہمیشہ سے ہی اپنے مقصد کی کمزوری کا شکار ہوتے ہیں تو پھر کوئی بھی چیز ہمیں شکست سے بچا نہیں سکتی۔"

ولس لو بارڈی نے ایک دفعہ کہا تھا:

"شکست یہ نہیں ہے کہ آپ ناکام ہو جائیں بلکہ شکست یہ ہے کہ آپ ناکام ہونے کے بعد ہمت ہار بیٹھیں۔"

یہ تمام عظیم اور کامیاب ترین اس حقیقت سے واقف ہو چکے تھے کہ عظیم کامیابی کے حصول کے لیے ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم کس قدر ضروری ہے۔ ثابت قدمی اور عمل پیہم کامیاب ترین افراد کا طرۂ امتیاز ہوتا ہے۔ یہ لوگ شکست ماننے سے انکار کر دیتے ہیں اور ہر قسم کے حالات کے باوجود آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ کاروباری کامیابی، دولت کے حصول اور ذاتی زندگی کے لیے صرف ایک خوبی عظیم کامیابی کی ضمانت ہے۔ اسے قوت ارادی اور ثابت قدمی کہتے ہیں حالانکہ اس وقت آپ کی کامیابی میں بے شمار رکاوٹیں حائل ہوتی ہیں۔

ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم آپ کا عظیم ترین اثاثہ ہے

آپ کا بہترین اثاثہ آپ کی وہ نہایت ثابت قدمی اور عزم صمیم ہے جو آپ کسی دیگر شخص کی نسبت زیادہ طویل عرصے تک اپناتے ہیں۔ "فوربس" میگزین کا بانی بی سی فوربس جس نے کساد بازاری کے تاریک ایام میں پبلشنگ کا ایک بہت بڑا ادارہ قائم کیا، نے لکھا:

"تاریخ شاہد ہے کہ دنیا کے کامیاب ترین افراد کو اکثر اوقات عظیم رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا اور پھر انہیں کامیابی نصیب ہوئی، انہیں محض اس لیے فتح نصیب ہوئی کیونکہ انہوں نے شکست کے باعث حوصلہ ہارنے سے انکار کر دیا تھا۔"

ایک زمانے میں دنیا کا سب سے دولت مند شخص جان ڈی راک فیلر کو کہا جاتا تھا۔ اس نے ایک دفعہ لکھا:

"میرا نہیں خیال کہ کامیابی کے لیے ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم سے بھی لازمی کوئی خوبی ہے۔ اس کے ذریعے ہر چیز حتیٰ کہ قدرتی مظاہر پر بھی قابو پایا جا سکتا ہے۔"

کونراڈ ہلٹن نے اپنے خواب کا آغاز ایک چھوٹے سے ہوٹل سے کیا اور پھر دنیا کی ایک عظیم ترین ہوٹل ہلٹن کارپوریشن بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس نے ایک دفعہ کہا:

"بظاہر کامیابی کا تعلق عمل سے ہے۔ کامیاب افراد مسلسل آگے بڑھتے رہتے ہیں۔ ان سے غلطیاں تو سرزد ہوتی ہیں لیکن وہ شکست تسلیم نہیں کرتے۔"

ایجادات کی تاریخ میں تھامس ایڈیسن ایک ایسا موجد تھا جسے عظیم ناکامیاں بھی حاصل ہوئیں لیکن اس نے عظیم کامیابیاں بھی حاصل کیں۔ بیسویں صدی میں کسی دیگر موجد کی نسبت اس کے تجربات زیادہ ناکام ہوئے۔ اس نے کسی دیگر موجد کی نسبت زیادہ چیزیں ایجاد کیں اور تجارتی مقاصد کے لیے اس نے کسی دیگر موجد کی نسبت اپنی مصنوعات کے حقوق اپنے نام کروائے۔ اس نے اپنی کامیابی کا فلسفہ مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا:

"جب مجھے مکمل طور پر ادراک ہو گیا کہ نتائج کا سامنے آنا بہت ضروری ہے تو پھر میں نے اپنی کوشش جاری رکھی اور مسلسل تجربات کرتا چلا گیا حتیٰ کہ نتائج میرے سامنے آنے لگے۔ ہر وہ شخص جو کوئی کام شروع کرتا ہے، اس مقام تک پہنچ جاتا ہے جہاں اسے یہ سب کچھ ناممکن محسوس ہوتا ہے، اور پھر وہ ہمت ہار دیتا ہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں اسے ہمت، حوصلہ اور ثابت قدمی سے کام لینا چاہیے۔"

الیگزینڈر گراہم بیل نے ثابت قدمی اور عزم صمیم بارے یوں اظہار خیال کیا:

"میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ کون سی طاقت ہے لیکن مجھے یہ ضرور علم ہے کہ ایک ایسی طاقت موجود ہے اور یہ صرف اس وقت حاصل ہوتی ہے جب اسے واضح طور پر اپنے مطلوبہ اہداف بارے علم ہو جاتا ہے اور کامیابی کے لیے پختہ ارادہ اور عزم صمیم کا ارادہ کر لیتا ہے۔"

ڈونا کارپوریشن کے مالک رینی مبک فیرسن اپنے پیشے میں ایک کامیاب ترین شخص تھا۔ اس نے اپنی کامیابی کے فلسفے کا خلاصہ یوں پیش کیا:

"ثابت قدمی کے ساتھ آگے بڑھتے رہیں۔ مجھ سے ہر وہ غلطی سرزد ہوئی جس کا وجود تھا لیکن میں نے شکست تسلیم نہیں کی۔"

زندگی کی عجیب و غریب حقیقت

زندگی ایک عجیب و غریب حقیقت سے عبارت ہے، جس کے بارے آپ کو لازماً علم ہونا چاہیے۔ اگر آپ ایک ذہین شخص ہیں تو آپ اپنی زندگی کو اس طرح سے ترتیب دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ آپ کو کم از کم مشکلات اور مسائل پیش آئیں۔ یہ امر ایک باہم اور منطقی طریقے پر مشتمل ہے۔ تمام ذہین لوگ کوشش کرتے ہیں کہ انہیں کم از کم مشکلات پیش آئیں اور وہ اپنے مسائل کم کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔

ناکامی ناگزیر ہے

ہماری سرتوڑ اور بہترین کوششوں کے باوجود، ناکامیاں، مشکلات اور مسائل ہماری زندگی کا قدرتی حصہ ہیں۔ بنجمن فرینکلن نے ایک دفعہ کہا تھا:

"صرف موت اور ٹیکس ہی ناگزیر ہیں۔"

لیکن تجربات شاہد ہیں کہ زندگی میں ناکامیاں بھی ناگزیر حیثیت کی حامل ہیں۔ خواہ آپ اپنی زندگی اور دیگر سرگرمیوں کو کس قدر منظم کر لیں، آپ کو بے شمار مشکلات، مسائل اور رکاوٹیں پیش آئیں گی۔ مزید یہ کہ آپ اپنی زندگی میں جس قدر زیادہ اور بڑے اہداف متعین کریں گے، آپ کو اسی قدر زیادہ مشکلات و مسائل کا سامنا کرنا ہوگا۔

یہ ایک عجیب و غریب حقیقت ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کیے بغیر ہم کامیابی حاصل کر لیں۔ ہم جن مشکلات اور رکاوٹوں سے محفوظ رہنے کی از حد کوشش کرتے ہیں، ان ہی کے ذریعے ہمیں زندگی کے عظیم تجربات حاصل ہوتے ہیں۔ اس طرح ہماری بساط بھر کوششوں کے باوجود ہمیں مشکلات لازمی طور پر پیش آتی ہیں لیکن ان کے بغیر ہم ایک ایسا شخص نہیں بن سکتے جس کے لیے عظیم کامیابیاں ممکن ہوں۔

مشکلات اور رکاوٹیں ہمارا امتحان ہیں

انسانی تاریخ میں موجود تمام مفکرین نے اس عجیب و غریب حقیقت کا اظہار کیا ہے کہ مشکلات اور رکاوٹیں ایک ایسا امتحان ہے جس میں اگر ہم کامیاب ہو جائیں تو تبھی ہمیں اپنے اہداف حاصل ہوتے ہیں۔ یونانی فلسفی ہیروڈوٹس کے ایک دفعہ کہا تھا:

"مشکلات اور رکاوٹیں انسان کی وہ صلاحیتیں بیدار اور فعال کر دیتی ہیں جو عرصہ دراز سے پوشیدہ اور خوابیدہ ہوتی ہیں۔"

جب آپ اپنی زندگی کے مختلف شعبوں میں پیش آنے والی مشکلات اور رکاوٹوں کا سامنا کرتے ہیں تو پھر آپ کے اندر موجود قوت ارادی، حوصلہ مندی اور ثابت قدمی جیسی خوبیاں بیدار ہو جاتی ہیں اور آپ ان مشکلات کا مثبت اور تعمیری انداز میں مقابلہ کرتے ہیں۔

ہر شخص اپنی زندگی کے ہر موڑ پر مشکلات و مسائل کا سامنا کرتا ہے۔ عظیم کامیابی اور معمولی کامیابی کے حامل افراد کے درمیان فرق محض یہ ہے کہ عظیم کامیابی کے حامل افراد مشکلات اور رکاوٹوں کو اپنی کامیابی کا زینہ سمجھتے ہیں جبکہ معمولی کامیابی کے حامل افراد ان مشکلات اور رکاوٹوں کو اپنے اوپر طاری کر لیتے ہیں اور حوصلہ ہار بیٹھتے ہیں۔

ناکامی کو کامیابی کا ذریعہ سمجھیے

ہارورڈ یونیورسٹی کے ایک پروفیسر ابراہیم زمیرتک کے تحقیقی جائزے کے ذریعے یہ حقیقت سامنے آئی کہ مشکلات اور رکاوٹوں کا آپ جس انداز میں سامنا کرتے ہیں، آپ کا وہی انداز اس امر کا تعین کرتا ہے کہ آپ کو کس قدر عظیم کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ جب آپ

اپنی زندگی میں پیش آنے والی مشکلات کو اپنے پیچھے چھوڑ جاتے ہیں اور خود آگے بڑھ جاتے ہیں تو پھر آپ کی کامیابی کے امکانات میں کافی حد تک اضافہ ہو جاتا ہے۔

کامیابی، ناکامی سے محض ایک قدم دور ہوتی ہے

کامیابی کا یہ فلسفہ بھی بہت عظیم دریافت ہے۔ آپ کو کامیابی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب آپ ناکامی کے کنارے پر کھڑے ہوتے ہیں۔ تاریخ انسانی میں موجود تمام کامیاب ترین افراد یہ حقیقت معلوم کر کے حیران ہیں کہ انہیں اس وقت عظیم کامیابی حاصل ہوئی جب انہوں نے خود کو پیش آنے والی مشکلات اور رکاوٹوں کا ثابت قدمی اور عزم صمیم کے ساتھ مقابلہ کیا۔ ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم ہی تمام عظیم کامیابیوں کی بنیاد ہے۔ امریکی تاریخ کا ایک دولت مند اور کامیاب ترین شخص ایچ راس پیروٹ کا کہنا ہے:

"اکثر لوگ اس وقت ہمت ہار جاتے ہیں جب وہ کامیابی کے بالکل قریب ہوتے ہیں۔ وہ کامیابی سے ایک قدم پیچھے ہی شکست تسلیم کر لیتے ہیں۔ وہ کھیل کے آخری لمحے اس وقت ناکامی قبول کر لیتے ہیں جب کامیابی ان سے ایک قدم کے فاصلے پر موجود ہوتی ہے۔"

مشہور یونانی فلسفی ہیرڈوٹس نے لکھا تھا:

"اس دنیا میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو کامیابی کے نزدیک آ کر حوصلہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اس دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو ثابت قدمی اور عمل پیہم کے ذریعے کامیابی تک پہنچ جاتے ہیں۔"

کامیابی حاصل کرنے کے ضمن میں ثابت قدمی اور عزم صمیم پر مشتمل یہ اصول آپ کو اکثر کامیاب افراد کی زندگیوں میں کارفرما نظر آئے گا۔

فلورنس سکوول شن نے لکھا:

"دنیا کا ہر بڑا معرکہ دنیا کی ہر بڑی کامیابی، معین مقصد و ہدف کے تعاقب میں مسلسل محنت، ثابت قدمی اور عزم صمیم کے ذریعے ہی حاصل ہوتی ہے اور اکثر اوقات ان فتوحات اور کامیابیوں سے عین قبل ناکامی اور حوصلہ شکنی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔"

نپولین ہل اپنی شہرہ آفاق کتاب "Think and Grow Rich" میں لکھتا ہے:

"انسان کی زندگی میں کامیابی سے پہلے ایک عارضی ناکامی کا ظہور ناگزیر ہے۔ جب شکست انسان پر طاری ہو جاتی ہے تو پھر آسان اور منطقی طریقہ یہ ہے کہ انسان ناکامی تسلیم کرے اور یہ طرز عمل اکثر افراد اپناتے ہیں۔"

"Battle Hymn of the Republic" کے مصنف ہیریٹ بیچر نے اپنی کتاب میں تحریر کیا:

"کبھی ہمت نہ ہارئیے، یہی آپ کی کامیابی کا وقت ہے۔"

جس چیز کو آپ دیکھ نہیں سکتے ...... وہ اکثر لوگوں کو شبہ بھی نہیں ہوتا کہ جب ان کے سامنے مشکلات اور رکاوٹیں ظاہر ہوتی ہیں تو ایک خاموش مگر مسلسل رواں قوت ان کے بچاؤ کے لیے آن موجود ہوتی ہے۔

کلاڈ ریم برسٹل نے لکھا تھا:

"یہ ایک مسلسل، پیہم اور پرعزم کوشش ہی ہے جو ہر قسم کی مزاحمت ختم کر دیتی ہے اور ہر قسم کی مشکلات اور رکاوٹیں دور کر دیتی ہے۔"

جیمز وہائٹ کم ریلے نے کامیابی کے لیے ثابت قدمی کا ذکر یوں کیا:

"کامیابی کے لیے سب سے لازمی عنصر ثابت قدمی اور عزم صمیم ہے۔ آپ کا پختہ عزم ارادہ آپ کی توانائی کو ناگزیر مشکلات و رکاوٹوں کا شکار نہیں ہونے دیتا۔"

ہر قسم کے مشکل اور نامساعد حالات کے باوجود ثابت قدمی اور پختہ عزم و ارادے کی قوت، کامیاب انسان کی خوبی ہے۔ ثابت قدمی اور عزم پیہم وہ قوت ہے جس کے ذریعے انسان ناکامی کو بار بار شکست دیتا ہے۔

ذیل میں ایک ایسی نظم درج ہے جو میرے خیال پر ہر شخص کو پڑھنی چاہیے اور جب بھی کبھی انسان کے دل میں شکست و ناکامی کا خیال آئے، اسے یاد کر لینا چاہیے۔

کبھی بھی شکست تسلیم نہ کیجیے

جب کبھی حالات خراب ہو جائیں
آپ کے راستے میں چڑھائی آ جائے
جب رقم کم ہو جائے، قرض بڑھ جائے
جب آپ مسکرانا چاہیں تو آپ کے منہ سے سسکی نکلے
جب آپ حالات کے دباؤ کا شکار ہو جائیں
اس وقت سب کچھ کریں مگر شکست مت مانیں
زندگی نشیب و فراز سے عبارت ہے
ہر شخص ان نشیب و فراز سے سبق حاصل کرتا ہے
اور کئی لوگ ناکام ہو جاتے ہیں
کامیابی تک مسلسل سفر جاری رکھیے
اپنا سفر آہستہ آہستہ رواں دواں رکھیے
آپ کو کامیابی کا ایک اور موقع حاصل ہو سکتا ہے
کامیابی، ناکامی میں سے ہی جنم لیتی ہے
ناکامی کے دھندلکوں میں
آپ نہیں کہہ سکتے کہ آپ کامیابی کے کس قدر نزدیک ہیں
جب کامیابی آپ کو کوسوں دور نظر آئے
ممکن ہے کہ یہ آپ کے بالکل نزدیک ہو
لہٰذا، ثابت قدمی اور عزم صمیم سے اپنا سفر جاری رکھیے
جب کبھی حالات خراب ہو جائیں
کبھی بھی شکست تسلیم نہ کیجیے

خلاصہ

1- اپنے متعین اہداف کے حصول کے سلسلے میں پیش آنے والی مشکلات اور رکاوٹوں کی نشاندہی کیجیے۔ آپ یہ سمجھئے کہ آپ کبھی بھی شکست تسلیم نہیں کریں گے۔

2- اپنی زندگی کے سابقہ حالات پر نظر ڈالیے اور ان مواقع پر نظر ڈالیے جب ثابت قدمی اور عزم صمیم کے باعث آپ کو کامیابی نصیب ہوئی۔ اپنی زندگی کے ان حالات کو یاد کیجیے جب آپ کو مشکلات اور رکاوٹیں پیش آئیں۔

3- پختہ عزم ارادہ کر لیجیے کہ اپنے متعین اہداف کے حصول کی خاطر کامیابی تک شکست تسلیم نہیں کریں گے۔

4- ہر مشکل، رکاوٹ نقصان کو اپنے لیے ایک بڑا فائدہ یا موقع تصور کیجیے۔ آپ کو کوئی نہ کوئی مفید چیز حاصل ہوگی۔

5- ہر قسم کے حالات میں نتیجہ خیز عملی اقدامات اختیار کیجیے۔ اپنے ذہن میں ہمیشہ ہی رکھیے کہ آپ وہ طریقے اختیار کر سکتے ہیں جو آپ کے اہداف کے حصول کے لیے مطلوب ہوں، اور پھر اپنی کوششوں کا آغاز کر دیجیے۔ کبھی بھی حوصلہ مت ہاریے اور نہ ہی کبھی شکست تسلیم کریں۔

نتیجہ

آج اور ابھی عملی اقدام اٹھائیے

میرا تو یہ خیال بلکہ یقین ہے کہ آپ نے اس کتاب کے مطالعے کے ذریعے اپنے اہداف کے تعین اور حصول بارے ایک جامع لائحہ عمل بارے ادراک وشعور حاصل کرلیا ہوگا۔ مختلف مفید اور کارآمد طریقوں، راہنما نکات اور تراکیب پر مشتمل اس لائحہ عمل کے ذریعے آپ وہ سب کچھ مہینوں میں حاصل کرسکتے ہیں جو دوسرے لوگ اپنی تمام زندگی میں حاصل کرتے ہیں۔

اپنے لیے مستقل اور پائیدار کامیابی کے حصول کے لیے آپ خود میں جو انتہائی اہم خوبی پیدا کر سکتے ہیں، وہ یہ ہے کہ آپ خود میں اپنے مقاصد اہداف، خیالات اہداف کے حصول کے لیے فوری طور پر عملی کارروائی کا آغاز کردیں۔ آپ جس قدر زیادہ کوشش کریں گے، کامیابی اس قدر جلد حاصل ہوگی۔ آپ کی کامیابیوں اور کوششوں کے درمیان براہ راست تعلق موجود ہے۔ اپنے اہداف کے تعین، ان کے حصول اور ایک شاندار زندگی بسر کرنے کے لیے ذیل میں 21 اقدامات درج ہیں۔

اپنی خوابیدہ صلاحیتیں بیدار و فعال کیجیے

ہمیشہ یاد رکھیے کہ آپ کے اندر موجود حقیقی صلاحیتوں کا کوئی شمار نہیں۔ آپ نے اپنی زندگی میں اب تک جو کچھ حاصل کیا ہے۔ وہ مستقبل میں ایک شاندار زندگی بسر کرنے کے لیے محض نقطہ آغاز اور تیاری ہے۔

اپنی زندگی کی باگ ڈور خود سنبھالیے

آپ اپنی زندگی، خیالات، افعال، شخصیت اور کامیابی و ناکامی کے خود ذمہ دار ہیں۔ اپنی زندگی کے حوالے سے دوسروں پر الزام تراشی کا سلسلہ موقوف کردیجیے اور اس کے بجائے اپنے اہداف کے حصول کے لیے روزانہ عملی اقدامات اٹھائیے۔

اپنا مستقبل خود بنائیے

آپ یہ سمجھیں کہ آپ لامحدود صلاحیتوں کے مالک ہیں اور مستقبل میں بھی آپ بے شمار امور سرانجام دے سکیں گے۔ یہ سمجھئے کہ آپ کو اپنے مستقبل کی تعمیر کے لیے تمام وسائل و ذرائع حاصل ہیں اور پھر اپنے مستقبل کے لیے عملی منصوبہ بندی کیجیے۔

اپنی اقدار کی توضیح وتشریح کیجیے

آپ کے اندرونی احساسات اور اقدار ہی آپ کی شخصیت کی تشکیل کرتی ہیں۔ ایک لمحہ کے لیے سوچئے کہ آپ اس وقت کس شخصیت کے مالک ہیں اور اپنی زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے آپ کے خیالات کیا ہیں۔ اپنے لیے کارآمد خیالات اور اقدار واضع کیجیے۔

اپنے حقیقی مقاصد متعین کیجیے

آپ خود ہی فیصلہ کیجیے کہ آپ کے حقیقی مقاصد کیا ہیں۔ خوشگوار زندگی اور اعلیٰ کارکردگی کے لیے ضروری ہے کہ آپ واضح طور پر اپنے حقیقی مقاصد کا تعین کریں۔

اپنے قطعی واحد مقصد بارے فیصلہ کیجیے

آپ کو چاہیے کہ اپنی زندگی کا واحد اور قطعی مقصد متعین کریں۔ یہ ایک ایسا مقصد ہونا چاہیے جس کے ذریعے آپ اپنے دیگر اہداف بھی حاصل کرسکیں۔ اپنے قطعی واحد اہم مقصد بارے فیصلہ کیجیے اور اس کے حصول کے لیے ہر وقت کوشش جاری رکھیں۔

اپنے اعتقادات کا تجزیہ کیجیے

آپ کی اپنی شخصیت اور دنیا کے بارے میں آپ کے اعتقادات کسی دیگر عنصر کی نسبت آپ کے خیالات اور اقدامات پر سب سے زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس امر کو یقینی بنا لیجیے کہ آپ کے اعتقادات آپ کے متعین اہداف سے ہم آہنگ ہیں۔

شروع سے آغاز کیجیے

اپنے متعین اہداف کی تکمیل کے لیے کام شروع کرنے سے پہلے نہایت محتاط انداز میں

اس امر کا جائزہ لیجیے کہ آپ کا نقطہ آغاز کیا ہونا چاہیے۔ نہایت ہی ایمانداری اور خلوص کے ساتھ اپنے موجودہ مقام کا جائزہ لیجیے اور اپنے مستقبل کے اہداف بارے بھی حقیقت پسندانہ رویہ اور طرزِ عمل اختیار کیجیے۔

اپنی ترقی کی رفتار کا جائزہ لیجیے

اپنی کامیابی کی منزل تک پہنچنے کے لیے واضح مراحل اور سنگ ہائے میل مقرر کیجیے کیونکہ ان مراحل اور سنگ ہائے میل کے ذریعے آپ کو اندازہ ہو جاتا ہے کہ آپ کی ترقی اور کامیابی کی رفتار کیا ہے جس کے مطابق آپ اپنے منصوبوں اور لائحہ عمل میں مناسب تبدیلیاں کر سکتے ہیں۔

مشکلات ورکاوٹیں دُور کیجیے

کامیابی کا احساس آپ کی ان صلاحیتوں کو جلا بخشتا ہے جس کے ذریعے آپ اپنے مسائل حل کرنے اور مشکلات اور رکاوٹیں دور کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ خوش قسمتی سے مسائل کو حل کرنے کا عمل بھی مہارت پر مشتمل ہے جس میں آپ بار بار کوشش کے ذریعے طاق ہو سکتے ہیں اور پھر اپنے اہداف نہایت تیزی کے ساتھ حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنے پیشے میں خاص مہارت حاصل کیجیے

آپ کی شخصیت اور کردار کے اندر ایک ایسی صلاحیت اور مہارت موجود ہے جس کے ذریعے آپ اپنے پیشے سے متعلق دس فیصد کامیاب ترین افراد میں شامل ہو سکتے ہیں۔ اس مہارت کو حاصل کرنے کے لیے اسے اپنا مقصد بنا لیجیے اور روزانہ مشق کے ذریعے اس کے ماہر بن جائیے۔

مفید و مددگار لوگ اپنے ساتھ شامل کیجیے

کسی بھی دیگر عنصر کی نسبت اپنی پسند کے لوگوں، معلومات اور ذرائع کا انتخاب آپ کی کامیابی پر بے انداز اثر انداز ہوتا ہے۔ آج ہی سے یہ پختہ ارادہ کیجیے کہ صرف ان لوگوں کی عزت کریں کہ جو آپ کو پسند ہوں۔ اگر آپ بذات خود عقاب بننے کے خواہاں ہیں تو پھر عقابوں کے ساتھ پرواز کیجیے۔

عملی منصوبہ بندی کیجیے

ایک عام شخص بہترین عملی منصوبہ بندی کے ذریعے اس ذہین شخص سے زیادہ اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کر سکتا ہے جو عملی منصوبہ بندی پر یقین نہیں رکھتا۔ اپنے اہداف کے حصول کے لیے آپ کی پیشگی منصوبہ بندی کرنے کی بنی صلاحیت آپ کو اس قابل کر دے گی کہ اپنے لیے بڑے بڑے اہداف بآسانی حاصل کر لیں۔

وقت کا بہترین مصرف تلاش کیجیے

آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ اپنی کارکردگی میں دگنا اور تگنا اضافہ کیسے کر سکتے ہیں۔ اس مقصد کے لیے آپ کو چاہیے کہ وقت کی تقسیم بہتر طور پر کرنے کے لیے آزمودہ طریقے استعمال کریں۔ اپنا کام شروع کرنے سے قبل ہمیشہ اپنے لیے ترجیحی اہداف مقرر کیجیے اور پھر اپنے وقت کے بہترین استعمال پر اپنی توجہ مرکوز کر دیجیے۔

اپنے اہداف کا روزانہ جائزہ لیجیے

ہر ہفتے، ہر روز اور ہر ماہ اپنے اہداف و مقاصد کا جائزہ لیجیے۔ یہ امر یقینی بنا لیجیے کہ آپ درست اہداف کی تلاش میں ہیں اور اپنے لیے اہم اہداف کے تعاقب میں ہیں۔ نئے حالات اور معلومات کے تقاضوں کے مطابق اپنے اہداف میں ترمیم کرنے کے لیے تیار رہیے۔

اپنے اہداف کو اپنی نظروں سے اوجھل مت کیجیے

اپنے ذہن کے تصورات کو اپنی پسند کے مطابق تشکیل دیجیے۔ آپ کا تصور و تخیل آپ کے مستقبل کے اہداف کا عکس ہے۔ اپنے اہداف کو اس طرح دیکھئے کہ جیسے پہلے سے ہی ان کی تکمیل ہو چکی ہے۔ آپ کے واضح تصورات اور تخیلات آپ کی ذہنی قوتوں کو بیدار اور فعال کر دیتے ہیں اور آپ کے اہداف حقیقت میں ڈھل جاتے ہیں۔

اپنے ماورائے شعور کو فعال کیجیے

اپنے اندر اور آپ کے اردگرد ایک ایسی حیرت انگیز اور ناقابل یقین قوت موجود ہے

جس کے ذریعے آپ اپنے پسندیدہ اہداف حاصل کر سکتے ہیں۔ اس حیرت انگیز قوت کو بیدار اور فعال کیجیے اور اپنے اہداف تیزی سے حاصل کیجیے۔

ہمیشہ لچک اختیار کیجیے

اپنے متعین اہداف بارے مستقبل مزاجی سے کوشش کیجیے لیکن ان کے حصول کے ضمن میں لچک دار رویہ اپنائیے۔ ہمیشہ نئی معلومات، بہتر فنی مہارت اور آسان راستے اختیار کرنے کے لیے آمادہ رہیے۔ اگر کوئی منصوبہ ناکام ہو جائے تو متبادل منصوبہ استعمال کریں۔

اپنی پیدائشی تخلیقیت بیدار کیجیے

آپ میں ایک ایسی تخلیقی صلاحیت موجود ہے جس کے ذریعے آپ اپنے مسائل پہلے کی نسبت زیادہ احسن انداز میں حل کر سکتے ہیں۔ آپ پیدائشی طور پر ذہین ہیں۔ آپ اپنے راستے کی تمام مشکلات اور رکاوٹیں دور کرنے کے لیے اپنی ذہانت بیدار اور فعال کر سکتے ہیں۔

ہر روز کچھ نہ کچھ کیجیے

اپنے اہداف کے حصول کے لیے روزانہ کی بنیاد پر عملی کوشش کیجیے۔ آپ کی کامیابی کے لیے آپ تعمیری اور عملی اقدامات اپنائیں۔

کامیابی کے حصول تک ثابت قدم رہیے

آپ کی ثابت قدمی اور مصمم ارادہ ایک ایسی خصوصیت ہے جو آپ کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ ثابت قدمی اور غیر متزلزل عزم آپ کا اپنے اہداف پر یقین کا معیار ہے۔ کام شروع کرنے سے قبل ارادہ کر لیجیے کہ آپ کبھی نہیں شکست مانیں گے۔

کامیابی کے لیے مندرجہ بالا اصولوں پر روزانہ کی بنیاد پر جائزہ آپ کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ اب آپ کے راستے میں کوئی رکاوٹ موجود نہیں ہے، آگے بڑھئے۔ خوش قسمتی آپ کی منتظر ہے۔

ooo